

U7350.

28-12-09.

Title - MAKATEEB NAZEERUHA

creator - Mtd. Nazeer Hussain.

Publisher - Mehboob Al Matlabs (Delhi).

Date - 13/10/11

Pages - 240

Subject - makateeb - Nazeer Hussain Mtd.

Delhi; Nazeer Hussain Mtd.

Delhi - makateeb.

M.A.LIBRARY, A.M.U.



U7350



فَاُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اَلَّذِيْنَ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ حَقَّهُمْ وَلَٰئِكَ نَفَقَا
 یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء
 اور صالحین جن کو اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہوں گے اور ان لوگوں کا ساتھ بہت ہی اچھا ہے

شمس العلماء حضرت شیخ النحل مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی رحمہ اللہ

مکاتیب نذیر

اہتمام جناب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب نیسہ جناب مولانا مولوی

سید محمد شریف حسین صاحب خلف ارشید المعروف شیخ ابی ریحان حضرت نصاب فرودیں

نہیم
 دار المطالعة نذیریہ عامہ

و تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ

پھانک حشر خان دہلی

مکتبہ المطابع برقی پرنٹنگ ورکس میرجام مسجد پھانک الان پٹی حشر خان



تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نیر دہلی

دہلی میں میونسپل ارس بچوں کے گلی گلی و کوچہ کوچہ کھلے ہوئے ہیں لیکن کسی مدرس سرکاری میں بچیوں کو مذہبی تعلیم نہیں دیکھائی جاتی جس سے بچیاں اپنی مذہبی تعلیم سے ناواقف و محروم رہتی ہیں اس لئے بچیوں کی دینی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیر دیکھایا گیا و گارسن ملز ہذا مدرسہ نذیر دہلی کے نام نامی گرامی سے ۲۹ قلم میں افتتاح کی گئی۔ جس کو مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے نام نامی گرامی سے ۲۹ قلم میں افتتاح کی گئی۔ جس کو عرصہ دس سال سے زیادہ ہو گیا۔ اور الحمد للہ سرشتہ تعلیمات صوبہ دہلی نے بھی اپنی منظوری اور سرپرستی سے مدرسہ کی عزت افزائی فرمائی۔ مدرسہ میں جماعت پنجم تک بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں پردہ کا بھی معقول انتظام ہے اور علاوہ تعلیم سرکاری کے تعلیم دینی سے بھی کما حقہ واقفیت کرائی جاتی ہے۔ (۱) قرآن پاک معہ ترجمہ۔ (۲) روزمرہ کے مسائل ضروری (۳) نماز روزہ رکن اسلام کا پابند کرنا (۴) اسلامی دینیات و اخلاقیات کی تعلیم دینا (۵) مناسب صنعت و حرفت کی تعلیم سینا پر و نا گھانا پکانا وغیرہ سے بھی بچیوں کو واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اور الحمد للہ اس دور میں بہت سی بچیوں نے پانچویں جماعت کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے۔ اور کافی تعداد میں کلام پاک ختم کئے لیکن انہوں نے کہ اہل محراب وجود متحمل ہونے کے مدرسہ کی کوئی ایسی سرپرستی نہیں فرمائی گئی جس سے مدرسہ کا مستقل فنڈ ہوتا اور اس فنڈ کے باعث مدرسہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو جاتا۔ آج تک مذکورہ مستقل فنڈ ہے اور نہ ذاتی مکان۔ اگر فی گھر سے ایک ایک روپیہ بھی ماہوار ملتا رہتا تو مدرسہ کا ایسا مستقل فنڈ ہوتا اور نیر دہلی بانی سکول نیچا۔ سر جن شوریوں سخیل باجو کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ منتظمہ صاحبہ حضرت مغز معاذین قابل تحسین ہیں کہ جوان مالی دشواریوں کو پیش نظر رکھ کر نہایت حسن و خوبی سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور غیر مسلم مدارس کے مقابلہ میں ایک ہی تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیر دیکھ رہے ہیں اور کوئی اس قرب و جوار میں منظور شدہ درس گاہ نہیں ہے۔

سید محمد عبدالرزاق ناظم تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نیر دہلی

۴۸۶
فہرست مکتوبات نذیریہ علامہ شیخ اہل السنابلو مولیٰ سید نذیر حسین محدث دہلوی
حضرت میا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ	نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ
۱	اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہئے	۱۰	۲۰	زرا امداد محتاجان مدرسہ	۳۱
۲	اعلان اسلام کی خوشی	۱۰	۲۱	سفارش میں امداد شیخ عطار اللہ صاحب مکتبہ مولیٰ عبدالغفور	۳۲
۳	آمدگی برائے مناظرہ در باب تثلیث	۱۲	۲۲	سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں	۳۳
۴	قرار دیا جانا حکم	۱۲	۲۳	خاطر داری و مدارات صاحبزادگان دیانوال کی کجیاں	۳۴
۵	اثبات حق کے لئے کوشش چاہئے	۱۲	۲۴	اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابو داؤد	۳۴
۶	تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر	۱۵	۲۵	دعا اس بات کی کہ امر شکیلیں انتشار اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی	۳۵
۷	ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بہتری امیروں پر نصیر و کی مدد ضروری	۱۶	۲۶	پیش روپیہ کی رسید نوٹ کا پیشاپیشی اور دیگر فوائد کو الی	۳۵
۸	ہدایت بابت ترک گنہے تعزیر داری کے کہ صریح بت پرستی ہے	۱۶	۲۷	مسائل متعدد حاشیہ صحیح بخاری مولیٰ احمد علی کی ترویج میں	۳۶
۹	خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے	۲۰	۲۸	رسید زرا امداد محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحتیابی سے	۳۷
۱۰	تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے	۲۱	۲۹	بالفضل غرم دہلی ملتوی کریں	۳۹
۱۱	علم طلب حاصل کرنا چاہئے	۲۱	۳۰	روپیہ پہنچ گیا۔	۳۹
۱۲	میرے یہاں سپری مریدی کی دوکان نہیں ہے۔	۲۲	۳۱	ہدسہ پہنچ گیا۔	۴۰
۱۳	طلبی میں سلسلہ برخصتی کے اور وصولی شرح الفیہ کے شکریہ میں	۲۳	۳۲	سماں بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح	۴۱
۱۴	عریضہ بخدمت امام مجدد حضرت میا نصرت باسند عا سفارش	۲۴	۳۳	کعت ذکر کی طاق ہے نماز تہجد کی ضرورت چاہئے	۴۱
۱۵	رسید کتب و ایات صاحب مرحوم اور دہلی والوں کے شرف و غل کا اظہار	۲۵	۳۴	روپیہ پہنچ گیا	۴۲
۱۶	تعزیت میں امیر مولیٰ شمس الحق صاحب ڈیالوی	۲۸	۳۵	سفر بنگالہ۔ قیام کلکتہ۔ واپسی دہلی	۴۳
۱۷	رسید خلیل خوانی و دریافت آغاز شرح ابو داؤد	۲۹	۳۶	اعتراض درست و صحیح ہے	۴۴
۱۸	شرح ابو داؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار	۳۰	۳۷	دوسری نقل لیجئے۔ استفادہ رضاعت	۴۵
۱۹	مولیٰ علی احمد صاحب کی تعزیت میں	۳۰	۳۸	نکاح کی طرف رغبت کرنا۔ نکاح کے بعد سفر کرو	۴۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر کتاب	مضمون
۳۹	اہل سرت نکاح اور دعا و احوال	۴۸	۶۳	کلمتان خفیفان علیہ السلام اح حدیث بخاری
۴۰	دہلی آئی	"	۶۴	تحقیق سنت و بدعت
۴۱	بیماری کا کیا حال ہے۔ ابھی دہلی نہ آئے	۴۹	۶۵	سستی ہو جائیگی خوشی
۴۲	دین الباطل بھونکے	۵۰	۶۶	سفارش ناجائز سے علحدہ رہنا چاہیے۔
۴۳	ترک ادب نامناسب صبر بہر حال کرنا چاہیے	"	۶۷	تعزیر داری بدعت و ضلالت ہے
۴۴	فصل آہی کا اُمید وار رہنا چاہیے	۵۱	۶۸	باوجود اقربا شیعی کے سنت صحابہ چھوڑ دیا۔
۴۵	سید کاظمی کی سفارش ذوالصاحب کی خدمت میں	۵۲	۶۹	رد پیچہ پڑھنے کی ادا نہایت عذر امر ہے۔ ناگاہی بدل ہونا چاہیے
۴۶	ملازم ہوئی خوشی میں نضال سود مند مکتوب کی واسطے	"	۷۰	دیکھئے کب سفر حجاز ہو مگر غرض ہم ضروری ہی بھی یا جہیز تلافی کیجئے
۴۷	عربی شرف نظم کی تحریر اچھی ہو لیکن شوق رائد چاہئے تاکہ حرکت دے	۵۳	۷۱	باطلاع مراجعت از سفر حجاز
۴۸	کتاب تہذیب العین کے بارے میں امتحان	۵۴	۷۲	در کانپور ملاقات باید کرد
۴۹	رفع اعتراض لفظ غریزہ العلماء پر	۵۶	۷۳	باہم رد و رد نہیں چاہیے۔
۵۰	سفارش احرار و ضیفہ و علوفہ	۵۷	۷۴	مناقشہ باہمی مزیل حیثیت ہے
۵۱	سفارش اشی احمد حسن صاحب برادر زادہ مولوی محمد رضا صاحب کی	۵۸	۷۵	آم پہنچے
۵۲	ناجائز و مسافر کا سوا مساجد ملکہ کے اسکی نسبت امتحان فرمانا	۵۹	۷۶	مسئلہ عقوق کی تحقیق
۵۳	باہل سرت قلی انرقی مناصب نضال و پسند و پسند	۶۰	۷۷	اپنی طالب علمی کا کچھ حال
۵۴	بدریافت خیریت بشارت اولاد	۶۱	۷۸	جو تکلیف ہے اسکو ازیت نہ دینا چاہیے بلکہ صبر چاہیے
۵۵	اہل سنت و اشاعت کلمہ الحق باید کرد	۶۲	۷۹	فتاویٰ مطبع فاروقی خرید کیجئے۔
۵۶	ریاست کی نوکری ہے مشورہ کرنا چاہیے	۶۳	۸۰	کب تک آئیں گے
۵۷	تین سو مشاہیر ہونا چاہیے	۶۵	۸۱	عزیز التفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن (تمام ضروری ہے)
۵۸	نوکری کو اس وقت بھال جانا مناسب مصلحت نہیں ہے	۶۶	۸۲	یاد کے مرنے کی بابت افسوس اور نصیحتیں
۵۹	یہاں مولوی اور دین نہیں ہوتے ہیں	"	۸۳	شرح اسماء الرجال پسند ہوئی
۶۰	خادم تلمذ کی تحریر کا امتحان نصیحت بابت اختیار کرنے طریق دلپذیر	۶۷	۸۴	ایضاط و انشراح قلبانی الشیخ ذوالکشف لطافت خیر مصنف
۶۱	ایمان گفتار ہوتا ہے۔	۶۸	۸۵	تاکید نماز تہجد حلقہ و ذکر جہر و خفی
۶۲	تشریح طیب و مشتبہ رزق	"	۸۶	مصیبت کی وقت منتشر نہ ہونے کے لئے نصیحت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۲	متوجہ جاؤ نہیں ہے۔	۸۹	ایق سوا خلاف نہیں احکام شرع کو خفیف و خفیر جاننا ہر
"	رسالہ روایت خوب ہی لکھا ہے	۹۰	بند عین کے رسالہ کا جواب بھیج دیجئے
۱۱۳	مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی کی الہیہ کی ماتم پرسی	۹۱	تجلی کیا ہے ؟
۱۱۵	مولوی عبدالحفیظ کی ذکا و تقویٰ و لاغری کا ذکر فرما کے خوت	۹۲	بیعت کے اسرار
۱۱۵	ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی شقت مری قوت و حیات ہے۔	۹۶	اجازت پہلے چکی ہے اب پھر حجاز فرمایا لا موت اخذ بیعت نہیں
۱۱۶	دیہات میں لال بخار ہے۔ آپ کی شرح ابرار داہجی ہے	۰	ہے مگر بعد پٹن جاری کرنا چاہئے
"	حاجی شیخ امداد صاحب کی تعزیت میں	۹۷	۳۲ طالب علم ہیں مدد دینا چاہئے
۱۱۷	اشاعت سنت سے مسترت ہوئی	۹۸	روپیہ پہونچا لعل ذیقہ حشری بھیج دیجئے
۱۱۸	مجھے اپنا ہی خواہ جائیے	۹۹	پرست کا رڈ راستہ رک خیریت
۱۱۹	شکرہ دریافت خبریت مئی آڈر واپس خدمت کتاب سنت میں	۱۰۰	گرم موسم ہے ابھی دہلی نہ آئیے
"	آم پہونچے	۱۰۱	تعزیت عبدالرشید و نصیحت صبر و شکیب
۱۲۰	کسی کی سفارش میں گوہر حلال جانور کا جلا سکتے ہیں	۱۰۲	بٹلا کر بیت سے گھبرانا نہ چاہئے اندر فضل خدا ہوگا
"	اسناد حدیث خزیمہ رضع المیرین علی الصدر و ضعیف حدیث	۱۰۳	پڑائی کتابوں کی خریداری کا فوق
۰	تحت السورہ کی ضرورت ہے لکھیے	"	وہاں کے حالات قلم نہ۔ مومنین موصدین کی مدد کیجئے
۱۲۱	بہدایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب شاہی پنجابی	۱۰۴	سوالات کے جوابات بلکہ بھیج دیجئے
۱۲۲	فتویٰ واپس بھیجا جاتا ہے۔	۱۰۵	جواب استفتا بھیج دیجئے
"	توکل ضرور چاہئے مگر جطلب طلب لازم ہے	"	رسالہ روایت کا رد کیجئے۔
۱۲۳	روپیہ پہونچا	۱۰۶	آندہ باد کے مقدمہ میں شورہ دیا گیا
"	خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب	۱۰۸	تعزیت عبدالسلام و نصیحت صبر و شکیب
۱۲۵	دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں	۱۰۹	فتویٰ بھیجا جاتا ہے
۱۲۶	مقدمہ کی کامیابی خوشی۔ روپیہ کی رسید	۱۱۰	تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہئے لو کہیں سفر زیارت نکرنا چاہئے
۱۲۷	صوفیہ کی تحقیق میں	"	رنجش سے انکار ہے۔
۱۳۳	روپیہ پہونچا فکر قبول کیجئے	۱۱۱	آئیے سند دی جائیگی مگر امتحان لیا جائیگا۔
"	اجزا و کتاب پہونچے	"	دفعہ دفعہ مومنین و مائین با کھرا امداد ضروری است

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۴	روپیہ ہو نچے کا شکریہ	۱۳۳	۱۵۸	نواب لطف الرحمن خان صاحب کے ان سفارش	۱۵۳
۱۳۵	شکریہ روپیہ ہو نچے کا	۱۳۴	۱۵۹	احمد علی کا قصور معاف کیجئے	۱۵۴
۱۳۶	رسید آسم ہو نچے کی	۱۳۵	۱۶۰	بھوپال نہ ہو نچے کی معذرت	۱
۱۳۷	بیماری ہے ضعف بہت ہے آنا چاہئے	۱۳۶	۱۶۱	قرض بغیر سود دینا چاہئے۔	۲۶
۱۳۸	بہت اچھی تحقیق کی ہے	۱۳۷	۱۶۲	گریو کرنا جائز ہے	۱۵۷
۱۳۹	مرض کی عیادت روپیہ ہو نچا	۱۳۸	۱۶۳	سفر کے ارادہ کی اطلاع	۱۵۸
۱۴۰	اکلی بیماری کے باعث سفر کو ملتوی ہو	۱۳۸	۱۶۴	بشکریہ تقریر کھنڈ روپیہ ہو نچا حضرت نواب شاہجہان گیم صاحب	۱۵۹
۱۴۱	آسم کے ہو نچے کا شکریہ	۱۳۹	۱۶۵	والے ریاست بھوپال دام اقبالہا	۱۶۰
۱۴۲	رسید انہ	۱۴۰	۱۶۶	درخواست مدرسہ تدریس دارالعلوم دہلی	۱۶۱
۱۴۳	سنت بری دولت ہوئی کے بھی بڑے درجات ہیں	۱۴۱	۱۶۷	نقل اٹل نقشہ انتظامیہ عہد صدارت جناب نواب شاہجہان حضرت	۱۶۲
۱۴۴	آنا میں ہو نچیں۔ نہایت پسند ہیں	۱۴۲	۱۶۸	سلطانہ جہاں گیم صاحبہ فرماوے بھوپال دام اقبالہا حکم	۱۶۳
۱۴۵	چشم نمائی کی گئی	۱۴۳	۱۶۹	۱۷ سوال ۱۹۱ ہجری	۱۶۴
۱۴۶	اجازت بھٹکان اللہ و بھٹکان سبحان اللہ العظیم	۱۴۴	۱۷۰	سکرٹریٹ گورنمنٹ بھوپال	۱۶۵
۱۴۷	عدہ نصیحتیں کی گئی ہیں	۱۴۵	۱۷۱	ایک سہو کی ترمیم ہے۔	۱۶۶
۱۴۸	مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش	۱۴۶	۱۷۲	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔	۱۶۷
۱۴۹	مولوی سیب عبد الغفری خان صاحب کی سفارش	۱۴۷	۱۷۳	جواز ختم خواجگان بقیود اعدا و ترمیم مطابق قواعد فقہیہ ہیں	۱۶۸
۱۵۰	حضرت میا نصاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا سفر حج	۱۴۸	۱۷۴	ترغیب اعانت مولوی محمد جونا گڑھی	۱۶۹
۱۵۱	سفر بیت اللہ کا ارادہ	۱۴۹	۱۷۵	حمید الکلام پسند ہے	۱۷۰
۱۵۲	توقف نہ کیجئے۔	۱۵۰	۱۷۶	اپنے بھتیجے کی سفارش	۱۷۱
۱۵۳	جلد آئیے	۱۵۱	۱۷۷	نصیحت دیند	۱۷۲
۱۵۴	نہایت عمدہ جواب کتاب مبدعین کا ہے	۱۵۲	۱۷۸	ہم بیمار ہیں خدا تو ہم کو سونپا اچھے کام کرو	۱۷۳
۱۵۵	آمین بالجہر پر استقامت	۱۵۳	۱۷۹	حمید الکلام پسند ہے۔	۱۷۴
۱۵۶	یہاں خیر مینا ہے	۱۵۴	۱۸۰	بندہ فقیر دین بجواب مفاد ضیہ اندالہما اس کردہ	۱۷۵
۱۵۷	تقسیم وراثت پر فتوے	۱۵۵	۱۸۱	تشریف لائیے۔	۱۷۶

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۹۰	لڑکھائی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی	۲۰۱	۱۶۹	اپنے بھتیجے کی سفارش میں	۱۶۸
۱۹۱	تغزیت یعنی عذرخواہی کے بارے میں	۲۰۲	۱۷۰	نصیحت و پند	۱۶۹
۱۹۲	عذرخواہی کے بارے میں	۲۰۳	۱۷۲	باطلاع بیماری و نصائح آخری	۱۷۰
۱۹۳	مولوی میر شاہجہاں کی طرف سے حضرت مجددؒ کی علالت	۲۰۴	"	سید محمد عبد الحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال	۱۷۱
"	سخت کا ذکر ہے	"	۱۷۳	حضرت میان صاحب رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی	۱۷۲
۱۹۴	وصولی مہنی آرڈر کا حال و شکریہ	۲۰۵	"	رہسپزی آرڈر کے وصول ہونے کی	۱۷۳
"	حضور مجددؒ کی علالت کے بارے میں	۲۰۵	۱۷۴	عذرخواہی کا خط	۱۷۴
۱۹۵	جواب میں کہی ناظم دناٹر کے جوہر رک احوال عذر وغیرہ	۲۰۶	۱۷۵	عذرخواہی کا خط	۱۷۵
۲۰۴	طرز تحریر القاب و آداب	۲۰۷	۱۷۶	سفارش کر نیکی اطلاع	۱۷۶
"	کام کر نیکی ہدایت	۲۰۸	"	تقسیم وراثت کے بارے میں	۱۷۷
"	شکریہ	۲۰۹	۱۷۷	سلام و دعا	۱۷۸
۲۰۵	طلبہ کے حال سے آنکے مرہیوں کو خبر دینا	۲۱۰	۱۷۸	حال روانہ ہونے میں پورے اور راستہ سے واپس نہ گئیں	۱۷۹
"	طلبہ کے عازمین کیلئے مشورہ	۲۱۱	۱۸۰	دریافت خیر و عافیت کے بارے میں	۱۸۰
"	سفارش	۲۱۲	"	تقدیم نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت نہوا	۱۸۱
۲۰۶	تغزیت	۲۱۳	۱۸۱	دریافت خیریت میں	۱۸۲
۲۰۸	شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے	۲۱۴	۱۸۲	اپنی علالت کا حال مولوی عبد اللہ صاحب	۱۸۳
۲۱۴	تقویت الایمان جلد روانہ کریں	۲۱۵	"	انتقال کی خبر	۱۸۴
۲۱۵	مولوی سید محمد سرہند صاحب سے حضرت میان صاحبؒ	۲۱۶	۱۸۳	سید محمد عبد الحفیظ صاحب کے حال سے استفسار ہے	۱۸۴
۲۱۸	بمقارش جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحبؒ	۲۱۷	۱۸۴	میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں	۱۸۵
۲۱۹	بابت روانگی تومی حال مراجعت جناب حضرت میان صاحبؒ	۲۱۸	"	زیور فروخت کر کے کتابیں دینیات خرید کر کے وقف کیا گئیں	۱۸۶
"	بوقت عذر حضرت میان صاحبؒ کا راولپنڈی تشریف لے جانا	۲۱۹	۱۸۵	وصولی نوٹ کے بارے میں اور حال تراخی عقید میں	۱۸۷
۲۲۰	فتاویٰ کے جواب قربانی و نمبر	۲۲۰	۱۸۷	حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا	۱۸۸
۲۲۱	علالت حضرت میان صاحبؒ قبلہ	۲۲۱	۱۸۸	عذرخواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے	۱۸۹
"	تغزیت نامہ	۲۲۲	۱۸۹	ترجمہ مکتوب مقدس حضرت میان صاحبؒ از خیر الطبعین	۲۰۰

باب سوم مصنفہ مسید احمد خاں مرحوم و مغفور میں موجود ہے اسی سجد میں حضرت میانہ صاحبہ تشریف فرما ہوئے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب جو آپ کے خسر تھے۔ آپ وہیں اسی اورنگ آبادی بیگم کی سجد میں وہیں و تدفین فرماتے رہے اور دن رات قال اللہ قال اللہ کے ذکر خیر میں مشغول رہتے تھے۔ جہاں اب وہی بکشن اسٹیشن ہے۔ آپ کا نام نائی آفتاب کی طرح اب تک مشہور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب فاضل حضرت شاہ مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سند حدیث نبوی اور حجت مسنونہ کی اجازت حاصل فرمائی جبکہ شجرہ سمیت مطبوعہ رویتا و چہار سالہ کتب خانہ نذیریہ عامہ صفحہ ۱۸۷۰ء تا ۱۹۳۶ء لغایت ستمبر ۱۹۳۶ء پر مرقوم ہے۔ تقریباً اسی سال تک درس و تدیس کی خدمت انجام فرمائی صد اطلباء و علماء فی منہاب ہوئے۔ سکھ لیمہ حضرت میانہ صاحبہ۔ گدی رنگ پھر یہ بدن۔ سفید لمبوتری ڈاڑھی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ سرود سرخ چار خانے لدھیانے کی بنی ہوئی پچھلی سر پہ باندھتے تھے اور بہت مختصر گدی پہنتی تھی۔ اور اسی طریقہ کی سرخ چار خانے کی لٹگی اور ہتے تھے۔ اور کبھی کبھی بینی لٹگی زد زمین سرخ چار خانے کی اوڑھتے تھے۔ بین سکھ کا کرتہ عربی گریبان کا پہنا کرتے تھے جس میں گھنٹی لٹکے ہوئے تھا اور کبھی کبھی گریبان بھی کھلا رہتا تھا۔ اور نصف ساق کا جامہ اور جوتی زرد بانٹ گول پنچے کی۔ اینٹری بیٹھی ہوئی استعمال کرتے تھے۔ اور عصا بھی ضعیفی کے باعث ہاتھ میں رکھتے تھے۔ عینک کبھی نہیں لگائی۔ ایک آنکھ کی روشنی آخر دم تک رہی مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۵۷ء مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء بروز دوشنبہ مغرب و عشاء کے درمیان بمبر ایک سو وٹن سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اور اسی شب کو غسل دیکر آپ کا جنازہ مسجد حضرت میاں صاحب والی میں رکھ دیا گیا تھا۔ بعد نماز صبح جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم جو آپ کے بڑے پوتے تھے ترجمہ قرآن شریف سے فاتح ہو کر آپ کے جنازہ کو لیکر چلے اور آپ کے جنازہ میں دونوں طرف کندھادینے کی غرض سے بڑے بڑے بانس لگا دے گئے تھے اور نماز جنازہ جم غفیر کے ساتھ عید گاہ نساہی میں پڑی اور آپ کے بڑے پوتے سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم و مغفور نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا۔ اور بیرون مالک سے بھی تعزیت کے بکثرت تار آئے ہجوم کی وجہ سے ہر شخص کو کندھادینے کی سعادت حاصل نہ ہوتی تھی۔ اور ہر شخص کو کندھا دینے کا سجد اشتیاق رہتا تھا۔

بات شیدی پورہ قبرستان قوم پنجابیان عقب عید گاہ شاہی میں آپ کے مزار مبارک کا نشان اب تک موجود ہے آپ کے دایں بازو آپ کی بھلی پوتی والدہ سید محمد عبد الغفور صاحب ظوالطافہ نذیریہ محترم سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ قادمہ کا نشان مزار مبارک ہے جنہوں نے اپنے دادا مرحوم کی حاجات خدمات سے وعائیں حاصل فرمائیں اور ان مرحومہ کی اولاد اور دیگر اعزاء و اقارب کے مزارات اسی احاطہ نذیریہ میں ہیں اور آپ کی پائنتی آپ کے فرزند اکوٹے جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد الیوس صاحب کے والد محترم حضرت مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کا نشان مزار مبارک اب تک موجود ہے اور ان کے مزار کے سرانے گوندنی کا درخت ہے جنہوں نے آپ کی حیات مبارک میں سلسلہ ہجری میں رحلت

فرمائی آپ کے بعد مرحوم کے سرور صاحبزادہ بدستور طلبا کی ذہنی خدمت فرماتے رہے جو اب تک درگاہ پھاٹک جیش خان گلی ہینگا بیگ مسجد حضرت میا صاحب کے نام نامی ہو مشہور ہو اور الحمد للہ اب تک درس تدبیس جاری ہے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا بوجہ خیال تطویل مختصر حال حضرات معروضین کیلئے

لکھا گیا ہے جن صاحبزادوں اس علامہ مدبر کے مفصل حالات دیکھنے کا شوق ہو وہ احیات بعد المات مصنفہ جناب مولوی حسین صاحب مطبوعہ صوبہ بہار ملاحظہ فرمائیں یہاں دارالکرام دہلی، مصنفہ جناب مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم و متوفی خلف الرشید علیہ السلام حضرت مولانا مولوی حافظ محمد نذیر حسین صاحب (جلد دوم صفحہ ۲۵) اور حضرت العالم بونہا محمد علی العالم باہتمام مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب طبع کرانی جو دارالکرام حضرت مولانا سید محمد شریف حسین صاحب ابن مولانا شیخ اکل حضرت میا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مختصر حالات مولانا جہاں سالہ بابشاہ بخاری علیہ السلام وغیرہ نمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۳ پر درج ہیں۔ حضرات شائقین دارالمطالعہ نذیریہ عام۱۴۲۸ھ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔
المؤلفہ۔

عاجز سید محمد عبدالرؤف ناظم نذیریہ پبلک لائبریری پھاٹک جیش خان دہلی و مینجس۔ تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ پھاٹک جیش خان دہلی

شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی

اصل خط بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بطالعہ برادر میرزا حسن صاحب سلمہ البیہ کی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وافح باد کہ از دیر خیر و عافیت آن برادر مع متعلقان بوضع نہ ہو ستم از بخت تردد و تفکر لاجن حاریر ملال است لایم کہ از خوشنودی مزاج خود و از مزہ خیر و دیکر و ابسکان مسرور و منور باشند کہ من و ہم طاعت حاصل شود و صریح و جہ نوبہ کہ ضعف و ناتوانی دوران سر از بس غائب تا ہم ہم امور مرحوم خیر و سعادت انجام میدہم عاقبت ماوشما بخیر باد بر رب العباد و ہم خورد و کلان در دنیا بخیر است اندوہ نہ نسیم و سلام میرساند معقب و از ما و از دیکر خورد و کلان اسما را دعا و سلام میرساند زما السلام خیر انجام





شمس العلماء شیخ الکامل حضرت مولوی محمد علی صاحب دکن مسکن حیدرآباد

مَحَرِّقُ دَعْوَاهُ

دَمِطِطُ حُجُوبِ الطَّالِبِ مَطِطُ عُرْدِ رَيْدِ

سید الحدیث مولانا حافظ سید محمد عبداللہ صاحب محدث خلف اکبر مولوی سید محمد شریف حسین دہلوی نے اپنے یہاں سے اور دیگر مقامات سے خطوں کی تلاش فرما کے نقل یا اصل بھیجی جس سے مجھے بہت مدد ملی بعد ازاں ان کے بھائی تیسراج علیا والمفسرین مولانا الحاج عزیزی سید محمد ابوالحسن صاحب غفلت اصغر مولوی محمد شریف حسین صاحب محدث سلمہ زمیروہ و جانشین حضرت میاں صاحب انام مجدد رحمہ نے نہایت گراں بہا اعانت کی کہ تدوین کے لئے متواتر تاکیدیں فرماتے رہے۔

میں ان تمام حضرات کا اخلاص مندانه عقیدت سے سپاسگزار ہوں اگر حضرات موصوف الصمد یا حضرت کے معتقدین و مسترشدین و خادین میرے حال پر نوآزش نہ فرماتے تو میں کسی طرح اس امر ہتھ بالشان کا انصرام نہ کر سکتا مجھے جعفر دشواری خطوط کے یکجا کرنے میں ہوتی اس کا بیان کرنا فضل ہے کیونکہ تالیف و تصنیف کے وقت کبھی آسانی سے سامان جمع نہیں ہو سکتا ہے۔

انسوس تو مجھے یہ ہے کہ حضرت شیخ رحمہ کی سوانح عمری کے ترتیب کے زمانہ میں میرے پاس معنی بالقاہ کے جس قدر مکاتیب تھے وہ مظفر پور پھجڑے گئے تھے ان کی نقلیں میں نے رکھ لی تھیں وہ کچھ ایسے بدریغ خط میں ہیں جن کو میں بشکل پڑھ سکا اور پھر صاف کر آیا جس میں بہت وقت ضائع ہوا۔

اگر لکھ ترتیب مناسب ہو گئی جس میں میں نے تکلف و تضعیف کچھ نہیں کیا جیسے جیسے اصل یا نقل خطوط کی آئی گئیں ان کو صاف بخط لکھ کر آکر کے واپس کرتا رہا۔ ان سب امور کے بعد اگر اپنے مکرم معظم قدردان حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب انصاری غازی پوری کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ حد کفران نعمت ہے جنہوں نے نہایت اخلاص سے ان مکاتیب کو کئی مہینے اپنے پاس رکھ کر متواتر پڑھا اور بعد ازاں ان کے مجھ سے فرمایا کہ اس کتاب کی اشاعت نفع اسلام ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ بخشے گا۔ اور ضرور ثواب ملے گا۔

آہ معنی بالقاہ در مرض فالج بتاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ کو اس دار فانی سے ولت فرمائی اور بارغ شہیدی پورہ گورستان قوم پنجابان عقب عید گاہ شاہی احاطہ تدیریہ میں مدفون ہیں۔

سید محمد ابوالحسن صاحب بواپسی حج الحرمین شریفین بتاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ جہاز میں انتقال فرمایا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکاتیب نیر شمس العلماء شیخ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث و مکتوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تشکر خیریت والادبیت اجاب والخطاب سلمہم ربہم

تدوین عالی صحائف اعلیٰ حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائتہ رابع عشر رضی اللہ عنہ ردہ لوی، کانہا ہی حال تھا کیونکہ مصلیٰ بالقابہ کے در دولت پر کوئی دفتر ان مناسبتیں میں مظهر کا مرتب نہیں کیا جاتا تھا اور نہ کوئی خلاصہ کسی کتاب میں لکھنے کا دستور تھا لہذا اقطار عالم سے فراہمی مکاتیب کے لئے التجا کی گئی میرے مکرم مولانا سید احمد حسین صاحب مدیر شجاعت ہند میرٹھ نے میری درخواست نہایت شد و مد سے بفرط اتحاد شائع و ذائع فرمائی تو سب سے پہلے میرے مکرم دوست افضل المحدثین مجتہد مطلق مولانا محمد شمس الحق صاحب ڈیپانوی (عظیم آبادی) نے میری ہمت کو بڑھانے کے اپنے اجاب و مشنہا سے خطوط مانگے اور میرے پاس بھیجنے لگے پھر میرے مکرم معظم بھائی (رح) کے صاحبزادہ والا ارادہ

۱۔ حضرت سلانہ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب خلیفۃ الرشید حضرت میان صاحب امام مجدد رہما اہل حقانی ۱۲ عزیز وصال ۶ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ ۱۲ روٹن ۱۳ حضرت مولانا کا وصال حقیقی ۱۳۴۷ھ ۱۱ صوا ۱۱ اللہم اغفر لہ ۱۴ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث و مکتوب

خطبہ

یامستان عونک ایک تین

درپردہ نیست

سخنیکہ درگوش شنوا جانگیر و دماغ پذیرد -
چیزیکہ دیدہ بینا دیدن خراہد تازگی سبیش نیمزاید اہل خرد
گفتہ اند کلام سادہ نرم باید و آئین نگارش جاں گزرا
نباشد با نیک دل را و روح فزا بود تحریریکہ ازیں بہرہ نلرا
سودے بخشد مطالب را بہ پیرایہ دراز و خزور آردن
متملقانہ روش است بلکہ سامع را طولش کلاتے و ہد
و در دل جاے نیابد بنگرید و قرآن مجید کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام بالفاظ موجز (مگر جامع) ملکہ نقیس

خطبہ

اے مددکنو! تجھ سے مدد چاہتا ہوں عانت کیواسطے مخصوص
تو ہی ہے۔

مشہورات ہے

کہ جو بات کان میں نہیں ساتی ہے اسکو دماغ قبول نہیں
کرتا ہے اور جو چیز آنکھوں میں نہیں ساتی ہے اس سے آنکھوں
میں تازگی نہیں آتی ہے عقل مندوں نے کہا ہے کلام سیدنا
سادہ نرم ہونا چاہیے۔ لکھنے کا طرز پر لیشان کن ہو بلکہ دل
پسند مسرت افزا ہو اور جو تحریر اس قسم کی ہو وہ فائدہ
سے خالی ہوتی ہو مدعا کو طویل پیرایہ و خطرات واقعہ مضامین
میں بیان کرنا خوشامد نہ روش بلکہ سنے والے کیواسطے
طولانی مضمون سبب کلفت کا بن جاتا ہے اور دل مطمئن نہیں

را لہ سہارا تلقین حق نوشتند اثرش چنان مرتب
شد کہ بے نال حاضر دربار سلیمان گروید و ہر چہ
بیش آمد داستان از میدانند حضرت سرور
کائنات مولانا و مولی الثقلین جد الحسین صلعم برائے
دعوت اسلام عظیم و مرزبانان گیتی را خواندہ بمضامین
مختصر بلا تصنع و بے غلو تبلیغ ایمان فرمودند اثرش
جذب مقناطیسی پیدا کرد کہ جوق جوق مروان عرب عجم
بیش عتبہ علیہ السلام آمدہ کلمہ توحید میگفتند پس
وے جانشینان حضرت سلام علیہ مہمان شیوہ
مرصیہ ورزیدند فتوح متکثر و یافتہ بر اعلا رکلتہ الحق
فائز شدند بعد قرون خیر خلافت حق از دست رفتہ
مملکت عضو ض پیدا شد بادشاہان دنیا دار با میرش
عجمیان مرور نمایش را پسندیدند زبان آوراں
ہم چا پوسی و کا سہ لسی آئین گرفتند جایزہ گراں یافتند
الاطر سلف صالح بباد دادہ خلف را بسہ چال نکبت
انداختند از ہمچین نگار شہا درالو بے سود قوت
سامع و بینا فیض و الہیہ و مانع بامستغارات و اہمیہ و
آر و فرخرف فرسودگی فراواں و بے پایاں یافت -
ارباب دین تیز رفتار زمانہ نظر کردہ بادل ناخاستہ
و خاطر ناشار ہماں رویتہ ورزیدند و خامہ فرسایہا
بکار بردند جناب امام مجدد الف ثانی رض خدا

ہوئے قرآن مجید میں غور کریں کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے مختصر جامع الفاظ میں ملکہ بلقیس والیہ
سبا کو دعوت حق کا خط لکھا اُس کا اثر اس قدر ہوا
کہ فوراً بافض نفس خود حاضر دربار حضرت سلیمان علیہ
السلام کے ہوئیں اور طولانی مضمون کو موجودہ دور میں
داستان گو کا قصہ تصور کرتے ہیں ہمارے آقا جناب
حضرت سرور موجودات و آقا مے دو جہان حضرت امین
حسین علیہما السلام کو نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر
جستہ نازل فرمادے انہوں نے جس وقت اسلام کی دعوت دی اور
بڑے بڑے رؤسا و بادشاہوں کو اسلام کی طرف بلایا تو
مضامین مختصر جس میں کچھ بناوٹ و بڑائی نہ تھی تبلیغ ایمان
کی کی جس نے اثر مقناطیسی پیدا کیا کہ عرب و عجم کے لوگ
جوق جوق حاضر دربار عالی ہو کر مقرر کلمہ توحید ہوئے بعد اس
کے وہی لوگ تھے اصحاب حضرت صلعم اللہ تعالیٰ ان پر سلام
درحمت بھیجے وہی طریقہ پسندیدہ انہوں نے بھی اختیار فرمایا
اور فتح کثیر حاصل کر کے اعلا رکلتہ الحق پر کامیاب ہوئے بعد
گذشتہ زمانہ خیر و برکت کے حقیقی خلافت ہی ماتہ سے گئی اور
سلطنت جابرانہ ظاہر ہوئی دنیا دار بادشاہوں نے عجمیوں کے
میل جول سے مکرو و لفریب باتوں کو پسند کیا مقرر و شاعروں نے
خوشامدانہ طرز اختیار کر کے انعام و اکرام و خلعت بیش قیمت حاصل
کئے لیکن روشش اگلے نرنگان کا چھوڑ کر پھیلوں کو بدبختی کے جال

۱۱ صراح و منتخب

۱۲ صراح -

۱۳ سنہ لفتح اول و کسرن ویا سے تھانی مشدد بمعنی روشن و بلند ۱۲ منتخب

میں پھنسا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ
اس قسم کی جھٹ و طویل تحریر نہ بصیرت افزا نہ مفید قوت
سامعہ ہوتی ہے۔ ہاں دماغ و اہمہ استعارات و خرافات
ہاؤں سے مکان بچید حاصل کرتے ہیں دیندار لوگوں نے بھی
زمانہ کی رفتار پر نظر کر کے طوعاً و کرہاً وہی طرز اختیار کئے وضو
آرائی کرنے لگے جناب امام مجدد الملت ثانی (رحمہ اللہ)
بخشید انہوں نے فقیری کے اصلاح و رو بہ دعائے شرعیہ کے
ضمن میں طریق مناسب کے ساتھ تحریر کا بھی رواج دیا۔

تعریف کے الفاظ و خوشامدانہ کلمات مانند قبلہ و وجہان
کعبہ زمانہ خداوند خدایگان۔ فیض رسان عالم و عالمیان
ظہیر الاسلام رشک قاتانی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ
سردار قیصرہ ولی نعمت و خدا کے برآسمان است و شما
خدا کے بر زمین وغیرہ وغیرہ کو متروک کیا و کرا یا۔ مگر طبقہ صلی
و درویشوں میں صرف القاب خدا آگاہ تھوڑے زمانہ تک
جاری رہا پھر وہی طریقہ سابق پلٹ آیا حضرت قدسی سیرت
جامع شریعت و طریقت پھیلانوالے قرآن پاک و حدیث شریف
کے مجمع نیکی و دنیا و آخرت کے امیر المؤمنین حدیث و تفسیر
ہمارے سردار و پیشوا شیخنا و شیخ الکمل فی الکمل امام زمانہ

سیام زار بعض اصحاب طرق درویشی و قلع و قمع بدعات
شرعیہ نگارش را بنوع شائستہ رواج دادند الفاظ
توصیفیہ و کلمات خوشامدانہ و قبلہ و وجہان کعبہ زمانہ
خدایگان فیض رسان عالم و عالمیان ظہیر الاسلام رشک
قاتانی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیصرہ ولی نعمت
و خدا کے بر آسمان است و شما خدا کے بر زمین وغیرہ وغیرہ
را بر انداختند مگر صرف بزمرہ صلحا و درویشاں خدا آگاہ
چند سے راجع ماند باز ہماں آس و رکاسہ آمد حضور قدسی
سیرۃ جامع شریعت و طریقت ناشر الوحیدین مجمع الحسین
امیر المؤمنین فی الحدیث و التفسیر سیدنا و مقتدا نا شیخنا
و شیخ الکمل فی الکمل امام عصر محمد و مائتہ رابع عشر (از
دین محمدیہ بدعات و مخرقات را بر آورده خدا پر و ہاں والدہ
جویاں را با لطافت اشفاق کیش محمدیہ اعلیٰ صاحبہا الصلاۃ
والسلام) ناخستہ از سبب معاک گم ہی بر آورند و از ائمتہ
انعام محمدیہ بہرہ بخشیدند و مجددانہ اجیاست و امانت خرافات
فرمودند اندر رو پند گفتنی و نوشتنی را بطرز قرون ثلثہ مشہود
بالخیر و القاب مناسب شائع و فایز نمودہ منتہا بحال
پسینیاں و آیندگان نہادند بندہ کہ زلہ رہائے خواں

لہ روشن ابی داؤد وغیرہ (کتب معتبرہ حدیث) وارد است ان اللہ یبعث الذی یرید ان یرسل فیہ رسولاً من حیث یرید
امرونیہا مراد از سرحدی اتفاق اہل حدیث آخر صدی ست و علامات و شرط مجددانہ است کہ دوسے عالم باشد بلکہ ظاہر و باطن و نفع از مدرس و تالیفات
و تذکیر و شائع باشد و در اجار سن و مجاہدات سرگرم بود و او آخر یکصدی و اول صدی دیگر است ہاں علوم و شیوع انتفاع از وہاں پس فضائل متقیہ اوصاف
بہم حضرت ناشر الوحیدین امیر المؤمنین فی الحدیث مولانا السید محمد نذیر حسین رفیع صوفی ندا میکند کہ دوسے رفیع مجدد است نہ مجدد صدی کہ
مجدد تمام صدی بلکہ تا اختتام ہزار است چہ کہ جامع بین الحقیقت و الشریعت بود و علوم و تقسیم (سبب کتاب و سنت) از ذات عالمین
شیوع یافتہ و تصوف کہ مفر از حلو میث رفاق و آیات ترمیم و ترغیب است روز دیگر پذیرفت و علما و حق و متفکرین مرکزیدہ بر محمد شناس

حضور معلیٰ القابہ است و از نعمای لا احصی و رکات
 لا انتہا بہرہ عطا نمودہ اند (میںجو است کہ طرز تحریر مبارک کلم
 صد اسباب الہی کہ ازین دولت ہم حرمانے نہ اند
 آرزو داشتیم کہ پرلیغ مار جلیلہ و مفاد ضاتہ متمشیہ آستانہ
 تجدید را گرد آورم مشاغل خدمت را خانہ برباد و باد کہ از فدا
 جہت بر تہیہ و تسبیح خویش کامیاب نشدم کہ الام بسم
 افتاد و برق تفرقہ خرمین جمعیت را پاک بسوخت آہ کہ حضرت
 معلیٰ القابہ برابر سے وصال حقیقی سفر معنوی پیش آمد سہ
 راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چہ نیم غنچہ من ماندہ و ہنگام
 تفکتن بگوست ۛ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِرَاوِدَانِ طَرِيقَةِ اَمْرِ اَبُو
 بنگارش سوانح عمری مغزی الیہ وجوئے بندہ بن فتاویٰ شریف
 و بر خے گرد آوری تصنیف نہفت فتاوتہ ہنگام فراخ و حال
 خود با مورہ تمہا نشان پروا خند من آسیدہ سر را کہ از صد
 ہجران زیارہ صوری و مصائب فراق دیدار مجازی شیخ عالی
 شان اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجَنّٰتِ جگر خستگی دل رسیدگی
 افزوں بر افزوں دارم تشنّت بال سدا ہم شد فلہذا
 حرم را بچہ خود بیرون از شما یا قلم یاراں ہم مشرب
 (کے فرہم اللہ وسعیہم مشکوٰۃ) رنجوری دار تقسیم را

کے مجتہد چودہویں صدی نے خرافات باطل و بدعات مذمومہ
 کو دین محمدیہ سے بکمال دیا اللہ سے لو لگانیدالے و طالب
 خدا کو خلق و سیرت و عادت محمدیہ سکھا کر گھراہی کے گوشے تاریک
 سے باہر لایا اور خوان نعمت محمدیہ سے بہت حصّہ مرحمت فرمایا
 و بجد و انہ طریق پر اجاسنت و مثانا و اہلسیات و خرافات کا کیا
 و بند و نصلح بذریعہ تقریر و تحریر کے مثل قرون ثلاثہ مشہور بالحق
 کے و القاب مناسب کو شائع و مشہور کر کے احسانات جان پر
 پچھلوں و آنیوالوں کے رکھا اس عاجز نے کہ پس غور و حاصل
 کرنیوالا خواجہ حضور معلیٰ القاب کا ہے نعمتیں و برکتیں بحد
 و بے شمار سے سرفراز فرمایا ہے چاہا کہ طریقہ مبارک حاصل
 کروں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس دولت سے بھی محروم
 نہ رہا تمنا رکھتا تھا کہ فرامین و خطوط آستانہ سے چلے ہوتے
 کو جمع کردں مشغولیت کا گھر برباد ہو کہ باعث عظیم الفرضی
 کے اپنے ارادہ پر کامیاب ہوا شیخ و نعم کا پہاڑ سر بر تو نا جلدانی
 و مفارقت کی بجلی نے میرے جمعیت کے کھلیان کو بالکل جلا دیا
 افسوس کہ حضرت معلیٰ القاب کو سفر آخرت پیش آیا سہ
 راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چہ نیم غنچہ من ماندہ و ہنگام تفکتن بگوست
 آہی بخندے میرے برادران طریقہ کی ایک جماعت لکھنے

ۛ بقیہ صفحہ گزشتہ شہادت دادہ اند و ہرچہ مصائب کہ بجناب شیخ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ پیش آمد یا حضرت ہم رسید مثلاً چنڈے
 جس (حوالات) و تہمت آمیزش بقاوت انگریزوں سلطنت ہم نصب گردیدہ بود الحمد للہ کہ بعد تفحص و تحقیق ضابطہ از حوالات (مجلس راہی)
 خلاص یافتند سپس او ہمکہ معظمہ حضرات مخالفین الزام اعتزال و ترک تقلید و کفر وغیرہ وغیرہ برا نگینند اللہ بیک شب
 از ہنگامہ شریف صاحب مکہ بی تصوری ثابت شدہ از نظر بندی جدا شدہ بودند ۛ اشاعۃ السنۃ الخیرۃ
 بَعْدَ الْمَمَاتِ
 ۛ تشنّت بفتح اول و تکرار فتاویٰ مشہورہ و مضمومہ و بعدہ باز فتاویٰ پر آگندہ شدن و پریشانی ۛ کنز و منتخب و غیاث اللغات - ۛ

تسلیم خویش و رمانہا عطا کردہ آرمیدگی بخشیدند
ویران آوردند کہ عاجلانہ کمر ہمت بستہ بتدوین مفاد ضات
شیخ جنت مکان ذخیرہ حسنات اندوزم درہ آردی
باجیار و اصدقار سپارم احباب عالی مقدار و رفرا ہی
سامان تدوین مرا اگر انبار احسان نموده ارا قطار مستد رود گیر بلا و
ماوراء ہند یریں بار بالستہ تازی و پارسی و ریختہ (آردو)
بدست آردہ بن رسانیدند کہ نگاہ سے محبت را سپاس
گزارم چنانچہ اس بخش تخیل است و تاریخ آغاز تدوینش
شمس الفیوض و انجاش را۔ مفاد ضات۔ افاضت و بی
خوشنید معروف یریں جلیلہ است امید کہ فارسی پسند
در ریختہ نگارن را بصیرتے تھا بد بخشید و اگر حیات مستعار
جواب نداده بندہ حقیر بخش دو میں لسان عربیہ پیش خواہد گردانید
انشاء اللہ تعالیٰ از نیایش بخشندہ حقیقی و بگری بچوں و سچوں

چہ شرح وہم کہ از من فاقد البصیرۃ و لاشی فی الحقیقت پامال
یاس و حرمان مضحل و پریشان نقد جمیست ببادواہ بکیں از سر
افتادہ اینچنین کار و شوار و امر محال انجام پذیرفتہ۔ خدا یا
بندہ مستہام را آمرزشے بدہ و برنگارم مرہے بندہ معاصم
بذیل عفو پیش و پوز شہم پیر افتادہ خویش را دستگیر و
بحالت احتضار از لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم زبانم را
شرعے عطا بقرا آمین ثم آمین۔

میں سوانح عمری حضرت ممدوح کے اور ایک پارٹی جمع کرنے
میں فتادی شریف کے اور کچھ دوسرے حضرات جمع کرنے میں
تفصیف عالی کے دورے الغرض سمجھوں نے اپنے حسب
حال کام جلیل القدر اختیار کیا مجھ پریشان حال کو کہ صدمہ
سے محرومی زیارت و مفارقت دیدار کے شیخ عالی شان
آنسکتہ اللہ فی الجنان کے اس درجہ شستہ جگری و پریشانی
دل لاحق حال ہوئی کہ دل قابو میں نہ رہا آخر پر آگندگی دل
مراحم راہ کی ہوئی اسلئے بد نصیبی کا حصہ اپنے واسطے زاد
حساب و شمار سے پایا یاران طریقت را اللہ تعالیٰ ان کو برکات
اور بخشش کو ان کی قبول کرے) میرے مرض اضطراب و
اپنے تسلی دل کے واسطے دو اعیانت کر کے راحت بخش ہو
اور مجھے اس بات پر تادہ کیا کہ جلد کمر ہمت باندہ کمر جمع کرنے
میں خطوط شیخ (جنت مکان) کے ذخیرہ نیکیوں کا جمع
کروں اور سرا انجام کار و دستوں کے سپرد کروں دوستان
عالی مراتب نے جمع کرنے میں سامان تالیف کے مجھے گراں
بار احسان کا فرمایا اور اطراف ہند و اوسائے ہند کے
دوسرے شہروں سے خطوط فارسی و اردو زبان میں مہیا
کر کے مجھ عاجز تک پہنچائے میں دوستوں کی دوش و صوب
کا بہت شکر گزار ہوں۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے۔

فروع تدوین و تالیف کی تاریخ شمس الفیوض ہے اور
اور اس کے انتہا و ختم کی تاریخ مفاد ضات۔ افاضت و بی۔ نورین معروف
یریں جلیلہ ہے۔ امید ہے کہ تحریر فارسی کے پسند کرنے والے
و اردو لکھنے والے کو فائدہ محتد بہ ہوگا۔ اگر حیات مستعار
نے وفا کی تو یہ عاجز دوسرا حصہ بھی جو زبان عربی پر نشان
ہے ہدیہ ناظرین کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ لطف و بخشش کا

الملتمس:- خادم قوم

حمید غزنوی رضوی

۲۱ رزی الحجۃ المکرم ۱۳۲۸ ھجریہ مصادف
۲۲ رجب ۱۳۲۸ ھجریہ میلادی
مقام:- صمدن ضیت من الحزن و
الحن مضاف فرخ آباد

مالک لاریب کے کیا شرح کروں کہ مجھ بے بصیرت و بے تحقیقت
بتلانا امید دی و بے نصیبی و ضعف و پریشانی و نجی کا نقد آتھ
سے گیا ہوا بے یار مددگار اس قسم کا کام دشوار بلکہ محال
پایہ انجام کو پہنچا آئے خدا بندہ مضطرب پریشان کو بخش اور اسکے زخم
پر مرہم رکھ اور اسکے گناہ کو دامن عفو سے چھپا اسکے عذر کو
قبول کرا اپنے در پر پڑے ہوئے کی دستگیری کرا اور موت کی وقت
کلمہ کلا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے زبان کو عزت عطا
فرما۔ آمین ثم آمین -
الملتمس:-

خادم قوم

حمید غزنوی رضوی

۲۱ رزی الحجۃ المکرم ۱۳۲۸ ھجریہ مصادف ۲۲ رجب ۱۳۲۸ ھجریہ میلادی
مقام:- صمدن ضیت من الحزن و الحن مضاف فرخ آباد

مکتوب اول در اعلان اسلام تشویش نباید نمود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی لاله منشی گویند پرشاد صاحب واضح باو خدا شمار نعمت اسلام روز افزون روزگار کثرت اخلاص نامہ رسید در اعلان اسلام خود تشویشی کہ نوشته اند بالکل ضعیف حجت است خداے تعالیٰ از شادی دختران فراموشی خواهد داد ہمارہ توحید و رسالت محمدیہ اقرار بزبان و تصدیق بقلب میکرده باشند و از نماز و روزہ و سایر عبادات گاہے تغافل میاں نیامد محبی مولوی شیخ عبداللہ صاحب تلقینے کہ فرمودہ اند بسا مستحق است اے ہرادر زندگی فانی است و بقای اے معبود است عبادات سرمایہ حسنات است ہمارہ در انہماکش کوشند و زود با اعلان اسلام توجہ ببلع بکار برند اگرچہ سلم و مومن ہستند فاما از خلق محاسن و لباس کفار اجتناب نمی کنند حالانکہ مَنْ ذَنْبُهُ يَكُونُ قَبُولًا مِّنْهُمْ مشہور است والسلام علی من اتبع الهدی۔ المرقوم ۱۲ رجب مکرم ۱۳۶۹ھ

مکتوب دوم
مست اعلان اسلام
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب دوم اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے لاله منشی گویند پرشاد صاحب کی خدمت میں واضح ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی نعمت زیادہ عنایت کرے خط آپ کا ملا اپنے اسلام کے اظہار میں جو تردد کہ تحریر میں لائے ہو سر اسر کمزور دلیل ہے اللہ تعالیٰ الرکیوں کی شادی سے فراغت دے گا توحید و رسالت محمدیہ کا اقرار ہمیشہ زبان سے اور تصدیق دل سے کرتے رہیں اور نماز و روزہ و کل عبادات میں سستی نہ آنے دیں میرے دوست مولوی شیخ عبداللہ صاحب نے جو تعلیم کہ آپ کو دی ہے بہت بہتر تعلیم ہے یہ ہمارے انسان کی زندگی فشا ہونیوالی ہے اللہ ہی کی واسطے بقا ہے اللہ کی بندگی مال و دولت ہے اسی میں سرگرم رہیں اور جلد اسلام کے اعلان میں سعی کام میں لائیں اگرچہ حقیقت میں سلم و مومن ہیں لیکن شعور و علامت اسلام کو بخوبی ڈالیں اور لباس کفار سے پرہیز کریں کہ ہیں حالانکہ مَنْ ذَنْبُهُ يَكُونُ قَبُولًا مِّنْهُمْ مشہور است والسلام علی من اتبع الهدی۔ المرقوم ۱۲ رجب مکرم ۱۳۶۹ھ

دوسرا خط
اعلان اسلام کی خوشی
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی منشی گیا دین سنگہ صاحب۔ بعد السلام علیکم۔ واضح باد عنایت نامہ رسید بدریافت خیریت اطمینان یافتہ از اعلان اسلام ایشان مسرتیکہ دست داد خداوند پیش من زود بیاید و در نجبا درس کتاب دست بگیرد چه کہ ما شاء اللہ تعالیٰ در خوبصیرت معقول میدارد و جانب کتب ادب ہم میله دارند و درین مدرسه آہم مکن است اسے برادر نام خود را ترمیم کنید بداندید کہ گیا دین می نویسد ہر گاہ کہ دین رفت چہ باقی ماند۔

بدانت بندہ بشیر الدین خاں بسیار خوب است آنکہ در کاغذات سرکاری ضلع میرٹھ نام ہندی است بشیر الدین خاں عرف گیا دین سنگہ باید نویسا بند چونکہ مجروح ہستند نکاح ضرور باید نمود بخدمت مولوی رحمت اللہ صاحب نوشتہ ام تدبیر مناسبت خواہند کرد برائے بیعت من نوشتہ اند بسیار بہتر است اسے برادر بیعت حقیقی و خالص آں بود کہ ہنگام قبول اسلام اقرار بجناب احدیت نمودند ما شاء اللہ از ارکان اسلام ہمایا من توجہ مولوی صاحب ممدوح آگاہی میدارند الا برین فقیر فرض است کہ ملحقین اقرار توحید و رسالت محمدیہ کنم و قبیکہ تشریف خواہد آورد بمواجہ ہر چہ میدانم پیش خواہم کرد آنکہ عمامہ من طلبیدہ اند برادر من اینہمہ از فضولیات است تا بچل نوزدن منوں ترین آہند عمامہ کہ مشغل وام بینہم بسیار بوسیدہ است اگرچہ صفات و شستہ است قبول بفرمایند و انما از خیریت خود مرآ گاہی میدادہ باشند و ہرگز از عمر و زید تر سند قانون انگریزی کسی را از ارث محروم نکرده است برواضع و املاک موردی خود قبضہ میداشتند باشند بدگر گاہ خدا تعالیٰ وعاد میکنم کہ ایشان را از خسر و خسار و محال دین مصون دارا

عاجز محمد نذیر حسین جناب منشی گیا دین صاحب کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد واضح ہوا آپ کا خط پہنچا خیریت معلوم کرنے سے تشفی خاطر ہوئی آپ کے اعلان اسلام سے جس قدر کہ مجھے خوشی ہوئی ہے اللہ ہی کو علم ہے میرے پاس جلد تشریف لائیے اور یہاں آکر سبق کتاب و سنت کا لیجئے کیونکہ آپ ما شاء اللہ تعالیٰ نوحیوں کافی معلومات رکھتے ہیں علم ادب میں بھی درک ہو اس مدرسہ میں سب ہی قسم کی تعلیم ہو لے بھائی اپنا نام پلٹو وضع ہو کہ آپ گیا دین لکھتے ہیں جبکہ دین چلا گیا تو پھر باقی کیا رہا۔ میرے علم میں بشیر الدین خاں نام رکھنا بہت مناسب ہے چونکہ سرکاری کاغذات ضلع میرٹھ میں پہلا نام درج ہے تو بشیر الدین خاں عرف گیا دین سنگہ لکھا نا چاہیئے چونکہ آپا کیلے ہیں نکاح ضرور کرنا چاہیئے۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کو لکھ چکا ہوں ان نظام معقول کرینگے آپ نے بیعت کے بارے میں لکھا ہے بہت اچھی بات ہے بھائی اصلی و خالص بیعت وہی تھی کہ قبول اسلام کی وقت دربارہ حدہ لائے شریک نہ میں اقرار زبان و دل سے کیا ما شاء اللہ برکت توجہ سے مولوی صاحب ممدوح کے ارکان اسلام سے خبر رکھتے ہیں مگر مجھ فقیر پر یہی فرض ہے کہ جلد اقرار توحید و رسالت محمدیہ کا کراؤں جسوقت تشریف لائیں گے جو کچھ جانتا ہوں روبرو پیش کروں گا آپ نے میرا عمامہ طلب کیا ہے میرے بھائی یہ سب فضول بات ہو کہ نہ عمامہ میرے پاس ہے بھیجتا ہوں قبول فرماویں اور خیریت سے اپنی ہمیشہ آگاہ کرتے رہیں اور ہرگز کسی سے خوف نہ کریں انگریزی قانون کسی کو ارث سے محروم نہیں کرتا ہر مواضعات و ملکیت مورثی پر اپنا قبضہ رکھیں اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ حاسدان و دشمنان کے شر سے

انشاء اللہ تعالیٰ بدیگراوقات چیزے ہم غلام نوشت
مکتوبہ ۴۴ نوی الحجۃ ۱۳۷۹ ھ ہجریہ از دہلی

انشاء اللہ تعالیٰ بدیگراوقات چیزے ہم غلام نوشت
مکتوبہ ۴۴ نوی الحجۃ ۱۳۷۹ ھ ہجریہ از دہلی

مکتوب سوم آبادگی برائے مناظرہ دریائے تھلث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مسٹر ولیم صاحب واضح ہو کہ آپ کا خط پہنچا تھلث کے بارہ میں آپ کو مجھ سے مناظرہ کرنا منظور ہے تو مجھے بھی کوئی تامل نہیں ہے مسجد بھی موجود ہے تشریف لائیے مگر اسلامی طریقہ سے اندر مسجد کے جوتانہ جائیگا۔ فرش پر دوڑا تو مثل بندگان کے نشست فرمائیے میرے لئے جو ریا کافی ہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ خلافت تہذیب کوئی کلمہ کسی اکابر کی شان میں بان نہ لاجائے اور جس قدر آپ کے ساتھ صاحبان تشریف لائیں وہ سب مہذب و متین مزاج ہوں غصہ و دہنوں ورنہ ہنود کے نزدیک ایک بسکی ہوگی کہ اہل کتاب کے درمیان ایسی بے لطفی ہوگئی۔ میں کسی کو مسلمانوں میں سے نہ بلاؤں گا جو حاضر وقت ہوگا۔ وہ موجود رہے گا۔ آپ صاحبان کے لئے شربت و شیرینی دوا کہ موجود رہیگا۔ مگر وقت اس کے لئے صبح کا نہایت مناسب ہوگا۔ ۱۲ ارجمادی الآخر ۱۳۷۹ ھ

مسجد دہلی آٹھ بجے
کلی ہینا بیگ چھانک
جسٹس خاں شری
جانی کر گیا صاحبزادی

ہم سب سب سب سب

رفوت مسٹر ولیم دہلی کے مشہور باوری تھے
اور عیادت کو مناظرہ تھے ۱۲

چوتھا خط

شیرارو یا جانا حکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتوب چہارم

بات دعا و تحکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدٌ اَوْ مُصَلِّيًا مُسْلِمًا

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت مولانا بالفضل واولنا مولوی
محمد سعد احمد صاحب دامت صلتکم بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ
وبرکاتہ معروض باد کہ دریں ولا مردمان مقابلیں نامیگویند کہ
مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جواب نامہ صواب
معیار الحق بہرست شش سال تحریر کردہ اندوہ باز از طرف تہا
یعنی اس عاجز، جو ایش نوشتہ خواہد شد پس درہیں
تسلسل جوابات مرۃ بعد آخری عمر منقضی شود اندرین معنی
احسن واولی آنست کہ از مولوی صاحب موصوف محرز رسالہ
در فرض و واجب بودن تقلید شخصی گفتگو نماید کہ ایں مسئلہ بحث
غنیاطے شود و تصفیہ یا بد بنابر ایں گفتہ مضائقہ نیست
لیکن حکم منصف مزاج کہ بروا ایل شرعیہ در مسئلہ
متعلقہ بد طولی داشتہ باشند و نظر بر اقوال مجتہدین
سابقین و علمای لاحقین دارد، پر ضرور است کہ دلائل
متین فائزین بضریت و وجوب انرا و مستند منع مانعین
را ملاحظہ فرمودہ کار حکم فرمایند و احد الطرفین را الزام
دہند لهذا بد مشورہ چنان قرار یافتہ کہ عالم جامع العلوم
جناب مفتی محمد سعد احمد صاحب سلمہ ربہ ہستند ہمیں
جامع کمالات را حکم و منصف قرار دادہ از و شاں التماس
نمایند کہ در میان فریقین منصف بودہ احقاق حق مطابق
اولہ شرعیہ فرمایند لهذا مکلف خدمت عالی میشوم
کہ حسبہ شد و شفقتہ علی خلق اللہ ملتزم مرا مقرون
با جاہت فرمودہ قدم رنجہ فرمایند کہ خرچ سواری آمد
رفت ارسال داشتہ شود تا اینجا تشریف آرند و الا
اظہار حق ممکن نیست چہ دیگران دریں باب مہارت تام

حَامِدٌ اَوْ مُصَلِّيًا مُسْلِمًا

عاجز محمد نذیر حسین - جناب مولانا کی خدمت میں
جو کہ نصیحت میں مجھ سے بہت بہتر ہیں جناب مولوی سعد
اللہ صاحب لیکیں پر اللہ تعالیٰ آپ کو قائم رکھے۔ السلام
علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آج کل میرے
مقابل کے لوگ کہتے ہیں کہ مولوی ارشاد حسین صاحب
رامپوری نے عرصہ چھ سال میں جواب غیر مناسب
معیار الحق کا تحریر فرمایا پھر اس عاجز کی طرف سے جواب
لکھا جائیگا تو اسی تسلسل جوابات میں عمر تمام ہو جائیگی اور حل
مطلب نہوگا اس سے عمدہ صورت یہ ہے کہ مولوی صاحب
موصوف سے خود مصنف معیار تقلید شخصی کے فرض و
واجب ہونے میں گفتگو کریں تاکہ مسئلہ متنازعہ طے پا جائے
اس پر میں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایک حکم منصف
مزاج ہونا چاہئے کہ جس کو دلائل شرعیہ پر مہارت کامل
اور اقوال مجتہدین اولین و علمای متاخرین پر نظر وسیع ہو کہ
ضریت اور وجوب کے ماننے والوں کی دلیل اور منع کرنے
والوں کی سند پر اچھی طرح غور و فکر کر کے حکم کا کام انجام
دے اور فریقین میں سے کسی ایک کو مورد الزام بنائے
اس لئے بد مشورہ کے قرار پایا ہے کہ عالم جامع علوم
جناب مفتی محمد سعد احمد صاحب ہیں ایسے ہی شخص جامع کمالات
کو حکم و منصف بنا کر ان سے سائل ہوں کہ ہر دو فریق
کے درمیان منصف بنکر مطابق اولہ شرعیہ کے اظہار و اثبات
حق فرمادیں اسلئے مکلف خدمت والا ہوں کہ اللہ کے
واسطے اور خلق خدا پر رحم کرتے ہوئے میرے التماس کو وجہ قبولیت
کادیکر یہاں قدم رنجہ فرمادیں کہ خرچ آمد و رفت کاروانہ کیا جائے

ندارند کہ افراط تفریط فریقین را ہدایت فرماید
بعد از عرض رسان است کہ التماس
مراقبول فرمودہ از جواب یا صواب مسرور
و کامیاب خواہند فرمود و السلام مع الکرام
خیر الختام۔

مکتوب پنجم در احقاق حق جہن نامردی از موحیدین کاید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد زید حسین بگرامی خدمت مولانا مفتی محمد سعید اللہ
صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
واضح باد نامہ گرامی رسیدہ انتظارم را رفع کرد فی الواقع از
عدم ایراد محبت نامہ جات خلجانے بود الحمد للہ کہ اطمینان
شد بیشک منصب افتاد تعلق ریاست از بس نازک است
فقدان فرصت بنگارش جواب نوشتہ اند بجاست (لنا)
راہ سداور تقلید میزند و غول تحقیق میریزد و اشارہ اللہ دیدہ
منصف داریہ بصرہ از بصیر مناسب میشود و کور را در روز روشن
از چراغها سودے بر نمی خیزد مرا کہ جلشانہ و اشاعت
توجہ و اذاعت قرآن و حدیث مامور کردہ است از روم
لا کم خوف نیست دیدہ بیتادارم حاجت عصا و رفیق
دقائد نیست سر بکشت ہستم اگر نذر دم قبول شد عاقبت
بخیر بود علماء آبخوار و دیوبند و تمام ہند ہنگناں ساعی
و گنگا پو کردہ جواب تالیف بندہ نویسنا بندہ فقیر آماہ
است کہ جواب مسکت ہر دفعہ خواہد داد و اشارہ اللہ تعالیٰ

جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لاتیں گے اظہار حق کا
مکمل نہیں ہو کیونکہ لوگوں میں ایسی قابلیت نہیں ہو کہ زیادتی
فریقین پر مکمل چینی کر کے راہ ہدایت کی بنائیں اس لئے
عرض ہے کہ میرے التماس کو قبول فرما کر جواب احسن
مخطوط و شاد کریں والسلام مع الکرام خیر الختام۔

پانچواں خط اثبات حق کے لئے کوشش چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین + + + بگرامی خدمت میں مولانا مفتی
سعد اللہ صاحب رامپوری اللہ تعالیٰ سلامت رکھے سلام
علیکم ورحمتہ اللہ کے بعد واضح ہو آپ کا خط وصول ہو کر میرے
انتظار کو رفع کیا حقیقت میں جناب کے عدم وصولی خط سے تردد
تھا اللہ کا شکر ہے کہ اطمینان ہوا اس میں کوئی شک نہیں کہ نقصان
کا منصب اور ریاست کا تعلق بہت نازک معاملہ ہے
عذر عیدیم الفرضی کا جواب نے تحریر فرمایا ہے بالکل درست
ہے مولانا سیدھی راہ کو موسوم تقلید سے کر کے تحقیق کا خون بہا
ہیں و اشارہ اللہ آپ آنکھ انصاف کی رکھتے ہیں چلیں و رکھ آنکھ والو
سے صحیح ہو سکتی ہو یا بینا کو روشنی میں چراغ سے کیا فائدہ پہونچ سکتا
ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے مجھ کو توجہ پھیلانے و قرآن و حدیث کے
اشاعت میں مامور کیا ہے ملامت کرنا والے کی ملامت سے کچھ
خوف نہیں کرتا بینائی کی آنکھ رکھتا ہوں کسی کے رفاقت
و سہارے کی حاجت نہیں ہے بتیلی پر سر رکھتا ہوں اگر
میری نذر قبول ہوگی تو رہے نصیب اُس طرف اور دیوبند

پسپا خواہم بود علماء کہ جواب معیار الحق متعدد نگاشتند
لکن مفتی صاحب خوب پندارند کہ جواب کتاب من نیت
فضول خامہ فرسائیہا و مانع سوزیہا بکار بردند بعض
احباب و تلامذہ فقیر فلم برداشتند ہمرا تشفی دائم
کہ نوشتن چہ سود و فنیکہ جواب معیار الحق خواہد رسید
آگاہی دادہ خواہ شد امید کہ بحالت اطمینان گاہ گاہ
از صحیحی مزاج شریفیت مع خیال اطلاع میدادہ
باشند۔ والسلام خیر الختام۔

اور ہند کے عالموں نے دوزخ و سوپ و گوشت کھانے کی میری تالیفات کا جواب لکھا
بندہ فقیر تو مستعد ہو کہ ہر مرتبہ جواب لکھتا دیکر سے خدا نے چاہا تو پسپائی
نہیں ہوگی مولویوں نے متعدد جوابات معیار الحق کے تحریر کئے مگر آپ
یقین کریں کہ میری کتاب کا جواب نہیں ہو سکتا تفسیر اوقات اور دواعی
کی فقیر کے بعض دوست و تلامذہ نے قلم اٹھایا کہ جواب لکھیں سمجھوں کہ
میں نے منع کیا کہ جواب لکھنے سے کیا فائدہ جسوقت معیار الحق کا جواب لکھا
خبر کر دوں گا امید کہ خالی وقت میں کبھی کبھی خیریت مزاج مبارک سے
اپنے متعلقین کے مطلع فرمائے رہیں والسلام خیر الختام

معیار الحق رد تقلید میں تصنیف حضرت میاں
صاحب کی ہے جو کجائے تدریہ عامہ میں موجود ہے جو
صاحب چاہیں مطالعہ فرما سکتے ہیں اور اسکا جواب لکھا
جہی دار المطالعہ تدریسیں موجود ہے
حضرات شائقین ہر قوم و ملت مطالعہ
فرما سکتے ہیں نقطہ تدریس عبدالرزاق عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بمطالعہ شفیق مہربان سید عبدالرزاق سلمہ اللہ تعالیٰ السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ظاہر ہو کہ تم نے اپنے خط میں جو حدیث بلوغ المرام کی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسبارۃ ثلثة امیال او ثلثة
فراخی صلی رکعتین رواہ مسلم۔ نقل کی اور امیال و فراخی کو دریافت کیا ہو
کتب احادیث مثل فتح الباری شرح بخاری و اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
و نووی شرح مسلم و مظاہر حق وغیرہ سے ثابت ہوا ہے کہ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے
اور نیز چار ہزار ہاتھ اور تین ہزار ہاتھ کا بھی ہوتا ہے۔ اور ذراع (یعنی گز)

لے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ سفر کرتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے مسلم نے روایت کی ۱۲

پہلے اس مسئلہ کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ ہزار قدم آدمی کا، کو کس
ہوتا ہے جیسا کہ اشعۃ اللغات میں فتح الباری شرح صحیح بخاری سے منقول ہے ۲۹
المیل ستۃ الاف ذراع والذراع عشرون اصبعاً معترضۃ معتدلة
والاصبع ستۃ شعیرات معترضات معتدلات کذا فی النووی شرح
المسلم اور ایک فرسخ تین کوس کا فاصلہ ہوتا ہے جیسا کہ اشعۃ اللغات میں ہے
اور ایسا ہی فتح الباری میں نقل ہے اور انگریزی میل کا حساب معلوم نہیں
ہے کہ وہ کس قدر ہوتا ہے کسی انگریزی پیمائش داں سے دریافت کر لینا چاہئے
والسلام۔

سوال ۲۰۔ متبنیٰ مثل حقیقی اولاد کے ہے کہ نہیں اور متبنیٰ کرنے والا
بھی باپ اصلی سمجھا جائے گا ۲۱ اور متبنیٰ مستحق میراث ہے یا نہیں ۲۲۔
جواب۔ معلوم کرنا چاہئے کہ ثمرعائے متبنیٰ حکم حقیقی اولاد کا نہیں رکھتا ہے۔
اور نیز متبنیٰ کرنے والا ثمرعائے حقیقی باپ کا نہیں رکھتا ہے وہ محض جنبی
ہوتا ہے۔ اسی سبب سے متبنیٰ استحقاق میراث کا نہیں رکھتا ہے۔ و مستحق
الارث بر رحمہ و نکاح صحیح کذا فی الدر المختار مترتب علی

۱۔ میل چھ ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز بین انگلی معتدل کے برابر نہ چکی ہو نہ پتی، اور انگلی چھ جو درمیان کے برابر ہوتی ہے اسی طرح نوری شرح مسلم میں ہے
۲۔ فقہ شافعی میں سولہ فرسخ یعنی ۲۸ میل کے سفر غیر قصر نماز ہے بل کہ سفر ناری است یعنی اگرچہ سر نہ کشند و نماز کی کچھت علامت فرسنگ در راہ سازند بموی کردہ و دل چار
ہزار درم است و ہر ذراع ست و چہار انگشت را و تختب (صاحب صراح دیوسن بن نافع جین آورد کہ میل چہار ہزار قدم باشد و میل یعنی پنج آہنی یا سہی کہ بر سر گند
نصب کنند و در ہر ہانچم آورد کہ میل ثلث فرسنگ است کہ اگر کردہ گویند چوں بر سر ہر کردہ علامت برائے تمام شدن کردہ بصورت میل ساختہ باشند مجازاً آل مساف
را نیز میل گفتہ اند ۱۱۔ ۱۲۔ بحساب انگریزی ایک میل سترہ سو ساٹھ گز کا ہوتا ہے اور گز تین فٹ کا اور ایک فٹ بارہ انچ اور ایک اینچ برابر ایک پیمانیہ انگریزی کا عوض ہوتا ہے
اور ایک میل میں آٹھ فرلانگ اور ایک فرلانگ دو سو پینس انگریزی کا ہوتا ہے ۱۲۔ غرض حفاظت علیہ استقامت و ضد مولوی محمد سدا اللہ کے خط کے دستور و قیام

النسب اثنا عشر حکماً تورث المال والولاء وعدم صحة الوصیة عند المراجعة الخ
اخر ما فی الآداب والنظائر وغیره من کتب الفقہ

مکتوب ہفتم

طرز تعلیم ترجمہ القرآن خوب است آنما الفقہ را بر او واجبست
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از حاجز سید محمد زید حسین تجدد گرامی معین الفقہ را حامی سنن خادم
کتاب ذوالمنن حاجی مولوی محمد جمال الدین خاں عثمانی صاحب
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ واضح باد کہ طرز تعلیم ترجمہ
قرآن مجید رخصتہ صاحب ہموحدان را دل پسند اقتضا و خدایا
در اثنا غلش رونق بخش اور در باب اعانت مدرسہ ہر کہ نوشتہ اند
کہ تحریر ہے بجناب سرکار عالیہ والیہ ملک باید نوشتہ تمام معاملہ رو
با اصلاح گیر و مرا از ہجول لغو تحریر یکجا ہمیشہ اجتناب است
بر در خداوند تعالی نشستہ درس میدہم و دے تعالی شانہ از
خزانہ غیب اعانت مدرسہ متعلین خواہد کرد چہ کہ مرا از رجوع
خدمت اعلیاء کراہتے بخشیدہ است بندہ فقیر برائے خودی
خواہد ہر کہ در اینجا آورده مراد طالبان را روزی کافی وافی دے
رساند پس مایہ فضاغت خود فروختن کار اہل ان است خدایا انصاحب
را بمراتب اعلیٰ دنیوی و دینی رسانا و۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ششم

ہدایت نسبت بدعہ تعزیریہ بت پرتی

ساتواں خط

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بتیہ پرتی پرتی کی مدد ضروری
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد زید حسین ۔ بہ خدمت گرامی معین الفقہ را
حامی سنن ۔ خادم کتاب ذوالمنن ۔ جناب
حاجی مولوی جمال الدین خاں انصاحب عثمانی امدت تعالیٰ سلامت رکھے
السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے بعد واضح ہوا یکجا ایجاد کیا ہوا طریقہ تعلیم قرآن مجید
موجود کو بہت پسند ہوا اللہ تعالیٰ اسکی اشاعت میں ترقی فرما دے
آئیے جو متعلق ادا و مدرسہ فقیہ کے تحریر فرمایا ہے کہ جناب سرکار عالیہ
والیہ ریاست کو لکھنا چاہیے تاکہ معاملہ درست ہو جائے
عاجز کو ایسی ہی کیا تحریک سے ہمیشہ پرہیز رہا ہے اللہ تعالیٰ کے دروازہ
پر کھلے کہ پڑھتا ہوں وہی اللہ تعالیٰ پر عزت مدرسہ تعلیم کی مدد کرے اللہ
تعالیٰ نے امیروں کے دروازہ پر جیسے کراہت عطا فرمائی ہے بندہ فقیر اپنے
واسطہ خواستگار ہو گا جو یہاں لایا ہو وہی ہجرا و مدرسہ طالبان علم کو روزی
بقدر حاجت دینا ہی ضروری ہے و فضاغت کی پوجی کو فروخت کرنا ناوانی کا کام
ہے اللہ تعالیٰ آپکو دین و دنیا کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچا دے والسلام خیر الختام

آٹھواں خط

ہدایت نسبت ترک کئے تعزیریہ داری کی وجہ بت پرتی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدایت شریف شیخ صاحب والا
مناقب عالی مراتب جناب شیخ بہادر علی خاں صاحب سلمہ
اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی باد کہ میں روایہ
خیر خواہ خلق بموجب حدیث شریف الدین نصیحۃ
للہ ورسولہ ولانمۃ المسلمین وعامۃ المسلمین گذارش
خدمت می نمایم کہ از اطراف و نواحی بہار شنیدہ شد
کہ در موضع مقبوضہ آنصاحب تعزیر داری سے شود
حالانکہ نزدیک ہمہ اہل اسلام میں اصر قبیح و شرک صریح و بت
پرستی است و آنمکرم مزاحمت و ممانعت از اہل برعایت
خود نمی فرمایند پس از شنیدن این امر بہ نسبت آنصاحب
خیلے تعجب رود و اچہاں مکرم در عقل و فطانت و ریاست
و فراست شہرہ آفاق ہستند و در احوال و نابود کردن لغو
داری از وہ ہائے خود توجہ نمی کنند رسول مقبول علم فرمود
کَلَّمَکُمْ تَرَاعِی وَتَحْکُمُکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرْکِیۃٍ چنانچہ
در صحیح بخاری وغیرہ مذکور است حاشا للہ واللہ و شرک
بودن این شک و شبہ اصلاً نیست چنانچہ از فتوای
سبجیل مرسلہ واضح رائی عالی خواہد بود و اگر برگفتہ ہارکہ
بزعم سرداران اندیارد بانی و مخالف شریعت شریف ام تردید
باشد تا از علما و مجتہدین فقیہین فتویٰ در جواب و عدم جواز آن
طلب فرمایند و ہر آل کار فرما شوند فی الواقع کلی شہرت یافتہ
آنیدہ فی حقونہ مسلم است ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدایت شریف شیخ صاحب
بلند پایہ و برتر مرتبہ جناب شیخ بہادر علی خان صاحب اللہ تعالیٰ
ذیاد و آخرت میں عافیت و سلامت کے ساتھ رکھے بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے ساعی ہو کہ یہ سیاہ و خلاف
کا بھلائی چاہئے والا بموجب حدیث شریف کے کہ اصل دین اللہ
و رسول و شیوہ مسلمانان اور تمام لوگوں کی واسطے نصیحت کرنا و
اسلئے عرض کرتا ہوں کہ و نواح ہمارے لوگوں سے سنا گیا کہ آپ کے
مواضعات میں تعزیر داری ہو کرتی ہے حالانکہ تعزیر داری ہماری اہل
اسلام کے نزدیک بُری شے و صریح شرک و بت پرستی ہے اور آپ
ایسی برائی سے اپنی رعایا و ماتحت کو منع نہیں فرماتے ہیں یہ الزام
آپ کی نسبت سن کر تعجب ہوا کیونکہ ہم و فراست و عقل
دانائی میں آپ شہرہ آفاق ہیں اپنے مواضعات و نصیحت کریم
تعزیر داری کے مثالی میں توجہ نہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
ارضا و فرمایا: اَکَاہِ رَمَہُ سَبَّکَ سَبَّکَ کَیْرَہُ اَیْہِ اِدْرِیَا مَت
کے دن منصب چرواہی سے اپنے پوچھے جاوے چنانچہ صحیح بخاری
وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ تمام برائیوں سے
پاک ہے وحدہ لا شریک لہ کی قسم ہے کہ تعزیر داری کے شرک ہوا
میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے چنانچہ فتوایں مرسلہ مصدقہ
علما سے بخوبی واضح ہو گا اگر میرے قول پر نہ ہو جب خیالات گمان مومنان
جو ارکے و بانی و مخالف شریعت ہوں اگر وہ ہر ملکہ معظہ و مدینہ طیبہ عالم
تو بی جائز مانا جائے کہ طلب فرما کر اس پر کار بند ہوں فرمان آتی ہے بخوبی
حَرْبٌ بِالْاَدْبِیۃِ فِیْ حَقُوْنِہِ اِسی ضمن کو شاعر نے کہا ۵

ہر کے راہ نور مقدار خویش
ہست نوع خوش دلی در کار خویش
می کنند اثبات خویش و نفی غیر
چہ امام صومعہ چہ پیر دیر

لَا يَدْرَأُ كَيْفَ تَكُونُ الْأُمَمُ (یعنی نزدیک است کہ ہند
پذیرد ہر کہ از خدا می رسد ہر چند علی سبیل العموم
تذکیر فرض است اما ہر کس ہاں متوقع نخواہد شد کہ نفع
آن مشروط بشرط استعداد است لہذا گفته اند
اصل استعداد شرط صحت است ہر مرد چوں کہ راست
عینک لعبت است ہر دانشندان فہم غنی نیست کہ
مناہعت بر دلائل شرعیہ از کتاب و سنت و اجماع ملت
صحاہ و تبع تابعین و مجتہدین کا ملین باید وہ میل بر رسوم
آبائی ثبات کہ این میل مذموم و موجب ناخوشی رب العالمین است
چنانکہ او در کلام پاک خودی فرماید وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَقُوهَا
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم
مُقْتَدُونَ مولانا روم می فرماید

خلق را تقلید شال بر باد دادہ
کہ دو صد لعنت بر آن تقلید بادہ
گرچہ عقلاش سوئے بالائے بردہ
مرغ تقلیدش بہ پستی می پردہ

مگر انچه حق اسلام بود بعرض سائی رسانیدم آیندہ مختارند
من گسترہ نہ این راہ از خود می یوم
انچه استاد ازل گفت بتو می گویم
زیادہ ایام کا مرال مرصاد روحانی بحکم باد بحرہ النبی ذی الرشاؤا ولا لاجا

ہر کے راہ نور مقدار خویش
ہست نوع خوش دلی در کار خویش
می کنند اثبات خویش و نفی غیر
چہ امام صومعہ چہ پیر دیر

لَا يَدْرَأُ كَيْفَ تَكُونُ الْأُمَمُ (یعنی غریب وہی نصیحت
قبول کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے) گرچہ عام طریق سے نصیحت
کرنا سبھوں پر فرض ہے لیکن ہر آدمی نصیحت سے فائدہ نہیں
اٹھا سکتا۔ کیونکہ قبول نصیحت کے واسطے استعداد بھی
شرط ہے چنانچہ شاعر نے کہا ہے
اصل استعداد شرط صحت است
مرد چوں کہ راست عینک لعبت است

و اتفاقاً فہمیت پر مخفی نہیں ہے کہ اصل دلیل شرعی جسکی
پیروی ضروری ہے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع
صحاہ و تبع تابعین و مجتہدین کا ملین کا ہے نہ کہ پیروی
رسوم باپ دادے کے رسم آبائی کا گرویدہ ہونا اللہ تعالیٰ
کہ بہت ناپسند ہے اور سبب اس کی ناراضی کا ہے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وَكَذَلِكَ مَا
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَقُوهَا
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم
مُقْتَدُونَ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں

خلق را تقلید شال بر باد دادہ کہ دو صد لعنت بر آن تقلید بادہ
گرچہ عقلاش سوئے بالائی بردہ مرغ تقلیدش بہ پستی می پردہ
جانم کہ کچھ کفر اسلام کا تھا بایا آیندہ آپ مختار ہیں
من گسترہ دین راہ خودی یوم انچه استاد ازل گفت بتو می گویم
زیادہ ہر روز نصیحتی کا زمانہ رضا جوئی و خوشنودی ہیں پروردگار

نسخہ ہندوستان دہلی دارالعلوم دیوبند

مکتوب نہم

نکاح خالد بن نفیسہ جائز است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله واستعينه وتوكل عليه از عاجز سید محمد نذیر حسین
بخدمت شریف ہمال نواز مسافر پرورد حضرت قاضی
محمد بدر الدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بدانست فقیر از مطابقت ہدایات صحیحہ نکاح خالد بن نفیسہ
نفیسہ جائز است الفاظ جاریہ را قبول کردن خرافات
عقل است چہ کہ دوسے مجہول الاقوال است در امر نکاح
توقفت و درنگ مناسب نیست منافقین بدکردار بدعائے
اغراض خویش چنان چہیں می گفتند و آنحضرت صلعم کا ہے
بر ان گوئیں نہ ہماوند پس از گفتگوئے خانہ بر اندازاں
اجتناب ادلی است از جانب خود با غیری سید عبدالعزیز
سلمہ بسیار از بسیار نوشتہ شد غالب و یگانہ تعمیاش
بوجود آمد مولوی منظور احمد دام بقائے بندہ بدیعہ شیخ کریم بخش
استفتائیش من فرستادم از تکلف چہ سود برداشتند
مرا بختے و شفقتے خاص بہ عبد العزیز است بر اسے بہود و
نمودش دعا با برزبانم است خوب کردند کہ دریں موسم اوشال
در نیانیا مدد پہ کہ لرزہ و بخار سرخ ستولی بردھلی است

نواں خط

خالد کا نکاح نفیسہ جائز ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله واستعينه وتوكل عليه از عاجز سید محمد نذیر حسین
بخدمت شریف ہمال نواز - و
مسافر پرورد حضرت جناب قاضی محمد بدر الدین صاحب اللہ
سلامت رکھے - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر کے علم میں صحیح
روایت کے مطابق نکاح خالد کا نفیسہ کے ساتھ جائز ہے نوذری کی
باتوں کو ماننا بیوقوفی ہے کیونکہ اس کی بات مشکوک ہے نکاح
کے معاملہ میں دیر نہیں کرنا چاہئے نہانہ نبوت میں منافقین
بدخصال ذاتی اغراض کے واسطے ادھر ادھر کی باتیں بناتے تھے
مگر آنحضرت صلعم بھی ان باتوں پر کان نہیں رکھتے تھے اسلئے
خاتمہ بر انداز کی باتوں سے احتراز کرنا بہتر ہے - غرضی سید عبدالعزیز
سلمہ کو بہت کچھ لکھ دیا ہے ضرور اس بات کی تمہیل کریں گے -
مولوی منظور احمد صاحب نے بذریعہ شیخ کریم بخش صاحب فتویٰ
میرے پاس بھیجا ہے اس تکلف سے کیا حاصل مجھے خاص محبت
و شفقت عبد العزیز کے ساتھ ہے ان کی ترقی و صلاح و فلاح
کی دعا و درخواں ہے اچھا ہوا کہ عبد العزیز اس زمانہ میں یہاں
نہیں آئے کیونکہ سارے اہل دہلی سرخ بخار و جاڑہ میں مبتلا

سے ایام طاعلی میں حضرت نے تانی صاحب کے یہاں پندے قیام فرمایا تھا جنہوں نے ہمانداری میں دریغ نہ کیا جب سے باہم رابطہ
اور بے تکلفی تھی مرا سلت بھی بہ متی تھی ۱۲
تلا یہ بر گوار مدہ ن منا وضعات کے مانا حقیقی درمیں اٹم پیسہ از ضلع فرخ آباد کے تھے ۱۲۱۱ھ انفقولہ ۱۲ عبد الحکیم غفائے

مشاعب سفر دیر اسر بخور کر دے حالت علالت خود نکاشتند
جناب قاضی صاحب پیروی و صد عیب چنین گفته اند من
چہ نگارم قبض شد و صدراع موم و مصدرع است۔ و
السلام خیر الختام۔ پنجم ربیع الاخری ۱۲۸۶ھ اردہلی

مکتوب دہم

تہجد بہترین اوقات شب است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عاجز محمد نذیر حسین بظائع گرامی برادر دینی سید عبد الغنی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باو کہ عنایت نامہ یافتہ حالات
بوضوح پیوست ہے تمک بوقت تہجد کا خط و آداب بارگاہ
احکم الحاکمین باید کرد بعد فراغ از حوائج ضروری طہارت
فرمودہ بمصلیٰ روندا علی حضرت مرزا منظر جان جانان رح
فرمودہ اند کہ ناف شب نیم شب، دل لیل است و سورہ
یسین کہ دل قرآن است و نماز تہجد خواندن مرا ترنجشیدہ
است بندہ فقیر کی گویہ کہ بر معانی و مطالب سورہ مؤثر
پے بروہ از قرآن ہرچہ میکشود باید خواند ہرچہ از این
مصطلحہ صوفیہ بدست نیاید از تہجد فتوح و الشرح
صدرا صفیہ کرام یافتہ الادلی خوشی را ہم از این و آن فارغ
باید داشت۔ والسلام۔

مکتوب یازدہم

متضمن بنیکہ علم طب کہ دن باید گریہ تسخیر طبیعت
جانب علوم دینی ست

ہو رہے ہیں گمان تھا کہ سفر کی نکان سے بیمار نہ ہو جائیں آپ نے اپنی علالت کا
حال رقم فرمایا ہو جناب قاضی صاحب سچ ہی پیری و صد عیب چنین گفتند
میں اپنی حالت کیا عرض کروں قبض سخت و درد سر تکلیف دہ لاحق حال
رہتا ہو و السلام خیر الختام مورخہ ربیع الاخری ۱۲۸۶ھ اردہلی

دسواں خط

تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادر دینی سید عبد الغنی صاحب!
احمد تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا پکا
خط ملا احوال معلوم ہوا اس میں شک نہیں کہ احکم الحاکمین کے
دربار کا آداب تہجد کے وقت نگاہ رکھنا ضروریات سے ہے حوائج
ضروری سے فارغ ہونے کے بعد طہارت کریں پھر مصلیٰ پر جاویں اعلیٰ
حضرت جناب مرزا منظر جان جانان نے ارشاد فرمایا ہو کہ نصف
سب رات کا دل ہے اور سورہ یسین قرآن مجید کا دل ہے تہجد
کی نماز پڑھنے نے مجھے فائدہ بخشتا ہے۔ بندہ فقیر کہتا ہے کہ سورہ
مؤثر کے مطالب و معانی پر غور کرنا قرآن پاک سے جقدر ہو سکے
پڑھا ستمحسب ہے۔ چلہ کشی سے اسقدر فائدہ حاصل نہیں ہوا
جسقدر کہ تہجد سے دل کی کشادگی و صفائی صوفیائے کرام نے
پائی ہو مگر پہلے دل کو دنیا و مافیہا سے فارغ رکھنا چاہئے۔ والسلام خیر الختام۔

گیارہواں خط

گیارہواں خط اس باب میں کہ علم طب حاصل کرنا چاہا اگرچہ
میلان طبیعت کا اپنی علوم دینی کی طریقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد زید حسین بمطالع گرامی مولوی صاحب جامع المحتش
والکمالات مولوی محمد فہمیں الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والنفایت
فی الدارین۔ نامہ نامی صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردید
مکرما طبیعت شہاد علم دین خصوصاً در قن حدیث زیادہ تر مرئخ
شدہ است ہذا در علم دیگر مائل و قنہ نخواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ
در علم طب بعد جزو جزو بتدریج مناسبت نام خواہد شد خاطر شریف
جمع دارند و ما برضا و رغبت اجازت علم طب دادم و دعا میکنم کہ او
واہب الخیر و البرکت زود تر برادری شمارا فائز کنائندہ بخیریت
تمام بدو تخلص رساند آمین ثم آمین یرحم اللہ عبد اقل آیتنا
دور طلب مسئلہ خصماً بہائیم دوستہ قطع خطوط متواتر بعد
رفتن انصاحب از ملک بنگال آمدہ و در آنجا اختلاف و فسادیم
اختارہ است بنا بر آن بانصاحب تاکید اکید می نویسم بہر طرہ
فتوائے سجل نمودہ جلد تر ارسال فرمایند عین لطف و کرم باشد
زیادہ والسلام خیر الختام

بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان
صاحب و مولوی مسطفی صاحب و بالخصوص مولوی احمد علی صاحب
کہ آشنائے قدیم اند ہدیہ سلام اس فقیر عاجز خواہند رسانید
واو بر خود دار شریف حسین و مولوی تملطف حسین نیز قبول باد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین بمطالعہ گرامی۔ مولوی صاحب
جامع حسانت وکالات کے مولوی شمس الحق صاحب المدد تعالیٰ و
جهان میں خیر و نفایت کے ساتھ سلامت رکھے آپ کا خط وصول
ہو کر مضامین سے آگاہ کیا آپکی طبیعت علم دین خاص کر علم حدیث کی
طرف بہت زیادہ مائل ہے اسلئے دوسرے علم کی طرف میلان
طبیعت کا دفعہ نہوگا آپ مطمئن رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد پڑھنے
جزو جزو کے طبیعت مائل ہو جائے گی میں خوشی سے علم طب
پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اسدعا کرتا ہوں کہ خیر و برکت کا دینے
والا جلد مراد دلی پر کامیاب کر کے مع الخیر وطن پہنچا دے
آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جو آمین کہے بعد
جانے آپ کے مسئلہ جانوروں کے خضی کرنے کا ملک بنگال
سے آیا اور متواتر دو تین خطوط آئے وہاں اس مسئلہ میں اختلاف
و جنگ و جدال ہو رہا ہے اسلئے آپ کو تاکید مزید لکھتا ہوں کہ
جس طرح ممکن ہو فتویٰ مہری جلد ارسال کریں عین مہربانی ہوگی
زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی مسطفی صاحب
خاص کر مولوی احمد علی صاحب کی خدمت میں میرے پرانے ملاقاتی ہیں ہدیہ سلام
اس عاجز کے طرف پہنچا دیں اور خود دار شریف حسین و مولوی تملطف حسین کی جانب قبول

بارمطواں خط

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین بخدمت شریفین مولوی سرفراز علی صاحب کٹولوی بعد السلام علیکم عرض کرتا ہے خط آپ کا پہنچا۔

دیسے یہاں پیری مریدی کی دو کان نہیں ہے، ہاں مدرسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے احکام پڑھائے جاتے ہیں خدا کیا ہے اور بندہ کیا ہے، بتایا جاتا ہے دنیا بھر کی بری باتوں سے بچنا اچھی راہ پر چلنا کسی کو نہ سنانا سکھا یا جاتا ہے۔ رفاق کی حدیثیں جو صحاح و مسانید و معاجم میں ہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے جو کوئی شاگرد یا طالب حق خواہش کرتا ہے تو توبہ بھی کرا لیتا ہوں اور عموماً اس مدرسہ کا دستور ہے کہ جب تفسیر و حدیث نئے طالب علموں اور صادق خواہشمندوں کو پڑھائی جاتی ہے تو پہلے استغفار و انابت کی نصیحت کرتا ہوں اگر کوئی نوادرو مدرسہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں میرا عظم ہوتا ہو اگر خواہش سمیع توبہ کی کرتا ہے تو وہ قبول کر لیتی ہے اسی کے ضمن میں خدا شائق کے رموز و کتابی ہی عرض کر دیتا ہوں اسی کو تلقین یا ارشاد سمجھتے ہیں بندہ شرمسار ہوں اپنے جرائم کی مقدار نہیں بتا سکتا غیر کی شفاعت کیا کر سکوں گاہرگز نہیں، بھائی روزمرہ خود ہر وقت توبہ کر لیا کرو یہی معیت خالصہ ہے اسکے سوا میں کیا جانوں بزرگان دین سے جو کچھ ملا ہے وہ ہر مسلمان کو بتا دیتا ہوں۔ مجھے کوئی تکلف یا بخل نہیں ہے آپ کا جی میرے پاس آنے کو چاہتا ہے۔ تشریف لائیے۔ آپ تو لکھنؤ میں سب کتابیں پڑھ چکے ہیں جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں گا۔ والسلام خیر الختام۔

تیسرے نمبر وال خط

طلبی میں مسئلہ برصی کے اور صولی شرح النیۃ کے شکریہ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین خدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب دہلوی اشرف الحق صاحب کے اللہ تعالیٰ دو جہان میں سلامت و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ شرح الفیہ دلائی کا نسخہ ڈاک کے ذریعہ سے وصول ہوا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ بلکہ اس سے خطوط و طلب میں فتویٰ خصوصی کرنے کے جواز و عدم جواز میں جس کا قننہ و فساد و اں برپا ہو موصو ہو کر حالتا سے آگئی ہوئی آپ نے مسئلہ مسئلہ کو جس عنوان سے اور جس قدر لکھا ہے اسکو خدا کیواسطے جلد بھیجیں تاکہ اس پر عمل کی مہربانی دے و تخط کر کے روانہ کروں عین مہربانی اس عاجز پر ہوگی تو شکریہ

مکتوب سیزدہم

مشعر انکم مسئلہ برصی باید فرستاد و شکریہ پر شرح الفیہ قبول کنند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب دہلوی اشرف الحق صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارين بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نسخہ شرح الفیہ دلائی معرفت و انکحانہ وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ دلائی بلکہ خطوط و متضمن بطلب مسئلہ برصی دیگر ترگا و درخصی کروں جائز یا ناجائز فساد عظیم برپا کریدہ، رسیدہ کاشف مدعا رشید مشفقاً طوریکہ مسئلہ مستفسرہ را ہر قدر کہ تحریر کردہ اند برائے خدا جلد و روانہ فرمائید کہ برائی چند ہوا ہر نسبت کنائیدہ فرستادہ و ہم عین لطف و کرم برین عاجز خواہد بود و رفتن تو تک تحصیل طب

یا ادب افتادہ یا بطور سیرازیں رمز و سریم اطلاع سازند
الغرض فتویٰ مذکور را زود تر ارسال نمایند و از صحت و سندستی
مزاج مبارک ہم مسرور الوقت نمایند و السلام خیر الختام
مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی محمد مصطفیٰ صاحب و مولوی
محمد یوسف صاحب ہدیہ سلام رسانند مسئلہ مطلوبہ را پیونگ
خواہند فرستاد۔ زیادہ والسلام۔

جانا بغرض حصول علم طب یا ادب کے تھا یا سیر و سیاحت
کی نظر سے لازم کہ آگاہ کریں فتویٰ مذکور کو بہت جلد روانہ
کریں اور مختوری مزاج سے اپنے شاد کام کریں والسلام
خیر الختام۔ مولوی محمد عرفان صاحب، مولوی محمد مصطفیٰ
صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں ہدیہ
سلام کہیں مسئلہ مطلوبہ کو بصیغہ پیونگ ارسال کریں۔ زیادہ والسلام۔

عریفہ نجات امام مجدد حضرت میاں صاحبؒ باستانہ عارفان

از عاجز محمد عرفان عفی عنہ بعالیٰ خدمت فیض درجت محی السنۃ قاضی البدعۃ محی الحق مبطل الباطل بقیۃ السلف
حجتہ الخلف مولانا امام مجدد مولوی سید محمد نذیر حسین اداۃ اللہ فیوضہ دیرکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ
الصلوٰۃ علی رسول اللہ ابا بعد گذارش حال یہ ہے کہ حضرت آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ قریب پانچ سال کا ہوتا ہے کہ ہمارے
دو گانوں میں سے ایک گانوں باغوا سے یعنی معاندین نواب صاحب ٹونک نے ضبط کر لیا اور جو کچھ کہ ان دونوں گانوں پر قرضہ
تھارہ کل اُس گانوں پر جو ہمارے پاس ہے ڈال دیا انکو مد علی کل حال آج تک جس طرح ممکن ہوا اس آمدنی میں گذر اوقات
بھی کی اور قرضہ سے تھوڑا بہت ادا کرتے رہے اور اسی اثنا میں موقع محل پاکے نواب صاحب سے اپنی کیفیت بھی بیان
کی انہوں نے بغایت ایزدی رحم فرما کے پھر اسکے واپس کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن اپنے وقت
پر وعدہ پورا ہو ان اللہ علیٰ کل شیء قہر۔ مگر چونکہ دو گانوں کا قرضہ ایک گانوں سے بالندرج تھوڑا تھوڑا ادا ہوتا ہے
چند متفرق قرض خواہوں نے نہایت تنگ کیا ہے کہ ہر وقت گلوگیر ارد گردن پر سوار رہتے ہیں اور ایسا مجبور کیا ہے کہ ان سے
صورت نجات کی بغیر ادا کے نظر نہیں آتی لہذا پریشان ہو کر حاضر خدمت عالی ہوا ہوں کہ حضرت مساعی جمیلہ فرما کے کسی مؤمن
مخلص طالب با جزا خردی سے ہزار روپیہ قرض دلا دیں تاکہ میں قرضہ متفرق رجوع آتھوں پہر کا ہمش جان ہے اور چین لینے
نہیں دیتا، ادا کر دوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ڈھائی سو فی سال دیکر چار برس میں ادا کر دوں گا خدا چاہے تو اس معاد سے زائد
عرصہ نہ گزرے گا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو عرصہ قلیل میں ادا کر دے اکثر مدت یہ ہے جو سرخ کی اور حضرت میں اس وقت نہایت ہی
سراسیمہ و پریشان ہو کر آپ کو مرتقی دارین جا کر حاضر خدمت ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے حال پر طلال عرض کیا ہے اللہ تعالیٰ
آپ کی سعی مشکور سے اس مصیبت کو رفع فرماتے جلد کیا عرض کر سکتا ہے سب تران وحدیث میں موجود ہے اور بغیر اس کام کے ہونے عافیت
تنگ اور ٹونک جاناد خواہے ہی سے برکریماں کلرا و دشواریست۔ والسلام

لے حضرت امام مجدد در ظہر اس عریفہ سفارش نامہ نوشہ سندیشی کی کم ۱۲ مزین

حضرت مولانا صاحب عرفانؒ کی خدمت میاں صاحبؒ کے شاگرد در شد تھے اور نہایت متقی و موعود عالم تھے ۱۲

مکتوب چہارم محتوی بریکہ انجام مرام سائل باید کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز خاکسار محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع آزادگان
جمع افتادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر صاحب و حافظ
علی اصغر صاحب و مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
کہ بروفق اظہار و بیان مولوی عرفان صاحب رکہ مولوی محمد شمس الحق
صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب از حالات برکات سمات
غوب واقف اند اعانت و رفاقت و رادائے قرض مغری الیہ
برچہیکہ نوشتہ اند مظهر یاد رہے اجر عظیم عند اللہ اگر ہم خواہ
بود زیر کاین خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم
و از عمدہ صفات نبوت است کہ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سَ وَفَّ
تَرْجِیْمُ اِند اور حدیث صحیح وارد شد کہ المرحوم یوسف
الرحمن المرحوم من فی الارض یرحمہم من فی السماء مشکوٰۃ و طہرانی
فی الشفاء و مشکوٰۃ و طہرانی وغیرہ مرویت کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلماناں را می باید کہ در شفقت و
حسن سلوک با ہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن
درمند شود و تمام تن برفاقت او بخواب ماند ازینجا شیخ سعدی
رحمتہ اللہ علیہ در گلستان افادہ فرمودہ اند
بنی آدم اعضائے یکدیگرند

و براں صاحبان عالیشان فضائل جزیل قرض و ادون مخفی نیست
لہ ناؤ فیکہ مستقرض ادائے قرضہ نکند مقرض را سہانفت

چو دھواں خط قرض حسنہ دینا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خاکسار عاجز محمد نذیر حسین - بخدمت شریف
مرجع آزادگان مجمع افتادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر
صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی شمس الحق صاحب
و مولوی محمد اشرف صاحب کہ اللہ تعالیٰ سبھوں کو سلامت رکھے۔
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مطابق بیان کرنے مولوی عرفان
صاحب کے رکہ مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف صاحب
حالات سے ممدوح الیہ کے بخوبی واقف ہیں امداد و سلوک ادائے
قرض میں جس طریقہ پر کہ ترقیم کیا ہے کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں بہترین
اجر کا ذریعہ ہوگا کیونکہ صفات مرضیہ سے حق تعالیٰ کے الرحمن الرحیم
ہے اور بہترین صفات نبوت سے بالمؤمنین رُفَّ حَیْمُ ہے حدیث
صحیح میں وارد ہوا ہے۔ المرحوم یوسف الرحمن المرحوم من فی الارض
یرحمہم من فی السماء مشکوٰۃ و طہرانی
وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان
کو چاہئے کہ باہم حسن سلوک و شفقت میں مثل ایک تن کے رہیں
یعنی اگر ایک عضو اعضائے بدن سے دروناک ہوتا ہے تو تمامی
اعضا اسکی رفاقت میں بے خواب و غور رہتے ہیں اسی حدیث
کی بنا پر شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ گلستان میں فرماتے ہیں
بنی آدم اعضائے یکدیگرند

آپ صاحبان پر فضائل و ثواب قرض دینے کا پوشیدہ نہیں ہے
جب تک قرض لینے والا ادا قرضہ نہ کرے قرضہ دینے والے

دوسرے روز و شب (قرض وادہ) مثل ثواب صدقہ برائے
 اور نوشتہ میثوق و ثلث قرض وادہ پیچیدہ گونہ می شود چنانچہ
 برآں صاحبان پر مشیدہ نے در تصویر آن صاحبان حسب
 اللہ و شفقت علی کل امر عاجز نام پر وہ مضطر را مدد فرمائند و
 اجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیرہ عاقبت بشمارند درین
 منکر بر کرم خویش بنگر، و نیز شکر نعمت رب العزت و آمنا
 بِنِعْمَتِهِ رَبِّكَ فَكُنْ شَاكِرًا فَرَا شَوْنَد و اجاب باصوات
 زودتر کامیاب فرمائند و مضطر و بکس را از بارگراں رہانمائند
 والسلام خیر الختام سید محمد نذیر حسین

کو روزانہ مقدار قرضہ کے ثواب صدقہ کا ایسے نام میں لکھا
 جاتا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہوتا ہے کہ آپ
 صاحبان پر تحقیق نہیں ہے ایسے حال میں آپ لوگ خالص اللہ
 کے واسطے و منتظر رحم خلق اللہ کے عاجز موعی الیہ کی مدد فرمائیں
 اور اجر بے حساب کو اللہ تعالیٰ کے یہاں کا ذخیرہ تصور کریں
 درین منکر بر کرم خویش بنگر، اور بھی نعمت الہی کی
 شکر گذاری و آمنا بِنِعْمَتِهِ رَبِّكَ فَكُنْ شَاكِرًا
 پر عامل ہوں اور جواب سے جلد آگاہ کریں اور غریب مسکین کو وجہ
 بہادی و خلاصی دلائیں۔ والسلام خیر الختام سید محمد نذیر حسین

پندرہواں خط

رسید کتب نواب صاحب محرم اور دہلی والوں کے شور
 غل کا اظہار ترجمہ در پیکہ ملاحظہ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین - بخیریت شریفینا - جناب نواب
 صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی محمد صدیق حسن
 خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن عن الحوادث الخرن بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے تشریف ہوا اللہ تعالیٰ کے
 فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپ کی خیر و عافیت کا خواستگار
 ہے خط آپ کا مع دس کتاب مولفہ جناب معرفت حکیم صاحب کے
 وصول ہوا رسالوں کے مطالع سے واتحاف النبلا و شرح در
 ہیئہ کے پڑھنے سے بہت محظوظ ہوا آپ کے باقیات صالحات
 سے عام و خاص لوگ فیضیاب ہو رہے اللہ تعالیٰ دونوں جہان
 میں بہترین بدلہ عطا کرے آپ نے رقم فرمایا ہے کہ اگر شرح

مکتوب یا نزدیم

شکریہ رسد کتب اطلاع شور و شعب ہویان کا جملہ ترجمہ
 در پیکہ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخیریت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات
 مولوی محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن عن الحوادث الخرن بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی یاد کہ
 بفضلہ تعالیٰ و رینجا خیریت است و خیر و عافیت آن مرجع افتاد کا
 و مجمع دلدادگان خواستہ می باشم دریں و اعطوفت نامہ
 رافت شامہ مع وہ کتب مصنفہ شامہ دست حکیم صاحب پر تو
 در دو فرحت امود نمود دیدن رسال اتحاف النبلا و شرح در ہیئہ
 از میں مسرور شدم کہ از جملہ باقیات صالحات شامہ مفید نام خاں
 و عام گردید جزا کم اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین و آنچه فرمودہ اند کہ شرح
 در ہیئہ اگر بکار شامہ تا بقاضی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی فرستاد

دہندہ مشفق زیادہ حاجت بمان شرح متعلق است زیر کہ
بطبع ترجمہ در بہتہ شمار بخا شور و غلب رودادہ و عوفا افتادہ
کہ مولویاں ایں دیار ملا نندی و بد دینی نیز ملازم ساختند و بدنام
کردند کہ اختراع ترجمہ از ہمین شایع شدہ و لیکن بتائید ایزدی ہم
را جواب دندان فلک دادہ شد ایں شرح مویہ جواب با صواب
گردید و بہر کس و نا کس معائنہ کنائیدہ میشود بہر کیفیت شرح مذکور
نزد معاندان زماں سیف قاطع و بران ساطع است و ازین
فارغ نیست آن کرم نسخہ دیگر نقاضی صاحب فرستادہ خواہند
داد کہ مشارع خوش عقیدہ متبع سنت سنیتہ است و نیز طالب
شرح بلوغ المرام - نہ معلوم کہ بچہ سبب فتویٰ از من طلب کردہ
انصلا لاکہ آن کرم پیشتر دین یا ب تحریر فرمودہ اند شاید مرضی
باشد کہ من برآں اطلاع نہ دارم -

خیریت

در البہیہ آپ کے مصروف میں نہیں آئے تو قاضی محفوظ اللہ صاحب
پانی پتی کو بھیجیں جناب شرح در البہیہ کی زیادہ ضرورت ہے کہ لوگوں کے
ترجمہ در بہیہ کے چھپ جانے سے دلی میں شور و غل ہو رہا ہے اور
یہاں کے مولوی صاحبان اہل حق کو لانا بہت و بد دین کے ساتھ مطلوب
و تنہم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے دینی پھیلانے کی غرض سے ترجمہ شائع
کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے سب کو جواب دندان شکن
دیا گیا یہ شرح جواب با صواب کا مزید و افادہ وہ ہے کہ کس و نا کس کو
دیکھا جاتا ہے بہر کیفیت شرح مذکور مخالفین زمانہ کے واسطے روشن
دلیل و لواہرہاں ہے میری ضرورت سے نسخہ مرسلہ فارغ نہیں ہے و سہل
نسخہ قاضی صاحب کو بھیجیں ممدوح البہ خوش عقیدہ و شیخ سنت ہیں
اور طالب شرح بلوغ المرام کے یہی میں معلوم نہیں مجھ سے فتویٰ طلب
کر لی کی ضرورت ہو حالانکہ آپ اس بارے میں تحریر کیے ہیں شاید کوئی فضیلا بھیجے ہوں جس
سے مجھے علم نہیں -

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس صورت میں کہ امام الدین نے قبل از موت آنے کے روبرو چند گواہان کے حافظ سید مظہر علی کو اپنا وصی
گردانا کہ میرے چوبیس ایل للوٹے روپے زید کے پاس اور بیس روپے عمرو کے پاس بالفعل موجود ہیں اور میرے
زمرہ نماز روزے کی قضا بھی ہے تم دونوں اشخاص مذکورین سے روپیہ وصول کر کہ میری طرف منتقل کرو دینا ایسا
مطابق فرمودہ امام الدین کے حافظ سید مظہر علی مطالبہ روپیہ نام بردہ کا زید و عمرو سے کرتا ہے زید و عمرو جواب
اسکے کہتا ہے کہ میں انہیں روپیہ نہیں دینے کا اور کوئی چاہے تو لے لیوے اور عمر و کہتا ہے کہ لو ابھی دیتا ہوں
کسی طرح کا عذر نہیں لہذا یہ سوال کیا جاتا ہے کہ زید کو منع اور حافظ سید مظہر علی کو مطالبہ پہنچتا ہے -

بَلَّيْنُوْا ثَوْبَ زُوْا

جواب - دریں صورت مرقومہ بالا واضح ہو کہ زید کا منع کرنا کہ میں روپیہ انہیں نہیں دینے کا اور کوئی
چاہے لے لیوے، شرعاً لغو اور باطل ہے اور بروقت مطالبہ کے ضرور بالضرور روپیہ حوالہ کرونا پڑے گا کچھ عذر
و بہانہ پیش نہ جائیگا - جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے - و انہ اوصی الی فی صحۃ عقلہ و حوز

تصرفہ فی ترکہ وانی قبضت هذه الوصية توليت القيام من ذلك وانه كان واني
 هذا على هذا الرجل الذي حضر كذا من الدين وان اشى هذا مات قبل قبضته -
 شيئاً من هذا الدين وان على هذا الذي حضر قضاء هذا الدين الى انصرف الى ورثته
 واني ما امر به الميت فالقاضي يسمع دعواه ويسأل الخصم اولاً من الموت
 فان اقر الموت توجهت عليه المطالبة من جهة الموصي لان حق المطالبة كان ثابتاً
 للميت والموت تحول الى الوصي ثم يسأل عن الدين فان امرنا الدين حينئذ يسأل
 من الوصالة فان امرنا بها ايضاً ليجوز دفع المال اليه حتى يثبت وصايتہ
 بالثبوت وذكر الخصمات في ادب القاضي رجل ادعى ان فلاناً مات وانه كان
 اوصى اليه لقبض دينه الذي له على هذا الرجل والعين الذي في بدنه وصدقه
 المدعى عليه في جميع ذلك امر تسليم الدين والعين اليه هكذا في فتاوى عالمگیری
 تحريراً شمس عناية على

سید محمد حسین
۱۶۸۹

سید محمد حسین
۱۶۸۹

سید محمد حسین
۱۶۸۹

سوال خط

تغزیت میں اہلیہ مولوی شمس الحق صاڈی بانوی کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین مجبوری خدمت محبی و مشفق میرے مولوی
 محمد شمس الحق صاحب الدتعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ کے واضح ہو کہ معظمہ سے آپ کا مع الخیر تشریف لانا باعث کمال
 خوشی کا ہوا تھا لیکن رحلت سے اہلیہ مرحومہ کی آپ کی تہات افسوس ہوا
 پھر لڑکی کے علالت کا حال معلوم کر کے نہایت صدمہ ہوا سو اسے
 وظیفہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے ارکھ کر چارہ نہیں ہے
 صبر اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے شاکرین بندوں میں داخل ہوں۔
 تحفہ کتب مرسلہ دوست محبوب خاطر ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو خزانے

مکتوب شانزدہم

بالطریقہ وقلق از ارحام مولوی شمس الحق صاڈی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ محبی مشفق مولوی محمد شمس الحق
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 واضح باد کہ آمدن شہامع الخیر از کہ معظمہ موجب سرور و فخر
 اگر دیدہ بود از حادثہ جا مکہ انتقال اہلیہ مرحومہ ثناء نہایت ناسف
 روداد از اس شمع بیماری دختر شہانم بر نعم انشاء مارا بخیر و طیفہ
 انا للہ وانا الیہ راجعون کے چارہ نیست بصبر و تکیبانی
 گر ایند و بفکر رب العالمین در آیند کتب مرسلہ سالی ہدیہ حبیب
 حبیب شجر آتش اللہ شجر آہ و فوفور آہ و کات

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ شُكْرُكَ لَا يَدْرِيهِ إِلَّا اللَّهُ وَنِعْمَ الْبَرُّ الْكَافِرُ
داستہ شمارا با تمام شرح ابو داؤد توفیق ابن نجشہ آئین
شم آئین زیادہ والسلام خیر الختام و بصاحبزادگان سلام بر نشا

مکتوب ہفتہم

بشکریہ و بدریافت آغاز شرح ابو داؤد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی صاحب جامع
والکلمات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت
فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ
نامی و صحیفہ گرامی در حالت نگرانی پر نور و افکندہ موضع
مرام شد بذریعہ بلٹی بستہ خلیل خوانی از دیل طلبیدہ معروض
وصول آوردہ خلیل خوانی کہ بر خوردار ابوالحسن بودیا و حوالہ کردہ
شد و بستہ دیگر تمام محمد نو مسلم بود بشار الیہ داوہ شد جزا
اللہ مجزاً ءَ مَوْفُورٌ ۝ وَلَقَدْ كُفِّرْتُمْ نَصْرًا ۝
مُؤَوَّرًا ۝ وَكَانَ سُبْحَانُكَ مُشْكُورًا ۝ اود توفیق حقیقی
توفیق این عطا فرماید کہ شرح ابو داؤد بطرز سهل و حل مطلب
آغاز شد تا ماش نیز با حسن وجہ مبارکباد مع دعا از من اجابت
از خدا باد و ترصد کہ گاہی از خیریت مزاج مع متعلقان
و البستگان مسرور و کامگار میفرمودہ باشند زیادہ والسلام
بخد مت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب
و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و بطفان
نور چشمان ہدیہ سلام و دعا بر سرسانند
از دست گدایان و نایب پیچ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرما دے خداوند کریم آپ کے زمانہ کے
آیات سے محفوظ رکھے اور مکمل شرح ابو داؤد کی توفیق عطا فرما دے
آئین شم آئین زیادہ والسلام خیر الختام میرا سلام صاحبزادگان کو پہنچاویں۔

ستر خواں خط

رسید خلیل خوانی و دریافت آغاز شرح ابو داؤد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین - بخد مت گرامی - مولوی صاحب
جامع الحسنات والکلمات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ
تعالی دونوں جہان میں عافیت و سلامتی سے رکھے۔ بعد السلام
علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا نظاری کی حالت میں
آپ کا خط پہونچکر احوال مندرجہ سے آگاہ کیا اسٹیشن
سے پارسل خلیل خوانی کا طلب کیا گیا۔ خلیل خوانی بر خوردار
ابوالحسن کے نام سے تھی اُن کے حوالے کی گئی اور دوسرا بستہ
مولوی محمد نو مسلم کے نام کا تھا ان کو دیایا اللہ تعالیٰ جزا وافر اور
خوش حالی و نرو تازگی و خوشی آپ کو عطا کرے اور آپ کے عمل خیر
کو قبول کرے فکر ہے موفی حقیقی کا کہ بہترین توفیق مرحمت کی کہ ابو داؤد
کی شرح آسان طریقہ و حل مطلب کے ساتھ شروع ہوا اسکے
اختتام کو بھی مبارک فرما دے مع دعا از من اجابت از خدا باد
آئید کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے اور متعلقین کے مزاج سے
آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام۔

مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب حافظ علی اکبر و حافظ علی اصغر
صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام پہونچاویں اور نور چشمان کو دعا سے
از دست گدایان و نایب پیچ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

مکتوب مسیحیہ

باطھار سرت از عاتق تشریح سنن ابو داؤد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخد مت گرامی مولوی صاحب جامع الحکات
والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر و
العاقبت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح
یاد کہ نامہ صحیفہ گرامی بعد مدت مدید پر تو رو در گردیدہ موضح مرام
و شاد کام شد و رآن ہنگام کہ آن مکرم روانہ دار مشرقیہ شدند ہذا
در ارسال جواب توقف روادہ حالاً شنیدم کہ از کلتہ بآئند
و بدیدن طرز تشریح ابو داؤد از بس مسرور و موفور حاصل شد و در
چند روز آنرا نظر انداختہ حوالہ مولوی محمد نو مسلم کردم خداوند کریم
بفضل عیم خود یا انجام بطرصر صبر سازد کہ مقید تمام ہر خاص عام
گشتند لازم کہ ہمتن توجہ بودہ با تمام رساند کہ ذخیرہ عاقبت گردد
و ہر گاہ مسودہ آں خواہد آمد فوراً ملاحظہ نمودہ خواہم فرستاد زیارہ
والسلام خیر الختام۔

بخد مت تشریف مولوی عبداللہ صاحب و بخد مت گرامی مولوی
محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب
و حافظ محمد اصغر صاحب ہلم اللہ تعالیٰ ہدیہ سلام موصول و مقبول باد

مکتوب نوزوم

در تغزیت مولوی علی احمد ضام عوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اثھار سواں خط

تشریح ابو داؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بزرگ بخد مت مولوی صاحب جامع الحکات و
الکمالات جناب مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان
میں عاقبت و سلامتی کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ و
برکاتہ کے واضح ہو عرصہ دراز کے بعد آپ کا خط وصول ہو کہ
یاعث مسرت کا شفت احوال ہوا چونکہ آپ پورب کے سفر میں تھے
اسلئے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی اب معلوم ہوا کہ کاکلتہ سے واپس
آئے اور تشریح ابو داؤد کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اسکو
چند دن دیکھ کر حالہ مولوی محمد نو مسلم کے کر دیا اللہ تعالیٰ اسی عنوان
احسن پر ختم کرائے کہ فائدہ بخش جملہ صغیر و کبیر کے ہوا لازم ہے
کہ بالکل مصروف ہوا کہ اختتام کو پہنچا دیں کہ آخرت کا ذخیرہ
جس وقت مسودہ تشریح ابو داؤد کا آئے گا فوراً معائنہ کر کے
روانہ کروں گا۔ زیارہ والسلام خیر الختام

مولوی عبداللہ صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی
محمد اشرف صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب
کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

انیسواں خط

مولوی علی احمد صاحب کی تغزیتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بطلانہ گرامی مولوی نور احمد صاحب
 سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از
 استماع خبر جانکاہ پیشرباز انتقال مولوی علی احمد صاحب
 مرحوم، موجب تاسف و رنج و الم گردیدہ کہ از احاطہ تقریر و تحریر
 بیرون است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہٖ رَاجِعُوْنَ ۞ بخواندم
 و دعا مغفرت و رحمت برائے آن محمود العاقبت کروم و خواہم
 کرو نماز جنازہ ادا نمودم اللہم اغفر لہ و امر حمہ و ادخلہ
 فی عبادک الصالحین فی جنتہ الفردوس امین
 ثناء امین رب العالمین و بخدمت شریف مولوی
 شمس الحق صاحب مولوی محمد اثر شرف الحق صاحب و حافظ
 محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و دیگر طفلان و غیر ہم
 سلام و نیاز من موصول باد۔

مکتوب شکر

شکر بیدار ادا محتاجین مدرسہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
 سلمہ ربہ بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد
 کہ بفضلہ تعالیٰ در اینجا خیریت است و خیر و عافیت آن صاحب مطلوب
 مشفقاً لوٹ بیست روپیہ مصارف طلبہ محتاجان مدرسہ بذریعہ
 خط مسرت نمط شمار سیدہ موجب خوشی و خرمی گردید جزا حکم
 اللّٰہ فی الذّٰل آتٰنَّی و بآمرک لکھ فی الکوْنٰتین ۞
 آئندہ خیال خواہند داشت کہ روز بروز یک دو طلبہ می آیند مرچند

عاجز محمد ندیر حسین بطلانہ گرامی مولوی نور احمد صاحب اللہ
 تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خبر حادثہ جانکاہ و ہوش ربانے سننے
 سے (یعنی انتقال سے مولوی علی احمد صاحب مرحوم،
 اس قدر رنج و غم ہوا کہ تقریر و تحریر کی حد سے باہر ہے۔
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہٖ رَاجِعُوْنَ ۞ اور مغفرت رحمت
 کی دعا مرحوم کے واسطے انا اللہ تعالیٰ
 کرونگا اور جنازہ غائبانہ کی نماز بھی ادا کرونگا اللہم اغفر لہ و
 امر حمہ و ادخلہ فی عبادک الصالحین فی جنتہ
 الفردوس امین ثناء امین رب
 العالمین خدمت شریف میں مولوی شمس الحق صاحب مولوی محمد
 اثر شرف صاحب حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب اور بچوں کو
 میرا سلام موصول ہو۔

بیسواں خط

زیر ادا محتاجان مدرسہ کا شکریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیر حسین بطلانہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب۔
 اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کیساتھ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ
 اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپ کی خیر و
 عافیت مطلوب ہے طلبہ مدرسہ کی واسطے مبلغ بیس غنہ روپے کے
 نوٹ بذریعہ خط آپ کے وصول ہو کر باعث خوشی کا ہوا اللہ تعالیٰ
 دونوں جہان میں جزا و برکت دے روزانہ ایک دو طلبہ آتے رہتے
 ہیں امید ہے کہ آئندہ خیال رکھیں گے کہ چہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے۔

احمد رزاق است لیکن اسباب منوط بظاہر است لازم کہ گاہ
گاہ ازدو کلمہ خیر میتا نامہ جات مسروری نمودہ باشند زیادہ -
والسلام خیر الختام - بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب
وحافظ محمد اکبر صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب ومولوی محمد
اشرف الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلام و دعا برسانند

مکتوب بست دوم

امداد شیخ عطار اللہ برادرزادہ مولوی عبدالغفر غزنوی پید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ
اللہ تعالیٰ - بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باو کہ حامل رقمہذا
شیخ عطار اللہ برادرزادہ شیخ مولوی عبدالغفر غزنوی مرحوم ربہ حاجت
دنیوی (یعنی حاجت نکاح) در انطرف میروند امید کہ حسبہ اللہ سعی
بلوغ کردہ حاجت برآری ایشان خواہند نمود موجب ثواب خواہند
قال علیہ السلام: مَنْ شَغَعُوا فَلْتَوْجُرُوا - وَمَنْ كَانَ
فِي حَاجَةٍ اَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ
مُسْلِمٍ كَرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
اَرْتَحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
زیادہ والسلام خیر الختام

سید نذیر حسین

مکتوب بست دوم

لیکن وارید امر شے کا اسباب ظاہر ہے لازم کہ کبھی کبھی دو کلمہ
خیر میتا سے اپنی مسرور کرتے ہیں - زیادہ والسلام خیر الختام -
مولوی نور احمد صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ
علی اصغر صاحب ومولوی محمد اشرف الحق صاحب کی
خدمت میں سلام و دعا پہنچادیں -

اکیسواں خط

سفارش میں امداد شیخ عطار اللہ صاحب بھتیجے مولوی عبدالغفر غزنوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ
تعالیٰ آنکھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہ وضع
ہوا اس خط کے لیجا نوالے شیخ عطار اللہ صاحب بھتیجے شیخ مولوی عبدالغفر
غزنوی مرحوم کے ہیں ذیادہ حاجت (یعنی نکاح) کیو اسطے
اس طرف جاتے ہیں امید کہ حسبہ اللہ کوشش پوری کر کے ان کی
حاجت پوری کریں گے موجب ثواب کا ہوگا قال علیہ السلام:
اَلشَّغَعُوْا فَلْتَوْجُرُوْا - وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ
كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كَرْبَةً
فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ -
اَرْتَحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
زیادہ والسلام خیر الختام -

سید نذیر حسین

بائیسواں خط

در باب سفارش سید محمد ابراہیم صاحب مدنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از طرف محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی محمد مسیح صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حال
رقیبہ ہذا محبی و عزیز سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم است و واجب الخیرات الاعانت
ست موجب حسنات و خوشنودی خدا و خیرہ آخری ادا دین
خواہد گردید - زیادہ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

مکتوب بست دوم

محتوی بریکہ مدارات خاطر داری صاحبزادگان یانوں

کرده خواهد شد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات والکمالات
مولوی تلمط حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمتہ
لہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی و صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف
مدعا گردیدہ مشفقاً ہر صاحبزادہ از صاحبزادگان دیا نواں بقصیل
صحاح ستہ تشریف خواہند آورد و محکومکاری شال حاضر
استیع میثی والدہ رحمہ

حلقہ پیرمغانم ز ازل در گوش است
ماہان ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین - بگرای خدمت مولوی مسیح صاحب -
اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے - بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ و
برکاتہ کے واضح ہو کہ حامل خط ہذا کامیرے محب و عزیز سید محمد
ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہیں اعانت و امداد کے مستحق ہیں انکی امداد باعث خوشنودی خدا و خیر
آخرت کلبے ہوگا - زیادہ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

تیسواں خط

خاطر داری مدارات صاحبزادگان یانوں کی گنجائیگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع نکوی و کمالات مولوی تلمط
حسین صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ
اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مضامین سے آگاہ کیا -
صاحبزادگان دیا نواں سے جو صاحبزادہ تحصیل صحاح ستہ کی غرض سے
تشریف لائیں گے انکی خدمتگزاری میں حاضر ہوں سعی میری جانب سے
ہوگی اور تمام کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حلقہ پیرمغانم ز ازل در گوش است
ماہان ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

باقی خیریت بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب مولوی
نور احمد صاحب و مولوی محمد شرف صاحب و حافظ محمد اکبر
صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب ہدیہ سلام ماموصول و مقبول
یاد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب بست چہام

باظہار شوق ملاقات و تاکید اختتام شرح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلالہ گرامی مولوی صاحب جامع المحتات
والکالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد۔

مدتے شد کہ ندیدم گل خسار ترا

از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

مشفقہ ورا انصرام شرح تاکے اختتام میرسد بدل طبعان شدید
میدارم خداوند کریم ورا تمام شرح کما حقہ اعانت و امداد فرماید کہ
مقصود حاصل شود تمنائے دلی انکاشتم انصاحب یا خاطر
نشوند و احوال مزمنہ خود چہ نگارم بچند امراض مبتلا ام او
رحم الراحمین خاتمہ بخیر کند۔

مکتوب بست پنجم

محموی بر شہادت کہ انشاء اللہ تعالیٰ بامر عبیب مینا خواشد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلالہ گرامی مولوی صاحب جامع المحتات

باقی خیریت ہے گرامی خدمت میں مولوی شمس الحق صاحب
مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد شرف صاحب و حافظ محمد اکبر
صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب۔ ہدیہ سلام موصول و مقبول
ہو چو۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

چوبیسواں خط

اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح البوداؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بطلالہ گرامی مولوی صاحب جامع محتات
و کالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت
رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو۔

مدتے شد کہ ندیدم گل خسار ترا

از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

دکو یہ صحنی لگی ہوئی ہے کہ شرح البوداؤ کی کتب ختم ہوئی ہے
اللہ تعالیٰ تمام شرح میں آپ کی پوری اعانت فرمادے تاکہ
مقصد حاصل ہو میں نے اپنی تمنا کا اظہار کیا۔ یہ اظہار آپ کے
بار خاطر نہو۔ مرض مزمنہ کا کیا حال لکھوں چند مرضوں
میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے۔

پچیسواں خط

دعا ہے اس بات کی کہ مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع نکیل

والکالات مولوی شمس الحق صاحب سلمہ ربہا بخیر بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ درینجاخیریت
 است و خیر و عافیت آن مکرم مع متعلقان دو البستان گواہ
 میباشند نامہ نامی و صحیفہ گرامی بر تو و دو فرحت نمودہ موضع
 مراد شاد کام گردید او قاضی الحاجات یا صعب کہ قصد کردہ
 اند بر ادوی فائز و ظفر یاب گرداناد و انشاء اللہ الرحمن ہر گاہ اجرا
 شرح خواہد آمد بہمن آنرا بنظر غائر خواہیم دیدہ او حافظ حقیقی از
 جمیع آفات شمار انگاہ داشتہ بمنزل مقصود برساند زیادہ
 والسلام خیر الختام بخیرت سالی مولوی نور احمد صاحب حافظ
 محمد اکبر صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب
 و مولوی موتی صاحب و غیر ہم من الموصین سلمہ اللہ مدیہ سلام
 فقیر خواہند رسانید و از حاضر الوقت فقیر عبد السلام و ابوالحسن
 تحفہ سلام و تسلیم قبول باد رب العباد۔

مکتوب بابت و ششم

رسید بابت و پنج روپیہ طہارت بول و شیش شتر
 و سقرین ماکول تخم زردہ سلف ثابت است
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد ندیم حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنا
 والکالات مولوی محمد شمس الحق سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ واضح باد کہ مبلغ بابت و پنج روپیہ رسید آن شکر گنج و کبریا
 بن برشتہ رنج بمعوض وصول آمد جزا
 اللہ جزاء مؤثراً و لعلکم
 نصراً و لا یؤذوا و کان للعباد

و کالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے
 بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو فضل آبی سے پہلے
 خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی و تمامی متعلقین و و احقین کی خواہ
 رہتا ہوں آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کوائف سے آگاہ کیا جا رہا
 شکل کا آپ نے قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ کامیاب و فائز المرام کرے
 اجزا و شرح کے جوئت آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بالکل مصروف ہو کر
 نظر غائر سے معائنہ کر دیں گا حافظ حقیقی تمامی آفات سے محفوظ مامون
 رکھ کر منزل مقصود پہنچا دے زیادہ والسلام خیر الختام۔
 خدمت گرامی مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب حافظ
 علی اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد موتی
 صاحب و غیرہ کے ہدیہ سلام فقیر کا پہنچا دیں حاضرین سے
 فقیر عبد السلام و ابوالحسن تحفہ سلام پیش کرتا ہے۔
 قبول باد۔

پچھیسوال خط

پچیس روپیہ کی رسید اونٹ کا پیشاب اور سگنی
 اسکی اور دیگر حیوانات ماکول اللحم کا ذکر
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد ندیم حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکیوں
 وکالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے۔ بعد
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپیہ آپ کے
 پہنچے ہوئے مجھے بھیجئے ہوئے رنج کے وصول میں آئے اللہ تعالیٰ آپ کو
 جزا سے وافر دے اور تازگی و مسرت عطا کرے اور عل کو قبول فرماو
 اونٹ کے پیشاب و سگنی کی پائی اور گوبر و دوسرے جانور ماکول اللحم

و طہارت بول اہل و پیشک آن و سرین ماکول لحم نزد امام مالک
 و احمد رحمہما اللہ و دیگران از سلف و تبع آن بلا تکثیر یافتہ شد و
 نیز نزد ابو موسی اشعری رد ظاهر چنانچہ از وضع امام بخاری مستفاد
 میشود و نزد حنفیہ از امام محمد ثابت است چنانکہ از بحر الرائق وغیرہ
 واضح میشود و بیع سرین نزد حنفیہ بلا تکثیر در کتب فقہ مذکور است
 و نزد دیگر از سلف ناپاک است و راستہ تحقیقی فقیر نیز مبتلاست
 امام مالک و امام بخاری منوط است و اللہ بالصواب اختلاف
 مابین مولوی محمد سعید و مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی و نیز بعض
 مسائل مستنبط مولوی محمد حسین بٹاوی در تاسف و تلہف انداختہ
 کہ عوام بر ملا خندہ زن مستند خصوصاً اہل تقلید زیادہ تر در ثبات
 اند **اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُونَ** و انصاحب ہمدن
 متوجہ شدہ در تحریر شرح ابوداؤد مشغول شوند و دیگر تحریر کنند
 اللہ جل شانہ انصاحب را از ہمہ حوادث محفوظہ اشدتہ برادرولی
 برساند و عاقبت بخیر گرداند - والسلام

مکتوب بست و مفتوح

روحانیہ بخاری مؤلفہ مولوی احمد علی مرحوم کردنج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبدالصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اعاجز محمد نذیر حسین واضح باد کہ شنیدہ
 شد کہ انصاحب در رد مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری کہ خلاف تحقیق

شائیسواں خط

مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علی کی تردیدیں

اظہار خوشی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبدالصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
 علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اعاجز محمد نذیر حسین کی جانب اشارہ
 ہو کہ سنا گیا ہو کہ آپ رد میں مسائل مندرجہ حاشیہ بخاری

سہ بحث طہارت بول اہل و پیشک و دیگر حیوان ماکول اللحم میں فقیر مدون مفاد ضمت ہڈانے بہت طولانی تحریر امام مجددی کے حضور میں بھیجی
 تھی کہ جو بظہر استحسان دیکھی گئی تھی اور بعد ملاحظہ عائد شد خط و مہر ثبت فرمائے گئے تھے ۱۱ ابو حمید عزیز صدیقی

نقل کردہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم است متوجہ شدہ اند
نہایت خوشی و خرمی حاصل شد لازم کہ رداں ضرور سعی فرماید
کہ مولوی صاحب موصوف از بخشی مذہبی خود رو کردن صحیح
بخاری قصد کردہ در بیخ کنی آن توجہ نمایند موجب اجر عظیم و
از باقیات صالحات شامخواہد بود زیادہ والسلام بخیر دست
مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر
صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و غیر ہم وہ طفلان ہدیہ سلام
من برسانند حاضر الوقت بندہ عبد السلام والواحسن ہدیہ سلام
میرسانند و مقبول باد۔

مکتوب ہشتم

رسید ز یاد در رسد مسرت از حجت محمد اشرف الحق
صاحب خبر انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرت میا نضا
بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخیر خدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحیات
والکمال مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدین
بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ نامہ نامی
صحیفہ گرامی مع ذلت مبلغ پنجہ روپیہ صہ در حالت نگرانی پر تو رو در نمود
کاشفت ہر کار دیدہ ہمدوش کامرانی گردانید و بدرتہ حیات طلبہ
مخلصین شد کہ بدرتہ آن بلب نان و قوت لایوت رسید خبر
کہ اللہ تعالیٰ خیر فی الدین کہ بالفعل از قوت فارغ البالی
شدند و از صحت و تندرستی مزاج مولوی محمد اشرف الحق صاحب
کہ بہمہ وجوہ شفا کے کلی یافتند موجب کمال خوشی و خرمی والا لگشت
صحت ذات ترا بہ تصدق ہر روز ۵۰۰ خازن ہر بخیر شد کنند تحویل

جو کہ مولوی احمد علی مرحوم نے خلافت تحقیق نقل کیا ہے متوجہ ہوئے
ہیں نہایت خوشی ہوئی لازم ہے کہ حاشیہ مذکور کے رو میں آپ
ضرور کوشش فرمادیں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اپنے
مذہبی مسائل کے تحقیق سے رو صحیح بخاری کا ارادہ کیا ہے
اور اس حاشیہ کی بیخ کنی میں آپ ضرور توجہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ
اجر عظیم پادیں گے اور باقیات صالحات میں آپ کا شمار کیا جائیگا
زیادہ والسلام خدمت میں مولوی نور احمد صاحب و مولوی
اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر و حافظ محمد اصغر و غیر ہم ہدیہ سلام۔
عاجز کا بہنچاویں حاضر الوقت بندہ عبد السلام والواحسن ہدیہ سلام ہی پاپا قبول ہو

اٹھاسواں خط

رسید ز یاد و محتاجین بدر رسد و اظہار سر صحتیابی
مولوی اشرف الحق صاحب کے اطلاع انتقال سید بدر الاسلام
نواسہ حضرت میا نضا بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب جامع نیکیوں و
کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بھلائی کے
ساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے
شرفیت ہونامہ گرامی حالت انتظار میں مع ذلت مبلغ پچاس روپیہ
وصول ہو کر شادان و فرحان کیا و باعث حیات و ذریعہ نان و قوت
لایوت طلبہ مخلصین کے ہوا اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین
جزا دے اسوقت خورد و نوش کی طرف سے فارغ البالی ہو گئے ہیں
آئندہ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب، صحتیابی و شفا کلی سے مولوی محمد
اشرف الحق صاحب کے کمال خوشی و خرمی ہوئی ہے
صحت ذات ترا بہ تصدق ہر روز ۵۰۰ خازن ہر بخیر شد کنند تحویل

از حادثہ جانکاہ انتقال قرۃ العین بدر الاسلام چہ گویم و چہ
 نویم نہ جائے ستیزہ پائے گریز انا لله وانا الیہ راجعون
 کون سا دل تھا کہ شیشہ کی طرح چورہ تھا
 غمزہ سینہ پر شستہ دل رنجورہ تھا
 وادی حزن و ملالت میں و غمور تھا
 نشہ حیرت و بیتابی میں غمور تھا
 میر و سطح زمین از تہ پایم اسروز
 شاید امروز قیامت شدہ قائم اسروز
 دل ناکامی دل شاد کہ ناشاد م کرد
 خانہ رنج و غم آباد کہ بر باد م کرد
 والدین او بر بستر خاکستر ناکامی مرزہ در دہل و نہار سو گوار بقرار
 افتادہ سے مانند و گاہے بہوش و گاہے مدہوش اشک روان
 می دارند سے و در تہم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
 حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نہ رسید
 آیندہ حاصل ملاقات خود از مرزہ صحت و اعتدال مزاج
 مع متعلقان و البسنگان خود مسروری نمودہ باشند بمطالعہ گرای
 حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد
 اشرف الحق صاحب و مولوی ذراحمہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 ایں تحریر سایندہ ہدیہ سلام برکت التیام رسانند
 لے صبا بختتے از خاک رہ یار یار
 بہر اندوہ دل و شرودہ دیدار یار
 زیادہ ایام شادمانی بکام باد از طرف شریف حسین و دیگر طلبہ
 مسجد مدرسہ سلام و نیاز می رساناؤ۔

و بعد جانکاہ انتقال قرۃ العین بدر الاسلام کا کیا بیان کروں
 اور کیا لکھوں نہ طاقت لکھنے کی نہ پیر بھانگے کا انا لله وانا الیہ
 راجعون نہ کون سا دل تھا کہ شیشہ کی طرح چورہ تھا
 غمزہ سینہ پر شستہ دل رنجورہ تھا
 وادی حزن و ملالت میں وہ غمور تھا
 نشہ حیرت و بیتابی میں غمور تھا
 میر و سطح زمین از تہ پایم اسروز
 دل ناکامی دل شاد کہ ناشاد م کرد
 خانہ رنج و غم آباد کہ بر باد م کرد
 اُن کے والدین بستر ناکامی پر مثل مرزہ شب و روز بقرار
 سو گوار پڑے رہتے ہیں کسی وقت ہوش میں اور کسی وقت مدہوش کھول
 سے اشک جاری ہوتاؤ
 دروم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
 حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نہ رسید
 آیندہ حصول ملاقات تک اپنی خوش خبری صحوری مزاج سے اپنی
 و متعلقین کے مسرور کرتے رہیں خدمت میں حافظ محمد اکبر صاحب حافظ
 محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی ذراحمہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے یہ تحریر پہنچا کر ہدیہ سلام برکت التیام
 پہنچاویں
 لے بختتے از خاک رہ یار یار
 بہر اندوہ دل و شرودہ دیدار یار
 زیادہ خوشی و کامرانی کا زمانہ میسر ہو۔ شریف حسین و طلبہ
 مدرسہ کے سلام و نیاز کہتے ہیں۔ قبول ہو۔

سے میاں بدلا سلام جناب حکیم میر شاہجہاں مرحوم مغفور کے صاحبزادہ تھے اور حضرت میاں صاحب کے حقیقی نواسے تھے بعد برس سال مرض ہیضہ میں دھال ہوئے

مکتوب بست و ہم

بالتوای سفرو صلی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت مولوی سید عبدالعزیز صدیقی
وَفَقَّحَهُمُ اللَّهُ بِالْحَيَاةِ وَالطَّاعَةِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ واضح باد نامہ شمار رسید بر مندرجاتش آگاہی یافتہ
پیش فقیر آمدن بالفعل سو سے نثار و چندے از مولوی امیر احمد
سلہ صحبت درس گیرم باید داشت بعدہ در بنجار سیدین
مضانہ نثار در مدرسہ قریب بنجاہ و مفت طالبان علم درس
میکند ضیق فرصت امانے تمید ہد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی ام

سید صالح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت والا مرتبت مولوی محمد
شمس الحق صاحب سلہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وَبَرَكَاتُهُ واضح باد کہ ہدیہ مرضیہ مبلغ بست و بنجر و پیہ مرسلہ سامی
بذریعہ منی اور وصول شد و قبض در آمد جزا کہ اللہ تعالیٰ
جزا آء مَوْفُورًا وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا مولوی محمد ادریس
صحیح بخاری و ہدایہ شروع کردند بحمد اللہ طبیعت شان
سلیم است بآسائے اللہ فی علیمہ زیادہ
والسلام خیر الختام۔

انتیسواں خط

بالفعل غرم و صلی ملتوی کریں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین۔ بخد مت مولوی سید عبدالعزیز صدیقی
اللہ تعالیٰ نیکی و عبادت کی توفیق دے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
اللہ و برکاتہ کے واضح ہوا پکا خط وصول ہوا حال مندرجہ سے
آگاہ ہوا میرے نزدیک بالفعل دہلی آنا مفید مدعا نہیں ہے کچھ
دن مولوی امیر احمد سلہ سے درس تدریس جاری رکھیں بعد ازاں
یہاں آنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ تقریباً سب سے ان طلبہ
درسیں پڑھ رہے ہیں وہ عیدم الفرضی ہو چکا ہوا کل ان میں سے والسلام خیر الختام

تینسواں خط

روپیہ پہنچ گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت والا مرتبت مولوی محمد
شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو تحفہ مرسلہ آپ کا یعنی
مبلغ پچیس روپیہ روپے بذریعہ منی اور وصول ہو کر قبض
میں آیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے وافر دے اور سب کو آپ کی
قبول فرما دے مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع
کیا ہے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ طبیعت سلیم رکھتے ہیں۔ اللہ
تعالیٰ انکے علم میں برکت دے۔ والسلام خیر الختام

جناح حکیم مولوی ادریس صاحب خدمت مولانا شمس الحق صاحب رجوم نمونہ کے صاحبزادے

مکتوب سی و یکم

رسید ہدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی
بارکہ بفضلہ تعالیٰ تا تحریر ہذا بخیریت بودہ بدعاے صحت و
عافیت آل مشفق مدہ متعلقان مولف می باشد شرح
دعاے از من واجابت از خدا باد

انچہ ہدایا فوراً رفت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب
شدہ موجب نصیب پر خصب گشت و مزاج مولوی اشرف الحق
صاحب باعتبار اصلی بحال شد یا نہ وچہ شغل مصروف ہے
باشند و در شوق و اکردہ شرح با اختتام خواہند رسانید
یا معطل گذارند

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود

نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آئندہ توفیق الہی رفیق بادۃ زیادہ والسلام خیر الختام مولوی
نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب
و غیر ہم من الاحباب - ہدیہ سلام نیاز التیام من برسانند

مکتوب سی و دوم

تصحیح حدیث عمار بن یاسر مندرجہ بن ابی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اکتیسواں خط

ہدیہ پہنچ گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابد محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
اللہ تعالیٰ آکرم سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
واضح رائے ہو فضل خدا سے خط لکھنے تک قرین خیریت کے رہے
دعاے صحت و عافیت کا آپ کے حیلہ متعلقین کے رہتا ہے ع
دعاے از من واجابت از خدا باد

جو کچھ تحفہ کمال محبت سے بھیجا تھا ہدیہ محب کا محبوب پسند
ہوا اور باعث عیش و کامرانی کا موازع مولوی اشرف الحق صاحب
کا اعتدال اصلی پر آیا یا نہیں اور کس شغل میں مشغول رہتے ہیں
شوق کا دروازہ کھول کر شرح کو خاتمہ تک پہنچاویں گے
یا معطل چھوڑیں گے

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود

نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آئندہ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو - زیادہ والسلام خیر الختام
مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب
و غیرہ کو دستوں سے ہدیہ سلام و نیاز کا میری طرف سے پہنچاویں -

بششواں خط

عمار بن یاسر کی حدیث کی تصحیح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی جامع الحکامات
والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درینجا خیریت
است و خیر و عافیت شما مطلوب نامہ نامی و صحیفہ گرامی پرتو
درود انگندہ کا شرف مدعا شد چنانچہ عبارت ابن ماجہ قلمی
نکاستہ فرستادہ میشود۔ عن عمار بن یاسر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسلم عن ینبہ
وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انتہی ما
فی ابن ماجہ قلمی و در ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی لفظ برکاتہ
نیست بعض کاتب در بعض نسخہ زیادہ کردہ است از طرف
عاجز ابو الحسن گرامی خدمت جناب فیض مآب السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ قبول باد۔

مکتوب سی و سوم

تعداد رکعت و ترطاق و نماز تہجد ضرور باید خواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی ظہیر الفقرا نواب ابو محمد فیض محمد
خال صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ہرید باد نامہ نامی رسید
بدریافت خیریت محفوظ شد ہم از دتعالی توفیق خیر بخشاد چہ کہ
از ذات انصاحب فروماندگان را اعانت دیا سیت بیشک رکعت
و ترطاق میشود و یک باید خواند دعا رقت قبل رکوع و
بعد رکوع نزد محمد بن تنکرا اللہ سعید ہم تحقیق شدہ است بعد
نماز تہجد خصوصاً از نقش خود محاسبہ ہمارہ باید کرد و ملامت

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع
الحکامات والکمالات مولوی شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت
رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں
خیریت ہے اور آپ کی خیر و عافیت مطلوب گرامی نامہ آپ کا وصول
ہو کر منظر احوال ہوا نسخہ قلمی ابن ماجہ کی عبارت لکھ کر بھیجی جاتی
ہے عن عمار بن یاسر قال کان رسول اللہ صلی علیہ وآلہ
وسلم یسلم عن ینبہ وعن یسارہ حتی یری
بیاض خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ انتہی مافی ابن ماجہ قلمی اور ابن ماجہ
مطبوعہ فاروقی میں لفظ برکاتہ کا نہیں ہے بعض کاتب نے
بعض نسخہ میں لفظ برکاتہ کا زیادہ کر دیا ہے از طرف عاجز
ابو الحسن گرامی خدمت جناب فیض مآب السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔

تین سو و اسی خط

رکعت و ترکی طاق و نماز تہجد کی ضرورت پڑھنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت پشت پناہ فقرا۔ نواب
ابو محمد فیض محمد خان صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام
علیکم کے واضح ہو نامہ نامی آپ کا پہنچا دریافت خیریت سے خوشی
ہوئی اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے کیونکہ آپ کی ذات سے
عاجز و غربا کی اعانت و مدد ہوتی رہتی ہے رکعت و ترکی طاق
ہے تین رکعت یا ایک رکعت پڑھنا چاہیے دعا رقت قبل
رکوع و بعد رکوع کے محدثین کے نزدیک ثابت ہے (اللہ تعالیٰ

وہ جزو تو بیچ طریقہ اہل اللہ است نہ است و خدا ان دعا
گذاشته روش برگزیدگان است چرا کہ کردگار تعالیٰ شاء بسا
عفو کننده و بخشنده است و بندہ را از انابت و توبہ گزیرے
نیست ہر گاہیک بجانب بلند شہر تشریف آرد اگر کن باشد از
نظار خود و نشان را محروم نگذارند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب سی چہام

رسید ز رادادیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عا جہ محمد زید حسین بندہ ت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب
سلمہ ربہ باخیر و العافیت فی الدین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد کہ در حالت نگرانی مبلغ پنجاہ روپیہ مسئلہ سامی رسید
معرض وصول آمد جزاکم اللہ بجزاء آتو قو ورا و کات
مستحقکہ فقتلوا ورا و بخیرت گرامی ہمہ صاحبان مولوی
نور احمد صاحب و مولوی انصرفت الحق صاحب و حافظ علی اکبر
صاحب و حافظ علی احمد صاحب و ہمہ طفلان و نور خندان نام
بنام ہمہ سلام برکت التیام خواہند رسانید و چنان تعویذ برائے
دفع بلا و مضرت و ہمہ مراتب شیطا طین فرستادہ میشود خواہیہ سر و
با پرستار گوگیر سازند کہ مرور افاضل است والسلام خیر الختام۔
مولوی محمد سلیم الدین صاحب و برادر کلاں ستان نیز سلام خواہند گفت

انکی سعی کو قبول کرے، مسجد کی نماز کے بعد اپنے نفس سے برابر
محاسبہ کرنا چاہئے اور اہل اللہ کا طریقہ ملامت و جزو تو بیچ نفس
ہے اور قبول بندہ کی طرف کہ ملامت کرنا نفس کا گناہان گذشتہ سے
را ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ بہتر سے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور بخش
دیتا ہے اور بندہ کو بجز رجوع بارگاہ مولیٰ اور توبہ کے چارہ نہیں ہے۔
جب بلند شہر کہ طرف اتفاق جانی کا ہو تو بشرط امکان دوستوں کو اپنی
ملاقات سے محروم نہ رکھیں۔ والسلام خیر الختام

چوتیسواں خط

روپیہ پہنچ گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عا جہ محمد زید حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ
تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مبلغ پچاس روپیہ مسئلہ آپکا عین
حالت انتظار میں پہنچا اللہ تعالیٰ آپ کی حزار کثیر دے اور سعی کو قبول
فرما دے مولوی نور احمد صاحب و مولوی انصرفت الحق صاحب و حافظ
علی اکبر صاحب و حافظ علی احمد صاحب اور سب بال بچوں کو نام
بنام تحفہ سلام پہنچا دیں گے چار تعویذ و فضیلت و ضرر شیطا طین
کے واسطے روانہ کی جاتی ہے لڑکیا لڑکی جس کو ضرورت دیکھیں اسکے
گلیں و لڑکیں دونوں کے واسطے زندہ مستحقہ۔ والسلام خیر الختام
وقت ملاقات مولوی محمد سلیم الدین صاحب و برائے بھائی کو ان کے
میل سلام پہنچا دیں گے۔ باقی خیریت طریقین کی مطرور ہے

مکتوب سی و پنجم

باطلاع محل اقامت سفر بنگالہ مراجعت ہئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر حسین بمطالعہ محب اشفاق مولوی محمد شمس الحق و مولوی محمد انصرفت الحق صاحبان صائمہما اللہ تراب العالمین بحسن القات بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کردہ عرصہ یکماہ بمقامات بنگالہ دورہ کردہ بحیریت تمام بتاریخ ۱۹ شہر حال بنگلہ باز آمدہ انشاء اللہ تعالیٰ در عرصہ دور و زار از انجاء روزانہ آں صوب گشتہ بخیرت آں صاحبان حاضر میثوم سے

رشتہ در گردنم افکندہ دوست

می بردہر جا کہ خاطر خواہ دوست

بمشیت ایزدی و چند روز تدارک باقات و حیل نقصان خواہ شد و السلام خیر الختام بہ مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں و غیرہما سلام برسد و از طرف حاجی خورشید خاں صاحب نیز بخیرت محبتی و شفقتی مولوی لطف حسین صاحب نیز ہدیہ سلام و نیاز وصول با و از حاضر الوقت ابوالمنظر محمد اسحاق و ابوالفتح محمد عطار آمد صاحبان بخیرت فیض و رحمت جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد انصرفت الحق صاحبان سلام

مسنون برسد مع

مگر قبول افتد زبے عزت و شرف

پنسیوان خط

سفر بنگالہ - قیام کلکتہ - واپسی ہئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین بمطالعہ محب اشفاق مولوی شمس الحق و مولوی محمد انصرفت الحق صاحبان اندر رب العالمین فتنہ زمانہ سے مامون رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا یک مہینہ کی مدت میں دورہ مقامات بنگالہ کا کرتے ہوئے تاریخ ۱۹ شہر حال کو ساتھ خیریت کے کلکتہ واپس آیا انشاء اللہ تعالیٰ بعد ورون کے یہاں سے روانہ ہو کر آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں سے

رشتہ در گردنم افکندہ دوست

می بردہر جا کہ خاطر خواہ دوست

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو چند دن میں معاوضہ نقصان لجا بیگا و السلام خیر الختام مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں و غیرہ کو سلام پہنچے اور حاجی خورشید خاں کی جانب سے بھی اوجھ و شفقتی مولوی لطف حسین صاحب کی خدمت میں بھی ہدیہ سلام و نیاز وصول ہو صاحبان موجودہ وقت میں سے ابوالمنظر محمد اسحاق و ابوالفتح محمد عطار آمد صاحبان کی طرف سے جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد انصرفت الحق صاحبان سلام

کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے مع

مگر قبول افتد زبے عزت و شرف

۱۔ جناب حکم مرستہ شاہجہاں صاحب حضرت میاں صاحب کے حقیقی داماد تھے۔ اور فارسی کے ذائقہ قابل علامہ تھے۔

۲۔ حاجی خورشید خاں صاحب عرب کے باشندے تھے اور حضرت میاں صاحب کے خاص مخلص و صادق خادم رہے۔

۳۔ جناب مولوی لطف حسین صاحب حضرت میاں صاحب کے صادق و ہمدرد شاگرد و شہید تھے۔

و بہ باعث عیدیم الفرضی از ارسال عرضہ معذور و اندم آئندہ خواہم نمود
مخدوم دارید۔

مکتوب سی و ششم

اعتراض بجاست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی۔ عزیز سیّد عبد العزیز
صمدی سلمہ ربہ بالخیر و العافیت واضح با و اعتراضیکہ نسبت مسئلہ
مرسلہ سابقہ نوشتہ اند بجاست فی الواقعہ بحث فقہیہ و
نظائر آنہ اختلاف زیادہ نکاشتہ شد مگر اصولاً از نفس معاملہ
تعلقہ خاص دارد بدینہ رگوار شاہچہ کہ معتقد فقہ ہستند قلندار و
فقہ نوشتن ضرور بود مگر مسئلہ متنازعہ فیہ صاف است بسم
بکنید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی و ہفتم

باز نقل فرستادہ میشود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تہ سید عبد العزیز
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ہویدا با و نامہ
شمار سید منشط گردانید آنکہ نوشتہ اند کہ نقل استقامہ
از پیش ایشان گم شد مضائقہ نیست نقل ثانی از منسلک میفرماید
بغور باید دید باز می نویسم کہ ہمیشہ بر اصول نظر باید داشت
صورت مسئلہ بسیار آسان و پاک از شانہ می دانم ہرگز گرفتہ

بوجہ عیدیم الفرضی ارسال خط سے مجبور رہا معاف کریں آئندہ انشاء
اللہ تعالیٰ لکھوں گا۔

پچھتیسواں خط

اعتراض درست صحیح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید عبد العزیز صمدی فی اللہ
تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ واضح ہو کہ جو اعتراض
کہ بابت مسئلہ مرسلہ سابق کے لکھا ہے صحیح ہے حقیقت میں بحث فقہیہ
اور اختلافات ائمہ کی تطہیریں زیادہ لکھی گئیں مگر اصول کے رو سے نفس
معاملہ سے خاص تعلق رکھتا ہے آپ کے والد ماجد چونکہ معتقد فقہ
کے ہیں اسلئے فقہ کی روایت لکھنی ضرور تھی الفرض مسئلہ متنازعہ فیہ
صاف ہے بسم اللہ کریں۔ والسلام خیر الختام۔

سینتیسواں خط

دوسری نقل لیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تہ سید عبد العزیز
صمدی فی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہوا کہ خط وصول ہو کر محفوظ کیا آپ نے لکھا ہے کہ نقل
استفادہ میرے پاس سے گم ہو گیا ہو کوئی مضائقہ نہیں ہے دوسری
نقل پھر بھیجتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجئے میں پھر لکھتا ہوں کہ ہمیشہ
اصول پر نظر رکھنا چاہئے صورت مسئلہ کہ بہت آسان اور میراثک

ایں دآن گاہے گوش نباید نہاد ہر وقتیکہ خواہند تشریف
آرد خانہ موجود است۔ والسلام خیر الختام

و شبہ سے جانتا ہوں لوگوں کے کہنے پر سرگز کان نہ رکھنا چاہئے
میرا کلمہ موجود ہے جسوقت چاہیں تشریف لادیں۔ والسلام خیر الختام

استقرار رضاعت

مسماۃ ہندہ زوجہ زید نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میں نے عمر پسر خالد کو دودھ پلایا بعدہ مرتبہ ثانی جلسہ دیگر میں انکار کیا کہ میں نے دودھ
نہیں پلایا۔ علاوہ انہیں عمر و اقارب عمر سے ہندہ کو عدوت و کدورت ہے اور بجز اسکے کہ ہندہ نے بسبب عداوت صرف اپنی زبان سے
ایک مرتبہ بیان کیا۔ کوئی گواہ پلانا دودھ کا بیان نہیں کرتا بلکہ برخلاف اسکے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہندہ نے عمر کو دودھ نہیں
پلایا محض افتراء ہندہ کا ہے اور ہندہ بھی اب قول اول سے منکر ہو کر کہتی ہے کہ میں نے واقعی دودھ عمر کو نہیں پلایا ہے
اس صورت میں بیان ہندہ کا در باب رضاعت و حرمت مکاح عند الشرع واجب التسليم ہے یا نہیں۔ بَيِّنُوا نَوَجْزُوا ۲۔

۲ الجواب :- واجب التسليم نہیں کیونکہ صرف شخص واحد کا قول اسباب میں عند الشرع قابل تسلیم نہیں ہے تا وقتیکہ
بشہادت و مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے ثابت نہ ہو کہ انی شرح الوقایہ و حجتہ مرجع اور رجل و امرأتان و فی در المختار
والرضاع حجة حجة المال وھی شہادۃ عدلین او عدلتین وھکذا فی ملتقى البحر والنهر الفائق و فی
العالمگیریۃ ولا تقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین اور رجل و امرأتین عدول کذا فی المحیط وھکذا
فی المسحوعیب والجس اور اب کہ ہندہ خود منکر اپنے دودھ پلانے سے ہے اور تشریز القول و مردودۃ الشہادۃ و سفیہ بسبب
عداوت و کدورت و اختلاف اقوال کے ہے لہذا اگر بیان کرے بلا داخل کرنے شہادۃ عادلہ کے تو بھی اسکا قول تسلیم نہ کیا جائے
اور حرمت رضاعت کی ثابت نہوگی سوائے اسکے حالت تک میں مکاح جائز ہے ھکذا فی ذخیرۃ العقبی فی احکام
الصغار و صغیرۃ بینھما شہادۃ الرضاع لا یعلم ذلک حقیقتہ قالوا لا بأس بالنکاح بینھما اذا
لم یخبر بذلك عدل ثقة فقط واللہ اعلم بالصواب

محمد قطب الدین
۱۲ ۸۱

سید محمد زبیر حسین
۱۲ ۸۱

محمد حنیف احمد حسنا اللہ
۱۲ ۸۱

محمد اسد علی
۱۲ ۸۱

جواب صحیح از ربیب فیہ۔ والسلاۃ علی من اتبع الهدی
محمد صدر الدین۔ علماء کلکتہ و بنارس نے بعینہ مثل علماء دہلی کے فتوے دیے ہیں اور روایات مندرجہ بالا کے سوا روایات مندرجہ
ذیل لکھیں۔ ومن التہذیب لا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین اور رجل و امرأتین و فی الکافی و لا یجوز
شہادۃ المرأة واحد علی الرضاع۔ محمد وحید۔ محلہ داد۔ صدیق احمد۔ محمد مظہر قاضی القضاۃ کلکتہ۔ رضا علی۔ عبد الوہاب
یمنی۔ قاسم حسین۔ اصحاب من اجاب۔ عبد الحق پسر و شاگرد مولوی فضل حق صاحب لا ینکح فیہ و جواب مکاح ہر کہ شک
آرد انکار پر شرع نبوی می کند و انکار کنندہ از شرع معاذ اللہ در و عید داخل است علماء لاہور و ملتان مثل عماد دہلی

جائز و مستند روایات زیادہ کر وہ اندر علامہ سندرجہ فتویٰ علامہ دہلوی استقبالی و لا تقبل فی الرضا مع شہادۃ المراء
واحدۃ و مواضعہ - کرم احمد - نور الدین حسین - احمد اندھنی - علامہ نوک نے اسی کے مطابق لکھ کر اور یہ لکھا کہ روئے اور سوال
سے بنا منصفہ ہے اور منصف کا قول قابل لحاظ نہیں ہوتا اور طریق سے کوئی شخص مطلع اپنے سخن کا ہے لہذا شرع فرسیر میں
دخل نفس کو دینا نہ چاہئے اور حالت نکاح میں نکاح کا جائز ہونا کتب معتدہ حنفیہ سے ثابت ہے کہ انی الذ خیرۃ العقیقہ
کذا قال الجزوی نفس را دخل داو ن نباید کما قال اللہ تعالیٰ و حق النفس عن التوقی قات البجۃ بھی الما وے
ضیاء الدین احمد محمد یعقوب - حافظ محمد عبداللہ - علامہ بھوپال نے بھی مثل علامہ دہلوی کے فتویٰ جواز کا دیا اور روایات کتب محملہ علماء
دہلی و نوک و مکتبہ کے لکھی ہیں - سراج الدین احمد قریشی - نواب احمد گل خاں - فتح محمد خاں - زین العابدین قاضی القضاۃ
بھوپال - علامہ بریلی نے بھی مثل علامہ دہلی و نوک و بھوپال و سندس و مکتبہ کے جواز نکاح سے اتفاق کیا - محمد احسن صدیقی
نانا توئی - حررہ مانی المتین صحیح - محمد رضا علی - علامہ لکھنؤ نے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کی تحریر و حکم
سے اتفاق کیا - حررہ محمد یوسف علی اوالحمد مفتی سنیان لکھنؤ - محمد موسیٰ - محمد نور احسن - محمد عبدالحکیم فرنگی علی -

اثر سوال خط

مکتوب سی و ششم

نکاح کی طرف رغبت کرنا نکاح کے بعد فرمود

ترغیب نکاح - بعد نکاح سفر بایک کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید نذیر حسین بہ خدمت عزیز وافر تیز مولوی سید
عبدالغزیز محمدنی و فقہ اللہ باقیاع السنۃ بعد السلام
علیکم واضح ہوا کہ درینجا زیادت تپ و لرزہ است و قنیکہ سرمایہ
خفیف باشد در بخار سسند بالفعل عزم ہوتی نماید بلکہ بعد فرام
سنت نکاح بتائید نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد
گردند تبحر و رہبانیت خلافت اسلام است ما و رائے ازین از نکاح
شغل درس تدریس بازمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ
علیہم دائرہ سنت رحیم امد ازین سنت سلف استفادہ کردہ اند

عاجز سید نذیر حسین بہ خدمت عزیز وافر تیز مولوی سید
عبدالغزیز محمدنی و فقہ اللہ باقیاع السنۃ بعد السلام
علیکم واضح ہوا کہ درینجا زیادت تپ و لرزہ است و قنیکہ سرمایہ
خفیف باشد در بخار سسند بالفعل عزم ہوتی نماید بلکہ بعد فرام
سنت نکاح بتائید نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد
گردند تبحر و رہبانیت خلافت اسلام است ما و رائے ازین از نکاح
شغل درس تدریس بازمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ
علیہم دائرہ سنت رحیم امد ازین سنت سلف استفادہ کردہ اند

بحث مواضع کا لفظ غلط معلوم ہوتا ہے شاید مرصعہ کا لفظ ہو تو مطلب درست ہوگا۔

چہ کہ از نکاح نژاد و ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آید
 ثواب از خدا خواهد رسید جناب مولوی صاحب و پیر بزرگوار
 ایشان مصر مستند بحالیکہ نقص شرافت نیست و کفو
 مناسب است انکار فضل است محض بحیلہ طلب علم انکار
 خلاف عقل است بندہ فقیر برائے فرغ کتب شاہ ہمیشہ مستعد
 و موجود است پدر شاہ استفتائیکہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش
 بمن رسانیدند جو انش بدستخط خود و مولی میر غلام دہلی و دیگر
 بلاد ہند فرستادہ ام نقوش برائے شاہ ہم فرستادہ شد اگر
 صحت روایات و انقص باشد از مانع خود و اخذ مطابق نمایند
 نیاز بزرگ ایشان ہنگام سفر بندہ از آلاء آباد حسبہ اللہ مسافروں
 و برادرانہ ہمانی فرمودہ بودند و پچھنیں رئیس کریم النفس نیافتہ
 ام از شاہ نعم جو انہ مرگ دختر خود غلطی نمایند اللہم ارحم علیہا
 اسکر شد انکہ اتباع سنت سنیم و انکار از تقلید ناسید خلاف
 شیوہ پیر بزرگوار خویش می نمایند و قیاس را خیر یاد گفتند
 جزا کث اللہ خیراً ۵

بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست

کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست

عمرت و راز باد و السلام نیز انتہام

علیہم السلام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اور ائمہ سنت رحمہم اللہ
 اس نکاح سے سنت سلف صالحین نے بھی اختیار کئے ہیں کیونکہ نکاح
 سے زیادتی و ترقی نسل کی ہوتی ہے اگر نیک اولاد ہوتی ہے جناب خدا
 ثواب ملے گا جناب مولوی صاحب و والد ماجد آپ کے مصرعوں سے
 ہیں جبکہ شرافت و نجابت میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے اور کفو ٹھیک
 ہے تو انکار کرنا محض سادہ جیلہ طلب علم کے فضول و خلاف عقل ہے
 بندہ فقیر واسطے مانع تحصیل کرانے تمہارے ہر وقت آمادہ و موجود
 ہے آپ کے والد ماجد نے جو فتویٰ کہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش صاحب کے
 مجھے بھیجا تھا اس کا جواب اپنے دستخط سے مع مہر علماردہلی وغیرہ
 کے روانہ کیا اس فتوے کی نقل آپ کے پاس بھی روانہ کی ہے اگر
 روایات کی صحت میں خرابی ہو یا خود و اخذ سے مطابق کریں مقام آباء
 سے سفر کرنے کے وقت آپ کے ناچار بزرگوار نے بندہ کی دعوت و مسافروں کی
 ہمانی برادرانہ کی تھی میں ایسا رئیس کریم النفس نہیں دیکھا اپنا غم جو ان کی
 کے موت کا دل سے مٹائیں گے اللہم ارحم علیہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ طریق
 والد بزرگوار کو چھوڑ کر اور انکار تقلید ناسید سے کر کے پیروی سنت سنیم کا کیا
 اور قیاس نام نہنیہ کو خیر یاد کہا جو انک اللہ خیراً
 بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست
 تمہاری عمر و راز ہو۔ والسلام خیر انتہام

سلسلہ یہ تادیب سنت محض ہدایت و اتباع حکم حضرت مجدد و پیر بزرگوار و مال اکرم بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۲۸۵ ہجریہ روز چہار شنبہ
 بوقت شب بعد عشاء ارعمدن میں دختر حضرت زبدۃ الاولیاء مولانا سید محمد محمد عبد اللہ محدث صوفی صمدنی سے کیا گیا اور میرے مکرم
 استاد مولانا شمس العلام السید امیر احمد صاحب سہلوانی نے اسی وقت یہ تاریخیں مبارک گنجد اعزت نشانی -
 زوجہ خدا پرست فرمائی تھیں - (در قطعات میں بھی موزوں فرمایا تھا -) (کچھ فتوے کہ عقیقہ جلسہ زوجہ خدا پرست ہے ۱۳
 جس وقت کتاب مدون ہوئی تھی عقیقہ زندہ تھیں ۱۱ اعلیٰ

مکتوب سی و ہم

اٹھارہ سرت نکاح و دعا اولاد صالح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از سید محمد نذیر حسین بمطالعہ غزنوی احبی مولوی سید عبدالغفر صدیقی وَفَّقَکُمُ اللّٰهُ بِدِیْنِہِ السَّلَامِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُہُ کَوَاضِحِہُمِیْنِ نہایت محفوظ ہو کہ سنت نکاح سے اللہ تعالیٰ نے تم کو فرات دی افسوس کہ جناب قاضی صاحب مرحوم پہنت
ساتھ لیگے قاضی صاحب کا انتقال باعث قلق ہے فقیر نے ان کے لئے دعا خیر پیش کی ہے وہ مسافر نوز دست پرور تھے اللہ تعالیٰ ان کو درجہ
معفرت دیکر صادقین میں شمار فرمائے گا مجھے اپنے اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ اولاد صالح بخشے گا اور یہ بھی قوی امید ہے کہ اور پورا
بھروسہ ہے کہ بعد اچھی زیادہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام اپنی عقیقہ سلما اللہ تعالیٰ کو میری جانب سے دعا ہے
اتباع کتاب و سنت کی دیکھتے کہ کہہ دیجئے کہ ہمیں اسکے فلاح کے لئے خدا سے التجا کروں گا ناں خوب یاد آیا کب آؤ گے جب آؤ تو کتاب فی روق
فی الحدیث کو اپنے چچا قنوج سے ضرور لیتے آنا اور خوب سمجھو کہ آمین بکھور رفع یدین زین الصلوٰۃ ہے احقاق حق میں کیوقت
خوف نہ کرنا کوئی عزیز جھوٹ جائے پروانہ کیجئے مگر اتباع سنت ہرگز متروک نہ ہو جان جاتی رہے کیا مضائقہ ہے مگر قرآن و حدیث
کے خلاف ہرگز کوئی لفظ زبان پر نہ آئے خوب سمجھو ڈرنے سے کچھ نہیں ہوتا صرف خدا کا ڈر چاہئے تم خوب جانتے ہو کہ یہ تلقین میری
اس وقت تلقین معمولی نہیں ہے۔ ۳۰ شوال ۱۲۸۵ھ از دہلی

چالیسواں خط

وصلی آتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتوب چہلم

وروصلی بایدر سید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سالہ یہ دعا حضرت امام مجید دہلوی کی قبول ہوئی کہ ۲۱ نفوس اصحاب ان زہد خدا پرست سے اللہ نے بخشی تھی مگر اب چار ہی نفوس باقی ہیں کہ جو سب صالح
ہیں خدا ان کو زندہ و متقی رکھے۔ ۲۲ غزنی۔ تلخ یہ دعا بھی حضور کی قبول ہوئی ہمیشہ موصوفہ نے تو انکار اندر سخیاں و فیاضانہ بسر کیا
جن کو فلاح بھی خدا نے دیا تھا افسوس کہ وہ در حجب المرجب ۱۳۳۷ھ قبل مغرب گھنٹوں اپنے ولد رشید خلف سید مولوی سید محمد عبدالحمید
خان رضوی سلمہ اللہ کے یہاں انتقال کیا اور رات ہی میں جلد پیش بلع میں مدفون ہوئی ہیں یہ سنت قاطبی بھی انکو خدا نے بخشی تھی۔ اللّٰہُمَّ اَسْقِیْہَا ۱۲ غز

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخداست عزیز دہا مولوی سید
عبد العزیز صدیقی سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح علم
وفقیہہ دل مائل باشد وایشان متعل شایہ سفر و قیام و یا غیرہ
افتراق و مہاجرت یگانہ و خویشی تو اند شد بسم اللہ بیابند
غریب خانہ حاضر است اس ہم قابل لحاظ است کہ اگر قصد مصمم
باشد دو سال تا فرار علم تفسیر و حدیث دریں جا ماند و بود
منظور باشد تشریف آرد چندے دریں جا ماند و ناکام واپس
شدن ہرگز پستیدہ امر ضرور و مندان نیست۔ والسلام علیکم
از فقیر شریف حسین سلام مسنون اگر طلب علم منظور است
تشریف بیارند بار پارسیدن چہ ضرور است آیندہ مختار
حضرت اقدس مظلہ را بحال ان مہربان توجہ خاص است

مکتوب چہل و یکم

باستدراک صحت و ممانعت سفر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخداست عزیز مولوی سید عبد العزیز صدیقی
سلمہ رب بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم واضح با و نامہ ایشان رسید
خبر سند مگردانید اللہ شہد کہ بسا و نحال ستم از بخوشی خویش
کہ نوشتند خدا شفا عاجل بہ بخشا و بعد حصول طمانیت و ثروت
چہ غم اینجا باید کرد فقیر خانہ حاضر است و بجای
دیگر ہم قیام ممکن است انہمہ امور مطمئن باشند

مہتممیت بہت و عجز بہت

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیز دل مولوی سید عبد العزیز صدیقی
السلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ حقیقت
آپ کے دل کا میلان اس طرف ہو کہ تکالیف سفر و اجنبی دیار کا
قیام و خویش و آوارہ کی جدائی اختیار کر لیں گے تو بسم اللہ تشریف
لائے غریب خانہ موجود ہے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر غم بخت ہو
اور علم تفسیر و حدیث سے فارغ ہونے تک دو تین برس یہاں رہنا
اختیار کریں گے تو آئیے ورنہ چند دن رہنا اور ناکام واپس
جانا ہرگز پستیدہ بات نہیں ہے۔ والسلام خیر الختام
فقیر شریف حسین کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو اگر
حصول علم منظور ہے تشریف لائیے یا راپوچھنے سے کیا فائدہ آئندہ اگر
اختیار ہے حضرت اقدس مظلہ کو آپ کے ساتھ توجہ خاص ہے۔

اکتالیسواں خط

بیماری کا کیا حال ہے؟ ابھی دہائی آئیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخداست عزیز مولوی سید
عبد العزیز صدیقی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے السلام علیکم وعلی من
لدیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہنچا خوش خرم کیا اللہ تعالیٰ کا
احسان ہے کہ اچھا ہوں اپنی علالت کا حال تحریر کیا اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ جلد صحت کامل عطا فرماوے بعد حاصل ہونے قوت جسمانی
و طاقت بدنی کے یہاں کا قصد کریں فقیر کا گھر موجود ہے اور دوسری جگہ
بھی قیام کا انتظام ہو سکتا ہے ان باتوں سے مطمئن رہیں۔

مکتوب چہل و دوم

بطلب نسخہ و مع الباطل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الراجز محمد نذیر حسین برطالعہ عزیز وافر تیز مولوی امیر احمد
نحسبہ اللہ الصمحل بلطفہ المؤمنہ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو کہ از عرصہ یکسال چند خطوط
بطلب نسخہ و مع الباطل روانہ کروم لیکن از جوابش سرور نکر و نہ
چہ چاک ارسال کتاب مشفقاً دروایں کردن کتاب مذکور سبب
چیمست و مانع کیست غور نمایند کہ والد ماجد مرحوم ثابوعدہ پنج و چہار
ماہ آفر مستقار گرفتہ بودند کہ بعد نقل برواشتن آن خواہم فرستاد
بعد وفات شان از انصاحب طلب کروم مگر در لیت و لعل گذاشتند
کہ عرصہ وہ سال منقضی شد کتاب مذکور نہادند در عاریت انجمن
تثایید خصوصاً ان عزیز کہ از سادات ائمہ و عادات سادات
العادات است و نواب صدیق حسن خاں صاحب ازمن و از آل
عزیز نیز در طلبش بارہا نوشتند تا ہم آنصاحب نفرستادند
خیر میرچہ گذشت در گذشت حالا بہر کیف خواہند فرستاد
وہرگز تغلل و تکامل روا نہ دارند کہ در اتحاد قلبی کہ میان ما و ثنا
است، حجاب نیفتد اگر خواہند آفر حوالہ مولوی صاحب
خواہند نمود کہ بواسطہ شان بہن خواہد رسید۔ زیادہ والسلام
خیر الختام۔

مکتوب چہل و سوم

ترک ادب نباید کرد

بیا لیسواں خط

و مع الباطل بھیج دیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برطالعہ گرامی عزیز وافر تیز مولوی امیر احمد
الندبے نیاز اپنے لطف ابدی کیساتھ مخصوص کرے بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو طلب میں نسخہ و مع الباطل کے چند
خطوط عرصہ ایک سال میں روانہ کئے مگر منور اسکے جواب سے محفوظ
نہ کیا جہر جا کہ کتاب بھیجتے اسے صاحب کتاب مذکور کے واپس
کرنے میں سبب کیا ہے اور مانع کیا ہے غور کریں کہ تمہارے والد
ماجد مرحوم پانچ چار ہینے کے وعدہ پر عاریت لیئے تھے کہ بعد
نقل کرنے کے بھیجوں گا ان کی وفات کے بعد آپ سے مانگی مگر لیت
و لعل میں رکھی یہاں تک کہ عرصہ دس برس کا گذر گیا اور کتاب مذکور
نہ دی عاریت میں ایسی بات نہ کرنی چاہئے جسے صاحب کتاب سادات ہیں
اور عادتیں سادات کی سید العادات ہیں نواب صدیق حسن خاں
صاحب بارہا مجھ سے اور آپ سے طلبگار ہوئے اس پر بھی اپنے نہیں
بھیجی خیر جو کچھ گذرا گذر اب جس طرح ممکن ہو روانہ کریں اور ہرگز حوالہ
حوالہ سستی جائز نہ رکھیں تاکہ اتحاد قلبی میں رجو کہ میرے اور
تمہارے درمیان میں ہے، حجاب واقع نہ ہو اگر چاہیں
اس کتاب کو حوالہ مولوی صاحب کے کردیں کہ بذریعہ ان کے
مجھ تک پہنچ جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

تینتا لیسواں خط

ترک ادب نامناسب ہے صبر بہر حال کرنا چاہئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الخانات الکالات
مولوی سید عبد العزیز صمدی سلمہ ربہ بالخیر فی الکوین بعد
السلام علیکم واضح باوقضیہ نامرضیہ دریافتم اگرچہ تحریر انشان
مہم و محمل است الا بگوش ہوش باید شنید کہ در معاملہ خرد و بزرگ
کسے را ادب نباید گذاشت بیشک از سعایت تمام بالاعزیز
مضر تے رسید مگر رعایات نازلہ صبر کردن شعائر متصفین
است بندہ زبانی گفتہ ہوم بران کار بند نشدند چہ کردہ اید کہ معلوم
و دیگر روداد مقارنت زمان پیراں را فرقت می کند
و مصاحبت زن نو خانہ بر اندازی باشد خوب گردند کہ صابرانہ
دامن خود بر چیدند از خدا لعنتی خواہد رسید انشاء اللہ تعالیٰ
منتظر باشند از خدا امید قوی است کہ از سمت خانہ شہاب یار
مشرقیہ کثایتی خواہند یافت اگرچہ چندے توقف است الانہ
چنانکہ مستحلاً مضطرب و منتشر باشند و السلام خیر الختام -

مکتوب پہل چہام

متوقع مہبت خدا باید بود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ
پرچہ ایشان از شاہچہاں پر رسید خوب گردند کہ بجاپور
فرستند انشاء اللہ تعالیٰ کا صراں خواہند شد و وعدہ قریب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع نیکنی و کمالات مولوی سید
عبد العزیز صمدی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں سلامت رکھے بعد السلام
علیکم کے واضح موقوفہ قضایا نا پسندیدہ معلوم کیا اگرچہ آپ کی تحریر
صدات نہیں ہے مہم و محمل ہے لومعت سے سنو خرد و بزرگ کے معاملہ میں
پاس ادب کو نہ چھوڑنا چاہیے بیشک چغلی خوروں کی سعی سے آپ کو
نقصان پہنچا۔ مگر آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ اللہ والوں کا ہے میں نے
آپ کو زبانی کہا تھا اس پر عامل نہیں ہوئے اب معاملہ کی نوعیت
بدل گئی جو ان عورتوں کا قریب بدھوں کو بڑھا پھوس بنا دیتا ہے
اور محبت نئی عورت کی برادری گھر کی کرتی ہے بہت مناسب کیا کہ اس
جھگڑے سے الگ ہو گئے انشاء اللہ تعالیٰ اسکا اجر اللہ تعالیٰ کے
ہاں سے ملیگا خدا تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ دوبارہ مشرق سے غم کو
ظلم صلاح حاصل ہوگی مگر کچھ توقف ہے لیکن جلد بازی میں اپنے مضطرب و
بیقرار نہوں۔ ویراں درست آید۔ والسلام خیر الختام -

چوالیسواں خط

فضل الہی کے امیدوار رہنا چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدی اللہ
تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط شاہچہاں پر
سے پہنچا اچھا کیا کہ کانپور گئے خدا نے چاہا قاز مرام ہو گئے وعدہ آن
پہنچا ہے جو کچھ تدبیر کی ہے بہت بہتر ہے مگر کچھ بھی وقوع میں آتا

رسیده سلسله جلیانی که کرده اند مناسب بود اگر منظور نیاید
تا هم امر خداوندان پذیرفت و نمی شود چیزی از اشتقاق پدر
گرامی قدر خویش نوشتند غنیمت است انشاء الله تعالی
قریب زمانه می آید که همه کرمیت کافر میشو و چرا که خدا کریم متلق
مطلق و پناه بے کس است بر بنده گان خود رحم می فرماید هرگز
هرگز یاس را داخل نباید داد و فتنه بمنصیب رسند دعا گوئی
خویش را زود با گاهند مولوی شریف حسین در عهده شجریه هستند
و طلبه منتظر و متقاضی شیرینی کاظم انشاء الله تعالی والسلام خیر الختام

مکتبہ اہل و عجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز سید محمد بن حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافروان مہمان پر
نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر و داد و اندوختہ بعد
السلام علیکم رحمۃ اللہ واضح باحوال ہذا باصفاء محامد ہمسہ آن
مخزن برکات برائے حصول سفارش نوم رسید از سبکہ مسکن
مزاج و متودع است از تیمارش و شیر و حسانت اندوزند چرکہ
سید کاظمی و مجاور بغداد است مگر کارہ از دعا است بندہ
فقیر شکریہ الطاف آن صاحب خواہد بود و السلام خیر الختام۔

مکتوبیں و

یا چهارم است ملازمت نصاب دیباچت و امانت دیگر موضوعیه

جب بھی حکم الہی نازل ہو تو الّا نہیں ہے اور نہ ہو گا والد ماجد کی مہربانی و شفقت کا حال جو کچھ تحریر کیا غنیمت ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ قریب آتا ہے کہ کل تکالیف کا غور ہو جائیں گی کیونکہ خداوند کریم رزاق مطلق و پناہ دینے والا ہے کسوں کا ہے اپنے بندوں پر رحم فرمانا ہے ہرگز ہرگز ناامیدی کو خیال میں نہ لاتا چاہئے جسوقت کسی عہدے پر کامیاب ہوں دعا گو کہ جلد مطلع کریں مولوی شریف حسین مد عمرہ خیریت سے ہیں اور طلبہ کا پندر کے شیرینی کے منتظر ہیں۔ والسلام خیر التحام

پستالہ سوال خط

سید کاظمی کی سفارش نوابصدا کی خدمت میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز و بہار
نواز نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر اللہ تعالیٰ انکی
عنایت کو زیادہ کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو حامل خط ہذا
آپکی شہرہ آفاق تعریف و توصیف منکر بغرض سفارش میسر پاس پہنچا آؤمی
بہت غریب و پرہیزگار ہوا سکی خدمت و سکوکت سے ذخیرہ نیکی کا حاصل کریں
سید کاظمی صاحب زادہ کے مجاور ہیں مگر بدعت و بے دینی سے بیزار
ہیں آپکے الطاف کربانہ سے بندہ فقیر نذر نکرار ہو گا۔ والسلام خیر الختام۔

جھباں اللہ سوان خط

ملازم ہونے کی خوشی بہت نصائح سو مندرکتوب الیگوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزّی و اجزی مولوی سید
عبد العزیز صدیقی یا ترک اللہ فی سبک بعد السلام علیکم
واصح باور و تحریر کہ بنام مولوی سید شریف حسین صاحب مدعو
سید بوضوح پرست کہ سلسلہ ملازمت شروع نمودند بسیار
نوبت کہ نہ چرکہ مانتو کال راہیں فتوح است یادوارند کہ ہم
ملاقاتیم شدند در قرآن مجید وارد است کہ لَا تَاْكُلُوْا اَمْاَلًا
بَيْنَکُمْ وَرَحْمَةً لِّعِیْشٍ بِحَقِّ حَقِّکُمْ لَسَّیْکُمْ بِاَیْدِیْکُمْ
بِیْنِ رَاحِیْشَہِ بِرِصْدِیْ وَرِیَاسَتِ قَاطِمِ بَیْدِیْ وَرِیَاسَتِ لَیْسَہِ
حِزْزِیْ نَمُودَہِ بَاشَندِو گاہے غافل مال باطل پیراموں خاطر
نشان نیاید و در صحبت اغیار ہدائین انہما کے نیاید چرکہ تقرب
غیار مارگزندہ است و دیگرے آنکہ علوم دین را مستقت
اصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر
نہ باشد ورنہ درس بطالیان و ادن بسیار مناسب ایم ہم
اشد کتب بنی و شغل تالیف با مستحسن و پیر خیرات (دیگرے آنکہ)
تہم کتب بسیار است ہر گاہ کہ ازیں مدرسہ کسے
سبر فہ و کسے کوشتند از اللہ تعالیٰ دعا می کنم کہ روز
وہ ترقی نصیب شہا خواہد بود از جملہ موجودین مدرسہ
لہام مسنون قبول باد۔

والسلام خیر الختام
مکتوب حمل مقام

تحریر عربی نظم خوب الشوق مریدانہ و واقفہ شریک

لہ ایسا ہی ہوا ۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزّی و اجزی مولوی سید
عبد العزیز صدیقی المدد تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے بعد
السلام علیکم کے واضح ہوا اس خط سے جو کہ مولوی سید شریف حسین
صاحب مدعو کے نام سے تھا معلوم ہوا کہ تعلق ملازمت کا اپنے
کر لیا ہے بہت اچھا کیا کیونکہ ہم متوکلوں کے واسطے یہی ذریعہ
فتوح کا ہے۔ یاد رکھو کہ تم نبیوں کے نگران مقرر کئے گئے قرآن پاک
میں آیا ہے لَا تَاْكُلُوْا اَمْاَلًا اَلَّذِیْ یُحِیْ حَقُوْقَیْ تَحَاکُمَاتِ
و حَقَّ ظِلْمِیْنَ بِہِیْ بہت کوشش کرنا چاہئے لیکن کہ ہمیشہ
سچائی و دیانت داری پر ثابت رہنا چاہئے اور نہ لائق کجوں کی صحبت
سے پرہیز کرتے رہیں اور حرام مال کی طرف کسی وقت تہمت دل میں
خطرہ نہ آنے پائے اور اگر اعلیٰ اغیار پر وائی کرنا اے دین کے رکھنا
چاہئے کیونکہ انکی قربت مثل ساتپ ڈسنے والے کے جو دوسری بات
یہ ہے، علوم دین کو محنت سے حاصل کیا ہے ضائع نہ کرنا چاہئے کارو
بار کی ذمہ داری سے فراغت غیر ممکن ہو ورنہ طلبا کو چھٹا نہایت مٹا
تھا اگر درس ممکن نہ ہو تو کتب بنی و شغل تصنیف و تالیف بہتر
کام و اعانت ثواب ہے دوسری بات یہ ہے، حق صاحب کتب کا
بہت ہو جب کوئی شخص اس مدرسہ کا آپکے پاس جائے اسکی رفاہ
حاجت میں سعی کریں اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ترقی روز افزوں تمہارے نصیب ہو علم
حاضرین مدرسہ کی جانب سے سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام خیر الختام

سینت الیسواں خط

عربی نظم کی تحریر چھپاؤں میں نہ لپکتا کہ حرف کلمہ کا قیاس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدست شریف نیراس الاویہ
مولوی سید عبدالعزیز صدیقی دام بقیہ بعد السلام علیکم و
رحمتہ اللہ وارضی بادی خیریت نامہ رسیدہ پیش کردانیہ تحریر عری
ایشان دیدم نشر و پذیر و نظم پر جوش است الا چندے مشق
باید کہ او بار نہ مانہ بروے حر فکیری نہ نمایند اگرچہ نزد فقیر بسیار
شستہ زبان است الا مشق خرد سال است قصیدہ کہ بر طرز
غیر وانی نوشتند و بروے اعتراضها نمودند خوبست رفاہی
شاعر عرب را کہ ستودند نمی دانم کہ از کلامش چہ لطفیا
یافتند اگرچہ وے کہنہ مشق است الا بلاغت ندارد و فصاحت
و بلاغت انشا و از را لازم و ملزوم است در زیادہ چہ نہ لیم۔
والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و شتم

کتاب نذیر المتبدین خوب است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز طالب حسنین سید محمد نذیر حسین بخدست شریف نیراس الاویہ
والکلمات حبیب الفقرا عزیز العلماء اعز سید عزیز احمد
الشہیر مولوی عبدالعزیز رضوی الصمدی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وارضی
و رحمتہ اللہ و برکاتہ و مغفرۃ ہویدا باد راحت نامہ شکامہ نامزد
فقیر کردہ بودند و وصولش مسرور و موافق و مست و ادب
لے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

مبالغہ کہ از بہر ہمدردسان خوشین رسانیدند احسان بجان دعا
گو کے خود و طلبہ نمودند (بارک اللہ فی عمرک) از حالات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدست شریف نیراس الاویہ
مولوی سید عبدالعزیز صدیقی اللہ تعالیٰ تمہاری تھا کہ داکم رکھے بعد السلام
علیکم ورحمتہ اللہ کے واضح ہو خط خیریت کا ماسرور کیا تمہاری تحریر عری
دیکھی نشر مرغوب خاطر اور نظم پر جوش ہے مگر چندے مشق کی ضرورت ہے
تا کہ ادیب لوگ حر فکیری نہ کر سکیں اگرچہ فقیر کے نزدیک زبان بہت شستہ
ہے لیکن مشق بچوں جیسی و قصیدہ جو کہ شیر وانی کے طرز پر لکھا اور اس پر
اعتراضات کی ہیں بہت عین تعلیقات شاعر عرب رفاہی کی آپ نے کی
میں نہیں سمجھتا کہ اس کے کلام سے کیا لطف اٹھایا اس کا
کلام تو کہنہ مشق ہے مگر بلاغت سے خالی ہے۔ حالانکہ فصاحت
و بلاغت انشا پر داندوں کے واسطے لازم و ملزوم ہے۔
زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام خیر الختام۔

اڑتالیسواں خط

کتاب نذیر المتبدین کے بارے میں ستھان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز طالب حسنین سید محمد نذیر حسین بخدست شریف نیراس الاویہ
محبوب فقرا محب علماء اعز سید عزیز احمد مشہور مولوی عبدالعزیز
رضوی صدیقی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وارضی
برکاتہ و مغفرۃ کے واضح ہو تمہارا خط فقیر کے نام وصول ہو کر باعث ازبوار
خوشی ہوئی۔

لے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

جو روپیہ کہ آپ ہم سب کی واسطے بھیجا احسان حال پر دعا گو کے
و طلبہ کے کیا (اللہ تمہاری عمر میں برکت دے) دریافت حالات

اگر خصوصاً اندرستی عقیقہ فرخود سلہما، نو مستند مطلق قدیم
بعد فرغ مشاغل خدمت خود انہماک ایشالی جانب علوم دین و دنیا
کتاب و سنت، دیگر وسائل گوش زوایں بوریا نشین شد اللہ شہ
زادہ حضرت دہلے دانہائے شفا و شہ راوی پوری بمن رسانیدند ذائقہ
ام افروز صناعہ اللہ حبیبوں زین پیش احب مراد
نذیر المبتدین فرستادہ بود ندین اولیٰ اجر یا معان کمال یم
کتاب منقولہ را ماسیاب ہفتم ص ۱۰۰
عمرت دراز باد کہ کارے نمودہ -

تحریرین و مطالب دین نشین طرز منظرہ بسیار ہیں۔ اولہ حکم دہرین
مفہم را چہ ستایم او تعالیٰ شانہ قابلیت شمار روز افزون کناد و روحی ندک
خصوصاً را پا سخ مسکت و جواب کا سر اسنادن پیش کردن کار
عبد العزیز است جائیکہ از معقول و کلام اجوبہ خویش را پر زور کردند
ندرتن بس صرف کردند این طرز جدید را استواری یاد و عزیزم دانش
کہ معنون این طامس الاسم و دارس الرسم نمودند محفوظ شدہ پندیم
الانزمیم کردہ ام نذیر المبتدین لقب بہ عزیز الموحیدین
خوب میدانم کہ بر اصرار خود ہر وقت مستعد باشند صدائے پیر
ہستاد سالہ را نخواہند شنید الا اطاعت شیخ پیر خود ضرور واجب
میدانند اگر پندیرند منت بجا نم نہند بجا کہ اشارہ کردہ ام مکرر
باید دید ہرگز بتصور نیارند کہ خط کشیدہ ام بلکہ ہدایت مصلحانہ
ہست کہ اورا خوب می فہمند رسالہ بزم میلاد جزو رسالہ
عزیز الموحیدین کہ دم اوراد و مجلدی در آورند مضامین دلچسپ و
قاعدہ التقاط از بس نادراست عبارت اروم ہماست کہ بار
تثانی کردہ ام۔ حالات ابن وحیہ و مظہر اربعی خوب بنگارش
آوردند (جراک اللہ بعقیقہ سلہما باید گفت کہ برائے ایشان
وحائے تزیید ایمان و تقاریر کثرت اولاد و مال بر زبان این دعا گوئی

وہاں کے خصوصاً صحت پابی سے عقیقہ سلہما کی تحریر طابیت و شفی
ہوئی اس بوریا نشین کے سستے میں آیا کہ کار متعلقہ سے فایز ہو کر
ساری توجہ آپ کی درس تدبیرین بور علوم دین خصوصاً کتاب و سنت
میں مصروف و مبذول رہتی جو اللہ عز و جل فرستادہ دانہ شفا و شہ
راوی پوری پہنچ گئے ماسا را اللہ خوش ذائقہ ہے اللہ تعالیٰ تمہاری
حیاء کو دو چند کرے قبل اسکے نذیر المبتدین کا رسالہ بھیجا تھا
اول سے آخر تک غائر نظر میں معائنہ کیا پوری عبارت کتاب منقولہ کی پا
ص ۱۰۰ - عمرت دراز باد کہ کارے نمودہ -

عبارت چہت دین نشین ہر منظرہ کا طرز بہت بہتر ہے عمدگی و لائق
دہرین کی کیا تعریف کروں اللہ تعالیٰ احسانہ تمہاری قابلیت کو زیادہ کرے
میری جان تمہرے قربان ہو مخالف کو جواب مسکت و دندان شکن دینا
عبد العزیز ہی کا کام ہے جس جگہ معقول و علم کلام سے اپنے جوابات کو
قوی و مضبوط کیا ہے بہت ہی ندرت سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ
اس طریق جدید کو استحکام بخشے عزیزم کتاب کے نام کو کچھ گنام کے
نام سے معنون یعنی شوب کیا ہے میں نے بطیب خاطر اس کو پند کیا
لیکن کچھ ترسیم کر دی جائے یعنی نذیر المبتدین لقب بہ عزیز الموحیدین
میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم اپنے اصرار پر مجھے رہو گے اور اللہ الاشی
سال کے بڑھنے کی ہرگز نہیں سنو گے مگر تابع داری اپنے شیخ پیر کی ضرورت
جانو اگر بصحت قبول کرو گے احسان مجھ پر ہو گا جہاں جہاں میں نے
اشارہ کیا ہے اسکو لکھ دو کچھ اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ صرف خط
کھینچا ہوا ہے بلکہ ہدایت اصلا حانہ ہے اسکو خوب سمجھو۔ رسالہ بزم
میلاد کو رسالہ عزیز الموحیدین کا جز بنا دیا اسکو ایک جلد میں لکھیں
مضامین دلربا اور طریق انتخاب عبارت کا بہت نادر ہے۔ آپ
کی اردو کی تعریف میں بارگزیں ہوں ابن وحیہ و مظہر اربعی کے
حالات کو اچھے عنوان سے لکھا اللہ تعالیٰ جزا دے اعلیٰ سلہما

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ کا خط پہنچا لفظ عزیز العلماء
پر بن کر مخفوں نے اعتراض کیا ہے اہم اعتراض بیجا ہے سو فرمایا
انکے دماغ پر غالب ہے عرف الفاظ لقب ہوتے ہیں کہ واقعی حال کو
واضح کرے چنانچہ اگلے پچھلے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی طریقہ
برتا ہی جیسا کہ بحر العلوم و سراج العلماء و ضیاء الفقہاء وغیرہ ان
الفاظ اضافیہ کو بادشاہی خطاب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ اس
زمانہ میں کسی قسم کا خطاب عاملوں کے واسطے مقرر ہوا ہے
شیوخ و اساتذہ کا برابر دستور رہا ہے کہ مال محبت و شفقت سے
لاق و مستود طلبہ کو واقعی اوصاف کیساتھ دیکھ جہاں بیجا
توصیف نہ ہو، لقب و متصف کیا کرتے تھے اور بے جا تعریف
و خلات واقعہ مدح اس غریب خانہ کا طریقہ نہیں ہے کعبہ باللہ
شاہین شاہ کی طرح کی چوٹ پہننا ہوں کہ تم بلاشبہ عزیز علماء
و عزیز المحدثین ہو اور ہمیشہ یہ الفاظ ہمارے نام کا جزو کر کے
کہوں گا۔ والسلام خیر الختام

۴ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ بمجرہ اندلی

والفضائل عزیز و افریقہ عزیز العلماء رحمہم اللہ علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہوا کہ نامہ ایشان رسید کہ
مخفائی کہ بر لفظ عزیز العلماء اعتراض کیا کردہ اندیشا است بلکہ
نامہ ہی بردماغ اوشان مستولی است این الفاظ عرف لقب
است کہ حالت واقعی را با ظہار می آرد چنانچہ علماء سلف خلف
رحمہم اللہ میں شعرا اختیار فرمودہ اند بحر العلوم و سراج العلماء و
ضیاء الفقہاء وغیرہ این الفاظ اضافیہ را از خطاب شاہی
تعلق نیست و نہ بایں زمان خطابے برائے علماء مقرر شدہ است
شیوخ و اساتذہ طالبین را سخن را ہمارہ بفرط ہر پروری در
سخنی و جہر شناسی خواندہ اند کہ در ان تکلف و بیجا ستائش
را در غایت چرا کہ بیجا ستائی و لاف و گداز خلالت
واقع گفتن آئین این غریب خانہ نیست کعبہ باللہ شاہین شاہ
با اعلان منادی میدہم شما لاریب عزیز العلماء عزیز المحدثین ہستند
و ہمارہ این الفاظ جزو نام خواہم نوشت والسلام خیر الختام
۴ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ بمجرہ اندلی

مکتوب پنجاب

بسفارش اجراء وظیفہ و علوفہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بحمدت عالیجناب نواب صاحب مجمع تضاف و نفع فاضل جامع الحسنات و الکالات جناب نواب

لے بندہ خادم فقیر فقیر عبد العزیز رضوی باشندہ صمدن و عن مکتوبات ۱۲ منہ لے خوشاطالعہم کہ آقا و مری و قدور ان خدام بایں الفاظ مرخص
فرمودہ بذمہ عیار سانیہ تہ مرا خطاب عزیز العلماء یا عزیز المحدثین کافی است کہ مقابل دے دیگر خطابات را نمی پسندم درین خطابات تا نزد گیم محفوظ خواہد ماند کہ متضرع
توانم کرد ۱۳ عزیز خادم لے یہ خط حضور کا جہری ہے و خطلی نہیں ہے ورنہ ایسے الفاظ ہوتے اور عبارت یہ ربط ہوتی کوئی شخص لکھا کے لے آیا اور
آپ کی ہر کرالی حضور کی عبادت چست و فصیح و بلیغ الفاظ میں ہوتی ہے لے ۱۲ منہ

مولوی صدیق حسن ٹھٹھا صاحب سلمہ احمد ذوالمنن عن الثقل والحن بعد السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے خدام والا ہو کہ
کہ سابق سلسلہ ہجری میں گذارش کی تھی کہ حبشہ شہد شفقۃ علی خلق اللہ تعالیٰ سرکار سے وظیفہ انجمنہ جناب مولوی قاضی محمد شریف الدین
صاحب مرحوم کا مقرر فرمایا جاوے چنانچہ آپ نے بزمید عتایت دہرانی مجھ کو تحریر فرمایا تھا کہ مجھ کو پس ماندگان قاضی صاحب
مرحوم کا خود بہت خیال ہے ہر امر وقت پر موقوف ہے آئندہ خیال رکھوں گا پس گذارش یہ ہے کہ آپ نے جس قدر پس ماندگان
قاضی صاحب مرحوم کی پرورش فرمائی اسکے وہ لوگ شکر گزار ہیں اور یہ لوگ آپ کے خیر خواہ اور دعا گو ہیں جو کہ سرکار والا سے اکثر
دعا گو یہ تنخواہ مناسب بلا اخذ خدمت و بلا استحقاق فیضیاب میں اسی طرح وظیفہ نقد شہی روپیہ ماہواری زوجہ قاضی صاحب
مرحوم و مغفور مقرر فرمایا جائے تو اللہ تعالیٰ ہمت مستعار بوجہ احسن بسر ہوگی اور آپ کیلئے اللہ کا رعایتیکے حق میں دعا دیں گے مناسب
کہ مقتضائے کرمیہ غور اور خوش فکر دربارہ تقرر وظیفہ سرکار سے فرمائیں آپ کو موجب و باعث اجر عظیم عند اللہ الکریم ہوگا قطع
نظر اسکے وہ سخت بھی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اکثر ملازموں کے ساتھ رعایت بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ اہلیہ مولوی عبدالہاری مرحوم
کے پندہ مدعیہ ماہوار مقرر ہوئے ہیں پس گذارش میری یہ ہے اور آئندہ ہے کہ آپ ضرور خیال فرما کے بندوبست وظیفہ مناسب اہلیہ
جناب مولوی صاحب مرحوم کا سرکار کیسے یا اپنی ڈیوٹی خاص سے فرمادیں گے اسکی پذیرائی میں رعایت خاص میرے حال پر
ہوگی اور آپ کو اجر عظیم ہوگا اور مولوی شمس الدین سلمہ قرضہ داری آٹھ سو سو روپے کی وجہ سے نہایت زیر بار ہیں اسوجہ وہ تنخواہ مقرر
اخرا جہات رزق سرور الگ کافی نہیں ہوتے ہیں۔ فقط زیادہ والسلام خیر الختتام۔

سید محمد نذیر حسین
۱۲۸۱

مکتوب پنجاہ ویم

بسفارش منشی احمد حسین بزاز زادہ مولوی محمد رضا مہاجر مکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد لله رب العالمین والصلوة علی سید المرسلین اما بعد عرض حال فقیر حقیر محمد نذیر حسین دہلوی بنجدت
فیضہ رحمت محب العلماء المہاجرین مخلص الطلبة والمسلکین حامی دین مبین خاتم النبیین السخی وصاحب الخیرات مولانا واولئنا جناب
نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب جزاکم اللہ فی الدنیا والآخرة وفتح بارک اللہ کہ خیریت سے ہوں اور صحت و سلامتی میں
ذات ستودہ صفات کی ہمیشہ غماں و جریاں رہتا ہوں باعث تصدیعہ دہی یہ ہے کہ حامل رقیہ ہذا منشی احمد حسین بزاز زادہ
مولوی محمد نصاریٰ مہاجر کہ منظم مرد صالح و دیندار وصاحب العیال و انتہا داری میں بوجہ بیکاری و کثرت عیال داری مبلغ چار سو
روپے کے مقروض ہیں اور کوئی صورت ادائے قرضہ و سبکدوشی بسبب نہونے کسی قسم کی آمدنی کے معلوم نہیں ہوتی ہے سخت
پریشان و حیران ہیں اور کسی سے سوال بھی نہیں کرتے ہیں شب و روز باعث قرضہ بخوت آہی وہ نالان و گریاں رہتے ہیں کیونکہ قرض
کا بہت بڑا وبال ہے اور سخت دعیہ آئی ہے اسلئے میں سفارش کرتا ہوں کہ منشی احمد حسین مذکور کو زر قرضہ سے نجات و خلاصی لا

جو کمون و شکور فرما بیگا اور عند اللہ ما جو ہو جائے گا وَاَحْسِنُوا اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ؕ وَانْفِقُوْا فِی اللہِ فَاتَّ
رَقِبَہٗ اود موانق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان فی غَوٰی اَکْبَرِہٖ کَانَ اللہُ فِی غَوٰیہٗ وَ مَنْ یُسْرِ عَلٰی مُعْسِرٍ یُسِّرْ
اللہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ بِحَسْبِہٖ وَ قَدَرِہٖ بطور نفقہ ما ہواری از مذکورہ و خیرات مقرر فرمادیں جس طور سے ہو سکے زرق و
عالم رقیبہ ہذا کے امداد فرما ہے ہو جب قول سبحانہ تعالیٰ وَ فِیْ اَمْوَالِہِمْ حَسَنٌ مَّعْلُوْمٌ لِلْمَتَّکِلِیْنَ وَ اَحْسِنُوْا زَیَادَہٗ و السلام مع الاکرام

بہر سید محمد ندیر حسین

ماونواں خط

ناجائز ہونا سفر کا سوائے مساجد ثلاثہ کے اس
تحریر کی نسبت ستھان فرما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلام اعزى اجی مولوی
مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی - اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہر من انتظار میں خط آپ کا
پہنچا جو مضمون کہ سفر زیارت قبور کے ناجائز ہونے پر مثل ہر ایک
موتگیر - اجیر - وکن پور وغیرہ کے لکھا ہے بندہ کے علم میں قابل
اعتراض نہیں ہے عنوان فائست سے رد بدعت کا کیا اللہ تعالیٰ
تمہاری عمر میں برکت دے میں مختصر تحریر کرتا ہوں جن اب
سعید الخندری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا تشدوا الریح والرحال الا الحائضہ مساجد مسجد
الحرام و مسجدی و مسجد الاقصیٰ تو اسطے زیارت کے
مقام متذکرہ بالا جانا خالی خوف گناہ سے نہیں کیونکہ اگلی امت
کوہ طور و مزار حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ مقامات پر نظر حضرت
نواب کے سفر کرتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سوائے تین مقامات کے تو اب کی نیت سے جانا منع فرمایا ہاں
شہر و دیہات کے قریب جو گورستان ہے وہاں سنت دینی

مکتوب پنجاہ دوم

باستحسان تحریر عدم جواز سفر بحر مساجد ثلاثہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد ندیر حسین بخدمت عزیز العلام اعزى اجی مولوی
سید عبد العزیز صاحب صمدی سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشان بعین انتظار رسید تحریریکہ
در عدم جواز سفر زیارت قبور پر ان کلمہ - موتگیر - اجیر - وکن پور
وغیرہم وغیرہم نوشتہ اندہا نسبت بندہ قابل اعتراض نیست
طرد و رد بطریق استہ نمودند بآس کے اللہ فی عَمْرٍا مختصر
می نگارم عن ابی سعید الخندری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشدوا الریح والرحال الا الحائضہ
مساجد مسجد الحرام و مسجدی و مسجد الاقصیٰ -
میں برائے لکنہ متذکرہ بالا اجیر وغیرہ - روقیلہ ازیں رفتن خالی
لذہ و غدہ نیست چرا کہ اہم سابقہ برکہ طور و مزار جناب عیسیٰ علیہ
السلام از مزار ہا سفر نمی نمودند ہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحر
اناکن ثلاثہ بہ نیت اجرا و ثواب رحلہ را منع فرمودند البتہ مگر و تائیکہ
قریب قریب و شہر بطریق سنت رفتن و دعائے مغفرت نمودن و موت
عیش بیاد آوردن و مرثیہ حسنات است چرا کہ درین امور ہے

رفتنی از مکاید و نیاز دوان حاصل میشود و دین باب تحریر
 مفتی صدر الدین خاں مرحوم و مباحث فقیر باید دید تحریر
 انحرز بطر و بدعه و نصرة سنت همطز شیخ الاسلام امام ابن
 تیمیہ یافتیم ستائش بر ستائش چه بلکه دعا میکنم که اللہ
 جلشادہ روز افزون ترقی علم و عمل و عمر و روزی کناد زیاده و
 السلام خیر الختام ہر رزیع الاخری ۱۲۹۵ ھ ہجریہ از دہلی
 از بندہ راجی مغفرت سید شریف حسین بعد سلام مستنون
 آن حکم تحریر بسیط کہ بعدم چو از سر نہ کردہ بالا نوشتہ اند باز
 ارسال فرماید دیگرال ہم مشتاق ہستند خدم جناب والد
 ماجد را طر تحریر کن مہربان بسیار خوش می نماید اکثری فرماید
 کہ از تازہ شاگردان و معتقدان بہین است کہ بقاب انشا
 پردازی مدح تازہ درو میدہ و گاہی فرماید کہ طر تحریر
 عبدالعزیز صمدی ر بودہ و ہمگن ال را تمہید ست کردہ
 و بسیار از بسیار محفوظ شدہ بکرات و مرات
 خطوط آن مہربان بھلا حفظ مے آرند -

پر جانا اور دعا معفرت کی کرنی اور اپنی موت کو یاد کرنا باعث اجر و
 ثواب ہے کیونکہ اس فعل سے بے غفنی دنیا کے فانی سے حاصل ہوتا
 ہے (اس باب میں جناب مفتی صدر الدین خان صاحب مرحوم کی تحریر
 عاجز کے مباحثہ کو دیکھنا چاہئے) ۱۲ کی تحریر رد بدعت و انابت
 میں ہم قالب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہاتھوں لکھی
 تعریف کیا کروں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جنتانہ آپ کی دلدلی
 و رات چوگنی ترقی علم و عمل و عمر کی نصیب کرے زیادہ و السلام
 غیر ان تمام مورخین الاخریٰ ^{۹۷} مسلم ہجریہ از دہلی ہندہ معفرت کا امید
 سید شریف حسین بدو سلام مسنون کے منقش ہے آپ نے جو تحریر سفر
 مذکورہ بالا کے ناچار نہ ہوئے ہیں از قلم فرمایا ہے اسکی نقل ارسال فرمائی
 کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس تحریر کے دیکھنے کے مشتاق ہیں جناب
 حضرت والد ماجد صاحب کو آپ کی تحریر کا طرز بہت پسند ہے اکثر فرمایا
 ہیں کہ نئے شاگردوں میں سے میرے ہی ایک شخص ہے جس نے کہ انشا
 پرداز کی کے قالب میں جدید روح پھونکی ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ میرے
 طرز تحریر کو عبد العزیز صمدی نے اخذ کر لیا اور وہ سب کو منقش کر گیا
 اور اکثر خوش ہو کر آپ کے خطوں کو مکرر ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں ۔

با طهارت مستر قلبی از ترقی منافی اتصال دل پسند و دل ناپسند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدًا وَآلَہٖٗ وَسَلَّمَ
 السلام علیکم واضح ہو کہ تم تحصیلدار ہو گئے بہت اچھا ہوا انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی ترقی تمخواہ میں ہوگی مگر ویانت داری و خدا ترسی سے تم
 زیادہ کام لینا۔ کسی کو بے وجہ نہ سستا انشاء اللہ حلائے نے جب ہزار ہا انسانوں پر تم کو حکومت دی تھی ان کو مثل اپنے سمجھو تم میں
 کوئی فضیلت نہیں ہے صرف خدا کا فضل تم پر ہے جو لو کام چکا ہے اُس کا رنج نہ کرنا چاہئے ابھی تمہاری کیا عمر ہے شاید چند
 سال ڈاڑھی میں آئے ہوں گے۔ مجھے تمہارا عقدہ اور عید باری ہر وقت یاد آیا کرتی ہے پس اپنے ماتحت اشتیاق سے یہ حد درجہ پاس

حفاظ کا برتاؤ کرنا چاہتے اور غصہ نہ کرنا چاہتے اگرچہ یہ تمام منشأ لڑکپن کا ہے اور شروع عمر میں تم نے حکومت پائی ہے۔
 مجھے خوف ہے کہ لغزش نہ آجائے کبھی پہرہ دروازہ پر نہ رکھنا اہل حاجت کی خوب سنا چاہتے (دیکھو) مرزا نصیر الدین بھی جیلد
 ہے مگر فسوس کہ اس خانہ لان فقر نشان کی پیروی بھول گیا اب ملیا میٹ ہونے کو باقی ہے میں نے بھی اس سے ملنا چھوڑ دیا۔ میں بھی
 ایام طاب ثانی میں کوڑا ہو کر تمہارے اسی علاقہ سے گزرا تھا تم نے لکھا ہے کہ موضع خواجہ بھول کے قلعہ کی مسجد میں کوئی یادداشت
 درود فقیر کی تعلیم فقیر تحریر ہے بیشک ہوگی ذرا اسکو کسی وقت پڑھ کر نقل لے لینا جس کے ماہ و سہ ماہ وغیرہ دریافت کر لینے تم کو
 آگاہی ہوگی میں ایک ٹیوٹر تھا ایک طابع علم بھی میرے ساتھ تھے شوق کتاب بینی اسوقت زیادہ تھا اور تمہاری طرح غصہ وری جلد بازی
 بھی مجھے زیادہ تھی اب کیا ہے فقیر ٹھنڈا ہو گیا تم بھی عمر زیادہ پاؤ گے عیال کا بوجھ زیادہ ہوگا یہ سب اس واک طاق پر رکھے رہ
 جائیں گے میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ یکصد و پنجاہ روپیہ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے خدا برکت تمہاری کمائی میں دے دے
 سب لوگوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی کچھ حساب بھی مدرسہ کا طے کر دیا گیا اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہارے
 بچے عبد الحمید کو زندہ و تابع شریعت رکھے ایک اور امر قابل یاد و لحاظ ہے بخوبی یاد رکھا رہے کہ کبھی تعصب سرکاری مشاغل
 میں نہ کرنا اور کبھی الفاظ و لفظن کسی سے نہ کہنا اور نہ کسی کام کے نہ رہو گے فقیر کو یہ امور ناپسند ہمیشہ سے ہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاب چہارم

بدریافت خیریت۔ بشارت اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از فقیر عاجز سید محمد نذیر حسین بخیریت نبراس اللہ یار عزیز العلما سید عبد العزیز رضوی صمدی و ثقہ اللہ
 بخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مدت سے خط نہیں آیا ایسے منہمک مشاغل میں ہو گئے کہ خیر طلبوں کو اپنی خیریت
 بھی لکھا چھوڑ دیا اللہ تم کو توفیق بخشے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ تم کئی لڑکوں کی انگلیاں پکڑے آرہے ہو اور چند بچے تمہارے
 پیچھے پیچھے ہیں یہ خواب منجہ نتایج حسنہ ہے اور تعبیر اسکی کثرت اولاد کے ساتھ ہے اللہ جل شانہ تمہاری پیروی تمہاری اولاد کو
 بخشیدگا اور میں بھی ضرور دیکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی مسجد کے سامنے تم کو آتے دیکھا ہے اور تم اسی جگہ آکے بیٹھے ہو جہاں
 تم نے ایک مرتبہ سنن ابوداؤد پر بحث شدید کی اور میرا کہنا مانا دو شری مرتبہ التھیہ پر تم نے حملہ کیا تیسری مرتبہ اتقان پر بھی بحث

ملہ مسجد محلہ حضرت قوم نیا بیان کی ہینگانگ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی کے ساتھ آجنگ شہر ہے اور دس مدرس کا سلسلہ تفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور سید حضرت
 حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متصل تربیت گاہ ذات مدرسہ تدریس ۱۹۳۹ء میں افتتاح کی گئی جس میں عزیزین شہر کی صاحبزادیاں بڑی تعداد میں مدرسہ منظر شدہ صوبہ تعلیمات چلی سرکار
 میں تعلیم دینی و دنیوی حاصل کر رہی ہیں اور ایک کتب خانہ تدریس عاتقہ حضرت میاں صاحب کے نام نامی کے ساتھ ۱۹۳۷ء میں افتتاح کی گئی ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ کتب
 و احیاءات و مختلف رسائل سے بلا تفریق عقاید ہر قوم و ملت بکثرت مدد حضرت شائقین مستفیض ہو رہے ہیں۔

شہید کی اور دکھائے جس کو میں نے قبول نہ کیا اگرچہ بھی مرتبہ تم کو راضی کرنا پڑا اس واسطے کہ تم پر سرحق تھے اور تم نے تفسیر میں بائیں سلف صالح کے مطابق پیدا کی تھی۔ یا اللہ اس تحریر کو درجہ قبول کا دیا جائے۔ آمین آمین۔ اپنی عقیقہ پہلا اللہ تعالیٰ کو میری دعا کہتا اور نصائح میری جانب سے اتباع کتاب و سنت کی کرنا وہ ایک عالم درویش کی بیٹی ہے اس میں تم سے زیادہ رجوع و میل خاطر ہوگا لہذا اُس کو کسی وقت مکر نہ کرنا۔ والسلام خیر الختم ام۔

مکتوب پنجاہ و نہم

اتباع سنت و اشاعت کلمۃ الحق بایہ کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بندہ عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخد مت مہربان اشرف علیاں صاحب بہتوری بعد السلام علیکم یہ عاجز عرض کرتا ہے آپ کی ہمت لائق تعریف ہے کہ باوجود کم علمی کے سعی نسبت اعلیٰ کلمۃ الحق کی فرما رہے ہیں اور کچھ معقولات ہی کے پڑھنے سے دیندار نہیں ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے معقولات اور اہل کلام تھے محض کتاب و سنت کی اتباع سے ان کی نیت اور قلب روشن تھے آپ نے تامل میں جس مسئلے میں الجھا و پائیں مجھے ضرور آگاہ فرمائیں فوراً آپ کی تسکین کروں گا اگر خلاف مزاج نہ تو آپ اپنے تحصیلدار صاحب سے تشفی کر لیا کریں میرا یہ خط اعززی مولوی عبد العزیز صدیقی کو دکھا دیجیگا وہ سب کام اپنا چھوڑ کر آپ کی طرف توجہ خاص کریں گے میں نے اس سے پہلے انکو لکھ بھیجا ہے کہ آپ کے مدارات و مواضع میں وہ انشاء اللہ تعالیٰ درمیان نہ کریں گے بلکہ وجہ معیشت کی توسیع میں بھی وہ سعی کامل کیا کریں گے آپ بے تکلف روزمرہ و جو اسکے لئے کا وقت ہو تشریف لیجا کریں ان کو حاکم نہ سمجھئے اور ان کو اپنا بھائی تصور کیجئے میرے جاننے والوں میں اللہ تعالیٰ نے جو اسخ العقیدہ ان کو پہنایا ہے وہ اخلاص ہرگز کسی میں نہیں نے اب تک نہیں پایا ہے آپ کے بھائی کو وہ ضرور نوکر کرادیں گے یہی خط دکھا دینا کافی ہوگا محض سفار نامہ کے لئے یہاں آنا ضرور نہیں ہے اسے بھائی صرف محمد نذیر حسین کی طرف سے پیغام عبد العزیز کے لئے کافی ہوتا ہے۔ والسلام۔

چھپنواں خط

کتبائیں پہنچیں۔ سید عبد العزیز کی سفارش کی گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخد مت شریف نواب صاحب جمع الحسنات والکمالات مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

مکتوب پنجاہ و ششم

بسفارش سید عبد العزیز صدیقی۔ رسید کتب موصولہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت شریف نواب صاحب جمع الحسنات والکمالات مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

خان صاحب سلمہ اللہ ذوالمتن عن الحوادث الحزن والحن بعد
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی یاد چند کتب دو
درجہ و چار درجہ از دور رسید بشایقین دادہ شد خدا اجر جزیل
بآں صاحب داد کہ ازین سبیل اشاعت دین حقہ می باشد شنیدہ
شد کہ آن صاحب را تجتس و تقیتش عین الانسان است جز اکم
اینہم بہبود سرکارو عامہ برابا است چہ کہ مردم دیانت دار و عفا
کردار و قدر دان و سہ نایاب بالضرور اکثر اصحاب باسترزاق
رسیدہ خواہند شد الا صفت ہیہ معدوم - یا و دارید کہ در
ضلع فرخ آباد و قنوج آبادی قدیم است غالباً از آنجا قصبہ
چھپرا منو بسافت شانزدہ و مہفہ کردہ باشد و قصبہ مذکور
لب شامراہ دہلی واقع شد رتیس قصبہ قاضی محمدیہ الدین تھا
مفقور بسیار ہمان نواز کریم النفس انسان بودند و برادران
قاضی مرحوم ہم شہ نیست بودند جناب مولوی اولاد حسن صاحب
در آنجا فروکش می شد تہ بہمانداری و خدمتگذاری جناب ممدوح
سرگرمی نمودند و ہم آن صاحب در آنجا چند کے بسر بردہ اند
فقیر بآدان شباب در آنجا رسید قاضی صاحب برادران
عالیشان موصوف احسانا نمودہ اند قاضی صاحب را نواسہ است
ماشاء اللہ و فطنت و فراست رتیک معاصرین و در علم و فنون
غیرت حاسدین نامش مولوی سید عبد الغفر صمدی است
و صمدن مابین راہ قنوج و چھپرا منو واقع شدہ ان موضع
ہم ویدہ ام پدر موصوف الیہ دپٹی منظور احمد سلمہ رئیس محسود
اقران استند مولوی سید عبد الغفر یا ام کم عمری محض
بفضلہ ایمانداری و دیانت تحصیلداری یافتہ اند ماہ ماہ
از تحصیل و علم از چھتری ذائق حاصل می شود نظم و لہذیر
و نشر و برابا اسنہ مختلفہ شائع کردہ اند اگر طرز آں یہ بیند

خان صاحب اللہ تعالیٰ مصائب و غم کے حوادث سے سلامت
رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہوار
کتا میں دو درجہ و چار درجہ آئیں شائین کووی گیس اللہ تعالیٰ
اجر کامل آپکو مرحمت فرمائے کہ اس درجہ سے اشاعت دین
حق کی ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو تلاش قابل و لائق آدمی کی
ہے رحراکم اندر یہ سب بہترین خیالات بہبودی ریاست و عام
رعایا کے واسطے ہے آدمی دیانتدار ممدوم اور انکی قدروان مغفوری
اگر چہ اکثر لوگ تلاش کووری کی غرض سے آپکی خدمت میں پہنچتے ہوتے
لیکن ادصاف حمیدہ سے خالی و میرا آپکو معلوم ہوگا کہ ضلع فرخ آباد
و قنوج کی آبادی قدیم ہے اور وہیں سے چھپرا منو سولہ سترہ کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے اور قصبہ مذکور شاہ راہ دہلی پر واقع ہوا ہے قاضی
محمد بدالدین صاحب اس قصبہ کے رئیس بہت ہمان نواز فرخ دل
آدمی تھے قاضی صاحب مرحوم کے بھائی اور سب مقدمات لوگوں سے تھے
جناب مولوی اولاد حسن و ماں قیام کیا کرتے قاضی صاحب جناب طرح
کی ہمانداری و خاطر داری میں سرگرم رہتے تھے اور آپ بھی کچھ دن
و ماں قیام فرمایا ہے۔ زمانہ شباب میں فقیر و ماں مقیم ہوا تھا
قاضی صاحب اور ان کے بھائیوں نے عاجز کو ممنون احسان کیا تھا
قاضی صاحب کا ایک نواسہ ہے ماشاء اللہ ہم عقل میں رتیک
ہمعصر اور علم و فضل میں غیرت حاسدین ہے ان کا نام مولوی سید
عبد الغفر صمدی ہے اور صمدن و میان قنوج و چھپرا منو کے واقع ہے
اس موضع کو بھی میں نے دیکھا ہے باپ موصوف الیہ کے دپٹی منظور احمد
رئیس و محسود اقران کے ہیں مولوی سید عبد الغفر کم سنی میں شرف خاندانی
کی وجہ سے عمدہ تحصیلداری پایا تحصیلداری میں مبلغ ڈیڑھ سو ماہانہ
ملنے میں اور مبلغ پچیس روپے ریشتری و تانق کے ملنے میں اور شہر و سخن
میں کافی مہارت ہے مختلف زبان میں نظم و نثر مرعوب طبع شائع

صدائے تحسین بلند نمایند و مصاییح تاریخیہ ہمارے عامہ پیدا
نمودہ و طرز تحریر ہم ندرت عجیب پیدا کردہ است کہ بر سرہ شاکر و ان
و طالبان من کسے این نعمت نیافتہ بے تصنع می گویم کہ تحریرش از ادب
سلف کم نیست عاقلان قدیش چه دانشمند گس غیبتاں سر خود بخارند
اگر مستحق و مناسب باشد از مغربی الیہ مراسلات فرمودہ بشاہرہ پیش
قرار طلبند و مجلس شورہ یا بندہ دست ریاست منصب معقول عطا
فرمایند نہ فقیر ہم خواہد نوشت و خواہم آنگاہید کہ بجناب سائی
سلسلہ تحریر جاری کردہ اید کہ منہج حسنات است چه کہ مولوی عبدالعزیز
حکام رس و متدین و متشرع و مہر و اعزیز عامہ بر یاد علاقہ
خویش مستند از مولوی الیہ چند رجند مصلح ملکی مدبہ اصلاح خواہ
آمدہ را کہ ازین شمع خراشی تصدیق دادہ ام معذور دارند چہ کہ خیر
خواہانہ بلا تخریک احدی نوشته ام والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم

استشارہ برائے ملازمت ریاست بھوپال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الاحکامات والکمالات اعزیز
العلماء مولوی سید عبد العزیز صمدی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نقل خط موصومہ فواہ صاحب ملاحظہ نمودہ
زیر کا د عہد فرمایند اگر چه شمارا حاجت نیست فاما مصلحت متین است
کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت فار و متشرع را بجز سے
نمی خیزد و نمی پسندد و تمام غماز حملہ می آرد ازین حرکات لایہیہ انہا
اصحاب فطنت دامن بر چیدہ می گیرند از پدر عالیقدر سلمہ ربہ ہم
استشارہ باید حسبت چہ کہ من بوزیا نشین را از مصلح ملکی چندانی

ستا و نوائ خط

ریاست کی نوکری ہے مشورہ کرنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الاحکامات والکمالات اعزیز
العلماء مولوی سید عبد العزیز صمدی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نقل خط موصومہ فواہ صاحب ملاحظہ نمودہ
زیر کا د عہد فرمایند اگر چه شمارا حاجت نیست فاما مصلحت متین است
کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت فار و متشرع را بجز سے
نمی خیزد و نمی پسندد و تمام غماز حملہ می آرد ازین حرکات لایہیہ انہا
اصحاب فطنت دامن بر چیدہ می گیرند از پدر عالیقدر سلمہ ربہ ہم
استشارہ باید حسبت چہ کہ من بوزیا نشین را از مصلح ملکی چندانی

نعلتے پست پسران خود را دعا خوانند و بعقیده سخی خویش از جانب
من دعا رسانیده فکریہ رسید مبالغہ گویند
لے خدایں عقیقہ دریاں دریاں با دواز بلا سے خدا
آمین تم آمین - والسلام خیر الختام -

مکتوب پنجاہ و ششم

سفارش سید عبدالغزیزاے ملازمت بمشامہ زریذہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از صاحب سید محمد زید حسین بخیریت شریف مرجع افتادگان و مجمع دلدوگان
جامع الحسنات و الکمالات نواب صاحب والا جاہ بہادر مولوی سید
محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اندوذا المن بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی با رعایت نامہ صادر شدہ زیاد
آری عالی احسان من شدم آنکہ در باب مولوی سید عبدالغزیزاے
ہست در سہ صد روپیہ ماہانہ موصوف ایہ را خسارہ ذریبان است
چہ کہ درین وقت ماہوار تنخواہ تحصیل و عقلہ از جبری و تاق
و دستا دیناے حاصل میشود اگر بسرکار عالی خواہند رفت عت
فیصدی دینی شست روپیہ ماہوار حق استحقاق ملازمت کہ
عبارتہ از پنشن انگریزی است دادہ خواہد شد پس برائے ترقی پانزدہ
روپیہ رفتن تنخواہ پسندید علاوہ ازیں از کا پور محمد بسیم ترقیب
است مردم دیانت و عزت پسندی باشد و در سرکار ہندوستانی
غمازی و فغانی بسیار فروغ پذیر است قرب وطن خویش با عزت و
حکومت بسر کردن متین ہمیشہ پسندی کند وطن غالب است کہ
مفرق ایہ را ایں مشاہیرہ منظور تنخواہ بود اگر چہ امر دوز ششم
و تحقیقہ پاسخ خواہد رسید خواہم نکاشت دیگرے آنکہ بلا شرف

کیونکہ مجھ بویا نشین کہ مصالح ملکی سے چنداں تعلق نہیں ہے اپنے
لوگوں کو دعا کہیں اور عقیقہ سخیہ کو اپنی میری طرف سے دعا کہہ کر مانگے
کی رسید کا فکریہ کہیں - لے خدایں عقیقہ دریاں دریاں
با دواز بلا سے زماں آمین تم آمین - والسلام خیر الختام -

اٹھا و نواں خط

تین سوٹا ہر ہونا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد زید حسین بہ خدمت شریف ضعیف و مخلصہ کشت
پناہ نیکی و کمالات کے جامع نواب صاحب بلند مرتبہ مولوی سید محمد
صدیق حسن خاں صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہر آپ کا خط موصول ہوا آپ کی یاد دہانی
کا نہایت ممنون و مشکور ہوا مولوی سید عبدالغزیزاے صاحب کے بارے
میں رقم تجویز کردہ یعنی تین سو کا مہینہ اسیں موصوف ایہ کا خسارہ و
نقصان ہے کیونکہ فی الحال دو سو کا ماہوار تحصیلداری سے اور چھپس
روپیہ در جبری سے ملتے ہیں اگر آپ کے دربار میں جاسے تو مبلغ ساٹھ روپیہ
ملازمت انگریزی کے قائم رہتی رکھنے کیواسطے دینے پڑیں گے اور صرف
بمبلغ پندرہ روپیہ ترقی کی عرض سے وہ جانا پسند نہیں کریں گے اس کے
علاوہ موضع صمدن کا پور سے قریب ہے دیانت دار آدمی عزت پسند
ہو کر رہے ہیں اور ہندوستانی دربار میں انکے بیٹے و بیٹھری کا بہت عروج
ہوا کرتا ہے اور دیندار شخص اپنے وطن میں عزت و حکومت کیساتھ
گدازن کو پسند کرتا ہے۔ گمان غالب ہے کہ ممدوح ایہ کو یہ مشاہیرہ
منظور نہیں ہوگا آج میں نے خط لکھا ہے جو وقت جواب آئیگا۔
آپ کو اطلاع دوں گا دوسری بات یہ ہے کہ ملازم انگریزی بلا

رضامندی کو رمنٹ کے دوسری جگہ بنا سکتا ہے اور استعفا دینا خلافت
 دانشمندی ہوں سرکاری انگریزی سے بذریعہ دُند صاحب بہادر ملاز
 کیلئے مولوی صاحب کو مستعار لے لیوں تو وہ جانے میں پس پیش نہیں کریں گے
 مگر صفائی مشاہرہ کی ہفت باقی ہے۔ والسلام خیر الختام۔

انستھواں خط

نوکری کو اسوقت بھوپال جانا مصلحت نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بہ خدمت نیکی و کمالات و فضیلت کے جامع مولوی سید عبد العزیز صمدی
 صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کیا کہ دونوں جہاں میں سلامت رکھے
 عاجز محمد ندیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر مہربان
 صاحب بھوپال کا خط آیا اسکا جواب لکھا گیا نقل روانہ کرتا ہوں ملاحظہ
 کرو اس بارہ میں انجام کار کو سوچئے کیونکہ سنہ میں آیا ہے کہ وہاں
 بیٹی میں خانہ جنگی ہے اسلئے نواب صاحب کے لواحقین و متوسلین کو روک دیا
 انلاس کا دیکھنا پڑیگا ماں اگر دونوں فریق آپس میں متفق ہو جائیں تو
 مضائقہ نہیں ہے مگر ایسی بات آپ جیسے شخص سے غیر ممکن ہے بندہ
 فقیر بھی پسند نہیں کرتا ہے اسلئے توقف کرنا چاہئے مجھے اپنی تحریر سے اذیت
 ہے شاہی ملازم بھی رعایا کی خاطر نہیں کرتا ہے والسلام خیر الختام

شاٹھواں خط

یہاں مولوی ادریس نہیں آئے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیر حسین بہ خدمت کرامی مولوی شمس الحسن صاحب اللہ تعالیٰ

گورنمنٹ (سرکار انگریزی) ملازم سرکاری تو اس وقت واستعفا
 وادان لازمہ ضروریست ماں از سرکار انگریزی بذریعہ لجنٹ صاحب
 ملازمت مولوی صاحب مستعار خواہند فرمودنا از رفتن پس پیش
 در میان نخواہد آمد الا ہنوز تصفیہ مشاہرہ باقیست والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاہ و نہم

ممانعت رفتن بھوپال برائے ملازمت ریاست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت جامع الحسنات و کمالات و الفضائل مولوی سید عبد العزیز
 صمدی صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارين از عاجز محمد ندیر حسین
 بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح و ہمدرد کہ رقمہ عنایت
 جناب نواب صاحب بھوپال رسید یا سخیں نکاح مشہد شد نقلش
 ملاحظہ باید فرمود دریں بارہ مال اندیشی را کار فرمایند چکہ شنیدہ میشود
 کہ در آنجا غلغلہ در میان دختر و مادر واقع است لہذا متوسلین نواب
 صاحب را بالضرور مقلی روخواہد و ماں اگر از ہر دو گروہ ساز باز کند
 مضائقہ نیست مگر انچہیں از ہر شادیانت و اذیت ممکن بندہ فقیر ہم
 نمی پسندد لہذا توقیف باید فرمود بلکہ از تحریر شامتفق ہستم کہ نوکر
 سلطان را خدمت رعایا ہرگز مطبوع خاطر نمیشود۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصتم

دریں جا مولوی ادریس نیامدہ اند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بگرامی خدمت و مطالعہ سامی مولوی محمد شمس الحسن

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مستنون واضح باور کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ شہا) دریں جاننامہ اند و فتنیکہ خواہند آمد خاطر داری
کما حقہ و دلجوئی نشان کردہ خواہد شد انصاحب ہر صورت دلجوئی
دارند۔ زیادہ والسلام خیر الختام مرنہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۲۵۵ ہجری

مکتوب نصرت و یکم

طرز تحریر خواست مگر سیانہ روئی تا ایضا قلب لازم است کہ در آن کسے نیاید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اراجہ سید محمد ندیم حسین بخیریت فرستاد عزیز العلماء احمد فی ادا
اللہ تعالیٰ استقامتکم علی صراط المستقیم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ہمید اباد و تحریکات یا فتم خسر شدیم قصیدہ غزلیہ کہ شعر
کیفیت مولوی فضل حق خیر آبادی مرحوم نوشتند خوب است الا طرز
دلائل غزراں مرحوم خواہد شد چند مقامات قلم کشیدہ شد غزلیہ تحریر
در بابا بد جانگزا اگر چندے مشق سخن خواہد ماند انشاء اللہ انشا
پردازی ایشان رنگ دیگر خواہد پذیرفت مرا کہ از خدمت علوم دین
سیما کتاب و سنت ضیق فرصت است و اموز و زبردس ۱۵ ربیع الاولیٰ
ہستند فقدان اطمینان است در زمرہ مار شدے دو جا ہے کہ
یا فتنہ انشاء اللہ العزیز ثمرہ خواہند یافت و بالضرورت پیر از
مباحثہ و تحریر این دآن ہلکتے خواہند داد۔ اجزائے منع تقلید پیش
ازیں رسید در کتاب شامل کردم کنوں ضرورت است کہ تاریخ شیوع
بدعات بر ہنگام ظاہر کنم لهذا انصاحب بکمال توجہ چند اجزاء
دریں باب بزرگوارند و پیش ما ارسال دارند حالات مناقشہ دیوبند و
قرآۃ ضا دیو رسیدند ازیں پیش الزمان من شنیدہ اند و تحریر نام
دیدہ اند از ہد ازیں چیزے نیست بیان کنندہ گذشتہ حالات را بطور

سلامت رکھے بعد سلام مستنون کے واضح ہو کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ آپکے) یہاں نہیں آئے ہیں جسوقت آئیں گے خاطر داریات آگئی
کی جائیگی آپ ہر طرح مطلق خاطر رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام
مرنہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۲۵۵ ہجری

اکسھواں خط

خادم ملیندی تحریر کا استحسان نصیحت با اختیار کہ نہ طریق پسند کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندیم حسین بہ خدمت عزیز العلماء احمد فی سیدھی راہ پر
اللہ تعالیٰ ثابیت و قائم رکھے بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
ظاہر ہوا پکا خط ملا غشی ہوئی قصیدہ غزلیہ جو مولوی فضل حق خیر آبادی
کے حال میں تحریر فرمایا ہے خوب ہے مگر مرحوم و فقور کے غزلیوں کی دل آویزی
کا باعث ہوگا اسلئے چند مقامات پر قلم زد کیا گیا اسے غزلیہ تحریر و دلربا جائے
نہ جاں گداز اگر کچھ دن مشق شعر و سخن کرے رہے گی آگئی انشا پر دلری اور
ہی رنگ پکڑے گی جھگو کہ علوم دین کی خدمت فاضل کتاب و سنت
سے فرصت کہاں ہے اور آجکل ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۲۵۵ ہجری میں جس سے اطمینان بقوت
ہے میری جماعت میں جو ہدایت و عزت آپکے حاصل کی انشاء اللہ العزیز
فائدہ اسکا آٹھائیں گے اور چھ پیر کو مباحثہ و تحریر سے ہمت دیں گے۔
قبل اسکے منع تقلید کے اوراق آئے تھے کتاب میں شامل کروئے لب
ضروری امر ہے کہ اشاعت بدعات کی تاریخ لوگوں پر ظاہر کر دیں اسلئے
آپ پوری توجہ سے چند جزو اس بارے میں تحریر کریں اور میرے پاس
بھیج دیں دیوبند کے مناقشہ کا حال اور قرآۃ ضا کا مسئلہ آپ نے در بابت
کیا ہے قبل اسکے میری زبانی آپ سن چکے ہیں اور ملنا بہن بی اس بارے میں
دیکھ چکے ہیں زائد اس سے کوئی اتفریو تحریر نہیں ہے بیان کرنا ہوائے نے قصہ

حال با نشان رسانید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و دوم

اَلْاِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ وَصَحِيحٌ اِسْت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح بارداشت نامہ رسیدہ باراک حالات طمانیت مایافتہ تحریریکہ درباب اَلْاِيْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ فرستادہ اند مر از دے اختلافی نیست بانفہر ہر عملے لاجز نیست و در ہر امر زیاد و نقصان را دخیل ہست عبادتیکہ بمن فرستادہ اند بسیار خوب است الامتاج بنظر ثانی۔ پس واپس نمی کنم مر اور بنویلا بسیار از بسیار ضعیفی فرصت است بعد نظر ثانی بنزد من باید فرستادہ والسلام خیر الختام۔

ماضیہ کو بطور حال کے آپ سے بیان کیا والسلام خیر الختام۔

استخوان خط

ایمان گھٹتا بڑھتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بطلالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا آپ کہ خط ملا در یافت خیریت سے مطمئن ہوا ایمان کی زیادتی دکی میں جو تحریر بھی ہے مجھ کو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے عمل کے واسطے جزا ضروری ہے اور زیادتی و نقصان ہر چیز کے واسطے لازمی ہے جو مضمون کہ میرے پاس بھیجا ہے بہت بہتر ہے لیکن محتاج نظر ثانی کا اسلئے واپس کرنا نہیں چکو آجکل بالکل فرصت نہیں ہے بعد نظر ثانی کے میرے پاس ارسال کریں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و سوم

شرح طیب مشتبہ رزق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ برادر دینی میر تقی علی و قلم اللہ السلام علیکم آپ نے خط بھیجکر مفت تکلیف اٹھائی مولوی عبد العزیز آپ کی تشفی تسفی مسائل میں اسی قدر کر سکیں گے جیسا کہ یہاں سے ہو سکتی ہے اب سنئے مال حلال کو لقمہ طیب کہتے ہیں مال حرام کو نجس اور دونوں کی آمیزش کو مشتبہ کہانی۔ آجکل کی اصطلاح ہے اپنے زور بازو سے جائز پٹے سے جو نجس و لقمہ حاصل کیا جائے وہی طیب ہے اور ضلالت جو ہے ظاہر ہے پس اسی پر کاربند ہو جائے یہ مخرجات جو جہاں صوفیہ نے خلاف کلام اللہ و کلام الرسول پھیلائے ہیں آنکوزانہ سنئے قطعہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تفسیر مولوی عبد العزیز سلمہ سے کسی دفعہ سن لیجئے وہ قرآن سے سنائیں گے پھر دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہاں پر روش پائی کہاں کا ٹکڑا کھایا ان سب امور کو خوب مطابق کر لیجئے اور زیادہ تفتیش سے اپنے قلب مطمئن ہو کر لیثان نہ کیجئے ورنہ آپ کو روزہ نمازیں بھی انتشار ہوگا اور پھر کسی کام کی زندگی نہ رہیگی۔

عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ اردو بی

مکتب شصت و چہام

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ ثَقِيلَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمَنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جناب میر قادر علی صاحب سلام علیکم - عاجز سید محمد نذیر حسین کی التماس یہ ہے کہ توبہ کا ورد زیادہ رکھنے اور آپ روزمرہ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ اور بعدِ عشاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَظِيمٍ بہت زیادہ پڑھنے کا افسوس ہے کہ آپ بخوبی پڑھ نہیں سکتے ہیں ورنہ کتاب القرآن آپ کو بہت فائدہ بخشنے یہ خط نہایت جلی قلم سے لکھوایا کہ آپ بے تکلف پڑھ لیں گے۔ والسلام از دہلی۔

مکتب شصت و چہم

تحقیق سنت و بدعت

برادر دینی سید قادر علی وفقکم اللہ اتباع الشریعۃ الاسلام علیکم آپ کا خط بواسطہ مولوی عبدالغفر صدیقی کے پہنچا آپ کی مساعی جمیلہ اجراء امور شرعیہ میں باوجود کم خواندگی ظاہر ہوئی نہایت خوشی ہوئی خدا آپ کی مدد کرے گا کیا پڑھے لکھے آدمی سب انسان ہوتے ہیں دہرگز نہیں جس سے خدمت کتاب سنت کی ہو وہی انسان اور نکتہ مسلم ہو آپ نے مغربی الیہ سے تفصیل بدعات خود دریافت نہ کی (ماشاء اللہ لکھو اس معاملہ میں پورا درک ہے) اچھا اب میں مختصر بتاتا ہوں وہ بخوبی سمجھا دیں گے اگر آپ یہ نہ سمجھیں تو پھر مجھ سے دریافت کیجئے گا شیخینؒ و ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ أَحَدُنَا فِيْ آخِرِ نَافِذٍ أَمْ لَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ تَرْجِمہ: جس نے جدیدیات نکالی ہمارے امر و دین میں جو اس میں نہ تھی بس وہ مردود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث قاطع جمیع محدثات ہے دوم مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَهْرَ نَافِذٍ تَرْجِمہ: جس نے وہ کام کیا کہ نہیں اس پر امر و دین ہمارا پس وہ مردود ہے لہذا یہ الفاظ قاطع بنیان جملہ اعمال غیر امور رسم ہیں۔ جناب میر صاحب خوب سمجھئے کہ جملہ امور بتدعہ مردود ہیں اسوجہ سے کہ ان کا امر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ خود امت نے اپنے جی سے تراش لیا ہے حضرت امام شافعیؒ نے بھی استحسان کو ابتداء فرمایا اور اسی جانب امام مالکؒ بھی گئے ہیں۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اتباع سنت سنہ میں محض صرہ اور صرافت محض ہوا دینی آمیزش و تراش بدعت کا انداز نہ پایا جائے آپ نے گلستان دیستان پڑھی ہوگی۔ شیخ سعدیؒ نے لکھا ہے: خلاف پیغمبر کے رہ گزید کہ ہرگز بہتر نہ تھا ہر سید بصدق و صفا کوش و رع و تہیٰ و لیکن میفرماتے برصطفے جو اعتقاد قول و فعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ خود جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نہ کسی کو کرنے کے لئے فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھ کر روکا اور نہ آپ کے بعد صحابہ رضاکے عہد میں جاری ہوا

اور نہ کبھی صحابہؓ نے انکار کیا اور نہ تابعینؓ و تبع تابعینؓ کے زمانہ میں بلا تکبر رائج ہوا بلکہ لوگوں نے اپنی طرف سے ان قرون کے بعد تراشا وہ بالکل بدعت ہے اور یہ بدعت ضلالت و گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا نتیجہ روزخ سے یہ مختصر الفاظ کافی ہیں۔ عاجز و نڈیر حسین عفی عنہ

پچھیا سٹھواں خط

سنی ہوئی خوشی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نڈیر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین تہا فاضل
اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا آپ کی تحریر سے بید غرضی
ہوئی اللہ تعالیٰ علم و فضل و عمر میں آپ کی برکت عطا کرے حقیقت میں
گالی دینا ویرا کہنا اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و صالحین کو
یادیرین فعل ہے اچھا کیا کہ اس فعل بد سے تائب ہوئے اور جنت الفردوس
کے دانثار اللہ تعالیٰ ہستی ہوئے سنئے اگر آپ کو آپ کے اقربائے روبرو
کوئی گالی دے انصاف سے کہتے کہ سنئے والے کو برا معام ہو گا یا نہیں
یقیناً وہ برا سمجھ گا بلکہ بالکل لینے کے لئے تیار ہو گا چنانچہ شیعوہ سنی
کا یہی حال ہے معیار الحق آپ نے طلب کی ہو سید عبدالعزیز صدیقی سے آپ نے
کہتے ہیں کتاب سنت کے ابتداء سے نیکی کا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں مولوی صاحب
ممدوح جامع حنات ہیں آپ کی خدمت سے کبھی اعراض ذکر نہ کرے جوت
مولوی حقایقہاں تشریف لائیں آپ بھی اس عاجز کو سرفراز کریں والسلام خیر الختام

سٹھواں خط

سفارش ناجائز سے علیٰ در رہنا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نڈیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

مکتوب شصت و ششم

باطل ہر سرت کہ سب صحابہ و تبع تابعینؓ را بگراشتند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نڈیر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین ہمار
صاحب سلم بعد السلام علیکم واضح باد از تحریر آپ مہربان بسیار سرت
بر سرت یافتہ خداوند اور علم و فضل و عمر شمار کئے بادی الواقع سب
صحابہ و تبع تابعینؓ و تبع تابعینؓ و تبع تابعینؓ و تبع تابعینؓ و تبع تابعینؓ
توبہ فرمود جنت بریں در ملک خود خواہند آورد دانثار اللہ تعالیٰ
باید شنید اگر شمار پیش اقرار شمار کئے دشنام دے و ہر انصاف نمایند کہ
شنوئے را اگر ان خواہد آمد یا نہ بالضرر دریکروہ خواہد آمد بلکہ
بمکافاتش توجہ خواہد گماشت معیار الحق طلب فرمودہ انداز
اعزى سید عبدالعزیز صدیقی باید گرفت و ہموارہ اراقتبار
کتاب و سنت و خیر و یا بداند و خست موی الیہ جامع حنات ہستند
از خدمت عالی وے انحراف نکنند و فتنہ مولوی صاحب درینجا
بیایند تشریف آوردہ رونق بجلہ محزون من باید بخند و السلام خیر الختام

مکتوب شصت و ششم

از سفارش ناحق محتجب باید بود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نڈیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

ارشاد علی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد حسب تحریر انصاف۔
مولوی عبد العزیز صدیقی را یا الفاظ شائستہ نوشتہ ام یقین
غالب کہ در بارہ انصاف توجہ خاص فرماید ہمارہ موی الیہ را
نصیحت کردہ ام کہ پیرامون غضب و عقیقہ نروند و از دیانت کہ
شیوہ مرضیہ ہست کار را گیرند الحمد للہ کہ عبد العزیز برابر اندرز ایم
نظرے خاص ہست تعصب را بسیار قبیح بمعاملات سرکار
میداند بل سبق دیانت از و نشان باید گرفت از ہنگام بسیار
سختیہ مزاج یافتہ اند البتہ از حکم باغراض سلطان چارہ نیست
در معاملہ تعزیر برداشتن چیزے نخواستہم نکاشت عبد العزیز ملائمت
حاکم است خدا تعالی افراد انسان را با وسپردہ ہرچہ انصاف
خواہد بود بعمل خواہد آورد بندہ فقیر از انصاف تعارفے ندارد الا
جواب ندان نزد من بسیار مذموم است گاہے ہر از سفارش
ناحق سزاوار فقر بایند و السلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و ششم

از حالات بدعات آگاہ شدہ متاثر شدم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد ندیر حسین بخیر مت شریف مولوی سید عبد العزیز
صدیقی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد حالات
آن نواحی دریافتہ از شیوہ بدعات خیلے متاثر شدم در باب تعزیر
چہ می پرسید راے حمایت و سلیقہ کافی بفضل نصیب ایشان است
الا آنچه نزد بندہ بدرجہ تحقیق رسیدہ این است۔ از کتاب تعزیر
پرستی و ساختن ضرائح و علم و جریدہ و ذوالفقار و دل و زجاج
بجائے رسانیدن در نجابا لائے چہ ترہ نہاد و نقوش و تابوت

ارشاد علی صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو
آپکی تحریر کے بموجب مولوی عبد العزیز صدیقی کو مناسب طریق پر خط لکھ
دیا ہو یقین کامل ہے کہ آپکے بارے میں توجہ کریں گے ہمیشہ مولوی صاحب
ممدوح کو بندہ انصاف کی ہی کہ عہد کے پاس بھی نہ جاویں اور یا تندرستی
بہترین طریقہ ہے کل کام انجام دیں اللہ کا شکر کہ میری نصیحت پر عبد العزیز
کو خاص توجہ ہے معاملات سرکاری میں تعصب کو بہت برا جانتا
ہے دیانت داری سبق ان سے حاصل کرنا چاہئے مآثر اللہ مزاج
بسببوں سے سنجیدہ پایا ہے کار بار سرکاری میں بھر حکومت
کے چارہ نہیں ہے تعزیر اٹھانے کے بارے میں میں کچھ نہیں لکھوں گا
عبد العزیز بلا نہیں ہے حاکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے
سپرد کیا ہے جو کچھ انصاف ہو گا عمل میں لائیں گے بندہ فقیر آپ سے
واقفیت نہیں رکھتا ہرچہ کہ شریعت میں جواب خط کا نہ دینا بہت مذموم و
اسلئے تحریر جواب کیا روز نہیں دیتا مجھ کو سفارش نافرمانی و انکسار اللہ تعالیٰ

اڑسٹھواں خط

تعزیر داری بدعت ضلالت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندیر حسین بخیر مت شریف مولوی سید عبد العزیز صدیقی
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح
ہو اس اطراف کا حال مذموم کر کے اور بدعات کے اساعت کا حال سنگر
ہست افسوس ہوا تعزیر داری کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں خدا کے فضل سے
آپ بہترین رائے و سلیقہ کامل رکھتے ہر ہر کیف نہ کہچہ اس عابث کی تحقیق
میں آیا ہے یہ ہی کہ تعزیر پرستی اور فقیر پرستی و جھنڈا و تلوار
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنائی اور دل دل نکالنا اور لگی توجہ میں

سبطین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دینا و تعظیم و تکریم کو
 نمودن و برتن مالیدہ و شریعت و نقل و تشریح و گل و سپرہ داشتن و
 انداختن و قاتحہ و درود خواندن و آنرا موجب نجات اخروی پندارن
 و دیگر ناشروعات مستلزم مخالفت و مناقضت سید المرسلین صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و اتباع غیر سبیل المؤمنین و اعراض از طریقہ جناب
 امام اہل حنیفہ و دیگر ائمہ دین است بلکہ بموجب حکم قرآن و مَنْ
 يُنَادِ بِالنَّسْوَةِ مِنَ الْمَرْسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُ الْهُدَىٰ اِنْهُ مُسْتَحْيٍ ذُو
 نَارٍ است و دعویٰ سنی نمودن خود کاذب و فائدہ نمی دهد چرا کہ
 اینہم شرک است کہ بہ تخریر جیش اشارہ کردہ اند زیادہ ازین زیادہ
 درین باب تخریرے بسوٹ نوشتہ ازوے جملہ امور مستفسرہ خود بایہ
 جست - والسلام خیر الختام -

مکتوب شخصت و ہم

آفرینست کہ با وجود غلبہ اقربا بر شیعہ کار از تعزیر پستی تارک

صحیح شد بسم اللہ الرحمن الرحیم

از حاج محمد زید حسین بخیر مت جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین
 صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بدین یافت خیریت
 انصاحب از تخریر مولوی عبد العزیز صمدی بسیار بہتج شد تم آفرین باد
 بر ہمت و حوصلہ آن صاحب کہ با وجود غلبہ اقربا بر شیعہ سب صحابہ رض
 را بگزاشتند و از تعزیر پرستی و گورناری کارہ شدند و رجعات
 ایشان بدرگاہ رب العالمین بیش از بیش است (مولانا، مگر گاہ کہ
 از مشاغل سرکاری فرصت باشد مطالعہ صحاح ستہ و کتب
 تصوف اوقات عزیز صرف باید فرمود و عرفان المعارف پستیدہ
 آمد بہتر است الا صحاح ستہ را بسیار غریب و پستندم در

پھر کہ چہ ترہ پر کفا اور تعیش و تابوت نواسہ گان رسول مقبول صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے نسبت دینا اور اسکی تعظیم و تکریم
 کرنا اور اس پر مالیدہ و شریعت و نقل و شفائی و پھول و سپرہ رکھنا
 اور ڈالنا اور قاتحہ و درود پڑھنا اور ان جملہ امور مذکور کو نجات اخروی کا
 باعث جاننا بالکل مخالفت سردار دین جہاں رسول مقبول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور خلاف طریقہ جناب امام ابوحنیفہ و دیگر ائمہ دین کہ
 بلکہ بموجب حکم قرآن مجید و مَنْ يُنَادِ بِالنَّسْوَةِ مِنَ الْمَرْسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُ الْهُدَىٰ اِنْهُ مُسْتَحْيٍ ذُو
 لَهُ الْهُدَىٰ اِنْهُ مُسْتَحْيٍ ذُو نَارٍ کے مستحق دوزخ کا ہوگا اور جھوٹا دعویٰ سنی
 ہونے کا کرنا مفید مدعا نہ ہو گایہ کل باتیں شرک کی ہیں آپ نے بھی اسکی
 طرف اشارہ کیا ہے اس بارے میں میری تخریر بسوٹ مرقوم ہو چکی و اس سے
 اپنے سوالات مسئلہ کو حل کریں - والسلام خیر الختام -

انہتر وال خط

باوجود غلبہ اقربا بر شیعہ کے سب صحابہ چھوڑ دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد زید حسین بخیر مت جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین
 صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 کے واضح ہوا آپکی خیریت تخریر سے مولوی عبد العزیز صمدی کے معلوم کر کے
 خوشی و آفرین آئی کہ ہمت و حوصلہ پر صد آفرین ہے - کہ باوجود غلبہ اقربا
 اپنے دستہ تمام صحابہ رض کو ترک کیا اور تعزیر و گور پرستی سے تائب
 و کارہ ہوئے آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حد انداز سے زیادہ ہے
 (مولانا، جو وقت کہ مشاغل سرکاری سے فرصت ہو اپنے اوقات عزیز
 کو مطالعہ کتب صحاح ستہ و تصوف میں صرف کیا کریں اگرچہ
 عوارف المعارف آپکی مطبوع خاطر ہے لیکن صحاح ستہ کو میں زیادہ

امریکہ اخلاق پیش آید از مولوی عبد العزیز باید پرسید بخودین
 ہمارہ خدمت اہل رحمت را سرمایہ افتخار دانستہ اندو اختیار صحابہ
 را ہم سرتاج پنداشتہ اند ہر یک را باندارہ درجہ باید دانست
 افراط تفریط مبغوض ترین اشیا است (مولانا، جلال الدین
 رانصب العین باید داشت موجب تفسیر مگر جامع مانع است۔ والسلام
 خلیتہام۔

مکتوب ہفتاد و یک

امداد در سہ بسیار سخن۔ از ناکامی امتحان بدل نہاید
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ خدمت شریفہ ابن الشریف غریب اللہ
 الصمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد لوٹ یکصد روپیہ بصیفہ
 ہمہ رسید محفوظ گردانید چہ کہ از نایافت اخبار آنجا و خیریت ایشان
 چشم ہم راہ بود الحمد للہ کہ نشئت و تردد و مبدل باطمینان گردید بدو
 مدرسہ را با عانت و احتیاج عین فحوت است ہر چہ کردند از سہ زید
 نمودند خداوند ان شمار از مکاید حشمت و جفا کار مصون داشت از ذوات
 انبیا اشاعت کتاب و شہادت کنا و از طرز بے پرواہی نہا بسیار
 می نالیم کہ کتہ رقی چگونہ اختیار نمودند یا دارند کہ ہفتہ وار خیریت نامہ
 بیاید۔ بہ خوشنہان و عا رہ رسانند ہر نگارند کہ طفل نورا را چہ
 نام اختیار کردند و ہمہ بچگان را از جانب فقیر بجمال شفقت
 باغوش کشند از جانب فقیر حقیقہ ذکیہ را دعار فیکدی نہ ساندہ
 شکریہ زینار داندال فی سبیل اللہ باید رسانید۔ و یاد دارند کہ ویرا
 بتا شیر مزاجی خویش گاہے منقص و مکدر نمایند چہ کہ سخیہ بدرگاہ جل
 علامتیشہ مقبول تر است۔ از ناکامی امتحان بدل نہاید و خوش

بہ سند کرتا ہوں جہاں کہیں حدیث شریفہ کے متعلق معلوم نہ ہو
 تودہ مولوی عبد العزیز صاحب سے دریافت کویں محدثین اہل بیت کی
 خدمت کو سرمایہ آخرت و اعزاز جانتے ہیں اور صحابہ کرام کو اپنا سرتاج جانتے
 ہیں ہر ایک بزرگان کا مرتبہ ملحوظ رکھنا چاہئے افراط تفریط بہت بری
 بات ہے (مولانا، جلالین کو پیش نظر رکھنا چاہئے اگرچہ موجود
 تفسیر مگر جامع مانع ہے۔ والسلام خیر الختام

ستر و آل خط

روپیہ پنجاہ دوسہ کی امداد نہایت عمدہ امر ناکامی امتحان بدل نہاید
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت شریفہ ابن الشریف غریب اللہ
 صمدی المدد تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو لوٹ
 مبلغ سو روپے کا بذریعہ ہمہ وصول ہو کر خوش و خرم کیا کیونکہ عدم دریافت
 سے آپ کی خیریت کا سخت تعلق تھا اللہ تعالیٰ کا شکر کہ پریشانی و تردد
 طمانیت و دلچسپی سے بدل گئی برادران مدرسہ کی اعانت کرنی عین
 مروت ہے جو کچھ کیا اُمید سے نہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو حاسبین جفا
 کار کے کمر سے محفوظ رکھ کر آپ کی ذات سے اشاعت کتابی سنت کی
 کرے آپ کے طریق بے پرواہی سے بہت ملول خاطر ہوں کیونکہ محض اختصار تحریر
 کی عادت ڈال لی غیب یور کو کہ خیریت کا خط سفتہ میں آیا کرے بچوں
 دعار کہیں اور یہ تو لکھیں کہ مولود نو پیہ اکا کیا نام رکھئے سبنا چو
 کو فقیر کی طرف سے پیار کریں اور عقیدہ ذکیہ و فقیر کی طرف سے نیکدلی کا
 دعا پنچا کر خیر است فی سبیل اللہ کا شکریہ پہنچا دیں۔ اور یاد رکھیں کہ
 اکو اپنی فطرت مزاجی سے کبھی ترش رو مکدر نہ کریں کیونکہ سخیہ و گاہ
 حق تعالیٰ میں توبہ و مراتب عالی رکھتی ہے ناکامی امتحان سے بدل

میدرم کہ تحصیل اربا از دست شما سر بخوابد رفت انتشار الله
تعالی - خداوند تعالی تو مبارک برایشان رحم خواهد فرمود چرا
کہ بسیار مستحقین وابستہ دامن دولت ایشان هستند اگرخواستہ
خدا است بعد یکہفتہ سند کامیابی امتحان حال خواهند
یافت بشکر اندازش بر مستحقین چیزے ایشان نمایند و سپاس ہمہ بہت
ایزدی بجا باید آورد و السلام خیر الختام

مکتوب مقتادوم

من نتوانم گفت کہ تا کہ سفر حجاز تو قریع خواهد بود یعنی بعد از تلاش
باید فرمود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی احب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد
صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبلغ باد بالضرور
عزم حرمین شریفین پیش نہاد خاطر من است اگرخواستہ خدا است
و تقدیرم این نعمت مرزوق گروہ تاجہ سانی بارگاہ الہی خواہم
شد این نتوانم گفت کہ تا کہ رفتن خواهد شد چرا کہ بندہ فقیر باند و مقصد
حکم الہی است نمی دانم کہ وقت صدور امر حسیت رفاقت سفر آن
صاحب اگر بسیار سخن است الا بندہ نمی داند کہ ممکن است
یا نہ بہر حال اگر خواہم رفت درمی یابم یا نہ کہ معطلہ حصول بقا
انصاحب خواهد شد - والسلام خیر الختام

ہیں چاہئے میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تحصیل اربا ہو کر آپ کے
ماہ سے انتشار اللہ تعالی نہیں جائیگی اللہ تعالی بزرگ و بڑا آپ پر
رحم کرے گا کیونکہ بہت مستحق لوگ آپ کے دامن دولت کیساتھ
وابستہ ہیں خدا نے چاہا تو ایک ہفتہ کے بعد کامیابی امتحان کی
سند بلجائیگی اسکے شکرانہ میں کچھ غریبار کو دیں و شکر خدا و دنیا ک
و تعالی کا سبب لادیں - والسلام خیر الختام

اکثرواں خط

دیکھئے کہ کب سفر حجاز ہو مگر غم مصمم ضروری بہتی جہ میں مجھے تھا
کر لیجئے گا -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخد مت گرامی محب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد
اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبلغ باد بالضرور
واضح ہو کہ مقصود دلی زیارت حرمین شریفین ضرور ہے اگر اللہ نے چاہا
میری تقدیر میں یہ نعمت لکھی گئی ہے توجہ سانی بارگاہ الہی کوں گا
میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک چانا ہوگا کیونکہ بندہ فقیر منتظر حکم الہی کا
ہے صدور حکم ربی کا علم نہیں ہے کہ کس وقت ہوگا اگرچہ آپ کی رفاقت
سفر حج میں بہت مستحق ہے لیکن بندہ نہیں جانتا ہے کہ وقوع میں لگے
یا نہیں بہر حال اگر جانا ہوا تو بمی یا جدہ یا مکہ معظمہ میں آپ سے
ملاقات ہوگی - والسلام خیر الختام

مکتوب مقتادوم

باطلاع مراجعت از سفر حجاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ از عاجز سید محمد نذیر حسین بخد مت شریف عزیز العلماء رضوی صمدی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبلغ

تو جعفر فرماتے اندر مشفقاً ہا خود بارود کہ شاید کہ موجب
شما تبت اعدا خواہد بود اگر سے اگر تحقیق آن فی نفسہ بطور خود
میدارند نویسنده و در آن ذکر مولوی صاحب نباشد کہ صورت
تباہی و عذاب پیدا شود کہ نتیجہ تفریق و محاسد و دہد لیکن اگر
نویسنده اولاً بمن و ثواب صاحب سلمہ بہ معاند خواہد کہ شاید
بعد دیدن ما بقالب طبع آرنہ مضائقہ ندارد و مشفقاً رعایت
کنو اعدا الله اخواناً و ملحوظ خواہند داشت کہ از شقاق
و نفاق مبرا و معزاً شوند و شیوع اگر مردی آخست
الی صبح آتسا بر جادارند و از حال مقدمہ بتاریخ ہر چہ رو
داوہ باشد بزرگوارند زیادہ والسلام ۳۳ رقیقہ ۳۳ اردلی

رو کی طرف متوجہ ہوئے ہیں (اے صاحب آپس میں رو کہ وہاں
کید کہ دشمنوں کو برا بھلا کہنے کا موقع ملے گا یا اگر تحقیق نفساً
کی منقوش خاطر ہے تو آپ اپنے طریق پر تحریر کریں مولوی صاحب
ممدوح کا ذکر اس میں ہو کہ صورت بغض و عناد سے نتیجہ افتراق و
انشقاق کا پیدا ہوتا ہے اگر آپ کو کھانا ہی منظور ہے تو قبل طبع
کے مجھ کو اور ثواب صاحب سلمہ کو دکھالیں اور میرے دیکھنے کے
بعد طبع کریں تو مضائقہ نہوگا (اے صاحب) کو تو اعدا الله
اخواناً کو مد نظر رکھیں گے تاکہ شقاق و نفاق سے بری و خالی ہیں
اور طریق ع اگر مردی آخست ایل امن آتسا پرقائم ہیں اور
کائنات مقدمہ بتاریخ تحریر فرمائیں کہ کیا واقعہ میں آیا زیادہ والسلام ۳۳ رقیقہ ۳۳ اردلی

مکتوب ہفتاد و پنجم

مناقشہ باہمی منزل حیثیت است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عابد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکات والکلمات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ باوجود تاکید یلین کے بعد میری سابقہ تحریروں کا جواب نہ دیا مجھے ناپسند ہو خوب سمجھ لیجئے ع
ہر طرح ناصح شفق بگوید پیر سے گفتہ گفتم من شدم بسیار گو از شما یک تن نشد اسرار جو دیکھتے صاحب باہمی مناقشہ
منزل حیثیت ہے تو تو میں میں بوجھ ہکا ہو جاتا ہے اور اخباری دنیا آستینیں چڑھا چڑھا کے قلم بازی کرتی ہے اور تخصیصین کی بیٹھ ٹھوٹک کہ
چلیے کی طرح بھائی بنالیتی ہے خوب سمجھ کر کام کرنا چاہتے جس میں آخر کو پشیمانی ناٹھائی پڑے۔ والسلام خیر الختام۔

بہت سرائ خط

آہم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکات والکلمات
مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم

مکتوب ہفتاد و ششم

رسیدانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکات
والکلمات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انہی پنجہ عدد و رسید کمال ملاو
و کامرانی بخشید و شادمانی مرا گردید جزا کم اللہ فی الدارین زیاد
والسلام خیر الختام و فتویٰ مہر کردہ فرستادہ می شود
خواہد رسید از طرف ابوالحسن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۳۷ روز جمعہ اردہلی

مکتوب ہفتاد و ہفتم

تحقیق مسئلہ عقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ خدمت گرامی ملاذ العلماء مخدوم الفقراء
حاجی حافظ مراد اللہ صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدیافت خیریت آنجا پاس
گزار بارگاہ احدیت قدم۔ مرا کہ پرسیدہ اندا احسانے فرمودند
مردہ را مردہ دانستن و زندہ را با عانت و سہر خاستن آئین
خرد منہال است۔ آنکہ در مسئلہ عقوق نگارش کردہ اند
بالا بجا زباستحق این است کہ نافرمانی والدین پسندیدہ امر
نیست مگر دریں زمانہ کہ لفظ عاق و نافرمان و امر و سائر
بافواہ انا مشہور گشتہ کہ اولاد را از فرزند ی خارج نمودہ شد
بشرع تملکیت اصلے ندارد بالکل لغو و بیہودہ است ازین
قول کہ پسر را از دائرہ فرزند ی برآورد و اولاد از حقوق خویش
محروم نمی تواند شد مفہوم قرآن شریف چنان نیست لہذا در
در میراث وغیرہ ہمچنین استحقاق دارد کہ بقول نافرمان و کج
خردان پیش از گفتن این کلمہ کہ عاق کردم بود۔ ہاں ایذا سے
والدین گناہ کبیرہ است کہ از عفو والدین محوی نشود یا کہ جناب

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ بجائش عدد آدم پہنچے خوشی و کمال
علاوت و کامرانی ہوئی جزا کم اللہ فی الدارین زیادہ والسلام خیر الختام
فتویٰ مہر کر کے بھیجا جاتا ہے موصول ہو گا۔ ابوالحسن کیطرت
سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو
مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۳۷ روز جمعہ اردہلی

سترواں خط

مسئلہ عقوق کی تحقیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی ملاذ العلماء مخدوم الفقراء
حاجی حافظ مراد اللہ صاحب خیر و عافیت سے اللہ تعالیٰ رکھے بعد
السلام علیکم کے واضح ہو دریافت خیریت سے وہاں کے شکر آہی
بجایا پرسیدگی حال عاجز باعث احسان سامی ہے مردہ کو
مردہ جاننا اور زندگی میں ایک دوسرے کی اعانت کرنی طریقہ پسندیدہ
دانمندان ہے مسئلہ عقوق کے بارے میں استفسار فرمایا ہے اسکا
مختصر جواب یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی پسندیدہ بات نہیں ہے
بلکہ سخت مذموم مگر اس زمانہ میں عاق و نافرمان کا لفظ زبان زوفا
ہو رہا ہے کہ جو کوئی اپنی اولاد کو فرزند ی سے خارج کر دے اسکو عاق
کہتے ہیں اسکی اصلیت تملکیت میں نہیں ہے اور یہ قول کہ اپنے بڑے
کو فرزند ی سے باہر کر دیا لغو و بیہودہ ہے اولاد اپنے حقوق سے محروم
نہیں ہو سکتی قرآن مجید کا مطلب و معنی یہ نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھے
ہوئے ہیں اسلئے میراث وغیرہ میں وہی حق ثابت رہتا ہے جیسا کہ
قبل کہتے کہ عقوق و نافرمانوں کے (کہ میں نے عاق کر دیا، تھار۔ ہاں
والدین کو ایذا دینا گناہ کبیرہ ہے وہ گناہ والدین کے معاف کرنے سے

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرماید۔ مگر انہم بائو
 است کہ مرکب گناہ کبیرہ ہموارہ بدوزخ خواہد ماندوریں زمانہ
 کہ لفظ عاق بر زبان عامہ است۔ و جنس نیست کہ ہر گاہ پدر بعد از
 مرگ مادر پسر خود زن دیگر می کند و زن دیگر کچہ نامی آرد و نیز یہ
 بخمال رسوخ آیندہ خویش اولاد انباغ رسوخ یا سوکن خود را
 در نظر پدر خود رکودن و ایذا رسانیدن بخواد و پدر نیز لوجہ محبت
 و عشق زن نو پسر چہ وے بخواد بلا نکیر پے دریافت حقیقت
 صادقہ میگوید کہ فلاں نافران است از میراث خود خارج کردم
 چہ کہ گونہاے وے از سعایت زن نو پراست اونچی ہمہ کہ
 در پیرایہ عمارتی چہ آستنی ست پس اینہم لغو و بیہودہ است
 فرسودہ خیالان کو دفع نمی دانند کہ در اطلاق حقوق چہ لازم می
 آید لازم است کہ تختیں پدر پسر خود را خواندہ بگوید کہ شما اینچنین
 گفتند و مرا ایذا رسانیدند اگر بار دیگر چنان خواہد شد من ترا
 سزائے شرعی خواہم داد پس اگر فی الواقع قول زن نو جدید
 صحیح نیست بقطعش بر آن ساطع خواہد آورد یا عفو خواہد خواست
 و اگر بار دیگر فی الواقع خلاف اطاعت بظہور بیوند پسر اطلبد
 باید گفت کہ اس حرکت نقیضہ شما باعث عفو نیست بلکہ شمارا پیش
 خود آمدن نمی خواہم لهذا در غیبت پسر ہوا خواہی زن نو اینچنین
 کلمات بیہودہ بر زبان آوردن خلاف شرع است از پدر بیہودہ
 القیامہ باز پرس خواہد بود چہ کہ غضب حق تبارک و تعالیٰ عند اللہ مقصود
 و مذموم است و آنکہ در باب وصیت دریافت کردند اصلش عند اللہ
 نیست کہ ہر چہ وصیت کند وصی را بیاگا ہر اگر وصی غیر حاضر است
 تا بذریعہ شاہدین حاضرین وقت خبرے باید رسانید چہ کہ اگر وصیت
 حرمان ارث و ارث مستحق است اعلانش بوسی بالضرور باید
 کتب حدیث و فقہ از معاملات ارث و حقوق پراست و ہمہ

معاف ہو سکتا ہے یا جناب حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آنکہ وسلم شفاعت فرماید یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ گناہ کبیرہ کو مبرا
 ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا آجکل عاق کا لفظ ہر کس و ناکس کی زبان
 پر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب باپ بعد مر جانے ماں اپنے پسر کے
 دوسری عورت نکاح میں لاتا ہے اور وہ عورت بچے لاتی ہے اور
 جلتی ہے تو خیال حفاظت حقوق آیندہ کے اپنی سوکن کی اولاد کو
 باپ کی نظر میں دلیل و حقیر کرنا و ایذا پہنچانا چاہتی ہے اور باپ
 بھی بوجہ عاشقی و محبت جو ان عورت کے جو کچہ کہ وہ چاہتی ہے بلا
 انکار و بدون دریافت اصل بات کے کہنے لگتے ہیں کہ فلاں نافران
 ہے میں نے اپنے ترکہ سے محروم کر دیا کیونکہ انکے کان کو نئی عورت نے
 پیٹنے کی طرف سے بھر رکھا ہے وہ نہیں سمجھتے کہ در پردہ کیا معاملہ ہو
 یہ سب بیہودہ و لغویات ہے پرانے خیال و تاریک دماغ والے
 نہیں جانتے ہیں کہ لفظ عاق کے کہنے سے کیا اثر مرتب ہوگا حالانکہ
 پہلے باپ پر لازم تھا کہ بیٹے کو بلا کر کہتا کہ تم نے ایسا کہا ہے مجھ کو
 تکلیف پہنچائی ہے اگر دوسری بار ایسی حرکت کر دے تو تم کو سزا
 شرعی دوں گا اگر بی بی کا کلام خلاف واقع کے ہے تو اسکی نزدیکی
 دلیل و شہادت پیش کرے گا یا خواستگار معافی ہوگا اور اگر دوسری
 بار بھی قضیہ نامرضیہ ظہور میں آئے تو بیٹے کو بلا کر کہنا چاہئے کہ یہ کہتا
 نا پسندیدہ تمہاری ناقابل معافی ہے میں تمہارا آنا اپنے پاس
 نہیں چاہتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ لڑکے کی عدم موجودگی میں نئی عورت
 کی محبت میں کلمات بیہودہ زبان پر لانا خلاف شرع ہے قیامت کے
 دن باپ سے پرسش ہوگی کیونکہ حق میراث غضب کرنا شریعت
 میں گناہ ہے۔ لفظ وصیت کا مسئلہ آپ نے دریافت فرمایا ہے
 اسکی حقیقت شریعت میں یہ ہے کہ جو کچہ وصیت کرے وہی کو ملے
 کرے اگر وہی موجود نہیں ہے تو گواہوں موجود کے ذریعہ اسے خبر کرنے

قرآن مجید ناظرین است مسئلہ حقوق بخیریت فیصد و جیت
استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز
انام اللہ برہانہ پیش بندہ بود ہرچہ نوشتہ ماخوذ
آنست فی الحال مولوی سید عبدالعزیز صمدی صاحب
سلسلہ یہ اس مسئلہ را بتوضیح و تشریح بسیط بکاستہ اندو
علماء بلاد عرب و عجم ویرا ستودہ بدستخط خود ویرا فرین
کردہ اند موصوف الیہ بقصبہ گھاتم پور من مضافات کانپور
تشریف می دارند اگر خواہند نقل و سہ ازاد شاہ برگیرند۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم

حالات ایام طلب علم مقام آلہ اباد عند سفر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ار عاجز سید محمد ندیم حسین بخدمت تشریف عزیز العلماء مولوی
عبدالعزیز رضوی صمدی سلسلہ یہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ واضح باد از تحریر ایشان بوضوح پیوست کہ بصلح آلہ آباد
رسیدہ خوب شد لب جن مسجد نیست کہ باایام طلب علم چند
بسر کردہ در آنجا از مولوی زین العابدین صاحب مرحوم منقول
صحبت درس و تدریس گرم می بود از چند اصحاب و دایر
ہم جلسہ مذاکرہ بانہا کشیدہ بود و گفتیکہ از آنسو درگزنہ
ضرورہ بہ بیند کہ حال مسجد چیست شنیدہ ام کہ در امام بلو
از بیخ دین برکنند یا کہ از توپ ہرانیہ در دایرہ شاہ محمد آل
مفتی اسد اللہ تشریف میدارند یا کہ بچونہر مقیم شدند مولوی
الیہ قاضی عدالت نصرانیہ بودند و حالا از سرکار علوفہ می یابند

کہ بکند اگر صحبت میں کسی داری حق دارو اسکے ارث سے محروم کیا گیا ہے
تو اسکا اعلان بذریعہ صی ضروری ہے حدیث و فقہ کی کتابیں مسائل
ارث و حقوق سے لبریز ہیں اور قرآن مجید بھی شاہد ہے حقوق کا مسئلہ
خدمت میں استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
قدس سرہ کے پیش ہوا تھا بندہ نے جو کچھ تحریر کیا اسی سے ماخوذ ہے اکمل
مولوی سید عبدالعزیز صمدی صاحب نے اسکو بہت بسط و وضاحت
کے ساتھ لکھا ہے عرب و عجم کے علماء نے تعریف کی ہے اور اپنی اپنی
مہر و دستخط و توثیق فرین کیا ہے مولوی صاحب مدوح قصیدہ گھاتم پور علاقہ
کانپور میں تشریف رکھتے ہیں اگر آپ کی خواہش ہو تو ان کو نقل حاصل کر سکتے ہیں والسلام

المختصر والخط

ابنی طاب علمی کا کچھ حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندیم حسین بخدمت تشریف عزیز العلماء مولوی عبدالعزیز
رضوی صمدی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
کے واضح ہو کہ یہ تحریر سے معلوم ہو کہ ضلع آلہ آباد میں بذریعہ تبدیلی آپ
کے پونچے بہت مناسب ہو اکنارے جہان کے ایک مسجد ہے کہ طاب علمی کے
زمانہ میں کچھ دن میں وہاں رہا تھا اور مولوی زین العابدین صاحب مرحوم
منقول سے حصول استفادہ میں سرگرم تھا دایرہ کے چند ہم درس اصحاب
سے مذاکرہ علمی میں انتہا درجہ کی کشیدگی ہوتی تھی جب آپ اس طرف
سے گزریں تو حالت مسجد ضرور معائنہ کریں سنا کہ عذر کے زمانہ میں مسجد
بنیاد سے کھودی گئی یا توپ وہ اڑائی گئی شاہ محمد اہل صاحب کے دائرہ میں
مفتی اسد اللہ تشریف رکھتے ہیں یا چونہر تشریف لے گئے مفتی
صاحب مدوح قاضی عدالت گورنمنٹ تھے اب گورنمنٹ سے انکو

شاہ محمد شہزاد الدین باہم دیدہ بودم طلب کہنہ مشق و بسیار زیرک
و فرزند بود نہ بر نگارند کہ گچا ہستند در کار مولوی سید محمد عسکری
خاں صاحب ڈپٹی بسیار مرو با خدا و متبع کتاب و سنت ہستند
ازین پیش بتقریبات ڈپٹی صاحب رفتہ ام ایساں حافظ و لایح
را دیدہ اند عجیب فرزند جوان صلح است بالضرور از مولوی صاحب
موصوف ملاقات نمایند و طریقہ اخوت اسلامی جاری کردن
منتج نتاج احسن است و قسکہ بہ نیت رحیم آباد بآہ آباد خواہم
رسید ایساں را اطلاع خواہم داد و السلام مع الاکرام۔

مکتوب ہفتاد و نہم

براہیت شکیب باید کرو بعض و نیکی فیما بین انہما و

صابرین ۱۲

از عابد محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف حاجی احمد صاحب سلمہ
باخیر و العافیت فی الدین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
باو کہ نامہ نامی و صحیفہ گرامی مشعر بصحت و سلامتی ذات والا صفات
در حالت نگرانی ہمدوش شادمانی و ہم آغوش کامرانی گردیدہ

صحت ذات ترا بہر تصدیق ہر روز

خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

و انچہ ایما شد کہ بعد مصاحبت جواب حق شدید و شستہ خواہد شد بجا
کلورخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن جب ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَخَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ
عِزِّ الْأُمُورِ و مطابقت فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَمَلُ
الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَدَاہ ابوداؤد الدارمی و دیگر روایت
و عفو نمودن موجب صد آفرین و تحسین ترین زودب العالمین و قیام

وفیقہ ملتا ہے میں نے شاہ محمد شہزاد الدین صاحب کو بھی دیکھا تھا وہ
بڑے دانا اور شجر بہ کا رطیب تھے۔ انکا حال لکھتے کہ کہاں ہیں
کرا تا تک پور میں مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی پریس اللہ
کتاب و سنت پر چلنے والے ہیں اسکے قبل ڈپٹی صاحب موصوف کے
یہاں تقریب شادی میں میں گیا ہوں ممدوح الیہ نے حافظ ولایت حسین
صاحب کو دیکھا جو کیا ہی دانشمند و جوان صلح ہیں ان ضرور بالضرور ملاقات
کریں درہا و رسم و اخوت اسلامی جاری رکھو کہ باعث فلاح و صلاح سہو
کے تصدیق جو قوت الہ کا بیچو گچا آگے مطلع کروں گا و السلام مع الاکرام

اناسیوان خط

جو تکلیف دے اسکو اذیت دینا نہ چاہئے بلکہ صبر چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف حاجی احمد صاحب سلمہ
دونوں جہان میں خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہو خط گرامی اطلاع میں صحت و سلامتی ذات والا صفات
میں پہنچ کر خوش خرم کیا

صحت ذات ترا بہر تصدیق ہر روز

خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعد مصاحبت کے جواب باصواب لکھا جائیگا
بوجہ عمل معوضہ کلورخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن موافق ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَخَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ
مِنْ عِزِّ الْأُمُورِ و مطابقت فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَمَلُ
الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَدَاہ ابوداؤد الدارمی و دیگر روایت
کرا تا کمال تعریف و تحسین اسد رب العالمین کے نزدیک چنانچہ شیخ سعدی

و مناسب است و از پنج سعدی علیہ الرحمۃ افادہ فرمودہ ع
 اگر مردی آخسین اِلٰی مَنْ اَسَا و وجود آن سرور خیر البشر صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ را ارشاد فرمودند یا معاذ آخسین خَلْقَكَ
 لِلنَّاسِ رَدَاہَ مَالِكَ وایچنانکہ مالک بلغہ ات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال بعثت لا تمحون حسن
 الاخلاق رواہ فی الموطا و رواہ احمد عن ابی ہریرۃ ع
 آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
 باد و ستاں تلمطف باد شمنان مدارا
 ورود و سبب عدم صلح از ہر دو صاحب جزا و گناہ بوضوح خواہد پیوست
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ثنیوہ عباد است ع
 نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
 چوب مجبور ہے خزا دین خزا دی سے۔
 والسلام خیر الختام الرجا دی الادی المسلمہ بحریہ

مکتوب ہشام

در ہدایت خرید فتاویٰ از مطبع فاروقی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاجز محمد زید حسین بگرا می خدمت شیخ طالع یا رخاں صاحب سلمہ
 زید بعد السلام علیکم وارضی با و استفتا نیکہ فرستادہ اند ہمیں اصولہ
 را جو پیش ازین نوشتہ ام از مطبع فاروقی طلب فرمائید و ان
 مجموعہ دیگر فتاویٰ ہم است لہذا استفتا بلا دستخط و اپس
 فرستادہ ام والسلام خیر الختام

مکتوب ہشام دوم

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
 اگر مردی آخسین اِلٰی مَنْ اَسَا

اور خود سرور دار و جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد
 فرماتے ہیں یا معاذ آخسین خَلْقَكَ لِلنَّاسِ رَدَاہَ مَالِكَ
 وایضا عن مالک بلغہ ات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم قال بعثت لا تمحون حسن الاخلاق رواہ فی الموطا
 رواہ احمد عن ابی ہریرۃ ع

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است

باد و ستاں تلمطف باد شمنان مدارا

اور احوال سبب عدم صلح کا دونوں صاحب جزا و گناہ سے معلوم ہوگا۔ اِنَّا
 لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ث و در زبان رکنا بہترین طریقہ ہے ع
 نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا۔ چوب مجبور ہے خزا دین خزا دی سے
 والسلام خیر الختام الرجا دی الادی المسلمہ بحریہ

آسی و اش خط

فتاویٰ مطبع فاروقی خرید کیجئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین بگرا می خدمت شیخ طالع یا رخاں صاحب سلمہ
 سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو جو فتویٰ کہ آپ نے ارسال کیا ہے
 ان ہی سوالات کا جواب قبل سے لکھ چکا ہوں وہ چھپ گیا ہو مطبع فاروقی
 سے طلب کریں اس مجموعہ میں اور بھی فتادی ہے اسلئے استفتا
 بلا دستخط و اپس کرتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

آکیا سی و اش خط

از آمدن خود اسلایع باید داد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بگرای مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صدیقی سلمہ
ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو انصاحب در نجیبا
یا خرماءہ حال تشریف خواہند آورد یا نہ تا کہ بندہ فقیر از سفر
بلاد دیگر چندے مکث نماید زود بزنگارید من بفضلہ تعالیٰ صحیح
و سالم و توانا بودہ شاکر بدرگاہ الہی ہستم والسلام خیر الختام

مکتوب ہتباد دو

عزیز التفاسیر بسیار خوب کتاب فہستہ الا ختم باید کرد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف گرامی منش جامع احسانات
والکمالات اعزری اجمی مولوی سید عبد العزیز صاحب صدیقی
سلمہ ربہ با تحیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح راے عالی با و اجزاء اول تفسیر رسیدن
از دیدش بسیار سہررت حاصل گردید عزیز التفاسیر نام نہوت
عزیز البیان فی مقاصد القرآن لقمش سید ہم طریز بیان بسیار
از بسیار دلربا و پراثر است النقاط از میں سخن یا فہم جائیکہ
منقول و محقول را امتزاج دادہ اند نہ تے فرمودہ اند کم از
کم پنچہ ارتقا سیر دیدہ ام این لطافت نیا فہم اشعاریکہ جا بجا
انشار شد قلم کشیدہ اند اندرا بخش ضرورتیست در طوالت قضا
باید کرد ورنہ مثل تفسیر نواب صدیق حسن خاں صاحب مروج خواہ
بود کہ کسے نخواہد دید پنچہ و معتزلہ وغیرہ را کہ زبردہ نمودند

کتاب تک آئیں گے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عابد محمد نذیر حسین بگرای مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صدیقی
اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو آپ
یہاں آخر ماہ حال میں تشریف لائیں گے یا نہیں تا کہ فقیر سفر جاتے
سے توقف کرے جلد لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح و
سالم و توانا رہ کر شکر گزار الہی ہوں - والسلام خیر الختام

بیاسی واں خط

عزیز التفاسیر سچھی کتاب ہے لیکن اتمام ضروری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عابد محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف بزرگ مرتبہ جامع یکی دکال
میرے مفتخر و محبوب مولوی سید عبد العزیز صاحب صدیقی اللہ تعالیٰ
دو دلی جہان میں خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو پہلا جزو تفسیر کا پہنچا اسکے موافقہ سے کمال
نوشی موقی عزیز التفاسیر نام مستحسن ہے عزیز البیان فی مقاصد القرآن
میں نام تجویز کرتا ہوں بیان کا طریقہ بہت خوب پسندیدہ و مؤثر ہے اخذ
مضامین بڑی عمدگی کے ساتھ ہے جس جگہ منقول و محقول کی ترکیب
واقع ہوئی ہے اعجاز کو کام میں لائے ہیں کم سے کم پنچہ ارتقا سیر
پر میری نظر پڑی ہے مگر ایسی لطافت کسی میں نہیں پائی اشعار
قلم زد کیا ہے اسکا اندراج ضروری نہیں ہے جہاں تک مختصر و سہل
ہے ورنہ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسی تفسیر کو کوئی نہیں دیکھے گا
پنچہ و معتزلہ وغیرہ کا رد خوب کیا ہے اسلئے بہت مرغوب طبع

از پس طرزش مرغوب واقع شد ترکیب لفظی تخریر ایشان را جلا سے
نازہ داد و لبث نوید، اس ہرچہ شد شدہ بود و خولہ شد الا تما مش
بروز بہت والا ہمت ایشان فرض است آنکہ بنام اس عبدل
معنون کردن می خواہند پذیرفتش بسر چشم حاضر مگر خوب می دانند
ہرچہ کہ از شاگردان امنست اگر ہمطرز امنست از امنست ورنہ لے
وہرچہ کہ عبد العزیز بشورہ من می نگارند جزو کل ازما است من ہمیشہ
مستعد ہستم کہ دیگر اجزاء باقی قتیکہ خواہند فرستاد یا معان نظر
دیدہ واپس خواہد شد خدا یا ایشان را توفیق خبر روزی کنار میل
ہمقتاد و بخیر رویہ از منی آورد و صل کردم اجزش خدا واد چہرے
بجناح طلبہ دادہ شد بقیہ بحساب فرض داریم الحمد للہ کہ مدرسہ از
دستگیری ایشان اس وقت از فرض سبکدوش است والسلام خیر تمام

مکتوب ہمشادوسوم

تاسف حلت پدر بزرگوار مکتوب الیہ مع دیگر نصائح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد زید حسین بن خدمت شریف مشفق مولوی عبد الوہاب صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم وعلیٰ عہد السلام علیکم کے واضح باد کہ از حلت پدر بزرگوار نصائح
کمال قلن و افسوس است خدا یا درج مغفرت بخشنو از جرم و فزع بجز انکہ
دیدہ ما را ز جہتی رسد چیزے مرتب نخواہد شد از خیرات و صدقات
و رفیعہ بفراہم از صدقہ جاری کہ نزد علماء محقق است حفر یہ و خبر گیری
عالیان علم است تفاہل نور زند نماز جنازہ غائب جماعت کثیر
دا کردہ شد و حاضرین مسجد بروز جمعہ مغفرت خواستہ اند از اندوختہ
مردم بعد از اوائے فرضہ و تعمیل وصیت ہرچہ باقی ماند پورا تاں باید
سناید آنکہ در باب تقسیم قرآن نوشتہ شد بہتر است کہ تفسیر

ہے ترکیب لفظی نے اپنی تحریر میں ہی روح پھونک دی ہے رستے
یہ باتیں ہوتیں اور ہوتی رہیں گی لیکن اسکا تمام کرنا انکے ذمہ فرض ہے
تفسیر کو معنون اس عاجز کے نام سے کرنا چاہتے ہیں مجھے بسر چشم
منظور ہے مگر خوب یاد رکھئے کہ جو کچھ تالیف و تصنیف میرے شاگردوں
سے ہے اگر میرے طریق پر ہے وہ مجھ ہی سے ہے ورنہ نہیں اور جو کچھ
عبد العزیز میرے مشورہ سے رقم کریں گے وہ تحریر میری ہے میں ہر وقت
آباد ہوں کہ بقیہ دوسرے اجزاء سبقت روانہ کرو گے نظر غائر کر کے
واپس کرونگا اللہ تعالیٰ آپکو بہترین توفیق مرحمت فرماوے۔ مبلغ ۱۰۰
پچھتر روپے بذریعہ منی آورد و صل ہوا اللہ تعالیٰ خزانہ خیر عطا فرماوے
اور کچھ جا جتن طلبہ کو دیگیا اور بقیہ ادائے فرض میں صرف کیا گیا اللہ کا شکر
ہے کہ اس وقت مدرسہ آپکی امداد سے بار فرض سے سبکدوش ہو گیا جو السلام خیر تمام

تراسی واں خط

باپ کے مرنے کی بابت افسوس نصیحتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد زید حسین بن خدمت شریف میرے ہریان مولوی عبد الوہاب
صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا ہے والد بزرگوار
کے انتقال سے بہت قلن و افسوس ہوا خدا تعالیٰ انکو مرتب بخش کا
غایت کرے رونے دھونے سے سوائے اسکے کہ آنکھوں کو تکلیف پہنچے
اور کچھ فائدہ نہیں ہوگا خیر و خیرات سے کو تا ہی نہ کریں صدقات جاریہ
سے جو کہ علماء کے نزدیک مسلم ثابت ہے کتواں گھدو نا و طالبان علم
کی امداد کرنی اس سے آپ عقلمند نہ کریں جماعت کثیرہ کے ساتھ نماز
بشاہ غائب ادا کی گئی حاضرین مسجد نے جمعہ کے دن مرحوم کے واسطے
دعا و مغفرت کی مرحوم مغفور کا نقد و جنس جمع کیا ہوا بعد اوائے

خزینہ بظاہر ان علم رسالت بعد انتظام خانگی و قرائع کلی و خیر
تشریف باید آورد اگر خیال نافع سبق است مطالعہ میکرد با شند
و فیکہ در سخاوت مند آمد بساعت من رسالت از بکوی مادر جان
خود و برادران بزرگ گاہے چشم پوشی نکند و نہ اینہم کہ حاصل کرد
اندر برادران ہدف چرا کہ حق عباد بر ذمہ ہر گاہ واجب الاداء
والسلام خیر اختتام

مکتوب ہشتاد و چہارم

بشرح اسماء الرجال عمدہ کتابے نگاشند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاقل محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی
سید عبدالغفر صاحب صمدی سلمہ علیہ بالخیر والعانیت فی الدین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و شرح راے عالی بادر از شرح اسماء الرجال
عولہ ایشان رسید از دیدش بسا مسرتے اند و تم عنوان و پذیر
است و اسلوب بسیار دلپذیر طرز تحریر راچگونہ میں کافیست
کہ قلم برداشتہ عبدالغفر نگاشتہ و نوشتہ است تحقیقات نین
است مگر بالا روی کہ دست و ادا از موہبت خدا تعالی میدانم
خوف است کہ طوالتش با اختتام رخنہ نیاندازد و لہذا ہر جہگیر مختصر
گیرید الا جامع و مانع طرز باشد برو فیات گرد آردہ خویش قناعت
کنند یعنی الامکان نظر غائر باشد شاید کہ او پرش جلی وار و از نما
بیادیزد و ایشان سلمہ بدعوی تحقیق خود چنگ نامو کہ او پرش و
کشمش مثل ابو الحسنات مولوی عبدالحمی لکھنوی و ذاب محمد صدیق
حسن نشان بھوپالی پیش آید چرا کہ و قیات را ائمہ سلفت بسیار بسیار
نازک یافتہ اند بطور ترویج یہ بنید کہ حالات ابن ابی الصلت

مضرب و صیت کے جو کچھ باقی رہے وہ وارثوں کو پہنچانا چاہیے ہر گز ان کی
کی تقسیم کے بارے میں لکھا ہے بہتر ہے تفاسیر خرید کر کے طلبہ کو دینا چاہئے
بعد فراغت انتظام امور خانگی کے یہاں آنا چاہئے اگر خیال نافع سبق کا
ہے تم مطالعہ کرتے رہیں جس وقت یہاں آئیں مطالعہ کئے ہوئے کو مجھے شکوہ
مادر جان و برادران بزرگ و خرد کی بکونی و خدمت سے کبھی چشم پوشی نہ کریں
ورنہ جو کچھ حاصل کیا ہو برابرا لگائیو نہ بدو کہ حق زمین میں جہد کے واجب الاداء
فی الخیر والسلام

چوراسی وال خط

شرح اسماء الرجال پسندہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید
عبدالغفر صاحب صمدی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے ہم
رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح راے عالی ہو شرح
اسماء الرجال کے اجزا موصول ہوئے اسکے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی
آپ کی تحریر کا عنوان و پذیر اور بہت دلپسند ہے تحریر کے وصف میں
اس قدر کافی ہے کہ عبدالغفر نے قلم برداشتہ لکھا ہے تحقیقات ناہ
لیکن یہ بلند پروازی جو کہ حاصل ہوئی عطیہ ایزوی ہے خوف ہے کہ طولانی
مضامین شرح باعث رخنہ اندازا اختتام نہو اسکے جو کچھ لیں مختصر لیں
مگر روش جامع مانع رکھیں جمع کردہ تاریخ و قیات پر اپنے قانع ہوں
حتی الامکان نظر غائر رکھیں کیونکہ جس کی طبیعت جھگڑا و ادا قع ہوئی ہے
وہ آپ کیساتھ الجھ بڑے آڈاپنی تحقیق کی بنا پر جنگ کریں تو جنگ
جدال مثل ابو الحسنات مولوی عبدالحمی لکھنوی و ذاب محمد صدیق حسن
صاحب بھوپالی کھڑا پیش آئے کیونکہ و قیات کو انہ سلفت نے بہت زیادہ
ہتمم بالشان پایا ہے نمونہ کے طور پر دیکھیے کہ احوال ابن ابی الصلت

کمال فوٹنڈ مگر تعقبات را بجز مدام احتیاط نیدند مگر ترجمانی عمر
الطینی نگاشند الا تحقیقات ابن جوزی را پامال کردند میں ہی گویم
کہ متقصت فرمودند کہ خطار نظر یہ ضروری ولا بد است لهذا
ترتیب میں کردہ جا بجا خط کشیدہ ام کہ از ناخود مقابلہ سائنہ
غریزاً بر دماغ سوزی ایشان صد آفریں است کہ با وجود مشاغل
خدمت لاحقہ با موردین دسیما خدمت کتاب وسنت لطیفی
واہما کبر و اردن ع آفریں باوریں ہمت مراد نہ تو
عزیت را ویدم بسا خدمت انگیز باعث لطف طبیعت واقع شد
چرا کہ زندہ دلی ایشان مترشح ست بقیہ کل اجزا پیش ما بفرسید
کہ با معائنہ نظر در آورده واپس خواہم کرد۔ مبلغ صفحہ روپیہ
کہ بصیفہ منی آؤ فرستادند لشکر یہ اشل بہا زیدہ ایزد توانا
ایشان را از آل و مال بہرہ می بخشیدہ باشند چہ کہ دستگیری بدر
خود شیوہ عالی ہمتانست طلبہ و نیز این دعا گوئی صمیم شمس
صبح و سانیک برائے شما بخوابند۔ چن دانہاے شفا لالو
در بستہ نگاہدا شستہ امروز فرستادہ شد از ریلوے اسٹیشن
واگزار نمایند اگر چہ دانہا مثل سابق نیست مگر غنیت است
از پنجاب ہمار سیدہ از آنہم چند دانہا برداشتہ بقیہ در دیگر
بستہ چیدہ روانہ کردہ شد والسلام خیر الختام از حاضرین مدرسہ
مسجد السلام علیکم۔ ۴ جمادی الاخری ۱۳۰۳ ہجریہ از دہلی

مکتوب ہمشاد و تحم

مشعر با صلااح صوفیہ و معارج و مدارج اہل سلوک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ مکمل لکھا مگر لوگوں کے اعتراض پر غور و خوض نہ کیا علیہ عمر و اہل حقیقتی کا
ترجمہ لکھا مگر تحقیقات ابن جوزی کی پہل تصور کیا میں یہ نہیں کہتا کہ
آپ نے نقصان مراتب و مدارج کا فرمایا مگر نظر کی خطا ضروری ہے
اسلئے ترمیم کر کے جا بجا خط کھینچ دیا ہے کہ ماخذ سے مقابلہ کر لیں۔
عزیم آپ کی دماغ سوزی پر صد آفریں ہے کہ باوجود کاروبار ملازمت
سرکاری کے معاملہ دینی رخصت کر خدمت کتاب وسنت میں لطف
دیکھی آؤ فرماتے ہیں ع آفریں باوریں ہمت مراد نہ تو
آپ کی عربیت نادر روزگار و پر لطف ہے کیونکہ زندہ دلی آپ کی مضامین
مترشح ہوتی ہے باقی سارے اجزا میرے پاس بھیجیں تاکہ گہری نظر
سے دیکھ کر واپس کر دوں صفحہ روپیہ بذریعہ منی آؤ ارسال کئے ہیں
اسکا شکریہ قبول کریں اللہ تعالیٰ آپ کے آل و مال میں برکت و تبارک
امداد و مدد سے کی کرنی بلند ہمتوں کا شیوہ ہے طلبہ اور یہ دعا
گوئے صادق ٹھہرا نصب و روز خوان بھلائی رہتا ہے تھوڑے سے
شفقٹ لوگے دانے آپکے حفاظت پور یہ میں رکھ کر آج روانہ ہو گئے ہیں ریلوے
اسٹیشن آپ طلب کر لیں اگر چہ پہلے جیسے شفقٹا نہیں ہیں مگر بھی غنیت
پنجاب سے میرے پاس آئے تھے تھوڑے دانے رکھ لئے لوگ آپکے واسطے
بھیج دے۔ والسلام خیر الختام حاضرین مدرسہ

د مسجدا کی طرف سے سلام علیکم قبول ہو

۴ جمادی الثانی ۱۳۰۳ ہ از دہلی

پچاسی واں خط

ایسا طالش خفانی الشیخ مکرر کثرت لفظ خمسہ مبارکہ تاکید تہجد

علاقہ و ذکر حمد و ثناء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز و محب مولوی سید عبدالعزیز صاحب صدری سلمہ علیہ السلام
علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہار نامہ عزیز رسید خوشبودار نمید
از انبساط و انشراح قلب چہرے نورشتند کہ نہ ناسور مرا جرحے
بخشید عزیز تانی و توقف شاہ رحمانیت است و ہر چہ اندر آید
ویر باید سلطان الاذکار قرآن از ما موختہ انداز وے کار گرفتن است
فنائی الشیخ آئین حضرات مانیت بلکہ شیخ ابراہیمین است کہ از
قرآن وحدیث ہر چہ بوسے رسیدہ یا بزنگاں طریقہ حقہ بخشد بطالب
رسانند شیخ را رہ نیست و نہ مجالے دارد کہ گائے از دائرہ شریعت

بیرون نہد ہر کہ از جگہ نگی با سپرد از جانب ما بگوئید

♣ بیل از گل نگر و گر دین بیند مرا

♣ بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا

♣ در سخن پہناں شدم مانند بود در برگ گل

♣ ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

و سخن ما چیست قال اللہ قال الرسول - در صحاح ہر چہ رفاق

دیدہ اند انہم تصوف و درویشی است در دیشاں از کجا یافتند

ازیں یافتہ اند شیخ ما علیہ الرحمۃ ہمارہی فرمودند کہ ہر کردار ما

چشم بند و بر سخن ما گوش نہ و در قلب خویش جائے بندہ یاد دارند

کہ فقیر از ایشان سلمہ عرض نمودہ است کہ وقت تہجد اگر اخلاص است

دہد باین دآن تو جہے نباشد برابر ہزار ارعین است ارعین این

نیست کہ بر صوفیہ نشیند این ما نور نیست و نہ اجزش ما نور مسجد

منزل خدا رسیدگی است نہ تربت ہر کہ از مسجد میگززد و بر مزاری نشیند

از خدای خدای گریز و خدا رسیدگی نصب وے نخواہد شد و نہ

کشف قبول از ایشان بشرح و بسط گفتہ ام ویر از خدا رسیدگی

مفتخر و محبوب مولوی سید عبدالعزیز صاحب صدری سلمہ علیہ السلام
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا پکا خط پہنچا خوشی و خوشی
حاصل ہوئی انبساط و انشراح قلب کی حالت قدرے تحریر کے

میرے ناسور کہ نہ کوتاہ کر دیا اسی عزیز تراخی و توقف شاہ باری

تعالیٰ ہے جو چیز میں حاصل ہوتی ہے وہ دیر باہوتی ہے سلطان الاذکار

قرآن مجید ہے جو مجھ سے سیکھا ہے اس سے کام لیں فنائی الشیخ میر

حضرات کا طریقہ نہیں ہے بلکہ شیخ اس واسطے ہے کہ قرآن وحدیث

سے ان کو کچھ معلوم ہوا ہی یا زنگان طریقت صادق نے انکو عطا

فرمایا ہے وہ طالب کہ ہونچا دیں شیخ قادر اس بات پر نہیں ہے کہ

اپنا قدم حلقہ شریعت سے باہر رکھے جو کئی میرا حال دریافت کرے

اسکو میری طرف سے کہو

♣ بیل از گل نگر و گر دین بیند مرا

♣ بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا

♣ در سخن پہناں شدم مانند بود در برگ گل

♣ ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

میری باتیں صرف انداز اسکے رسول کا قول ہے صحاح ستہ میں

باب رفاق کو دیکھا اوپر تھا ہے وہ سب تصوف و فقیہی ہے اور درویشی

نے کہاں سے حاصل کیا ہے اسی فصل رفاق سے میرے شیخ

علیہ الرحمۃ برابر فرمایا کرتے تھے کہ میرے فعل سے آنکھیں بند کر لو

میری باتوں پر کان پرکھو اور اپنے فعل میں جگہ دو یاد ہو گا کہ فقیر نے

آپ سے بیان کیا تھا کہ اگر تہجد کے وقت خلوص دلی میسر نہ ہو کر کسی

طرف توجہ نہیں ہو تو یہ خلوص ہزار چلوں کے برابر ہے - ارعین (چلکشی) یہ

نہیں ہے کہ قبر پر بیٹھیں یہ فعل رسول صلعم سے منقول نہیں اور نہ اجرا سکندر کو

ہے خدا کے ہونچے کا مقام مسجد ہے نہ قبر مسجد سے جو کوئی بھاگے

اور فرار پر بیٹھے وہ خدا سے بھاگتا ہے اسکی تقدیر میں خدا رسیدگی

ملہ شیخ سے مراد حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی ہمارے زمین الشرفین ہمسیر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی سے جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو
تذکرہ حضرت مولانا دہلوی کا کلام مجید کی منہ حاصل تھی بلکہ صفت مسنون محرمی کی بھی سعادت حاصل ہے اور مدرسہ حضرت شاہ اسحاق صاحب محدث دہلوی کا اور محدث ایک موجود ہے جو کہ دلی کے ہندو
نہیں رہتے مگر دہلوی ہیں ان کے تعلق میں ہونچے تھے اور مسکن دہلی تھے اس وقت کو تو وہ دلی ہو کر تھے مگر ان کا ایک فریق دہلی کی درگاہ ہے۔

تعلق نیست اگر کسی کو یہ کہ پیرے بر آب می رود یا بر آسمان می پرد
اصلانی توان پرید و نه بر آسمان هرگز خواهد رفت باور کنید چرا که
از درویشی اینچنین شجاعت در آب بریدن و بر آسمان رفتن چه
نسبت بلکه سے

چشم بند و گوش بند و لب به بند
گر نه بینی سحر حق بر با بخت

ابغیر زلما از اربعین چه خیزد اگر یا سستانی رمانا گیر پستین
آئین درویشی می پندارد حالانکه از قرآن و حدیث خلافت سے
ناطن است و حضرات طریقه انار الله بر ماہم ہمارہ ازیں
کارہ بودند از لطافت خمسہ نماز پنجگانہ حل غوامض شدہ
نزول نورانیت میشود خلاصہ آل اسم اعظم است ہمارہ نظر
بر حال خود باید انداخت و از مغایب دیگران اجتناب باید داشت
ایں امر کا شفت عقود است فافہم قدیر بر زریہ کہ رسد تمکلیا
شدن آئین آل عبا است و از صبر تامل شدن شعاع صوفیہ
ہرچہ رسد از دست و ہرچہ رود از حکم و سے بیرون نیست تذکرہ
صوفیاہ حال داند نہ این ہنگام کہ از ررق دشتید گدی می
کنند و شکم می پرند و غوغا و سواد الوجہ فی الدارین میشود اندرین
سالosan دیو سیرہ ہر کسے را دامن چیدن آئین بخردان است
حضرت سید السالکین قدس سرہ در صادق پور فرمودہ بودند کہ
درویشان را تاثیر الانظار خدا بخشیدہ است کہ بیک نگاہ
اگر طالب صادق است بندہ عینای رسانند و آن چیت
خدا نشناختن و بندہ پنداشتن اینہم کہ می آموزانند اصل اصول
درویشی است حلقہ کشیدن - ہوا حق کردن و غوغا برداشتن

نہوگی کشف قبر کے بعد کو واضح طریق آپ سے کہ چکاہوں ان
باقول کو خدا رسیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ میر
پیر پانی پر چلتے ہیں یا وہ آسمان پر آگے جاتے ہیں ہرگز اسکے آڑے اور
آسمان پر جانے کا یقین نہ کرو کیونکہ فقیری میں ایسی شجہ و باری بینی
در آب رفتن و بر آسمان پریدن کیا تعلق بلکہ سے

چشم بند و گوش بند و لب بند
گر نہ بینی سحر حق بر با بخت
لے عزت چلے کسی سے کیا حاصل ہے جہاں کل کے لوگ (یعنی مقصدی
امرار و ساد) قبر پرستی کو طریقہ درویشی و فقرانی کا خیال کرتے ہیں۔
حالانکہ قرآن و حدیث اسکے خلاف میں مذکور ہے اور بزرگان طریقت
در اللہ تعالیٰ انکی دلیل کو روشن کرے وہ اس قبر پرستی سے ہمیشہ بیزار
تھے اور بیزار رہے لطافت خمسہ سے (نماز پنجوقتی) حل مشکلات کی
کیفیل ہو کر نہایت کے نزول کی باعث ہوتی ہے گویا نماز اسم اعظم
ہے ہمیشہ اپنی حالت پر نظر ڈالنا چاہئے اور دوسرے کی عیب جوئی
سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بات مشکلوں کی حل کرنیوالی ہے سچا اور غور
کرد آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ آل عباد و صالحین کا ہے اور صبر نہایت
قدم رہنا شعار صوفیوں کا ہے اور جو کچھ پہنچتا ہے وہ اسکی طرف
سے ہے اور جو کچھ جاتا ہے وہ اسکے حکم سے یا نہیں ہے فی زمانہ کے
صوفیا کا ذکر آپ نے کیا یہ سب مکر و فریب سے گدائی کرتے ہیں اور
پیٹ پالتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی روسیما ہی حاصل کرتے
ہیں ان مکار دیوسیرت سے پرہیز کرنا دانشمندان کا کام ہے حضرت
سید السالکین قدس سرہ صادق پور میں فرماتے تھے کہ فقروں کی
نظر میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر دی ہے اگر طالب صادق ہے تو ایک نگاہ
میں مراتب اعلیٰ کو پہنچا دیتے ہیں اور وہ مراتب کیا ہے خدا کو چاہتا

اہل محلہ راہرواد انداختن و بچکان حفتہ را بیدار کردن از بہر
پیدا نمودن زراست و الا تصریح بانحقا منطوق کریم است
حضرت قادی سیرۃ شاہ محمد آفاق صاحب می فرمودند کہ مثل ضفادع
عوضت کردن شان درویشی نیست خدا خفتہ نیست کہ بیداری
کنند بلکہ حرکات مہودہ ایشان را نیک می نگرد حضرت رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ من عبادت می کنم و نیز ترویج می کنم۔ قوتی
خوہم الا غوغا نمی نمایم ابتداء شان بنیان است۔ عزیز از شرک
و بدعت علی حدہ بودن و احتساب اعمال و نفوس خود نمودن آئین ہوں
حضرت صولیا کرام است دیگرے آنکہ چند اعمال پرسیدہ اند بیاید
و بشنوید و نحو شہید چہ کہ ع

خوشی معنی دارد کہ در گفتن نئے آید
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہفتاد و ششم

از حدوث زریا انتشار سایہ کرد چہ کہ فتح الباب ہشد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بہ خدمت گرامی نواب صاحب معین السالکین سلمہ
ریہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باذنامہ رسید از مطالبش
آگاہی گردید از دعائی در معاملات انہا حب فضل فرماید از توبہ و انابت

اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ جانتا ہی تعلیم اصل اصول درویشی کا
حلقہ قائم کرنا موضوع کرنا اور ضرورت مچانا اور اہل محلہ کو پریشانی میں
ڈالتا سوتے ہوں کو جگانا یہ سب باتیں حصول زر کی واسطے ہیں
وزیر خدا سے غشی گریہ و زاری پر کلام الہی ناطق ہے حضرت قادی سیر
شاہ محمد آفاق صاحب فرماتے تھے کہ میرے کسی طرح شور مچانا شان
فقیری کی نہیں ہے خدا تعالیٰ سویا ہوا نہیں ہے اسکو جگانا بلکہ مہود
حرکتوں کو وہ عمل صالح تصور کرتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں عبادت بھی کرتا ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں اور غذا بھی
کھاتا ہوں لیکن میں شور مچا نہیں کرتا ہوں اور عاجزی و انکساری
نبیوں کی شان ہونے عزیز شرک و بدعت الگ رہنا اور اپنے عملوں کا محاسبہ کرنا
بہترین طریقہ صوفیہ کہ انہم کا ہر دوسری بات یہ کہ آپ اپنے چند عملوں کو دریافت کیا
ہو یہاں آئے اور سنئے اور چپ رہئے کیونکہ عجمی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والسلام خیر الختام

پچھاسی واں خط

مصیبت کی وقت منتشر نہو نیکیلئے نصیحت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بہ خدمت گرامی نواب صاحب مدوگوار سائین
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح
ہو خط آپ کا ملامتوں سے خط کے آگاہ ہوا خدا متعالی

سلہ حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کلمات مجاہد و ہر دو مکاشفہ تمام عالم میں مشہور ہے۔ آپ بھی اُس زمانہ کے بڑے اولیاء اللہ میں تھے
اور پیر دی سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت نظر رکھتے تھے۔ نسب آپ کا حضرت محمد الف ثانی تک پہنچتا ہے اور آپ بھی حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ
اولاد میں ہیں۔ آپ نے بتایا ہے، محرم الحرام ۱۲۷۰ ہجری بعد نماز مغرب اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاٰجِعُونَ ۛ۔ جمہرات کے دن آپکو سبزی سندی مثل پورہ میں دفن کیا گیا۔

تفاضل نور زند روزمرہ یک منزل قرآن مجید چند اجزاء صحیح بخاری ضروریہ یا نہ خواند انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پامال خواہد شد از ہجوم اعداء ہرگز خوف و ہستیت را در مزاج شریف جانباہد و از زود فتح الباب خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ چرا کہ الفرج بعد الشدة را غیب میداند فقیر را ہموارہ نیک سگال خود باید تصور ید مراد سائیدہ اند کہ انتزاع مناصب خواہد بود و بجایش ترقی در ارج اخروی نصیب انصاحب است چہ کہ اشاعت کتب اسلام بذات بابرکات انصاحب متعلق شدہ است - والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و ہفتم

تحقیق مناسبت اس کہ استخفا اور شرعیہ کی بجائے نامناسب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابو عاصم محمد بن یحسین بخاری خدمت شریف جامع الحسنات والکلمات والفضائل مولوی سیّد عبدالعزیز صاحب صمدی سلمہ ربنا بخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد فی الواقع ہمارا اختلافی از تحقیق شامیست ہر گاہ ہمیکہ زید میگوید کہ قرآن حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو خیر خدا نے کھلنے پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا نکلج کے ہر اور خیرجی میں کیا فرق ہے پس از دائرہ اسلام نامبروہ خارج متھو است چرا کہ قرآن منزل من اللہ تعالیٰ و احادیث رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم ہموارہ واجب التعمیل ولان فی التعلیم ہر من است انکہ نوشتہ اندر خال کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جا نہ نہیں ہے آں بو الفضول است تحریریکہ در میان علماء اخفاء و اہل حدیث اتفاق کثیر و جہاں صلحا تطبیق قرآن و حدیث در میان آمد صحیح است واللہ

آپ کے معاملات میں فضل فرما کے توبہ واستغفار و رجوع در گاہ باری سے غفلت نہ فرمادیں روزانہ ایک منزل قرآن مجید و بارہ صحیح بخاری کا ضروریہ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن برباد ہوگا اور دشمنوں کی کثرت سے ہرگز خوف زدہ نہ ہونا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ جلد کا منیاب ہو سکے کیونکہ الفرج بعد الشدة سے آپ بخیر آگاہ ہیں فقیر کو ہمیشہ اپنا ہی خواہ تصور فرمادیں مجھ کو خبر ملی ہو کہ تشریف ملا ہے آپ کے مہربان اور اسکے بدلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی مراتب اخروی آپ کی قسمت میں ہوگی کیونکہ کتب اسلام کی اشاعت آپ کی ذات بابرکات وابستہ و السلام خیر الختام

ستائیں واں خط

تحقیق سے اختلاف نہیں ہے - احکام شرعیہ کو خفیف و خفیر جاننا ہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد بن یحسین بخاری خدمت شریف جامع الحسنات والکلمات والفضائل مولوی سیّد عبدالعزیز صاحب صمدی اللہ تعالیٰ دوزخ جانیں خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مجھ کو آپ کی تحقیق سے اختلاف نہیں ہے جبکہ زید کہتا ہے کہ قرآن و حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو خیر خدا نے کھانے اور پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا ہے نکلج کے ہر اور خیرجی میں کیا فرق ہے، تو وہ شخص مذکور دائرہ اسلام سے باہر ہو گیا کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا آمارا ہوا ہے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ زندہ مومن پر اسکے واجب العمل ولان فی التعلیم و تکریم ہے آپ نے کھانے کے زوال کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جا نہ نہیں ہے اور وہ دہائی تباہی آدمی ہے جو تحریریکہ کہ در میان علماء احاث و اہل حدیث کے

بلاد و انصار بھیدہ واقطار بندیدہ جاری و ساری است مگر ترا
برہدایت عمل باید ساخت و مہرگز پیرامون خود او نام باطلہ را
نہاید آورد۔ یا رہا شد کہ ہنگام مناظرہ تاہین بالجہ و رفع الیدین
پیش ما بودند و آخر جوابی از مخالفین منیامد و این مسئلہ شدہ
است کہ رفع الیدین زینت الصلوۃ و از تاہین بالجہ شرکت اسلام
است اللہم زد فرزد۔ ضیق نفس مرا یا بالفعل بسیار می آزارد
چند کاغذات استقنا فرستادہ ام و ایما خود بمطابقت قرآن
و حدیث ظاہر کردہ ام جواب مدلل و مسکت نویسند کہ بر آں
مہر خود و موہبہ و مگر علماء حق ردہ شائع نمایم و در فرستادن
استقنا ما لثنا فل نکند و نہ بی پروائی فرمایند و السلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و نہم

بطلب جواب رسالہ بتدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاثر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ
تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ عرصہ ہفتہ عشرہ
گزشتہ کہ یک رسالہ بتدین فرستادہ ام کہ آنرا کما حقہ رد
کردہ رود ارسال نمایند زیر کہ اہل بدعت و ریختا شور و غل آغاز
کردہ اند کہ جواب رسالہ مایاں غیر مقلدین ہنوز نہ اندہند لکن کاشتہ
میشود کہ دریں دلا کاروبار موقوف نمودہ رسالہ مرسلہ را رد و نجوئی
کردہ روانہ نہا ہند ساخت۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و نہم

انقلاب را بسے ہمدردیہ دار کے مطابقت میں قرآن و حدیث کے سہمی گئی
وہ ہنفسہ صحیح ہے اسکا اجراء دو روزہ ذکیہ کے شہروں و قروں میں جاری ہے
نمای لگول کو اسی ہدایت پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور ادا نام فاسدہ کے گرد نہ پھرن
چاہئے آپ کو یاد ہو گا کہ تاہین بالجہ و رفع الیدین کے مناظرہ کے زمانہ میں
میرے پاس آپ موجود تھے آخر کوئی جواب میرے مخالفین سے نہ ہو سکا
اور یہ مسئلہ ہو چکا ہے کہ رفع الیدین زینت صلوۃ ہے اور تاہین بالجہ
شوکت اسلام کے لئے اہم و رفرفروں کر آجکل ضیق نفس مجھے تکلیف دہ
ہو رہا ہے چند استقنا کے کاغذات روانہ کر چکا ہوں اور موافقت میں قرآن و حدیث
کے اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں جواب مدلل و مسکت لکھیں کہ اسپر بی مہر و دیگر
علماء ربانی کی کرا کے شائع کریں اور بھیجیں میں استقنا کے بی پروائی و غفلت
نہ کریں۔ والسلام خیر الختام

اٹھاسی واں خط

بتدین کے رسالہ کا جواب بھیجیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاثر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ
بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ ہفتہ عشرہ ہفتہ
کہ ایک رسالہ بتدین کا آپ کے پاس بھیج چکا ہوں کہ اسکا رد کما حقہ کر کے
جلد واپس کریں کیونکہ یہاں کے بدعتیوں نے شور و غل مچا رکھا ہے
کہ اب تک غیر مقلدین نے میرے رسالہ کا جواب نہیں دیا اسلئے لکھا جاتا
ہے کہ ان دونوں کاروبار موقوف کر کے رسالہ مرسلہ کا رد اچھے عنوان سے
مرتب کر کے روانہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام

اٹھاسی واں خط

تعارف تجلی مصطلح صوفی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیم حسین بگرامی خدمت جامع الکمالات و فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح و موبہ باد کہ بندہ فقیر تخریریت تم و اندر یافتن تری انصاحب شاکر بدگاہ خدا جلشانیہ شدم آنکہ بدریافت تجلی و متعلقا نشایما کردہ اندر عزرا، چہ گویم کہ گفتن نمی توانم سرش دراز کہ باختصار وے منقصت نتوان بود ہذا قدرے از بسیارے و دانہ از انبارہ و قطرہ از بحر زخاری بخارم و تنیکہ پیش من خواہمید آمد تفصیل وے خواہم گفت چہ کہ در نوشتن نمی آید سہ ستانی زیاں از رقیبان راز کہ تاراز سلطان نگونہ باز

فقیر خاموش است و اغیار بر سر رشتہ و خلفش تجلی سہ قسم دارد اول تجلی ذات و آن مکاشفہ است دوم تجلی صفات الذات کہ آن مواضع نور است سوم تجلی حکم الذات و اخراشیاد است معنی مکاشفہ علیہ یقین است کہ ازل حالے واقع شود گویا خدا را می بیند و از مساویش غفلت (چنانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اَلْخِصْصَانِ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنْتَ تَرَاهُ) اما از دیدہ و آخرت مشاہدہ بہت خواہد آمد و در دنیا ممکن نیست سہ تجلی صفات الذات کہ در اں دو احتمال است یکی آنکہ بندہ فکر در افعال خدا کند کہ در مخلوقات یافتہ شود۔ و صفات و بلا پیش نظر نماید بدینوجہ ایقان قدرت الہی بر وے غالب میشود و از اسباب غیب بود و از وے صفات و سبب ساقط گردد و ایمان علم خدا کہ محیط است بر آن مسلط آید کہ ازل نہایت خضوع و در پیش نمیاید

تجلی کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیم حسین بگرامی خدمت جامع کمالات و فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں تیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو کہ بندہ فقیر مع الخیر ہے اور درک صحتوری سے آپ کے شکر گزار درگاہ ایزدی جل شای تجلی و حولی تجلی کا حال دریافت کیا ہے اے عزیز کیا کہوں کہنے کی قدرت نہیں بیان و شرح تجلی طول طویل ہے اختصار سے بھی بیان نہیں کر سکتا اسلئے محض قلیل بہت سے اور دانہ متعدد انبارہ و قطرہ عظیم الشان دریا سے رقم کرتا ہوں جسوقت میرے پاس آپ آئیں گے اسکی تفصیل سناؤں گا کیونکہ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی سہ

ستانی زیاں از رقیبان راز کہ تاراز سلطان نگونہ باز فقیر خاموش ہے اور اغیار جنگ پیکار میں مشغول رہے اسلئے چاہتا چاہئے کہ تجلی تین قسم کی ہے اول ذات کی تجلی اسکا نام مکاشفہ ہے دوسری تجلی صفات ذات وہ مقام نور کا ہے تیسرا حکم الذات کی تجلی وہ اخراشیاد کی ہے مکاشفہ کے معنی غالب ہونا یقین کا ہے اس سے ایک خاص حالت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا موجب غفلت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْخِصْصَانِ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنْتَ تَرَاهُ لیکن آنکھوں سے دیدار آخرت میں میسر ہوگا و نہایت ممکن نہیں ہے تجلی صفات الذات اس میں دو احتمال ہیں ایک وہ کہ بندہ افعال خدا میں فکر کرے جو کہ مخلوقات میں پائی جاتی ہے اور صفات باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھے اس ذریعہ سے علیہ یقین قدرت الہی کی اس پر غالب ہوتی رہے اور اسباب معدوم ہوتے ہیں اور صفات اور سبب سبب

دینا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمودہ است قُلْ
لَمْ يَكُنْ شَرَاءٌ قَوْلُهُ بَرَاءً (۱) وایں انوار موضح است
کہ باین معنی نفس در آن حال منور با نور متعدد می باشد و از مراقبہ
بمراقبہ دیگر انقلاب می کردہ باشد بخلاف تجلی ذات کہ در آن جا
نہ تعدد است نہ تغیر و دیگرے آنکہ صفت ذات این چنان
بشکر و کہ بلا واسطہ اسباب خارجیہ صرف از امر کن تمام نشاء
و افعال و تمام مخلوقات از ذات واجب پیدائی شود و عارف را کہ وقت
عبودیت حواس است بہاہ مثالیہ نور یہ ظاہر شدہ از اموال معنی نامند
و تجلی آخرت آنست کہ در دنیا و آخرت بلبصیرت قلبی معانیہ جزا و
سزا فرماید و اوراک استیاء و نفس وے نیچے عیان شوند کہ گرسنہ
را است بہار و تشنہ را تشنگی اوراک تکلیف نشود۔ مرا کہ مساک
محمدی دارم ازین رواید ربط نیست۔ والسلام خیر الختام۔

صلوات علیہ وسلم و علیٰ آله و سلم

مکتوب نودم

اسرار بیعت شریعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاقل سید محمد نذیر حسین بخارست گرامی عزیز العلماء صمدنی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزید اباد اکھدند کہ بفضلہ
تعالی و مبارکست بخیریت استم و برائے شام نیک خواستہ ہائی ظہیم
آنکہ دربارہ نکات و اسرار بیعت پر سیدہ اندازیں پیش متواتر و
پیا پی طریقہ مرد جاہلین خاندان دیدہ اند و در مذاخذ بیعت از شما
سرے از اسرار ہم گفتہ ایم حالاً از قلم می آید مسئلہ بیعت ازین
آسان ست بدستور اسلام و دشواری را در و گنجائش نیست ہاں
بر طالب صادق ایفاء عہد و پیمان متحتم است بیعت پیمانی است

ساقط ہوتے ہیں اور خدا کے علم کا ایقان کہ وہ اس پر محیط ہے اور اس پر اس کا
سلطہ ہے اسلئے کمال خصوص کے باعث وہ ہر شے معلوم ہوتا ہے چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قُلْ لَنْ يَكُنْ شَرَاءٌ
قَوْلُهُ بَرَاءً (۱) اور اس انوار کیلئے مقامات ہیں کہ نفس اس نور کا محض بنکر
انوار متعدد کیساتھ منور ہوتا ہے اور ایک مراقبہ سے دوسرے مراقبہ کی طرف
منتقل ہوتا ہے بخلاف تجلی ذات کے کہ اس میں نہ تعدد ہے نہ تغیر دوسری بات
یہ ہے کہ صفت ذات باری تعالیٰ کی اس طرح معانیہ کرے کہ بلا واسطہ اسباب
خارجی کے صرف لفظ کن سے ساری استیاء و افعال اور کل مخلوقات ذات
واجب پید ہوا و اور عارف کے مفقود الحواس کی کثرت تصویر نشائی نور علی ظہر
ہوتی و اسکا نام موضح رکھتے ہیں اور تجلی آخرت وہ کہ دنیا و آخرت میں بصیرت کے
ذریعہ جزا و سزا کا معانیہ کرے اور علم استیاء کا اس کے نفس میں اس طور سے ظاہر ہو
جیسے کہ بھوکے کو غذا کی طلب اور پیاسے کو پیاس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے ہم کہ مساک
محمدی رکھتے ہیں ان فضولیات سے سروکار نہیں۔ والسلام خیر الختام

نوعے والی خط

بیعت کے اسرار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخارست گرامی عزیز العلماء صمدنی اللہ
تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
شکر ہو کہ میں خیریت سے ہوں نہ کہ فلاح کا خواستگار ہوں بیعت کی باریکی
و نکات کے بارے میں آپ نے جو چیزیں دریافت کیا ہے اس سے قبل اکثر اس
خاندان کا مروجہ و کچھا ہے اور بیعت کے دن بھی بعضے رموز و نکات
آپ سے کہہ چکا ہوں اب پھر تحریر کرتا ہوں بیعت کا مسئلہ بہت
آسان ہے کوئی دشوار و مشکل اس میں نہیں ہے ہاں طالب ہادق
پر پور کرنا عہد و پیمان کا واجب ہے واضح ہو کہ بیعت ایک عہد ہے

صلوات علیہ وسلم و علیٰ آله و سلم حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ -

کہ دران توبہ از معاصی و سیئات داخل است و ہم اقرار اسان
و عزم قلبی بر اسے ایفاء آئندہ و عدم از تکاب گناہاں و تعمیل اوامر
شرعیہ و وعدہ ترک شرک و کفر و بیعت ہست و از ہمہ مانائب
شدہ توحید الہی و رسالت حق پناہی و لعنت و شتر و نشر پذیرفتہ
بجآوری و عہود شرعیہ بذمہ خود فرض دانہ غرض کہ از منہیات شرعیہ
انابت و توبہ بہترین مقاصد بیعت است خدا تعالیٰ می فرماید اِنَّ
الَّذِينَ يَبَايِعُوكَ لَا تَمْلِكُ اَيْدِيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ اللَّهُ قَوِيٌّ
اَيْدِيَهُمْ فَمَنْ نَكَثَ فَاْتَمَّا يَنْتَكُثْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ اَوْفَى
بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَمَسِيُوْنِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ہر دست
بیعت کنندگان دست خود و عروشانہ، محمول فرمودہ ارشاد
کرده ہر کہ ایفاء عہد نخواہد کرد وبال بر نفس و عے است و ہر کہ
وفا کرد اجر عظیم خواہد یافت و اینہم گفتہ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ
الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يَبَايِعُوكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي
قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ اِلٰهَ مَنَاشَاہِست ہر کہ
بر پرورش بیعت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ بر آن
رضاء الہی و نزول سکینہ مشروط ساختہ و دیگر فرمودہ یَا أَيُّهَا
الَّذِيْ اِذْ جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ عَلَى اَنْتَ لَا
يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاَلَا يَشْرِكْنَ وَاَلَا يَزْنِيْنَ
وَاَلَا يَغْتَابْنَ اَوْ لَا دِهْنٌ وَاَلَا يَأْتِيْنَ بِهِنَّ سَابِ
يَعْتَرِيْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَسْرَجِهِنَّ وَاَلَا يَعْبِيْنَ
فِيْ مَعْرُوْبٍ فَيَايَعُهُنَّ وَاَسْتَغْفِرُ لَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ہر دین آیت از زمان بیعت کنندگان گرفتہ عہد عزم
از تکاب شرک باللہ دزدی زنا قتل اولاد بہتان افتراء نافہ
از امر معروف موئن نمودہ چنانچہ بتطابق وے ذات مبارک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچند اقسام و ابواب بیعت از صحابہ

کہ اہل عہد میں توبہ کرنا گناہوں سے داخل اہم ہو اور بھی زبان سے
اقرار کرنا اور دل سے عزم مصمم کرنا ایفاء اہم کے واسطے اور تمنا گناہ
سے باز رہنا اور اوامر شرعیہ کو بجالانا اور وعدہ ترک شرک و کفر و بیعت
پر ثابت رہنا اور حملہ گناہاں سے تائب ہو کر توحید الہی و عزم نبوت و بعثت
و شتر و نشر کا مقصد ہو کر بجالانا عہود شرعیہ کا اپنے ذمہ فرض معلوم کرے
غرض کہ منہیات شرعیہ سے توبہ و رجوع الی اللہ بیعت کے احسن و بہتر
مقاصد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُوكَ رَاٰمًا يَبَايِعُوكَ
اللّٰهَ يَكُ اللّٰهُ قَوِيٌّ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَاْتَمَّا يَنْتَكُثْ عَلَى
نَفْسِهِ وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللّٰهُ فَمَسِيُوْنِيْهِ
اَجْرًا عَظِيْمًا خدا تعالیٰ جل شانہ بیعت لینے والے کا اٹھ اپنا اٹھ
قرار دیکر ارشاد کیا کہ جو کوئی عہد کو پورا نہ کرے گا اس کا وبال اسکی جان پر
ہے اور جس نے پورا کیا وہ ثواب پراپا بیگا اور بھی ارشاد فرمایا لَقَدْ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يَبَايِعُوكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا
فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ اِلٰهَ مَنَاشَاہِست ہر کہ
بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے درخت کیکر کے کی ہے
وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی و نزول سکینہ کا مورد بنا دوسرے بار فرمایا
يَا أَيُّهَا الَّذِيْ اِذْ جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ عَلَى اَنْتَ لَا
يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاَلَا يَشْرِكْنَ وَاَلَا يَزْنِيْنَ
وَاَلَا يَغْتَابْنَ اَوْ لَا دِهْنٌ وَاَلَا يَأْتِيْنَ بِهِنَّ سَابِ
يَعْتَرِيْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَسْرَجِهِنَّ وَاَلَا يَعْبِيْنَ
فِيْ مَعْرُوْبٍ فَيَايَعُهُنَّ وَاَسْتَغْفِرُ لَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ اس میں عورتیں بیعت کرنے والیوں سے عہد پیمان لینے کا طریقہ یوں بتایا
گیا کہ شرک باللہ جوڑی زنا قتل اولاد بہتان امر معروف کی نافرمانی
ان امور پر عہد مستحکم و چنانچہ اس آیت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کتنے قسم کی بیعت ذیل صحابہ کرامؓ اور دوسرے

کرام و دیگران گرفتہ در صحاح اقسام بیعت بنظر آور و نسبت
صحیح بخاری از فقیرین الاول الی اخر سماعت و قراءت نموده اند
و بر مبنای آگاہ کردہ ام در بخاری و مسلم و مسنید و معجم باب
البیعت علی اقام الصلوٰۃ و ایثار الزکوٰۃ و غیرہ موجود است
بوقت بیعت گرفتن عہد باید گرفت کہ در معاملات شرعی از کسے نخواہد
ترسید و نہ از قوم لایم پس و خواہد کرد بوقت معینہ بر اقامت
ارکان شرعیہ ترک کیا تر و صفات و امانت بدعتہ و احیاء سنت
پہانے کہ گرفتہ سہ برومگی ہمت خود باید گماشت و از خیر
خواہی مسلمانان ہم عقیدہ دریغے نخواہد و زید گوشتکار باید کرد کہ بر
بیعت توبہ و بلند ساختن گوشت سخت زشت ترین امور است علاوہ
ازین بیعت امام علی ان لا یفروا و غیرہ نیز است کہ ویرا درین
زمانہ ضرورہ نیست۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت مولانا شاہ
ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہی فرمودند کہ بیعت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گاہے بر ہجرت دگا ہے بر جہاد دگا ہے اقامت ارکان
اسلام روزہ و نماز و نجات و قرار مقابلہ کفار اشرار بود (مثلاً
بیعتہ الرضوان) دگا ہے تمسک بر سنن نبوی و احترام از بدعت
و تحریص و تشویق عبادت بود۔ از زمان ہمارہ بر عدم نیاحتہ عہد
می گرفتند۔ ابن ماجہ گوید کہ از چند فقرہ ہاجرین بیعت بر عدم
سوال از کسے گرفتہ بودند مہایان اینچنین توثیق عہد نمودند کہ اگر
مقررہ (چاکہ) از دست کسے می افتاد از اسب خود فرو دادہ
می گرفتند پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خلیفہ اللہ
بودند، فعلے کہ نمودند از ہر خلفا و آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجنبت
معلماً کتاب و الحکمہ و مزکیا لائمہ سنت قرار یافتہ بر علماء الراسخان
واجب التعمیل گردیدہ۔ آنانکہ گمان بردہ اند کہ بیعت منحصر قبول
خلاف است یا کہ بیعت صوفیاں شرعی نیست این ہمہ ظن ناسبت

لوگوں سے پائی گئی اقسام بیعت کی صحیح مستند دیکھیں
آپ نے صحیح بخاری سماعت و قراءت اول سے آخر تک مجھ فقیر سے
پڑھی ہے اسکے نکات و یاری پڑ گاہ کہ چکا ہوں بخاری و مسلم
مسنید و معجم میں باب البیعت علی اقام الصلوٰۃ و ایثار الزکوٰۃ
و غیرہ موجود ہے، بیعت کرنیکے وقت قول قرار لینا چاہئے
کہ دینی امور میں کسی سے خوف نہیں کریں گے اور نہ ملامت کرنے
والے کی پروا کریں گے ارکان شرعی کو وقت مقررہ پر بحال تانا۔
گناہ کبیرہ و صغیرہ کو چھوڑنا اور بدعت کے مٹانے اور سنت کے
زندہ کرنے پر جو قول قرار کیا ہے اسکی تعمیل میں اپنی ساری
کوشش صرف کریں گے اور مسلمانان ہم عقیدہ کی خیر خواہی
میں توافل نہیں کریں گے اور یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ مردہ پر واپلا
کرنا اور قبر کو اونچی یا پختہ بنانی شرعیات میں سخت ممنوع ہے
ماسوائے اسکے بیعت امام وقت کی کہ صفت لڑائی سے بھاگ نہیں
جائیں گے و نیز دوسری اس قسم کی بیعت اسکی ضرورت اس
زمانہ میں نہیں ہے۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولانا
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بیعت کبھی ہجرت پر اور کبھی جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام کے قائم
رکھنے مثل روزہ و نماز و کفار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے پر
ہوتی تھی (مثلاً بیعتہ الرضوان) اور کبھی سنن نبوی پر قائم رہنا
اور بدعت سے پرہیز و عبادت پر حریص ہونا اور عورتوں سے ماتم
نہیں کرنے پر عہد لیتے تھے۔ ابن ماجہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقرہ ہاجرین سے کسی سے سوال نہیں
کرنے پر بیعت لی تھی بیعت کرنیوالوں نے استعقد عہد بیت کو پورا کیا
کہ اگر چاکہ ہاتھ سے کسی کے گر جانا تھا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر
اٹھاتے تھے لوگوں سے اٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتے تھے پس

چنانکہ بالا گفتہ ایم، و آئندہ از قسم تزکیہ نفس و قلب است ہم
 ہی عن المنکر و امر بالمعروف و انشائی است۔ ازل و ریافتند
 کہ بیعت فقط قبول خلافت و سلطنت را نیست بلکہ بیعت الاسلام
 و بیعتہ التمسک علی التقوی و غیرہ وغیرہ، مفہوم شاہ صفا
 بفحوائے صحاح سستہ بود۔ علاوہ از مردان بالغ و نسا را بالغہ
 بیعت صغیر اسن اطفال ہم در صحیح مسلم مرویست چنانچہ
 حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جناب عبد اللہ (فرزند خویش)
 را بعرسہ رفت یا ہشت سالگی برائے بیعت پیش جناب رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ بودند کہ حضور نبوت معلوم متوجہ
 متبسم گردیدند و بیعت گرفتند و ابن جوزی آوردہ کہ بروز فتح مکہ
 چار صد و ہفت و پنجہ زنان بیعت کردہ بودند۔ آمانکہ میگویند
 کہ بعد از حال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از صحابہ
 و تابعین رحمہم اللہ اجمین بیعت ہر دی نیست این پندار غلط
 محمول بر بیجا است۔ چہ کہ داول، حضرات اہل سلوک و صوفیاء
 کرام سلسلہ بیعت خود را متواتر یا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ وجدنا مرتضیٰ علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ فیہ رسانند
 ردوم، بسبب ناواقفی ناواقفان تنسیخ سنت رسالت مآب
 شخاہ شدہ رسوم، بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعدہ
 عمر فاروق و عثمان رضی اللہ عنہم اخذ بیعت جاری بود و در
 صحیح بخاری و مسند امام احمد باید دیدہ ایں ہمہ طریق بیعت کہ
 ہوشتم بگویش جاں شنیدنی است کہ طریقہ اخذ بیعت فقیر
 دیدہ اند از شاگردان خویش حاجت بیعت گرفتن نیست چہ کہ انہا
 کتاب و سنت از من خواندہ اند ہاں بیعت تو بہ و بیعت طریقہ مضایقہ
 نیست ہنکام یکجائی شمارا اجازت دادہ ام کہ از تابعین بیعت
 بگیرند و امر فرمائی ہنکارم کہ اجازت سابق کافیت طریقہ مشایخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجوع اللہ کے خلیفہ تھے جو فعل
 کہ عمل میں لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفا کیواسطے اور امت
 کیواسطے سنت قرار پایادہ را سخن علما پر واجب العمل ہوا اور جن لوگوں نے
 گمان کیا ہے کہ بیعت مخصوص صرف قبول خلافت پر ہے یا بیعت صوفیوں
 کی شرعی نہیں ہے یہ سب گمان فاسد ہے جیسا کہ اوپر کہ چکا ہوں،
 اس قسم کی بیعت تزکیہ نفس و صفائی قلب میں داخل ہے اور یہی ہی
 عن المنکر و امر بالمعروف کے شامل ہے اسی معلوم ہوا کہ بیعت صرف
 قبول خلافت و سلطنت ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی بیعت پر بیعت گاری پر
 ثبات رہنے کی بیعت (و غیرہ وغیرہ ہے) جناب شاہ صاحب کا علم باطن
 صحیح سستہ کے تھا علاوہ مردان بالغ و زنان بالغہ کے صغیر سن بچہ
 کی بھی بیعت صحیح مسلم کی روایت سے پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت زبیر رضی
 اللہ عنہ نے جناب عبد اللہ (اپنے فرزند) کو سات یا آٹھ سال کی عمر میں بیعت
 کیواسطے حضور میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے تھے آپ
 دیکھ کر سکرائے اور بیعت لی ابن جوزی جو روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن
 چار سو ستائون عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جو لوگ
 کہتے ہیں کہ بعد رحلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ و تابعین
 سے ثبوت بیعت پایا نہیں جائیہ گمان فاسد ہے کیونکہ اولاً حضرات اہل سلوک
 و صوفیاء کرام سلسلہ بیعت کو بطریق تواتر کے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 و ادا علی مرتضیٰ علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں (دوسرے کسی ناواقف کی ناواقفیت
 سے مددوم ہونا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہو سکتا تفسیر سے
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان
 و حضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بطریق اخذ بیعت جاری و ساری تھی
 (صحیح بخاری و مسند امام احمد میں دیکھنا چاہئے) تو وہ جملہ طریق بیعت کہ جو
 تحریر کیا ہے یا در کتب کے قابل ہے اور فقیر کے طریقہ اخذ بیعت کو دیکھ چکے
 ہیں اور اپنے شاگردوں سے حاجت بیعت کر چکی نہیں ہے کیونکہ وہ سب

فقیر مسالک محمدیہ است و مجملہ مشایخ انار اللہ برہانم را می ستایم
کہ الزامات احیاء سنت گشتہ و آنانکہ بدعتہ بطبع زخارف و نبوی
منتشر کردند از خدا معاملہ خواہند کرد و مرا از مشایخ اہل رب و
آن سر و کار سے نیست عرس فی پسندم چکہ وے ما نور سنت
نیست اینہم نگاشتہ ام دانہ از انبار سے و قطرہ
از بحر زار است طالب را قلب گیر و گوش مشغول
دیدہ بینا بیدار این طریقہ مانیت کہ وقت بیعت و سنت
بر دست وے گزارم و نقد سے ازو بخاہم و توبہ
از معاصی نہ گیرم ر معاذ اللہ معاذ اللہ عزیزا دنیا
را نجاتے نیست و در معیشت مسدود است اینکہ
در پیرایہ امارت روز با ہر کردہ بخدا شناسی لیالی
خود سے گزرا نید آفرین بر آفرین ح

عمرت و راز باد کہ از بس غنیمت است :

والسلام خیر الختام

مکتوب نو و دوم

اجازت بیعت توبہ گرفتن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرا می خدمت جامع الحسنات و الکمالات مکتوب
سید عبد الغفر صمدی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باو کہ در بیعت توبہ گرفتن شمارا مجاز کردہ ام حالہ بیعت ارشاد
مسنود می دہم مگر نا اہل را خوب دیدنی است کہ آنہا سلسلہ مجتہد
را بدنام نمکند بالفعل ترک ملازمت مناسب نیست بوقت استفاد

حسب سنت اس عاجز سے پڑھ چکے ہیں مائ بیعت توبہ و بیعت
طریقہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے ایک مرتبہ آپ کو اجازت دے چکا
ہوں کہ خواہشمند سے لیں اور آج بھی لکھتا ہوں کہ پہلی اجازت کافی
ہے فقیر اور مشایخ کا طریقہ مسلک محمدیہ اور سارے مشایخ رحمت اللہ
تعالیٰ کی میں تعریف کرتا ہوں کہ ان سے سنت نبوی زندہ ہوئی اور
جن لوگوں نے طمع مال دنیا کی وجہ بدعت کو پھیلایا و رواج دیا خدا سے
ان کا معاملہ ہو گا مجھ کو ان جھگڑوں سے کسی کے سر و کار نہیں عرس کو
پسند نہیں کرتا کیونکہ سنت نبویہ سے منقول و ثابت نہیں ہے میری
ساری تحریر ایک و اندہ ہے انبار سے اور ایک قطرہ ہے بڑا دریا کا طالب
کو دل لینے والا اور کان سننے والا اور آنکھ دیکھنے والی چاہئے میرا
طریقہ یہ نہیں ہے کہ بیعت کے وقت ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھوں اور نفوذ
اس سے لوں اور توبہ لگنا میں سے نہ کروں ر معاذ اللہ معاذ اللہ لے عزیز
دنیا کو ثبات نہیں ہے اور دروازہ معاش کا بند ہے جو شخص کہ امیرانہ دن
کو بسر کرنا چاہے اپنی کمالات یا دآبی میں گرا نہا جو وہ قابل زیادہ تعریف ہے
ح عمرت و راز باد کہ از بس غنیمت است : والسلام خیر الختام

اکیانوے واں خط

اجازت پہلے ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمایا ملازمت آخذ
نہیں مگر بعینہ جاری کرنا چاہئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرا می خدمت جامع الحسنات و الکمالات مولوی
سید عبد الغفر صمدی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو آپ کو بیعت توبہ لینے کی اجازت ہے
چکا ہوں اب بیعت ارشاد مسنونہ کی اجازت دیتا ہوں مگر نا اہل
لوگوں کے بارے میں خوب سوچ سمجھ لیں تاکہ وہ لوگ سلسلہ

علوہ اینہمہ مرا اسم شریعہ را جاری فرمودن لازم است
خبردار سفہار دست بردست ایشان بر گز مباد خوب
میدانند کہ من از پیری و مریدی سخت کارہ ہستم الا گرفتن
بہیت تو بہ مسئلہ شمرنتائج بہین است بندہ فقیر و کان پیری
بچندہ است کہ ہر ناکس و کس بیاید و روپیہ گراستہ چیزے
بخرد و نفوذ یابد سالہا میگذرد کہ ازین مدرسہ فیضیامیگیرند
لہذا دیگران را محروم نباید داشت - مراجعہ رسیدہ است
کہ درس تفسیر جلالین و صحاح بخافظ احمد حنین پسر حاجی صادق
علی آلہ آبادی و دیگران را میدہند نہایت محفوظ شدہ خدمت
صحاح بالفرو و باید کرد نشاء و باش و صد آفرین کہ با وجہ تعلقات
ملازمت از دینیات ہم لطفے دارند ع

ۛ عمرت وراز باد کہ احسان نمودہ ۛ
والسلام خیر الختام -

مکتوب نود و دوم

ایدا و طالب علماں باید کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
و مولوی عبد العزیز صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واضح باد کہ بھر رسیدن قطعہ خط مع استفتا ضروری کہ
در حالت نگرانی کافقت مدعا گردید ہما نوقت جواب مسئلہ مطلوبہ
نویسایدہ روانہ کردہ شد (خواہر رسیدہ زن و شوہر را
مبارکباد کہ خانہ سلامت ماند ورنہ خانہ ویرانی (طرفین) شدہ
اکنوں مدعا را ہم ایست کہ سی و دوم نفر طالبان حدیث اکثر

محدود کہ بدنام نکرین اسوقت ملازمت پیموئی مناسب نہیں کہ حصول
پیش کے بعد مرا اسم شریعہ کو جاری کرنا ضروری ہوا گاہ رہیں کہ ناواقف
بروقت کی بہیت سے احتیاط کریں اگرچہ اچھی طرح معلوم ہے کہ میں
پیری و مریدی سے بیزار ہوں مگر توبہ مسنونہ کی بہیت لینی بہترین
نتائج کے حصول کا سبب ہے بندہ فقیر نے پیری کی دوکان نہیں
لگائی ہے کہ ہر خاص و عام آئیں اور روپیہ دیکر سودائیں (اللہ سے پناہ
چاہتا ہوں) طلبار مدت وراز سے اس مدرسہ سے فائدہ حاصل کرتے
ہیں اسلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو محروم نہ رکھیں مجھے خبر ملی ہے
کہ تفسیر جلالین و صحاح کا درس حافظ احمد حنین پسر حاجی صادق
آلہ آبادی اور دوسروں کو دیتے ہیں میں بہت خوش ہوا صحاح بخافظ
ضروری کرنی چاہئے خوش قسمتی و صد آفرین ہے کہ با وجہ تعلقات
ملازمت کے دینیات آپ بھی سروکار رکھتے ہیں - ع
ۛ عمرت وراز باد کہ احسان نمودہ ۛ والسلام خیر الختام -

باتوے وال خط

ۛ طالب علم ہیں مدد دینا چاہئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
و مولوی عبد العزیز صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ دونوں صاحبوں کو سلامت
رکھے - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حالت آظاہ
میں خط مع استفتا ضروری کے پہنچکر حالات سے آگاہ کیا اسی وقت
جواب مسئلہ مطلوبہ کا لکھ کر روانہ کیا گیا وہ پہنچ گیا عورت مرد کو
مبارک ہو کہ گھر پر فراموشی ورنہ دونوں کے گھر کی ویرانی ہوتی -
اسوقت بہت ضروری بات یہ ہے کہ بتیل فقر حدیث کے طریقہ

آزاد ہوا اور صوبہ بہار و اطراف عظیم آباد مجتمع اند و فقر و فاقہ پریشان
میکور و لازم کہ از زوجین در جلد کے شکریہ بقائے نکاح
بدستور سابق خیر گیری طلبتہ العلم بگیرند و انصاحبان
سعی اند و شفقت علی خلق اند و ریز لا فرمودہ از اصحاب بی
مقدور (و اگر مناسب باشد زوجین ہم) بمقتضائے سخاوت
عمیمہ وال علی اخیر بودہ اعانت طلبہ خواہش فرمایند کہ درین
قحط سالی و گرانی بسر اوقات نمایند ہر چند تغافل و بی اعتنائی
مجبور اند، میکم از بیخانی جنید و فقر و فاقہ کشتن وین از کجا
آرم خبر گیری اوشان کم مجبورم نہ جائے اقامت نہ پاسے
گریز ناچار بودہ بشما نوشتیم کہ من وچہ حالا اعانت سازند
او حافظ حقیقی انصاحبان و جناب حاجی صاحب را از اوقات
زمانہ محفوظ داشتہ ہر ادولی رسانا و تر صد کہ گاہے از خیریت
آنجات مسروری نمودہ باشند کہ من وچہ طایفہ بودہ
باشد۔ زیادہ والسلام خیر الختام بجناب حاجی صاحب سلام
و نیاز من برسانند مضمون خط واحد و اند و از شریف حسین
و طلب مسجد سلام و دعا برسد۔

مکتوب نود و سوم

رسید زر۔ طلب نقل و ثبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد زید حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکات
والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست و پچھروہ مرسدہ
سابق بذریعہ منی آدر وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

کہ زیادہ تر صوبہ بہار و اطراف عظیم آباد کے ہیں پریشانی و فقر و فاقہ سے
اوقات بسر کرتے ہیں لازم کہ شومہ و عورت سے انعام و تفکیر میں ہائی
رہی نکاح سالی کی خبر گیری طالب علموں کی لین اور آپ دونوں صاحب
نوجہ اند سعی و شفقت علی خلق اللہ فرما کر اہل مقدور سے (اور اگر مناسب
ہو زوجین سے بھی) وال علی اخیر مکر اعانت طلباؤں کی فرمادیں کہ اس
قحط سالی و گرانی میں وہ کس طرح اوقات بسر کریں ہر چند غفلت و بی پروائی
ہے مجبوراً، اظہار کرتا ہوں کہ نیکہ یہاں سے وہ حضرت ہیں ملتے ہیں
اور فقر و فاقہ اٹھاتے ہیں میں کہاں سے لاؤں کہ انکی خبر گیری و ادوا د کروں
نہ جگہ رہنے کی نہ قدرت بھانگنے کی مجبور ہو کر آپ صاحبان کو تحریر کیا
ہے کہ اسوقت جو ممکن ہو سکے اعانت کریں اللہ تعالیٰ آپ دونوں
صاحب و جناب حاجی صاحب کو زمانہ کی آفتوں سے مامون رکھ کر
مراد دلی پر پہنچا دے اُمید کہ خیریت سے اس ہوار کے آگاہ کہ کے خوش
خبرم کرتے رہیں کہ باعث طماننت ہو کر سے زیادہ والسلام خیر الختام
جناب حاجی صاحب کی خدمت میں میرا سلام و نیاز پہنچا دیں
مضمون خط واحد تصور فرمادیں۔ شریف حسین و طلبہ مسجد کی
طرت سے سلام علیک پہنچے۔

تراویح وال خط

روپیہ ہونچا نقل و ثبوت چھتری بھجی تھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابد محمد زید حسین بگرامی مطالعہ جامع الحکات والکمالات مولیٰ
عبد الرحیم صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے سابقہ موصول ہوئے
جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اسکے بعد نامہ نامی مع بند سوال کے

بعدہ نامہ نامی مع بند سوال آمدہ کاشت دعا گردیدہ امید کہ نقل
وثیقہ حبشہری ارسال دارند کہ آنرا دیدہ جواب حسب تحریر قبالہ
سرکاری نوشتہ شود و اگر آمدش متعسر و متعذر باشد آنچنان
جلد برنگارند کہ حسب سوال سابق جواب نگاشتہ جلد روانہ
کردہ شود زیادہ والسلام خیر الختام -

پہنچ کر منظر مرام ہوا امید کہ نقل وثیقہ حبشہری روانہ
کریں کہ اسکے مضامین کو دیکھ کر جواب بموجب تحریر قبالہ سرکاری
کے لکھا جائے اور اگر اس کا آنا دشوار ہو تو جلد لکھیں کہ مولوی
سوال سابق کے جواب لکھ کر فوراً روانہ کیا جائے۔
زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و چہارم پوسٹ کارڈ باسٹنڈرگ خیریت

اغزی عزیز العلماء صدیقی صاحب - بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تمہاری خبر بیماری کی سنکر مجھے سخت تر دوا منتشر ہے
کیا بیماری ہے۔ کہاں دوا ہوتی ہے بیخوفتہ دعا و صحت دے آج ہی سے شروع کردی گئی اللہ رحم کرے گا اراقم سید محمد نذیر حسین لدھی

پچانوٹے وال خط
گرم موسم ہے دہلی ابھی آتے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگڑی خدمت مولوی شرف الدین صاحب
بہاری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا کہ کل یہاں
آنا مفید نہیں ہے کیونکہ اس سال بعد ماہ موجودہ کے تعطیل رمضان
شریف میں ہوگی اور اسکے بعد بسبب گرم موسم کے طلبہ قیام
درس میں نہیں رکھیں گے زمانہ بارش کا جب شروع ہو تو آپ
تشریف لاؤں فقیر نے مولوی محمد ابراہیم کی خدمت میں
جمع کوائف و حالات لکھ دے ہیں۔ والسلام خیر الختام

چھانوٹے وال خط

مکتوب نود و پنجم
ورد صلی بالفعل نباید آمد موسم گرم است
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی شرف الدین بہاری
صاحب سلمہ رب بعد السلام علیکم واضح بادورینجا بالفعل تشریف
آوردن سودے ندارد چرکہ اس سال بعد ماہ ہذا چندے تعطیل برا
ماہ رمضان شریف نخواہد بود و بعدش بسبب موسم گرم در در
کے مقیم نخواہد ماند و قتیکہ آغاز بارش بود تشریف باید آورد
بندہ فقیر بخدمت مولوی محمد ابراہیم صاحب انہمہ کیفیت نوشتہ ام

والسلام خیر الختام
مکتوب نود و ششم

تقریب برغوردار عبد الرشید مع دیگر فضیل صبر و تشکیب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحسنت والکمال میرے
اعزى مولای سید عبد العزیز صاحب صمدی سلمہ ربہ بالبحر والعمیق
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وارضہ باد کہ سینہ نامہ ایشان باطلاع
رحلت برغوردار عبد الرشید رسید سوزنی بجز خلید تیری پہلو
دور شد چه کرده باید کہ مرضی او تعالی شانه چنین بود کہ بایام
شباب الہی جان فرسا بایشان رسید از دریاقت حالت
مادرش انور ہے کہ یاقم چه نویسم کہ از وفور نعم ہرگز منتشر
نشوند این بندہ پیر بجز دعا چه کردن میتواند اللہ تعالی و تبارک
نعم البدل عطا خواہد فرمود۔ شکست نیست کہ ازین پیش از نعم
ساختہ حفیظ اول بر تکیہ بر خاتمان ایشان افتاد و سے فراموش
و غلط نشدہ بود کہ زخمی دیگر بجز کارنا سو کرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُونَ ۞ خدا یا اینچہ شد نیست کہ از پیران نو رسالہ
موت میگزیند و نو ہلال را باد سوم میگوید کہ از رخ و بن سوختہ
می افتد آہ آہ سے

گردن قضا بود کہ با جسم رویم ۞ میرسد آن روز کہ با ہم رویم
عزیز اصبر کلید کشایش است و بعد ہر سیرنی آید یا لوس
بیدل اصلا شاید بود انہم حکمت الہی است کہ پیش آمد ہمیشہ
ایمانداران پامال مصائب می باشند و اصحاب و خل ہمہ
شادمانی ہمیشہ پیش آریں گفتہ ام و میگویم کہ درجات خدا نشان سال
اعلی و ارفع است کوتہ میان چه دانند از ما پرسند کہ عبد العزیز
را چه علوی بزمہ ما بخشیدہ اند و از دمتعالی چه نعمتہا حقیقی
ہوے سپردہ و خواہد داد و گیران را غیار را دیدہ را دیدہ

تقریب عبد الرشید کی ہر نصیحت صبر و تشکیب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت جامع الحسنت والکمال میرے
مفتخر مولای سید عبد العزیز صاحب صمدی اللہ خیر و عافیت کیساتھ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو آپ کا خط
اطلاعاً انتقال برغوردار عبد الرشید کے پہنچا سوزنی بجز خلید تیری پہلو
کلہاری کی طرح پہلو میں گھسی کیا گیا جاسے مرضی اللہ تعالی کی یوں ہی
تھی کہ سن شباب میں نعم جان گھلایا آج کو پہنچے اس مرحوم کی
ماں کا حال معلوم کر کے حیفہ راند گئیں ہو کیا لکھوں فرط غم سے ہرگز
پریشان ہوں یہ بندہ ضعیف سوائے دعا کے کیا کر سکتا ہے اللہ
بزرگ بڑا اچھا بدلہ عطا کرے گا کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس سے
پیشتر غم سے حفیظ اول کے جو برق کہ خاتمان پر آپ کے پڑا وہ
فراموش و غلط نہیں ہوا تھا کہ دوسرے غم نے جگر میں کام نہا سو
کا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۞ اے اللہ کیا ہونیوالا ہے کہ
کہ بڑھے نوے سال والے سے موت بھاگتی ہو اور سے وخت کو کم ہوا
جز پیر سے جلا کر گرا دیتی ہے افسوس افسوس سے

گردن قضا بود کہ با ہم رویم ۞ میرسد آن روز کہ با ہم رویم
اے عزیز صبر کنجی کشایش کی ہے اور بعد سختی کے راحت ملتی ہے
نا امید و ہرگز بد دل نہونا چاہئے یہ بھی حکمت الہی تھی کہ پیش آیا ایماندار
لوگ ہمیشہ پامال مصیبت کے رہتے ہیں اور اصحاب کمر و فریکے خوش
خرم رہتے ہیں اس کے قبل کہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ اللہ والوں کا
درجہ بلند و اعلیٰ ہے صاحبان کم نظر کیا جانیں مجھ سے کوئی بوجھے کہ
عبد العزیز اپنے ہم جنسوں میں کیا رتبہ اعلی رکھتا ہے اور حق سبحانہ
تعالیٰ نے کس قدر نعمتیں دی ہیں اور دے گا غیروں کی آنکھ دیکھنے

کر است خداوند انہار بصیر نے سچا دیا و باید داشت
 بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
 چنان نمائند چنین نیز ہم نخواہد ماند
 از بادہ مراد صبر و شکیب است کہ بظاہر ذائقہ اش اگر چه
 مرارت دارد الا ثمرش عذوبت آفرین است مژدہ اینکه
 پس کے دیگر انشاء اللہ خواہند یافت من از کردگار خود پاک
 نیست و اجابت دعا را امید دارم۔ از عقیقہ رسلہا خود گویند
 کہ تلقین صبر بیکم نیک و اندک کہ اینہم ہر چہ است از خداست
 و لشکری فرل بنیائی است بے شبہ نیک نیتی و فرخندی
 شام شمر نتایج بہین است اینہم بفرمایند کہ از خدا بے دلی
 نمودن نشان ایمان نیست ہر لمحہ راضی و شاکر رضا کسی بودن
 آئین بندگان خاص است از اضطراب بجز اینکه درجات
 صبر کم شود چیزے بجز زیان مترتب نیست از حاضران اینجا
 ہر کسے درو مندانہ تسلیم میرساند تا کیدی نویسم کہ صورت نہ
 و متوقع ہو بہت و تاب حقیقی باید شد انشاء اللہ و صبر علی

علی الرزق بوضہ اللہ والسلام خیر الختام
مکتوب دوم

از ابتلاء کرت منتظر بودن کار ناچختہ کار است ہمیشہ
 فضل اخصی حال باید است بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی
 عبد الغنی صمدی سلمہ ربہ بالخیر بود السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

سے معذور ہے اللہ تعالیٰ ان کو بیانی عطا کرے یاد رکھو کہ
 قابل ہے سہ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
 چنان نمائند چنین نیز ہم نخواہد ماند
 مراد بادہ سے صبر و شکیب ہے کہ ظاہر میں اگر چه مژدہ کر دیا ہے
 لیکن پل فیض میں ہے۔ خوش خبری یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا
 رکوع عطا ہو گا میں اپنے اللہ تعالیٰ سے نا امید نہیں ہوں اور
 دعا کی قبولیت کا امید دار ہوں اور اپنی عقیقہ سلہا سے کہیں کہ
 ان کہیں ہدایت صبر کی کتابوں خوب اچھی طرح معلوم کریں۔
 کہ جو کچھ ہوا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے و نا باعث نقصان بنیائی
 ہے بلا شک اچھی نیت اور فراخ دلی تمہاری عمدہ تجربہ کا باعث
 ہے یہ بھی کہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بد دلی کرنی مومن کی شان کجالات ہے و صاحب
 مولیٰ پر ہر وقت راضی و شاکر رہنا خاص بندوں کا طریقہ ہے ببقاری
 سے سوائے اسکے کہ صبر کا درجہ کم ہو اور نقصان ہو اور کچھ فائدہ نہیں
 یہاں کے حاضرین سے ہر ایک درو مندانہ تسلیم ہو چکا ہے پس پھر تاکید
 لکھا ہو کہ صبر اختیار کریں اور امید و انتظار بیش بخشش کرنیوالے کے
 رہنا چاہئے مصیبت کے صبر بر اللہ بدلہ دیکھا انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

شانوے واں خط

ابتلا کرت سے گھبرانا نہ چاہئے آئندہ فضل خدا ہو
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی
 عبد الغنی صاحب صمدی اللہ شاکر رکھے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ

واضح باد از تحریر ایشان اضطراب و انتشار مترشح بود و تکلیف
باید وزید ورنہ بحالت اضطراب تدارک اعداد متعسر خواهد بود از
خدا خواستہ ام و میخواہم کہ اعداد شما پامال و دوستان ایشان شاد
کام باشند ہموارہ گفتہ ام کہ از اقارب کالعقارب باید گرفت
و اگر استخوانا چیزے دہند بخانہ آناں باید رسائید اصلاً
تقریباً نہ بختند ورنہ خطا خواند یافت چنانچہ شد مرا الطیانیہ بخشیہ
شد کہ عبد الغریز عزیز است پس معنی چینی میگوم کہ دشمن خوار
و عبد الغریز عزیز و غالب خواهد ماند بہ پسران خویش و عارساند
انشاء اللہ تعالیٰ از سفر پنجاب زود و در ملی میرسم بالضرورت شریف
آرند چیزے خواہم گفت انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و ہشتم

شوق خریداری کتب پارینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد ہراتی ثم البہارے
سلمہ رہ بعد السلام علیکم واضح باد مرا ضرورت خرید کتب پارینہ
ہر وقت است عام از منیکہ لطف رجال باشند یا اصول یا تاریخ
قوم اگر دستیاب شود رنگارند کہ چیزے زرینگی بخدمت آں
ہر بان فرستادہ آید والسلام خیر الختام۔

مکتوب نود و نہم

از حالات آں دیار سخت قلق است ترغیب عانت بنہین

موصدین کثر ہم اللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

در کاتہ کے واضح ہوئی کی تحریر سے پریشانی و انتشار پامال
صبر اختیار کرنا چاہیے ورنہ حالت اضطراب میں دشمن کامقابل
کرنا دشوار ہوگا اندر سے خواہشگار ہوا ہوں و ہوتا ہوں کہ آپ کے
دشمن برادر و دوستان شاد کام رہیں برادر کہ چکاموں کہ اقارب
کالعقارب سے علحدہ رہیں اگر حسن سلوک کرنا چاہیں ان کے
گھر میں بھیج دیں ہرگز خلا ملا نہ رکھیں ورنہ خطا پائیں گے چنانچہ لیا
ہی ہوا مجھ کو طمانینت عطا ہوئی ہے کہ عبد الغریز محبوب ہے میں اسکے
معنی یوں کہتا ہوں کہ دشمن کے ذیل سے در عبد الغریز اس پر غالب
رہیں گے اپنے بچوں کو دعا کہیں سفر پنجاب سے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ملی پہنچا
ہوں ضرورت شریف لاویں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بات کر دے گا۔ والسلام خیر الختام

اٹھانوے واں خط

پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابد محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ہراتی ثم البہارے
اندک سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو پرانی کتابوں کی
ضرورت توجھے ہر وقت رہتی ہر عام اس سے کہ فن رجال یا اصول
یا تاریخ کوڑیں ہو اگر دستیاب ہو تو مطلع کریں کہ کچھ زرینگی
آپ کی خدمت میں ارسال کروں۔ والسلام خیر الختام۔

ننانوے واں خط

وہاں کے حالات کقلق ہی منہین موصدین کی مدد

کچھ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد زید حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء محمد بنی سلمہ ربہ بلید
السلام علیکم واضح باد از نامہ گرامی حالات آں دیار و جوار و ریافت
سخت فلقی و المہا رسید فی الواقع موحیدین عفا صفت
ہستند مگر از تلقین و دعوت اسلامی در بیع کردن علوہیت
خوش را پست نمودن است ہمارہ جہد باید کرد ع
شاید ہمیں ہفتہ برادر پر وبال

یاس از شان محدثین کثر ہم اند بسیار از بسیار مستعد بہت
از قلم و قدم و درم امداد ایشان توان کرد تا از گرفتار مدو
موحدین کروں سرمایہ جنات اخروی اندوختن است مرا کہ
لب گوہر مستم از گرفتار و گرفتار و کردار ہر چہ مینواں شد در بیع
نمی کنم اشارہ اند نخوان ہستند چند روز است کہ بے ریش
و برت دیدہ بودم پس در معاملہ مسجد معلومہ چرا بہمت
می باز نہ نواح آباد بنارس و کانپور و وجود ایشان می نازد
پس قصر ہم چہ - یاد و ارید کہ بایام حدائق سن می گفتند کہ
بکار موحیدین جان خواہم داد حالا اینچہ کوہی است شاید کہ از
مجاہست فساد بلو خواہد داشت پیدا شد مگر یقین نیست
کہ عبد العزیز ماہن باشند اینہمہ کہ نوشتہ ام بوفور جوش محبت
و مشقت انساؤانہ و پیرانہ نکاشتہ ام اگر بچو عبد العزیز بیدل شود
تا تبلیغ کتاب و سنت چہ سال انجام خواہد پذیرفت تحریر ایشان
لاریب صحیح است کہ فی الواقع ہندوستان دارالامان است
و در اشاعت اسلام مانع نیست در حجاز فراتر جتہ کہ در اشاعت
دین است پناہ بخدا - بدعات را شیوہ کہ در اں عمالک یافتہ
در ہندوستان عشرت شریعت غضب ایست کہ در لباس اتحاد
و خوشی ہوں برادر و خوش میخورد و ہر کہ از بیجا جماعت موحیدین
و محدثین میبرد از ہندوستان خیرے میدہند بشی علما حق را

عاجز محمد زید حسین بگرامی خدمت عزیز العلماء محمد بنی سلمہ ربہ بلید
رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا کہ خط سے اس دیار و ریافت
کا احوال معلوم کر کے سخت افسوس ہوا واقعی موحیدین معدوم ہیں
لیکن تلقین و دعوت اسلامی سے کوتاہی و در بیع کرنا بند بہمت کر
پست کرنا ہے کوشش جاری رکھنا چاہیے۔ ع
شاید ہمیں ہفتہ برادر پر وبال

نامہ امید محمد زید حسین کی نشان سے (اللہ تعالیٰ انکی ترقی کرے) بہت زیادہ
بعید ہے قلم و قدم و درم سے ان کی امداد نہ کر سکتے ہوں تو زبان سے
موحدین کی مدد کرنی سرمایہ نیکی آخرت کی حاصل کرنی ہے میں لب گوہر
ہوں گرفتار و گرفتار و گرفتار سے جو کچھ کہ ہو سکتا ہے نہیں چوکتا ہوں
ماشاء اللہ آپ جلن ہیں تھوڑے دن ہوئے کہ بے ڈاڑھی ہو چکے
تھے میں یکھا تھا مسجد معلومہ کے معاملہ میں کیوں آپ بہت مارے ہیں
اطراف آباد و بنارس و کانپور آپ کی ذات پر ناز کرتے ہیں تو یہ
پست ہتی کہی - یاد ہوگا کہ زمانہ نو عمری میں کہتے تھے کہ موحیدین
کے کام میں جان دوں گا اب یکمی پست ہتی ہے شاید شست
برخاست سے فساد بلو خواہد داشت پیدا ہوئی ہو مگر مجھے یقین
نہیں ہے کہ عبد العزیز ماہن ہو کچھ کہ لکھا ہے فرط محبت و شفقت
استادانہ و پیرانہ کے باعث لکھا ہے کہ عبد العزیز جیسا آدمی میدان کا
نہ ہو تو اشاعت کتاب و سنت کی خدا کی نگرانی انجام پائے گی - آپ کی تحریر
بلانک صحیح ہے کہ ہندوستان دافع میں دارالامان ہے اور
اشاعت اسلام میں کوئی حکومت وقت مانع نہیں حجاز میں جس قدر کہ اشاعت
میں دین کے ممانعت ہے اللہ پناہ رکھے - کثرت بدعات کی جھڑپ
و ماں پائی ہندوستان میں اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ہے غضب
یہ ہے کہ دوستی و گانگت کے پردہ میں اپنے بھائی کا خون بہاتے
ہیں اور جو کوئی موحیدین و محدثین کی جماعت کا یہاں سے جاتا ہے

سخت مصیبت پیش می آید خوب کروند کہ بالفعل التوار سفر حجاز
نمودند انشاء اللہ بعد چند سال بوقع مناسب قصد باید کرد و بار
رض از دوش خود باید انداخت در وطن آنجا چہ اندیشیدہ اند کہ
این غم را تا بجا نیکہ اطمینان نشود، سودے نخواہد بود ماں
گور پرستی و بدعت نوازی آرزو دارند از دارالامن کو چیدہ در پیچ
اعداد خویش باید رفت ازین تحریر معاذ اللہ، تصور نفرمائید کہ از
رفتن حرمین ثمریفین منع میکنم حاشا اللہ مقصودم این نیست بلکہ
وَعَايَا مِیْکُمْ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ فِیْ تَهَادٍ وَفِیْ تَبْدِیْلٍ وَاجْعَلْ
مَوْتِیْ یَبْکِیْ رَسُوْلَکَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَمَ و رِکْہُ دُنَا
مَنْتَضِیْنِ اَحْیَا سُنَّتِ وَاَنَا تَبَدُّعَہُ رُفَاہِ حَیْرَہِ مِیْکُمْ حَالًا لَّکَ
نُزْہَہُ و شَمَانِ دِیْنِ بُو اَرْضَا مِیْجَا اَسْتَمُ کَ مِثْلِ اِمَامِ نَسَائِیْ جَانِ
وَرَا نِجَا دِہِمْ چہ کنم کہ خاک ہندوستان و آب دہوادہی مرا
نگذاشتہ - و السلام خیر الختام۔

مَدَدِ مَدَدِ مَدَدِ مَدَدِ

مکتوب صدم

بطلب جواب سالت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاج محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
بفضلہ تعالیٰ در اینجا خبریت است و خیر و عافیت آن صاحب مطلوب
مشفقاً فرمایش و تکلیف دہ برائے تحریر جواب چند مسئلہ پیشتر
شدہ بودم لیکن آل صاحب برآں توجہ نکردند و آنرا پس پشت انداختند
خیر آنچه گزشت بماضی پیوست اکنون اگر تحریر جوابات سوال مسئلہ

خبر کردہ ہے میں علماء حقانی کو سخت مصیبت پیش آتی ہے ابھیا کیا
کہ بالفعل سفر حجاز کا مقصود کیا انشاء اللہ بعد دو ایک سال کے
موقع مناسب دیکھ کر قصد کرنا چاہتے ہیں اور بوجہ قرض کا اپنے گاہ
سے اتارنا چاہتے ہیں و اس کی اقامت میں کیا سوچا ہے ہرگز قصد
نہ کرنا راجب تک کہ اطمینان نہ ہو، مفید مدعا ہوگا ماں گور پرست
و بدعت نوازاں دور رکھتے ہیں کہ دارالامن سے کوچ کر کے اپنے
دشمن کے پیچ میں جاویں اس تحریر سے معاذ اللہ آپ خیال نکلیں
کہ جانے سے زیارت حرمین ثمریفین کی منع کرنا ہوں اسدی کو پاکی
ہے - میرا مدعا یہ نہیں ہے بلکہ دعا یہیں کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ
فِیْ تَهَادٍ وَفِیْ تَبْدِیْلٍ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ یَبْکِیْ رَسُوْلَکَ
صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَمَ مَدَدِ دُنَا مِیْجَا اَسْتَمُ کَ مِثْلِ اِمَامِ نَسَائِیْ
جَانِ و رَا نِجَا دِہِمْ چہ کنم کہ خاک ہندوستان و آب دہوادہی مرا
نگذاشتہ - و السلام خیر الختام۔

سوال خط

سوالات کے جواب جلد بھیج دیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے گرامی مطالعہ میں مولوی محمد سعید
صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے دفع
ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خبریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی
مطلوب ہے قبل اسکے کہ چند مسئلہ کے بار میں پیش تکلیف دی
تھی مگر آپ نے کوئی توجہ نہ کی اور اسکو پس پشت ڈال دیا خیر
جو کچھ گزری ہو گزری اب اگر کھنجا جوابات سوال مسئلہ کا

مکن باشد تا روز نر از جوابات آن کامیاب سازند و الا
سوالی در مسئلہ رد و پس فریاد در تحریر جوابات سوالات
مذکور بسیار سے منازعت و مشاجرت رفع دفع شود و
ما بین متخاصمین مصالحت و خواہد داد و اتعالی فناء و زبر و
آن صاحب را توفیق رفیق عطا فرماید کہ از شما حاجت روا
مردان می شود زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و یکم

بطلب جواب استفتا

بسم الله الرحمن الرحيم

از عاقل محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب
سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ قطعہ
استفتا بر خدمت سانی فرستادہ می شود کہ از راہ ہر بانی
جواب مدلل بکتاب و سنت کردہ بہر خود ارسال خواہند نمود
ایں عاجز درینو لا کلمتہ بدو اس است لہذا از تحریر جوابات
مسئلہ معذور است ہر قدر کہ زور تر رقم پذیر شود عین لطف
و کرم باشد و بعد تحریر جوابات بصیغہ بیرنگ روانہ فرمائید
موجب اجر شود و السلام خیر الختام بہ میاں محمد ابراہیم
صاحب و ممتاز احمد صاحب گفتہ خواہند داد کہ انہا سے
مسئلہ شمار سید ذائقہ علامت و کامرانی بخشید جلہم اللہ تعالی
خیر فی الدارین و سلام و نیاز مقبول باد۔

مکتوب یکصد و دوم

طر در سالہ بدعت باید کرد

مکن ہوتا جلد جوابات سے اسکے مسرور کریں ورنہ سوالی در مسئلہ
واپس کریں کہنے میں جوابات اور سوالات مذکور کے بہت جھگڑا و قصہ
و قضا یا رفع دفع ہو گیا ہوگا اور در میان متخاصمین کے صورت صلح
کی پیدا ہوگی ہوگی اللہ تعالیٰ جلشانی ایکو بہترین توفیق عطا فرمائے
کہ آپسے حاجت روائی غرا و سائین لوگوں کی ہوتی ہے۔ زیادہ

والسلام خیر الختام

ایک سو ایکواں خط

جواب استفتا بھیجئے

بسم الله الرحمن الرحيم

از عاقل محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ
قطعہ استفتا خدمت سانی میں بھیجا جاتا ہے ہر بانی کر کے جواب
مدلل کتاب و سنت نویں و لکھ کر لہذا اپنی ہر کر کے روانہ کریں گے آجکل یہ عاجز
کلمتہ بدو اس ہے مسئلہ لکھنے سے معذور ہے جس قدر جلد لکھ
سکیں آپکی ہر بانی و کرم ہوگا اور بعد لکھنے جواب کے صیغہ بیرنگ سے
روانہ کریں جبا عث اجر کا ہوگا۔ والسلام خیر الختام
میاں محمد ابراہیم صاحب و ممتاز احمد صاحب سے کہیں گے
کہ آپ کے بھیجے ہوئے آم سپوچے اہول نے شیرینی و کامرانی
بخشی جزاکم اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین۔ و سلام و نیاز
قبول ہو۔

ایک سو دوواں خط

رسالہ بدعت کا رد کیجئے

از حاجہ محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
 اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہاؤ کہ رسالہ مطبوعہ
 اہل بدعت فرستادہ میشود برائے روکا حقہ۔ دریں رسالہ
 بمشورہ بعض ماہ عالم پانی پست (ملا میرٹھ) و پیر رام پور محرر
 شدہ تعالیٰ طبع ورا کہ برائے خواص و عوام اہل بدعت نازاں
 اندہ بہر حال بالفعل دیگر کاروبار گواشتہ گوشتش بلیغ در رد
 آل خواہند بود کہ شور و شعوب مبتدعین مرتفع شود ترصد کہ بزودی
 در رد آں توجہ بانجام خواہند رسانید بعدہ روانہ خواہند کرد
 اردو سہ ماہ در پب ہنلا ام دعا رشتہ برائے من نمایند۔
 مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی راضیت نیست چہ
 کہ حسب فرمایش شدہ فقیر مباحث طویل ہری نگارند ورنہ یاں
 صاحب ضرورت تصدیق نمود و السلام خیر انجام۔ مرقومہ
 ۲۸ صفر از مقام دہلی روانہ نمودہ شد۔ مہر دہلی ۲۲ ستمبر

مکتوب یکصد سوم

مشورہ مقدمہ آلہ آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاجہ محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
 بالخیبر و العافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہاؤ کہ نامہ
 نامی و صحیفہ گرامی رسیدہ کا شفت مدعا گردیدہ و پیشتر از خط مولوی
 تلطف حسین صاحب حال مقدمہ (معلومہ) بوضوح پیوستہ بود
 چنانچہ مولوی تلطف حسین صاحب را بہتر از کجی بدخواست نقل
 میرٹھ اثاودہ روانہ کردہ برائے نقل گرفتن در روزہ ماہ رمضان
 بر گماشتہم بفضلہ تعالیٰ نقل میرٹھ میرسد منصف کا حقہ داد حق

از حاجہ محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
 تدا فی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو
 کہ رسالہ مطبوعہ اہل بدعت واسطے روکا ہینغی کہ بھیجا جانا ہی
 یہ رسالہ بعض لوگوں کے مشورہ سے یعنی (عالم پانی پست ملا میرٹھ
 و پیر رام پور) کے لکھا گیا و چھپا اس پر خاص و عام اہل بدعت
 نازاں ہیں بالفعل دوسرا کاروبار چھوڑ کر وہیں اسکے گوشن
 بلیغ کرینگے کہ شور و شعوب بدعتیوں کا جانا رہے آمید کہ جلد در
 میں اسکے مصروف ہو کر تمام کو پہنچا دیں گے اور روانہ کریں گے
 دوہین ہینغی سے بخاریں مبتلا ہوں میرے لئے دعا صحت کی
 کرینگے۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی کو فرصت نہیں کیونکہ بموجب
 فرمایش شدہ فقیر کے مباحث طویل لکھ رہے ہیں ورنہ کبھی ضرورت تکلیف دینے
 کی نہ تھی و السلام خیر انجام مرقومہ ۲۸ صفر دہلی سے روانہ کیا گیا

ایک سو تین آل خط

آلہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاجہ محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ
 خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ خط ایک
 ملا مضامین سے آگاہ ہوا کہ قبل مولوی تلطف حسین صاحب کے خط
 سے حال مقدمہ (معلومہ) کا معلوم ہوا تھا چنانچہ مولوی تلطف حسین
 صاحب کی ہزاروں دجائی کر کے واسطے در خواست دستیابی
 نقل میرٹھ ہوا اثاودہ باوجود روزے ماہ رمضان کے روانہ کیا
 گیا خدا کے فضل سے نقل مقدمہ میرٹھ عتق رب موصول ہوگی

داوہ است و انچه در نقل فیصلہ آن خرچ شد از حاجی احمد اللہ صاحب سلمہ ربہ گرفتہ خواہد شد و نقل کا غذا سے دہی وغیرہ مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری فرستادہ شد و نیز ساجی صاحب ممدوح بیشتر روانہ کردہ شد از و نشان طلب نہایت مکرر دین باب زدہ کار و لا عملگان کچہری پیچکونہ اتفاقاً فی کسب خصوصاً در جہر آہن و رفع یدین کہ از ہمہ مسلمان ہمہ مخالفت اندہ ہزار و شواری حاصل میشود و مقدمہ بنارہ را از ہم ہمت شمارند خدا نخواستہ اگر در آگاہی سبتر نشدہ مخالفین ان دیار و دہی ہمہ دلیل و مانع در مسائل مذکور خواہند بود و اگر جستجو و نگاہ و قرار واقعی منظور باشد تا تنخواہ مولوی لطیف حسین صاحب پنجابہ روپیہ سوار زاد سفر بقتہ جمع نمایند کہ مشار الیہ را در امضائے روانہ کنم چرا کہ مشار الیہ از سہ و چہار سال در مقدمہ دہی و گورگانوال و نصیر آباد میرٹھ سرگردان می ماند و سعی و کوشش مقدمہ بنارس و آگاہی بکرموا الیہ نشدن نمی تواند و بایں وعدہ کہ انچه خرچ خواہند بگیرند قابل گفت و شنود نخواہد بود تا وقتیکہ تعیین و تشخیص تنخواہ ادارہ موحدین مقرر نہ کنند رفتن نشان متعذر است و مولوی صاحب در مقدمات مرجوعہ ہر جا جان بازی و سخن پردازی کردہ اند کہ از دیگران عشر عشر نخواہد بود و ہمہ ناقص من در معرکہ آگاہی بجز وے کسی دیگر بنظر نمی آید جلد تر تدبیر کردہ زرفراہم آمد تا مشار الیہ را روانہ سازم و مانع لینا لا کلا البلاغ المبینۃ و از جواب خط بعد مشورہ موحدین زدہ آگاہ سازند زیادہ والسلام خیر الختام ہمہ رمضان من مقام دہی روانہ شد ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منصف نے کیا یعنی فیصلہ علی کیا ہے جو کچھ فیصلہ کی نقل میں خرچ ہوگا وہ حاجی احمد اللہ صاحب سے لیا جائے گا نقل کا غذا دہی وغیرہ مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس روانہ کیا گیا اور حاجی صاحب ممدوح کے پاس قبل حافظ صاحب کے روانہ کیا گیا آپ ان سے طلب کریں نقل نقولات میں زکیر و کاسم و نہ عملگان کچہری کچہ نہیں کرتے ہیں خصوصاً آہن جہری و رفع یدین میں (کیونکہ سار کا سارا مسلمان علمہ مخالفت ہیں) مشکل سے حاصل ہوتا ہے اور بنارس کا مقدمہ اہم مشکلات سے معلوم کریں اگر آگاہی میں کامیابی ہوئی تو ان کے مخالفین اور دہی والے سب دلیل و مانع مسائل مذکور سے ہونگے اگر جستجو و قرار واقعی منظور ہو۔

تو تنخواہ مولوی لطیف حسین کی مبلغ پچاس روپیہ علاوہ خرچ سفر بقتہ کے جمع کریں تاکہ مشار الیہ کو انجام میں اسکے روانہ کر دینا مقدمہ الیہ تین چار سال سے مقدمہ دہی اور گورگانوال و نصیر آباد و میرٹھ میں جبران و پریشان رہے اور پیروی بنارس کے مقدمہ کی آگاہی میں سوائے ممدوح الیہ کے کوئی کمر نہیں سکتا ہے اور اس وعدہ پر انکا جانا کہ جو کچھ خرچ چاہیں لیں قابل گفت و شنید کے نہ ہوگا جب تک تعیین تنخواہ کی موحدین سے مقرر نہ کرائیں ان کا جانا نامشکل ہو مولوی صاحب ہر جگہ مقدمات مرجوعہ میں کوشش جان و مال و سخن بازی عمل میں لائے ہیں کہ دوسرے شخص سے دسواں حصہ بھی ہوگا۔

میری رائے کے مطابق الہ آباد کے معاملہ میں سوائے مولوی صاحب کے دوسرے شخص اس ہمت کا دکھائی نہیں دیتا جلد تر تدبیر کر کے انکے رویہ سنبھالیں تاکہ مولوی صاحب ممدوح کو روانہ نہ کریں مجھے صرف سبھا دینا ہے خط کے جواب سے بجا صلح و مسورہ موحدین کے آگاہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام

۹ رمضان دہی سے روانہ کیا گیا۔

مکتوب یکصد و چہارم

تعزیت بر خوردار عبد السلام نصیحت صبر و شکیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الحسبات والکمالات
اعزى مولوى سيد عبد العزيز صدق سلمه ربہ بالخیر والعافیت فی الدارين
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خبر اتحال
بر خوردار عبد السلام ر سپر انیال بر نیک بخرمن جمعیت ماہنگنان
اقتاد خدا یا روزی کس مباد کرد گارم چہ شد نیست کہ عزیز دل
خود را تعزیت می نویسم صدمہ جانگزار عبد الرشید نفرا موشیدہ بود
کہ این خبر جان فرسا ہما رسید حق است کہ کسی از فرارغ نامے خوردن
نما ند برود گردا عبد العزیز را ہموارہ دعا از دیو آل و مال دادہ ام
نواستنیہا ہم مقبول شد کہ فراواں عز و جاہ یافت و اولاد ہم
عنایت شد مگر از ہفتند نفوس چار سپر مانند خدا آں ہنگنان
را مہمستون و محفوظ دارد۔ ای عبد العزیز شما زیرک و فرزادہ
ہستند از علم و فضل بہرہ دانی دارند خوب دانند کہ از جزع
و فرزع چیزے بر نمی خیزد صبر و شکیب شہرہ صالحین و اصلین
است و مالہ و نوہ جاہلین را می زید ستودہ

آئین اہل طریقہ است کہ بر شاکت شکیبا شوند و اجرش از خدا گیرند
افسوس است کہ از علالت مرحوم اشارہ گاہے نفروند شاید
کہ ہجوم تردد و مراں نیاد و وہ دعا گوئے خوشتر را نوشتند سے
دنیا محالہ است از حیل و سے پر خندہ باید بود و یا خدا اعدا
از خدا عیش بگریزند گاہے صلوات عارفین بیل نمیشوند بلکہ صابر
بر لب خود حرفے نیارند کہ سبب نامہ شادیدہ را زرار بگرست

ایک سو چارواں خط

تعزیت عبد السلام نصیحت صبر و شکیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسبات والکمالات
میرے منتظر مولوی سید عبد العزیز صدق سلمہ ربہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان
میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
واضح ہو خبر انتقال منکر بر خوردار عبد السلام (صاحبزادہ آپکے
جو بجلی کی طرح دل کے کھلیان کی جمعیت پر ہمہ لوگوں کے پڑی خلائی تونہ
دکھائے اُسے میرے مولا کیا ہو نیوالا ہے کہ اپنے عزیز دل
کو ماتم پرسی کا خط لکھتا ہوں کہ ابھی عبد الرشید کا صدمہ جان کر
گھلا نیوالا ہے بھولا تھا کہ یہ خبر جاں سوز ملی پیح ہے کوئی شخص
بے فکری سے روٹی نہیں کھاتا و لے خدا عبد العزیز کو برابر زبانی
مال و اولاد کی دعائیں دیتا رہوں جو ساری دعائیں قبول ہوئیں۔
کامل عزت و وقار ہوں نہ پایا اولاد بھی بخدایت ہوئی مگر سترہ اولاد
ضرچار لڑکے رہے لے خدا ان سب کو ان و ان میں رکھ لے
عبد العزیز تم دانا و ہوشمند ہو اور علم و فضل سے کافی حصہ رکھتے
ہو آپ خوب معلوم کریں کہ آہ و زاری سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
ہے صبر و تحمل طریقہ نیک بندوں کا ہے و اولاد کرنا چاہوں کہ
سزاوار ہے عمدہ طریقہ اہل طریقت کا ہے کہ آفت نازلہ پر صابر
ہوتے ہیں اور خدا سے طالب اجر ہوتے ہیں افسوس کہ ابھی
مرحوم و مغفور کے علالت آپ نے خیر تک نہ دی یا شاید کہ کثرت
ترددات نے آپ کو ہمت نہ دی ہوگی۔ لیکن اس دعا کو لکھتے تو یہی دنیا
ایک مکارہ عورت ہے اس کے چلے تو آپ نیچے رہیں اللہ دے

و من چو گیم اشکبار تلخ روان شد مرا ز لب دیدم مایم را جرعه بخشد
از چلوگی عقیقہ خویش و ششندم چہ میگوید بیاست الا از جانب ما
گویند کہ بحالت بیماری صدمہ برداشتن سخت الیم است بقیہ اولادیکہ
خدا بخشیدہ اور بسیار تصور نہ انا لله وانا الیہ راجعون ہا ہر
لحظہ و ہر لحظہ وظیفہ خود نمودہ علاج خود کنند و زود باید کرد استعمال در
دہلی مناسب است اس میں فقیر پوریا نشین صبح و شام برائے شہا و چکان
شما بہرہ میخواد ہر مجرم مسلم بھری از دہلی۔ عزیزا چارہ نماز کہ فرستاد
بودند خوب بود از ماہ کیے رہو برائے ما پوریا کافیت ازو بے ہمال
البان را جزاے نیک داند باید کہ از دیدار خویش زود مرا محظوظ نمایند
والسلام خیر الختام۔

پیوستہ پیوستہ پیوستہ

مکتوب یکصد و پنجم

والپسی استقام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندیر حسین بخدت گرای عزیز جانہا مولوی سید عبد العزیز صوفی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ قطع نامہ نامی صحیفہ
گرای مع استقامت پر تروصول افکندہ موضح مرام شد چنانچہ جواہر
نکاشہ رواہ میگویم مشرف بنظر سائی خواہد شد اہل انصاف ہر گز چون
و چراغی توان کرد از دسجانبہ و تعالیٰ در علم و عمر و آل و مال انبیاں برکات
بخشد۔ از دہلی۔

مکتوب یکصد و ششم

لوگ مصیبت کی دشت میں گمراہ ہیں ہوتے ہیں بلکہ صابر ہو کر گئی ہوت
چون و چرا کاربان الفیہ میں لانے جس کسی نے خط عم کو آپ کے دیکھا
زار زار رویا اور میں کیا بیان کرد اسنو تلخ جاری ہوتے اسکی سوزش نے میری
آنکھوں کو زخمی کر کر دیا اپنی اہلیہ کے کوائف سے جو کچھ تحریر کرتے ہو صبح
ہے میری طرف سے کہے کہ بیماری کی حالت میں اگلا صدمہ اٹھانا سخت تکلیف
دہ ہے باقی اولاد کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں انکو بہت سے بہت تصور
کر و انا لله وانا الیہ راجعون ہا ہر وقت و ہر لحظہ آپ زود بان
اور جلد اپنا علاج کریں اور بہت جلد بغرض علاج دہلی آنا مناسب ہے یہ فقیر پوریا
نشین صبح و شام تمہارا واسطے اور تمہارے بچوں کی واسطے خواندن علاج ہر مجرم مسلم
از دہلی۔ اے عزیز چارہ نماز کہ فرستادے تھے وہ پسند و قسین کن مجھ سے سب لوگ نیکے ہو
پوریا کافی ہوا اللہ پیش آنکھ جائے نیک محنت کر کے لا اتم کہ اپنے دیدار سے جلد
محظوظ کریں گے والسلام خیر الختام۔

ایک سو یا چواں خط

فتویٰ بھیجا جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد ندیر حسین گرائی خدمت میں محبوب لوگوں کے مولوی سید عبد العزیز
صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہوا آپ کا خط مع
استقامت کے وصول ہو کر ہر رک مدعا ہوا چنانچہ جواب لکھ کر روانہ کرتا ہوں
نظر سائی سے گزرے گا صاحب انصاف دلی ہر گز چون و چرا نہیں
کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم و عمر و اولاد و مال میں ان کے برکت
عطی کرے۔ از دہلی۔

ایک سو چھٹا خط

کَلَامُ شَرْفِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت سید عنایت حسین عظیم آبادی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یادنامہ نامی رسید
فتویٰ میرسد کلیر یا اجیر یا کچھ چھ یا کن پر رہ چاکہ میلہ باشد
از روئے شریعہ یا مایل رفتن نباید چہ کہ تمام بدعات را مخزن است
تشریح در شرح علماء حق باید دید والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتم

انکار از بخشش

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شفیق مومنین روضت مسلمین
مولوی محمد عبدالصاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد کہ نامہ نامی آن مصدر دیکنامی رسیدہ کاشفت مدعا گردید
مشفقاً ہم و خیال بخش و ناخوشی از طرف شما پیرامون خاطر من گاہی
نگہداشتہ چہ جانکہ مذکورہ ناخوشی قصداً مدبروے دیگران بر زبان
آید و نشر وے شود طابع علم ناہم خبر غلط محض رسانیدہ انصاف
ایں وسوسہ را بخاطر راہ ندمند زیر آکہ آثار دیانت و سعادت
بذات شما مجلی و محلی است چگونہ انہی صفات حمیدہ ناخوش شوم
عرض یک ماہ منقضی شد کہ مدحی شخصے ذکر کردہ کہ انچہ مولانا شاہ
عبد العزیز و تلامذہ ناشدین مولانا مرحوم در بحث مَّا أَهْلُ
بِہِ لِغَيْرِ اللَّهِ حرام نوشستہ اند مولوی صاحب (یعنی انصاف)
بر خلاف آن قائل حلت ہستند در جوابش گفتم کہ قول تو باور نمی کنم
کہ خلاف تفسیر وغیرہ مولوی صاحب (عبداللہ) بکنند و اگر این امر

تین جا کیلے سفر کرنا چاہا اور کس سفر زیارت مکرنا چاہا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت میں سید عنایت حسین عظیم آبادی
اند سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح جواب کا
خط وصول ہوا فتویٰ مسل بہنایک کلیر یا اجیر یا کچھ چھ یا کن پر رہ
جگہ کہ میلہ دوں راتہ میلہ میں وہاں مگر نہ جانا چاہئے کیونکہ جگہ مذکور ساری بدعات
کی مخزن ہے اسکی تشریح علماء حقانی کے تحریریں دیکھنا چاہئے والسلام خیر الختام

ایک سو ساتواں خط

بخشش سے انکار ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مہربان مومنین و کرم فرمای
مسلمین مولوی محمد عبدالصاحب موسیٰ اند سلامت رکھے بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مظهر دعا
ہوا آپکی طرف سے بخش و ناخوشی کا وہم و گمان بھی کسیدت میرے دل میں
نگرنا چہ جانکہ ناخوشی کا تذکرہ دوسرے کے سامنے زبان پر آئے اور شہر
ہو موقوف طابع علم نے محض غلط خبر آگئے پہچانی آپ ایسے وسوسہ کو دل
میں جگہ نہ دیں کیونکہ آپکی ذات مجمع دیانت و حسنات ہے ایسے صفات
محمودہ سے کیونکہ ناراض ہوں زمانہ ایک مہینہ کا گزرا کہ ایک شخص نے ایک
محل میں ذکر کیا کہ جو کچھ مولانا شاہ عبدالعزیز اور مولانا کے ارشد
تلامذہ بحث میں مَّا أَهْلُ بِہِ لِغَيْرِ اللَّهِ کے حرام کھا ہے مولوی
صاحب (یعنی آپ) اسکے خلاف حلت کے قائل ہیں میں نے کہا کہ تمہارا
قول لائق قبول نہیں ہو کیونکہ مجھے مولوی عبداللہ صاحب سے ایسی امید
نہیں ہے کہ خلاف تفسیر کے کریں اور اگر یہ امر واقعی ہے تو چند روز

مکتوب یکصد و شصت و شش
وعدو عطا ارشد حدیث مگر بعد امتحان
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نیر حسین بخیریت سید این صاحب پشادری سلمه به
بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که از تحریر جامع الحکات المثلثا
محمد عبد الله صاحب غزنی کیفیت قابلیت و اهمیت ایشان دریافت
شده کمال محفوظ شد م الزهر سند صحاح سته و تفسیر سفارش
بما رسید و فتیکه خواهند آمد بعد دریافت قابلیت و سوالات و جوابات
سند یافتن محال نیست بسم الله خانه مرا خانه خود تصور نمایند و مباحث
قناعت فرمایند - والسلام خیر الختام -

١٠٠

میں تمام وجوہات کا بعد ظہور اسکے البتہ باعث خلافت میرے دہلوی صاحب کے درمیان باب مسئلہ ظہور کے ہوگا اس وقت تذکرہ اسکا لغو و قابلِ سماعت نہیں ہے والسلام خیر الختام۔

ایک سو اٹھواں خط
آئیے سندیائیگی مگر امتحان لیا جائیگا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بہ خدمت سید اویس صاحب یشاوری اللہ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تحریر
جامع الحقائق مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کی معنویت آپ کی قابلیت
و اہلیت کا حال معلوم کر کے بہت خوش ہوا وہ اس سلسلہ صحاح شریفہ
و تفسیر کی میرے پاس سفارش آئی ہے جو وقت چاہیں تشریف
لا دیں بعد معلوم کرنے قابلیت و سوالات و جوابات کے حصول سند
مشکل نہیں ہے بسم اللہ میرے گھر کو اپنا گھر تصور کریں اور ما حاضر پر
قناعت فرمادیں ۔ والسلام خیر الختام ۔

مکتوب یکصد و نهم

در مقدمه رفع یدین و تائین با جگر امراض و ضرورت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ از عاقل و مجتہد زحیر حسین بمطالعہ گرامی بطبع رحمہم بخشن صاحب۔ اود السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ تفسیر
رفع یدین و آئین بالجہر کا عدالت آلہ آباد میں پیش ہے اور خالقین جا بجا کے مع زور غریب آمادہ و مستعد ہوں ہے ہیں موصدین غریب و مساکین ہیں وہاں کی
فقیہانی تمام کی فقیہانی ہے خدا تم خواستہ وہاں رہی ہوئی و تمام ہندوستان کی رہی ہوئی پھر کہیں جائے گفتگو اس مسئلہ میں نہیں ہو سکتی
اور زیادہ اس مسئلہ کا نہایت دشوار اور خروج مساجد سے ہو گا لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مدد گاری موصدین و دین سید المرسلین کی حکم آیتہ و
قَعَا وَكُنَّا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ضروری ہے آپ جس طرح سے ہو سکے مدد گاری تسلو روپے کی فراویں کیونکہ بری عدالت ٹرا مو نہ
ع بر کر کیا کار بار دشوار نیست بہر صورت بطور امداد خواہ بطور قرض اس مقدمہ میں آپ اور جملہ موصدین اعانت کریں ہرگز دریغ نہ کریں
اور جلد تر کار فرماؤں۔ والسلام خیر الختام

۵۷ اکبر لکھ کہ جنی الجلیات محض حضرت وادی نیت و خیر و برکت نفوس یہ مقدمہ کیا دیاب ہوا۔ یہ سب کچھ کے آدمیوں نے مخیر بہت فرمایا اگر حضور نے اپنی جیب خاص سے ایسے خیر جاری فرمایا اور دیکھا کہ بنو نے حضور کے خیال سے بے باقیں سیر دی کہ تھی مولوی اکبر عید صاحب مولوی لطف حسین صاحب رحمہ اللہ جن معروف و مشہور کاروبار ہے اس اصناف ذیلی اور نقھان تجارت کا ذرا بھی خیال نہ کیا

۱۰۰. حضرت خضر علیہ السلام: یہ ایک نبی تھے جو حضرت یونس علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے۔ ان کی قوم نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کی قبر پر حضرت یونس علیہ السلام کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کی قبر بنائی گئی۔ ان کی قبر پر حضرت یونس علیہ السلام کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کی قبر بنائی گئی۔

مکتوب یکصد و ہفتم

حرمت متعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرا می خدمت مولوی زین العابدین صاحب سلمہ ربہ باشندہ رکعت مسجد بعد السلام علیکم واضح باذن نامہ فی رسید فتویٰ حرمت متعہ مع رسالہ سبط رسید سلف رحمہم اندہ ہرگز جواز شش نکرده اند و حرمتش پاکے نیاید کرد مر از رسالہ موفہ انصاحب اختلافی نیست فتویٰ مع رسالہ واپس است۔
و خط علمائے دینی و پنجاب بذیل دے ثبت کنائیدہ شد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتم

رسالہ رد بدعت خوب نوشتند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرا می خدمت گرامی جامع الفضائل و مجمع الحمد مولوی سید عبد العزیز صدیقی صاحب سلمہ ربہ باخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم واضح ہرگز نگارش نامہ گرامی مع مسودہ رسالہ رد بدعت رسید از ایرادش سرٹیکہ حاصل شد اندازہ توابعم کرد ایزد بے ہمال از چشم زخم زمانہ آن عزیز دلہارا مصفون داراد فی الواقع بنظر ثانی دے جہد سے موفور نمودند و نقول را از اخذ مطابقت دادند کہ باوجود انہماک خدمت لاحقہ مستبعد بود عبارات را چہت فرمودند و بقالب طرز نوی کہ مختصرہ انصاحب است جملہ کتاب را آوردہ مننے بجای ہم نہادند علی ہذا خطبہ باب و تابیکہ نوشتند از من نمی تواند بود چہ کہ از هجوم علامت معذورم و شغل

ایک سو و تئو اں خط

متعہ جائز نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرا می خدمت مولوی زین العابدین صاحب ملک مسجد کے رہنے والے اندہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہنچا متعہ کے عدم جواز کا فتویٰ مع رسالہ پہنچا اگلے بزرگ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے انہوں نے ہرگز متعہ کو جائز نہیں کہا ہے اس کی حرمت میں شک و شبہ نہ کرنا چاہئے۔ آپ کے رسالہ سے مجھے اختلاف نہیں ہے۔ فتویٰ مع رسالہ واپس کیا جاتا ہے۔ رخصت علماء دینی و پنجاب کرادے گئے۔ والسلام خیر الختام

ایک سو گیارہواں خط

رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرا می خدمت جامع فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صدیقی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ آپ کا خط مع مسودہ رسالہ رد بدعت پہنچا اسکے اعتراضات سے جو خوشی کہ حاصل کی ہو وہ بیان نہیں کر سکتا حق سبحانہ تعالیٰ آپ کو زمانہ کی برائیوں سے مامون و محفوظ رکھے فی الحقیقت اسکی نظر ثانی میں میں نے بہت کوشش کی اور منقول کو اصل سے مطابق کیا حالانکہ کار لاحقہ کی مصروفیت سے بہت بعید تھا عبارت کو موزوں و مستحکم کر کے نئی طرز پر کہ آپ کا اختراع و ساری کتاب کو لا کر احسان میری جان پر رکھا علی ہذا خطبہ اس آب و تاب سے لکھا کہ مجھ سے ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ مجھ کو مرض

درس تدریس ۵۲ طلبہ ہر سال مزید ست انشا اللہ تعالیٰ ندر
بقالب طبع خواہر رسید ہر یہ اش خواہم فرستادہ شہیدہ
باشند کہ اہل رام پور بدست در قے خویش نازان ست می
گوید کہ جواب ورودے از غیر مقلدین نمی تواند شد الا اہل انشا
تیک می دانند کہ آن نسخہ جواب کتاب من نیست خارج از بحث
سیار فضول امور نوشتہ ضخامت رسالہ افزودہ است
طرح آسانست مولوی سید احمد حسین سلمہ دہلوی و مولوی
امیر حسن ہسوانی و دیگران چیزے نوشتند خوب نوشتند مسودہ
دیگر میرسد مراضین فرصت است توجہ بلا حلقہ اش نذران شد
لہذا العزیز براہ رشادت و سعادت با معان نظر و نگاہ غامضینند
و بر غشت و سین توجہ مگر گماند از جن ستم را علی حدہ فرمایند و عبادت
بدل بوجہ موجہ درست نمودہ روحی بقالب انشا پردازی برآمدند
و عنوان خطبہ از اشعار عربیہ یا فارسی مولفہ خود آغاز فرمایند اگرچہ
کار ہم است لیکن من پیر را ہذا زندگرفضت نباشد نصرت
یک ہفتہ حاصل نمودہ بگی توجہ ہر ترمیم و نسخہ باید فرمود و در غایت
معاندین و آن خواہد گفت و اگر کتب نباشد از من طلب باید کرد
غرض کہ بہانہ میان نیاید العزیز کہ جوان ما شاعرانہ ہستند و طبیعت
و قوت و کاہہ تحریر جواب صرف کنند کہ حریف نو سالہ از حملہ اش
سر تراں جنبانید و مذاق و مزاج لطیفہ دلیط را انشا پردازی کہ
خاصہ طبیعت شما ست ضرور باشد ورنہ طعام بے نمک خواہد بود
عزیز از طرز مستغنیانہ شما کجا نام کہ تالیف خود را با تمام ہر رسانند
ہویدا باد

پہر کاریک بہت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد
و قنیکہ خدا بجز من شارا خواہد رسانید اغلب کہ از مسند نخواہند
چنینہ مناسب کہ قوت دماغی بقدر مناسب بنق و مزاولت

یہ چند ہول و شعلہ درس و تدریس سے ۲۵ طلبہ کا اسم لکھا ہوا ہے
انشا اللہ تعالیٰ جلد طبع ہوگی اہم یہ آگاہی پاس ارسال کروں گا۔
سنا گیا ہے کہ صاحبان رام پور اپنی کتاب پر نگاہاں ہیں کہتے ہیں کہ
تقلید فی کار غیر مقلدین ہوگی ہو نہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح
جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بحث سے خارج ہے
بہت باتیں فضول لکھ کر حجم رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔
مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی و مولوی امیر حسن ہسوانی اور دیگر
صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے دوسرا مسودہ ہو چکا ہے
بوجہ عدم الفرصتی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سعادت می
لے لے کر ہی نظر سے دیکھیں اور کھرے کھونٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے
سے علحدہ کریں اور عبارت کو وجہ موجہ و دلیل سے درست کر کے لازمی
پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار و لفظ
عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پیر کو تو انہیں
اگر فرصت نہ ہو خصوصیت ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و
درستی میں صرف کرنا چاہئے ورنہ مخالفین بہت کچھ ہائیں بنائیں گے اور
اگر کتابیں موجود نہ ہوں تو مجھ سے طلب کریں غرض کہ جلد دہانہ در میان نہیں
آئے آپ ما شاعرانہ جوان ہیں و طبیعت اور قوت و قادت کی لکھتے ہیں
جواب کے صرف کریں کہ نوے سال کی عمر کا طاقت اس حملہ سے سربل ہا کے
اور مذاق و خوش طبعی پاکیزہ و بطریق انشا پردازی کے کٹھا صدمہ باری طبیعت
کا ہے ضرور ہورنہ کھانا بدون نمک کے ہوگا لے عزیز لا پرواہی کا تمہاری
کہاں تک شکوہ روں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہنچا یا واضح ہو
بہر کاریک بہت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد
جسوقت آپ سن پیری کو پہنچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت
نہ کریں گے مناسب ہے کہ دماغی مشق و مزاولت بذریعہ تسمیع
دیکھتے تحریری جوابات و درس و تدریس طلبہ کے کرتے رہیں کیا

تقلید فی کار غیر مقلدین ہوگی ہو نہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بحث سے خارج ہے بہت باتیں فضول لکھ کر حجم رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔ مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی و مولوی امیر حسن ہسوانی اور دیگر صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے دوسرا مسودہ ہو چکا ہے بوجہ عدم الفرصتی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سعادت می لے لے کر ہی نظر سے دیکھیں اور کھرے کھونٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے سے علحدہ کریں اور عبارت کو وجہ موجہ و دلیل سے درست کر کے لازمی پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار و لفظ عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پیر کو تو انہیں اگر فرصت نہ ہو خصوصیت ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و درستی میں صرف کرنا چاہئے ورنہ مخالفین بہت کچھ ہائیں بنائیں گے اور اگر کتابیں موجود نہ ہوں تو مجھ سے طلب کریں غرض کہ جلد دہانہ در میان نہیں آئے آپ ما شاعرانہ جوان ہیں و طبیعت اور قوت و قادت کی لکھتے ہیں جواب کے صرف کریں کہ نوے سال کی عمر کا طاقت اس حملہ سے سربل ہا کے اور مذاق و خوش طبعی پاکیزہ و بطریق انشا پردازی کے کٹھا صدمہ باری طبیعت کا ہے ضرور ہورنہ کھانا بدون نمک کے ہوگا لے عزیز لا پرواہی کا تمہاری کہاں تک شکوہ روں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہنچا یا واضح ہو بہر کاریک بہت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد جسوقت آپ سن پیری کو پہنچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت نہ کریں گے مناسب ہے کہ دماغی مشق و مزاولت بذریعہ تسمیع دیکھتے تحریری جوابات و درس و تدریس طلبہ کے کرتے رہیں کیا

تقلید فی کار غیر مقلدین ہوگی ہو نہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بحث سے خارج ہے بہت باتیں فضول لکھ کر حجم رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔ مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی و مولوی امیر حسن ہسوانی اور دیگر صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے دوسرا مسودہ ہو چکا ہے بوجہ عدم الفرصتی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سعادت می لے لے کر ہی نظر سے دیکھیں اور کھرے کھونٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے سے علحدہ کریں اور عبارت کو وجہ موجہ و دلیل سے درست کر کے لازمی پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار و لفظ عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پیر کو تو انہیں اگر فرصت نہ ہو خصوصیت ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و درستی میں صرف کرنا چاہئے ورنہ مخالفین بہت کچھ ہائیں بنائیں گے اور اگر کتابیں موجود نہ ہوں تو مجھ سے طلب کریں غرض کہ جلد دہانہ در میان نہیں آئے آپ ما شاعرانہ جوان ہیں و طبیعت اور قوت و قادت کی لکھتے ہیں جواب کے صرف کریں کہ نوے سال کی عمر کا طاقت اس حملہ سے سربل ہا کے اور مذاق و خوش طبعی پاکیزہ و بطریق انشا پردازی کے کٹھا صدمہ باری طبیعت کا ہے ضرور ہورنہ کھانا بدون نمک کے ہوگا لے عزیز لا پرواہی کا تمہاری کہاں تک شکوہ روں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہنچا یا واضح ہو بہر کاریک بہت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد جسوقت آپ سن پیری کو پہنچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت نہ کریں گے مناسب ہے کہ دماغی مشق و مزاولت بذریعہ تسمیع دیکھتے تحریری جوابات و درس و تدریس طلبہ کے کرتے رہیں کیا

مالع پیش آیا کہ فریب دس مہینہ کے ہوگا کہ اپنے دیدار سے شیخ
پیر کو محفوظ نہ کیا اگر خرچہ سفر نہیں کیا آپ لکھیں کہ بھیجا جائے
روپیہ جو واسطے طلبہ کے بھیجا ہے وہ احسان مجھ عاجز پر کیا ہے۔
اور مبلغ صحتہ روپیہ طلبہ کے کھانے کے حساب میں اور عتہ روپیہ
خریداری کتب میں دسے میں مبلغ پانچ روپے امانت دار کے پاس
جمع ہیں۔ والسلام خیر الختام

مرقومہ ۵ اشعبان ۱۲۸۵ ہجری

ایک سو بار مہواں خط

مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عزیز صاحب تمہارے فرمان والا نشان لکھو لکھو دیکھو دیکھو
الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَنَبِّیُّ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِیْبَةٌ قَالُوا إِنَّا
لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاغِبُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ پر غور کری
نظر سے کرنا چاہئے آہ وادایا نہ کرنا چاہئے رحمت الہی کے دروازے
جبا کھلتے ہیں تو وہ صاحب رحم کہلاتے ہیں یعنی وہ رحم کئے ملائکہ انکو
نعت و امتحان کے لباس میں بلا کے ان کو پہناتے ہیں اور اسباب مہربانی
و عنایت باری کی حسب حال ہوتی ہے تو ہر عوارث زمانہ سے بچاتی و
روندہ بری طرح چھکاتی ہے

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند وے

دولت آن برد کہ تشریف بلایا فتہ است

آئید کہ آپ واسطے اہلیہ مرحومہ کے دعا خیر فرمادیں کہ جنبت عالی کی مالک ہو

بدیوہ کتب ہی و تحریر اجوبہ و دریں تدبیریں طلبہ صرف میگو
باشند۔ چہ مالع پیش آمد کہ قریب دو ماہ سپری شد اور بدیوہ
شیخ پیر را مسرور کردند اگر صرفہ سفر نیست بر نگارند کہ
فرستادہ آید مبالغہ کہ برائے طلبہ فرستادہ زند احسان
بر من فرمودند مبلغ صحتہ بحساب طعام طلبہ و عتہ ہر
نزد کتب و آدم و نچرویدہ زیر امانت مجموعہ دارست۔
والسلام خیر الختام مرقومہ ۵ اشعبان ۱۲۸۵

مکتوب یکصد و وارزم

بتعزیت مولوی شیخ عبدالعزیز محدث رحیم آبادی خلف
الرشید امیر الموحیدین و مصلحین حاجی شیخ احمد صاحب عظم
رحیم آباد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عزیز پرستہ بر توفیق و توفیق لکھو لکھو دیکھو دیکھو
وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَنَبِّیُّ الصَّابِرِیْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِیْبَةٌ قَالُوا إِنَّا
لِلّٰهِ إِنَّا إِلَیْهِ رَاغِبُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ غور با معان
نظر باہ جزع و فرغ نشاید ابواب رحمت الہی چوں
مفتوح گردد در حواریں را نعمت ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب
رافت و عنایت سبحانی چو متعاضد شود جوہر زم حوادث از شراب
وادیلا چشمانند

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند وے

دولت آن برد کہ تشریف بلایا فتہ است

ترصد کہ آن مکرم برائے اہلیہ مرحومہ دعا کے خیر فرماید کہ جانثین
جنبت بریں گردد اور رحم الرحیمین شمار اصبر و استقامت عطا

فرماید۔ والسلام خیر الختام

خدمت میں جناب حاجی صاحب و مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی
محمد یحییٰ صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب ہدیہ سلام و
نیاز مقبول باد باقی خیریت۔

مکتوب یکھد سیر دم

بشرفیت و کافر تقویٰ سید عبد الحفیظ ثانی پسر عبد العزیز صمدی
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرائی خدمت جامع الحنات والفضائل مولوی
سید عبد العزیز صاحب صمدی سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارين والسلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ واضح باو کہ از چند اسبوع تحریر فرمایا تہ
بدم نگرانی خاطر چیرہ دستی کردہ بود بروزی سنی وزیر خاں معر خود دار
عبد الحفیظ ثانی د صاحبزادہ ایشان رسیدہ خبر خبریت شما
رسانیدہ خطی موفورہ دست داد صاحبزادہ را بحیث الجنۃ و نفیہ الحکم
یا فتم بالضرور یقین کردہ می آید کہ از محنت دماغی ما ایجابت رسیدہ
از حفظ محتشش لغافل و زرد ندب یا خرس دم از سیکہ عبد الحفیظ طبع
سلیم و جواد در دہنگام درس حدیث توجہ کامل میدارد علاوہ ان
طباع و دماغ پرزکا است ما اشارہ اللہ خوش خط یا فتم وزیر خاں گفتہ کہ
امروزہ حضرت شاہ شیخ نظام الدین قدس سرہ بزیارت مسنون رہنہ بود و اگر در وقت
دورہ نمودہ چرا کہ مشایط طواف بیت اللہ اصعب و ہم مشعل مسجد اعظم
مکرم و دعائے منون کرد خدام این آن گفتند لا ہمہ را جواب مسکت و کامر انسان
داد ما اشارہ اللہ نور سعادت و رشادت بر ناصیہ موسیٰ الیہ درخشان
است و آثار صلیا رسلت نمایان۔ امید است کہ با امتحان کامیاب
خواہد شد اگر چه توقف بظاہر است نہایت مسرت است کہ عبد الحفیظ
پیش ما ماندہ بود بجزئی پسندد۔ والسلام خیر الختام

اللہ تعالیٰ آپ کو صبر و تحمل عطا فرماتے و السلام خیر الختام

خدمت میں جناب حاجی صاحب مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی
محمد یحییٰ صاحب مولوی عبد الوہاب صاحب ہدیہ سلام و نیاز قبول ہو
باقی خیریت ہے۔

ایک سوتیر ترواں خط

مولوی عبد الحفیظ کی ذکاوت تقویٰ و لاعری کا ذکر فرما کہ خوف ظاہر
فرمایا ہے کہ ایسی مشقت منزل قوت و حیات ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ از عاجز محمد نذیر حسین بگرائی خدمت
جامع الحنات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدی اللہ
تعالیٰ دروں جہان میں خیر و عافیت سے رکھہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے واضح ہو کہ چند منقہ سے خط آپ کا پایا تھا سخت انتظار لاحق
حال تھا۔ کل سنی وزیر خاں معر خود دار عبد الحفیظ ثانی د صاحبزادہ
آپکے نے اگر آپکی خبریت کی خبر سنائی کمال خوشی حاصل ہوئی صاحبزادہ
کو لاغر و کمزور حیم میں پایا یقین کیا جاتا ہے کہ باعث محنت دماغی کے
ایسی حالت ہوئی ہے نگاہ داشت محنت سے برخوردار و صوف کے
غافل نہ رہیں مجھے بہت خوشی ہے اس بات سے کہ عبد الحفیظ طبیعت
سلیم و جدت طبع رکھتا ہے درس حدیث کے وقت کہ لی توجہ رکھتا ہے
اسکے علاوہ طبع و دماغ پرزکا ہے ما اشارہ اللہ خوش ہیں وزیر خاں نے
کہا کہ آج صاحبزادہ مودعہ پر شیخ سلطان نظام الدین صاحب کے گئے تھے مگر وہ
روضہ کے گرد نہ پھرے کیونکہ مشابہ طوالت بیت اللہ کے ہے اور
سوائے دعائے منون مسجد نبویؐ کی خادم درگاہ چناں جنس کہنے لگے
مگر سکو انور نے دندان شکن جواب دیا ما اشارہ اللہ علامت نیکی و بھلائی کی
پیشانی موسوی الیہ کے روشن و آراگاہ صاحبین کی نمایاں امید ہو کہ امتحان میں
کامیاب ہوئے اگرچہ ظاہر میں توقف ہو کمال خوشی کی بات ہو کہ عبد الحفیظ سیر سے
پاس رہنا پسند کرتے ہیں۔ والسلام خیر الختام

انفوس صد افسوس - ع ہر گزہ بخاطر گزرد انکم ز دامن بگزر د
لیکن در عالم مجبوری کہ ہمہ را ذائقہ موت چشیدنی است بجز وظیفہ
اَنَا إِلَٰهٌ وَإِلَٰهِيۤهٖ تَرَاجَعُونَ ۚ چارہ نیست سہ

نہ قضا بود کہ با ہم رویم ۚ میرسد آنوقت کہ ما ہم رویم
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَآذِنْهُ جَنَّةَ الْفُؤَادِ امین رب العالمین
دریں صورت آن صاحبان برکت نشان مع دیگر و استکان بصبر و کلبا
گردانید و دام برائے آنجناب مغفور و مرحوم دعائے مغفرت و رحمتہ
فرمانید نماز جنازہ با سوز و گداز ادا کردیم اوارحم الراحمین قبول کند
ع دعا از من اجلیت از خدا باد ۚ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد شانزدہم

مشعر سترت از اشاعت سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی صاحب جامع الحکات و الکلمات
مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم
و رحمتہ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ درینجا خیریت است و عافیت
آل محب بحضورت صمدیت خدای می باشد و شوق لقا سے شاماتوق
طوق است ع دل من داند و من داند دل من ۚ

و نظام رسم ابتدا روزگار بکار نبی برم زیر کہ از طرف شما مطمئن و مسرور
خاطر م کہ عافیت و اشاعت سنت منیہ مطابق مضمون فیض مشعون
کَلَّا یُخَافُونَ کَوْمًا لَا یُؤْتُونَ مِلًّا سِوَا رِجَالٍ

ۚ ما از تو بر خودیم و تو از عمر بر خودی ۚ

چکہ تمنائی من ہیں مست کہ نزد من عاجز اقامت کریں باشند لیکن از خود
نوش روزانہ قاصر م اوسبب الاسباب سببے سازو کہ مہاجرت صورت
بدلی نشود ع کہ یارے بر خود از وصل یارے ۚ و در آنجا

گر قدم بر سر غنایم و دل آید ۚ خون بدل آہ لب الشک بگراں آید
انفوس صد افسوس ع ہر گزہ بخاطر گزرد انکم ز دامن بگزر د
لیکن عالم مجبوری میں سب کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے سو کہ وظیفہ اَنَا إِلَٰهٌ وَإِلَٰهِيۤهٖ تَرَاجَعُونَ ۚ کے چارہ نہیں ہے سہ

نہ قضا بود کہ با ہم رویم ۚ میرسد آنوقت کہ ما ہم رویم
لے اللہ ان کو بخش اور رحمت ان فردوس میں داخل کر اے رفیع
پر آپ سب صاحب مع دوسرے شعلین کے صبر و تحمل اختیار کریں اور واسطے
مرحوم و مغفور کے دعا مغفرت کی کریں اخلاص سے نماز جنازہ کی ادا کی اللہ تعالیٰ
قبول فرمائے ع دعا از من اجابت ا خدا باد ۚ زیادہ والسلام خیر الختام

ایک سو و پلوں خط

اشاعت سنت سے سترت ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکی و کمالات
مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دلول جہان میں خیر و عافیت کیساتھ
رکھے بعد السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے
یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت کا خواراں رہنا ہے واضح ہو کہ آپکی
ملامات کا اظہار و تظاہر زائد تحریر بیان سے ہے ع

ۚ دل من داند و من داند دل من ۚ

ظاہر انبار زمانہ کا طریقہ رسم نہیں برتا ہوں کیونکہ آپکی طرف سے
مطمئن و خوش ہوں کہ مدد اور اشاعت میں سنت بزرگے بموجب مضمون
پر فیض کَلَّا یُخَافُونَ کَوْمًا لَا یُؤْتُونَ مِلًّا سِوَا رِجَالٍ کے درادہ دل میں رکھتے ہیں ع
ما از تو بر خودیم و تو از عمر بر خودی ۚ تمنا میری یہی ہے کہ مجھ عاجز کے
پاس اقامت اختیار کریں لیکن آپ کے اخراجات یومیہ سے قاصر
ہوں اسباب پیدا کرنے والا کوئی سبب پیدا کر دے کہ ظاہری جبرائی

قیام شہادہ مفید اظہار سنت و اسکات بتدریس است و دیگر
کے ارطابان حدیث (بجز ناموری) اشاعت دین بالائے
طاق میدان و جملہ آلاء یختص بر سجدہ من تکتبہ بنام
نامی شام ختم ازلی گردیدہ زیادہ دعائے دین و رفیق قویادرب
العباد دعا از من اجابت از خدا باد بخیرت گرامی حکیم
محظوظ صاحب مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی محمد ادریس صاحب
سلم اللہ تعالیٰ سلام و نیاز مرار رسانند **قولہ قبل الصبحانی**
ثقیل ای نفیس و ذو حفرۃ قال احمد الصبحانی اطیب کا
اخری قول احمد - وقال دوم زمانہ است نزد من میں معنی
متعین است واللہ اعلم بالصواب و صبحانی نوعی از خرابدینہ
نمودہ - و انصاحب معنی این عبارت از شرح ابن قیم وغیرہ بواسطہ
مولوی رفیع الدین صاحب دریافت کنند و بعد دریافت بن نیز افادہ
بخشدین لطف و کرم یا شد و نزد بعض مردم فاعل قال ابو داؤد و
فاعل دوم احصاست و قبل بالعکس و من ای مشکوکات را باور
فی کم زیادہ والسلام من مقام دہی روانہ نمودہ شد ہمدی ۲۶ راج
بر لقاہ و ہر آہ تقیم سوم ۲۰ راج

مکتوب یکصد و ہفتم

ہوا خواہ خود یا بد تصویرید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بخیرت گرامی مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ واضح باد کہ تحریر انشاں رسید و در قدم از نظر مضامینش
مترشح است کہ از من فقیر سورطن دارند و مفاد اللہ مرا ہوا خواہ
باید تصویرید و گاہے پیرامون خیالات و اہمہ نمودہ ہر مسلم را برائے دیگرے
خیر سگال باید اندیشید من کہ لب گوشتم از کسے اسامت ظن نمی دارم

معدوم ہوا کہ یارب بر خود از وصل یارب دناں بھی آکا
قیام اظہار سنت و بدعت کے مٹانے کے واسطے مفید ہے دوسرے
صاحب شہزاد الحدیث رسوائے ناموری کے اشاعت دین کو بالائے
طاق رکھتے ہیں اور جملہ آلاء یختص بر سجدہ من تکتبہ کہ
نام نامی کے ساتھ مہر کی گئی زیادہ دین کی اعانت کی توفیق فی حق
سے رب العباد کے دعا از من اجابت از خدا باد بخیرت گرامی
حکیم مولوی صاحب مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی محمد ادریس صاحب
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے میرا سلام نیاز پہنچاویں قول ابو داؤد کا کہ گاہے
صبحانی کھجور نفیس اور خوش ذائقہ ہے کہا احمد نے صبحانی کھجور پاکیزہ ہے
احمد کے قول کا میں مفہوم نہیں جانتا اور دوسرا قال زمانہ ہے میرے
نزدیک ہی معنی ثابت ہیں واللہ اعلم بالصواب اور صبحانی مدینہ منورہ
اقسام خراما سے ایک قسم ہے اور آپ اس عبارت کے معنی تشریح ابن قیم وغیرہ
سے بندیدہ مولوی رفیع الدین صاحب کے معلوم کریں اور بعد دریافت کے محکم
آگاہ کریں مہربانی ہوگی اور بعض شخص کے نزدیک فاعل قال کا ابو داؤد اور
کا احمدی اور ان کے خلاف بھی کہا گیا ہے ان شکوک پر پھر دست نہیں کرنا چاہی
والسلام دہلی سے روانہ کیا گیا ہمدی ۲۰ راج اور آہ تقیم ۲۶ راج

ایک سو و شتر ہوا خط

بجھے اپنا ہی خواہ جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم
در حمۃ اللہ کے واضح ہوا آپ کا خط ملا خوش ہوئی طرز تحریر سے مفہوم تو
ہے کہ فقیر کچھ تبتے آپ سورطنی رکھتے ہیں (اللہ پناہ دے) مجھ کو اپنا
ہی خواہ ہمیشہ تصور کریں اور کبھی خیالات و اہمہ کے پاس نہ جائیں ہر
مسلمان کو دوسرے کے واسطے خیر خواہ خیال کرنا چاہئے میں بکنارہ

غیر ممکن است کہ از آن صاحب ہدگمان با قسم نمی دایم کہ اس دوسرے
اگر کہ آموختند حالانکہ پیش من مانده بود کردہ اند و طریقہ بندہ بخوبی
دیدہ اند ماں ضرور مرکز خاطر دارم کہ با ہم مناقشہ پیدا نشود لہذا
احباب و شاگردان و معتقدان خود را نصیحت میکنم کہ طریق اخوت
با ہمدگر مبذول می نمودہ باشند - والسلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و نوزدهم

شکریہ - از خدمت کتاب و سنت قصر ہمت نمیکم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابوالاحمد سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وارضی بآدم کہ پیر سچوئی من پیر صد سالہ نمودند عمرت دراز و ادا و احمد
اللہ علی احسانہ ایام زندگی خود بسر می برم تمبہ دارم کہ تار و زر مرگ
از خدمت کتاب و سنت مرا سزا مانے نباشد برادران دین مرا تشکر
کزارم کہ از خدمت ایں فقیر پوریانشین قصر ہمت نمی کنند منی آؤد
واپس است از خزائنہ غیب مرا بسیار میرسد شمارا تکلیف
نباید کرد چہ کہ کثرت آں برائے ایشاں و بال ہست و معاش قلیل
ایتم کہ فرستادہ اید و مصارف ضروریہ باید آورد خدا یا شمارا توفیق
رفیق خیر دادر - والسلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و نوزدهم

رسیدانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنت و الکمال مولوی عبدالحق
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
دو عدد انبہ نفیس سید ولہ مرسلہ سامی رسید بموجب احسان بے

گرد کے ہون کی اور سے ہدگمانی نہیں رکھنا ہوں غیر ممکن ہو کہ آپ سے ہدگمان ہوں
میں نہیں جھٹکا کہ اس قسم کا خیال کہاں سے سیکھا حالانکہ میرے پاس رکاوٹ
طریقہ ایچی طرح دیکھا ہوں ضرور خواہش دینی رکھتا ہوں کہ آپس میں ہمیرگی پیدا
نہو اسلئے اپنے احباب و شاگردوں و معتقدوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ طریقہ
بھائی بندی کا آپس میں نگاہ کھیں - والسلام خیر الختام -

ایک سو اٹھارہ سوال خط

شکریہ دریافت خیریت منی آؤد واپس خدمت کتاب و سنتیں
قصر ہمت ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عابد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابوالاحمد سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ کے واضح ہو کہ آپ نے مجھ پیر صد سالہ کی خیریت دریافت کی آپ کی عمر
دراز ہو - اللہ کا شکر ہے کہ زندگی کے دن پورے کرنا ہوں آؤد و رکھتا ہوں
کہ دم مرگ تک خدمت سے کتاب و سنت مجھے محرومی نہ ہو دینی برادران کا
تشکر گزار ہوں کہ اس فقیر پوریانشین کی خدمت سے ہمت گونا گہ نہیں کرتے
ہیں منی آؤد واپس ہے مجھ کو خزائنہ غیب سے بہت پہونچتا ہے آپ کو
تکلیف کرنا چاہئے کیونکہ معیشت قلیل ہے جو کچھ کہ اپنے بھیجا ہے ضروری اخرا
میں اپنے لا دیں اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی توفیق عنایت فرمادے -

والسلام خیر الختام

ایک سو اٹھارہ سوال خط

آہ پیونچے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عابد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع نیکی و کمالات مولوی عبدالحق صاحب
سلامت رکھے اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو دوسرے
بہترین آہ آپ کے بھیجے ہوئے پہونچے باعث احسان و مسرت کا ہو اللہ

تعالیٰ بلکہ دوسے بدلہ دافر اور توفیق و خوشی عنایت کرے اور آپ کی
سعی کو قبول کرے ج۔ ماز تو بر غریم تو از عمر بر غری
آئندہ برکت و دولت سے گھر آباد ہو مدد سے رب العالمین کی
زیادہ و السلام خیر انجام مولوی عبدالوہاب و مولوی محمود صاحب
اور دوسرے صاحبزادگان کو ہدیہ سلام و نیاز میری
طرف سے پہنچا دیں۔ یہ لفاۃ ۱۲۰ صفر کو دی گئی ہے
روانہ ہوا۔ اور ڈاکخانہ در بھنگہ ۱۰ جولائی کی مہر لگی ہے
۱۲۹۵ھ

ایک سو بیسواں خط

کیسکی سفارش میں گور جلال جانور کا جلا سکتے ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت جمع فضائل و برکات مولوی محمد
صاحب الاسلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح
ہوا اس خط کا بجا نیوالا آوی بہت بزرگ سعی دل ہے انکی املا و آپ
اغماض نفرمادیں کیونکہ حاجت مندوں کا کام کر دینا نیکی کا ذخیرہ جمع کرنا
ہے۔ اس بارے میں گور باکول اللہم کے اپنے سوال بھیجا تھا سید عبدالعزیز
صمدی کے پاس بھیجا گیا ہے اسکا جواب دی ہے کہ بندہ فقیر کی تحقیقات
کے موافق موصوف الیہ نے لکھا تھا اس کے چلنے و جلانے
سے کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔ سارے نماز یاں مسجد
میر اسلام مسنون پہنچا دیں و السلام خیر انجام۔

ایک سو ایکواں خط

اسناد حدیث تخریمہ وضع الیدین علی الصدر و تضعیف حدیث
تحت السترہ کی ضرورت ہو لکھیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بایاں و رحمت فراوان گور بیکر آ صَکَّہُ اللّٰہُ سَجَرًا مَّوْفُورًا
وَلَقَدْ کَفَّرْنا عَنْ رَّحْمٰتِہٖ وَاَنْتَ مَوْرَاہُ وَاَنْتَ مَوْرَاہُ
مَشْکُورًا ج۔ ماز تو بر غریم تو از عمر بر غری
آئندہ خاندان برکت و جنت آباد رب العباد و زیادہ و السلام خیر
انجام مولوی عبدالوہاب و مولوی محمود صاحب و دیگر صاحبزادگان
ہدیہ سلام و نیاز من موصول و مقبول باد۔ بر لفاۃ تاریخ تحریر
۱۲۰ صفر منہ تمام دی روانہ شد، مرقوم ست و مہر ڈاکخانہ در بھنگہ
۱۰ جولائی ۱۲۹۵ھ منقش زدہ است

مکتوب یکصد و بیستم

سفارش احدی بہ قرین ماکول اللہم جانور یا بدینورائید
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت گرامی جمع فضائل و برکات مولوی محمد
ابراہیم سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد ہاں
رقیمہ ہذا ہما سر دم بزرگ کریم النفس است آرا ملا دیش بلو
ہمیں نفرماید چہ کہ کا مستندال بر آوردن ذخیرہ حسنات اندوختن
است آنکہ در باب سرفتن ماکول اللہم تحریر فرستادہ
بودند۔ ہنر و سید عبدالعزیز صمدی مرسل شد جوابش ہاں است
کہ حسب تحقیقات رہندہ فقیر، موصوف الیہ نوسنتہ بودند از
سوفتن و سوزائیدن و سے با کے نباید کرد بہم نمازیں مسجد
سلام مسنون مابرا ساختہ و السلام خیر انجام۔

مکتوب یکصد و یکم

اسناد حدیث وضع الیدین علی الصدر و تضعیف حدیث
تحت السترہ کی ضرورت ہو لکھیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عا بر محمد نذیر حسین بطل العہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ رب
بالحیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو کہ قبل ازین قطعہ استفتا
ضروری بلکہ خط برا سے تحریر جواب فرستادہ بودم اعلیٰ کیہ نظر
سای گذشتہ کا شرف مدعا بودہ باشد جبکہ مندرجہ جوابات سوالات
مرسلہ بر خود تکلیف گزارہ کردہ تقلم آورده ارسال دارند و دیگر ضروری
اینست کہ اسناد حدیث خرمیہ و باب وضع یدین علی الصدق و حدیث
تحت الشہ از کتب معتبرہ ارشاد گردد و نقل کنائیدہ جلد تردانہ
فرماندہ و درینولا اسناد آں کر نزد من بود و کو غلط ملط شد
و دستیاب نمیشود لهذا مکلف خدمت مای شدہ ام بہر کیف زود
ترا بلایع نمایندین لطف کرم یاستد زیادہ و السلام خیر الختام
مرقومہ ۲۸ رزجہ ہشتاد و بی ہر دو کتاتہ بناس ۲۸ جولائی

عا بر محمد نذیر حسین بطل العہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ رب
بالحیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو کہ اس کے
پہلے ایک استفتا ضروری اندلغافہ کے جواب لکھنے کی غرض سے بھیجا تھا
غالباً نظر گرامی سے لکھ کر حقیقت پر مطلع کیا ہو سوالات مرسلہ کا جواب
بمنظر جواب اپنے پر تکلیف گزار کر کے لکھ کر بھیجیں۔ و دوسری ضروری بات
یہ ہے کہ سند حدیث خدمیہ کی سند پر تھہر با ندھنے کی اور سند حدیث
تحت الشہ کی معتبر کتابوں سے نقل کر کے جلد روانہ کریں۔ سند و نقل
حدیثوں کی میرے پاس موجود ہیں وہ کاغذات میں لکھ کر بھیجیے اس کے
تکلیف دہ ہوں کہ جلد روانہ کریں عین مہربانی ہوگی۔ زیادہ
و السلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ رزجہ ہشتاد و بی
مقام دہلی ہر دو کتاتہ بناس ۲۸ جولائی

مکتوب یکصد و بیستم

بہایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب ثنائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عا بر محمد نذیر حسین۔ بخد مت جامع الحکمت والکمالیت جناب مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باو یہ عاجز آپ کی خدمت حدیث نبوی سے ازس مشکور و نہایت مسرور ہو کر عمر سعادت میں فقہرت کی دعا
کرتا ہے۔ مناظرہ مرشد آباد کا نتیجہ معلوم نہیں کیا ہوا فی الجملہ تردد و انتظار ہے۔ ان دونوں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مضمون اقسام
ملازم مت مندرجہ اشاعت السنۃ جلد دوم کا جواب لکھا ہے اور ایک رسالہ منسوب بمولوی عبدالحجیر صاحب غزنوی امرتسری کا اس بارہ میں
میرے پاس پہنچا۔ امید کہ آپ اپنی عبارت عدم حوازم دلائل و نیز اعانتہ الملتہ الاسلامیہ کے منصفانہ رائے سے تحریر فرمائیں مولوی
محمد حسین صاحب نے کچھ آپ کی نسبت دریں خصوص لکھا ہوا آئندہ لکھیں تو بقولہ تعالیٰ اذ فَعَّ بِالَّتِي هِيَ اسْمُنُ الخ امراض فرمائیں
آپ کے نزدیک اسکے جواب کی اشد ضرورت ہوتی۔ تاہم اس عاجز کی خاطر سد باب فتنہ و فساد کی غرض سے یکجہ سے توقف کریں اور میری
دوسری تحریر کا انتظار فرمائیں آپ خوب جانتے ہیں کہ عفو و اصلاح کمال و اصطبار کی قرآن و حدیث میں کتنی تاکید اور اس کے عامل پر کیا
تنبیہات ہیں۔ ان زائد و فضول مباحث و خانہ جنگیوں میں متدین و فحول علماء کا مشغول ہونا افادہ عام اور اشاعت توحید و نصرۃ سنت
ہے (جو ہم و مقدم ہے) خلل انداز اور عوام اہل اسلام کے عقائد و اعمال کیلئے نہایت مفسر ہے۔ اور مخالفین و منافقین و فساد اور غوغا

کرمیوں کو موقع ہاتھ آتا ہے اور ان کو فرصت مل جاتی ہے۔ چونکہ آپ نے ایک عمدہ کام کے انصرام کا گرانبار اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنی ذات و صفات کو اس میں وقف کر دیا ہے بطریق اوی خارج از محبت باتوں سے علیحدہ و کیور ہونا چاہیے۔ واللہ العزیز۔ المرقوم

سید محمد نذیر حسین (۱۲۸۱)

۲۸ جمادی الثانی ۱۲۸۱ ہجری روز شنبہ اردہلی

ایک سو بائیسواں خط فتویٰ واپس بھیجا جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ تمہارا خط ملا۔ کاشف حال ہوا تمہارے کہنے کے بموجب اپنی اردو سے حضرات کی حیریں کرا کے (فتویٰ) روانہ کیا جاتا ہے باقی شہر بھر کے بدعتی علماء ہمارے اور تمہارے مخالفت میں وہ بھلا اپنی حیریں کس طرح ثابت کریں گے یہ چند مہرین علماء مسافریں صاحبان استدعا کی ہیں۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور اجبار سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی حال بعد میں لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام۔ حاضرین میں سے سید محمد عبدالسلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔ مرقومہ ۲۸ رذی الحجہ اردہلی ۲۸ اگست ۱۲۸۱ء

ایک سو بیسواں خط

توکل ضرور چاہتے ہو کہ وہ طلب طیب لازم ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ بلا پس و پیش دینی مال

مکتوب یکصد و تیسواں فتویٰ مطلوبہ واپس است

از عاجز بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد نذیر حسین

بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ نامہ نامی مع فتویٰ رسید کاشف مدعا گزید حسب ارقام شریف ساقی مہر خود و دیگر کثافتہ روانہ کردہ پیشور و مولویان شہر ممبہ بدعتی و مخالفت مانڈتا اند۔ چگونہ مواہیر خود مانڈتا نمود اس چند مواہیر مسافریں فی استدعا ثبت بودہ میر و جزاکم اللہ تعالیٰ در کار خیر و اجرائے سنت مستعد و چالاک اند باقی حال از عقب خواہم نوشت۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ از حاضر الوقت سید محمد عبدالسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد۔ مرقومہ ۲۸ رذی الحجہ من مقام دہلی روانہ نموده شد۔ مہر ڈاکخانہ بنارس۔ ۲۸ اگست ۱۲۸۱ء

مکتوب یکصد و تیسواں

توکل شان صابر است الا طلب و طیب لازم است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ گائے پسے فضول

دکے برائے زخارف دنیوی بے ہیں و پیش نمودند نتیجہ دے
یافتہ باشد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہٖ رَاٰجِعُوْنَ مَشُوکَلل را
ہمین بس است کہ ہرچہ از وجہ طیب قلیل یا کثیر بدست آید
بمحمد و بدہ ذخیرہ کردن نمایان دشوہ ارباب فقر نیست
انچہ بتقدیر است خواہد رسید اللہ و اجمالوا الطلب را پیش
نہادہ خاطر باید نمود مثل بیکاروں و بیدست و پایاں نہایتست
و نہ مال طیب را با مسرف و مصارف فضول باید آورد از مریدان
و معتقدان بقاضائے سزاوی تحصیل را نہ تحصیل نباید کرد
دورہ سالانہ چہ سود بلکہ گرانای خاطر ارا و تمندان است بمعیت
بطرز مسنون می گیرم مگر از معیت کنندگان بحیلہ ضرورت کہ آنرا
اہل تصوف و علمای حق و جہا جائز گفتہ اند، مگر حق نمی پسندم
اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْہَا مَناسب است کہ بتدریس درس
مؤمنین کو شنود از مال مشتبہ لقمہ نخورد دیدہ باشند کہ مولوی
سید عبد العزیز صمدی در لباس تواکلی حیات خود بفقری گذارند
مگر دیانت خود برباوی نمی کنند اگرچہ ملازم نصارای است مگر
امر شرعی بے کم و کاست بجا آوردہ حق بمتحققین می رساند
حال مرزا نصیر الدین بدتر است ارا در تحصیل داری خاریت کہ
بر قلب دے و بر ساعت دے ہرے زدہ و بر صلاحت او غفلت
آمدہ۔ گاہ گاہ می آید گفتہ کہ اعمال صالح ہموارہ باید کرد و از غفلت
و چاہا پرسی متملقانہ حاصلے نیست برائے ایشان بسفارش
مناسب بجا آئے مختلف نوشتہ ام وقت حصول جواب
بشا خواہم بجا آفت۔ والسلام خیر انجام۔

نیت نیت نیت

مکتب تصدق چہام ۱۲۲۵

و دولت کی طلب ہیں بیکار و زرد و دھوپ کی خواہ اسکے پھل پایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہٖ رَاٰجِعُوْنَ حضرت متوکلین کے
لئے یہی ریا ہے کہ حلال طریقہ سے کم یا زیادہ جو کچھ میسر آئے
اسے خود بھی کھائے اور دے کو بھی کھلائے۔ جمع کرنا ارباب فقر
کی شان کیلالت ہے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے (بہر صورت،
ملیگا۔ اللہ اجمالوا الطلب کو مد نظر رکھ کر کوشش کرنی
چاہئے۔ نکھوڑوں کی طرح تھ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے
اور نہ حلال مال کو فضول خرچی میں ضائع کرے۔

مریدوں اور معتقدوں سے زبردستی کچھ وصول نہ کرنا چاہئے
اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مریدوں کے لئے وہ نفرت کا باعث
بنجاتا ہے۔ میں سنت نبوی کے طریقہ پر بیت کرتا ہوں مگر معیت
کر نیالوں سے دھوکہ بازوں کی طرح رجس کو اہل تصوف و علما
حقانی ناجائز کہتے ہیں، کچھ نہیں لینا اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْہَا
مناسب کہ علماء دین و تدیین میں کوشش کریں اور مشتبہ مال سے ضرور
پہرہیز کریں دیکھا ہوگا کہ مولوی سید عبد العزیز صمدی نے ملا داری کی
سے اپنی ساری زندگی فقیر کی طرح گزار دی ہے ہیں مگر اپنی دیانت
پر حریف نہیں آئے دیا اگرچہ انگریزوں کے ملازم ہیں باوجود اسکے امر شرعی
بے کم و کاست ادا کرتے ہیں اور مستحقین کو ان کا حق ادا کرتے ہیں مرزا
نصیر الدین کا برا حال تو تحصیل داری کا اسکو ایسا نشہ چڑھا رہا کہ اسکے دل
کان پر پردہ لگ گئی اور آنکھوں پر اسکی غفلت کا پردہ پر گیا کبھی کبھی آتا
ہے تو بس کہتا ہوں کہ ہمیشہ اعمال صالحہ کرنے چاہئیں خوشامد و آمد سے
کچھ فائدہ نہیں میں نے اسلئے مختلف جگہ خطوط لکھے ہیں جواب آئے پر تم
کو لکھوں گا۔ والسلام خیر انجام

ایک سو چوبیسواں خط ۱۲۲۴

شکر یہ رسید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بجا لعل مولوی صاحب عالی مرتبت والا
مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مبلغ بست روپیہ مبذولہ سائی بزرگوں
اور وصول شدہ بقضی در آمد جزا کثرت اللہ تعالیٰ اجزاء
موفق و موثر اے و کان سغیرکم مشکور اے

بنا از تو پر خوریم تو از عمر بر خوری

زیادہ خانہ حشمت و عزت آباد مستدام باد برب العبادہ

والسلام خیر انجام ۱۲ رذی الحجہ روز چار شنبہ از دہلی روانہ

شد ہمہ خورد و کلال ہدیہ سلام و نیاز برسانند

مہر ڈاکخانہ در بھنگہ ۹۸ مری ۹۸ عیسوی

روپیہ پہونچ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین عالی مرتبت والا مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تمہارا
ہدیہ مبلغ بین روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے خدا تم کو بہت
کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہاری سبب مشکور ہو۔ ع

بنا از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری

زیادہ یہ کہ خداوند رب العباد تمہارا گھر عزت و حشمت
سے شاد و آباد رکھے۔ والسلام خیر انجام تمام۔

سب چھوٹوں بڑوں کو ہدیہ سلام و نیاز پہونچے

مرقوم ۱۲ رذی الحجہ روز چار شنبہ از دہلی

مہر ڈاکخانہ در بھنگہ ۹۸ مری ۹۸ عیسوی

ایک سو پچاسواں خط

خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بخد مت شریعت جامع الحسنات والفضائل عزیز العلامہ صمدی سلمہ ربہ بالخیر والعا فی الدارین السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ منی آرڈر دوسو روپے کا پہونچا۔ رسید پہونچکی۔ خدا تعالیٰ تمہاری بڑی عمر کرے اور دشمن
تمہارا ہمیشہ پائمال رہے اور تمہاری اولاد اور عقیقہ خوش رہے یہ روپیہ میری دوا و علاج کیلئے بھیجا ہے کیا میری دوا میں چھین ٹکنج
ہوئے تھے اور جو ہو گئے۔ اول تو میں علاج سے بھاگتا ہوں آپ خوب جانتے ہیں۔ دوم اب فقیر کو جلا کر کیا کر کے کیا پڑھے کو پٹارے میں
میں برک کے لئے رکھنے کا تو قصد نہیں ہے میں تو پا کر کاب ہوں خدا تم کو فائز المرام اور کامراں رکھے آپ کی خاطر سے دیکھ جلد تم خفا
ہو جاتے ہو چند آنے دو کی قیمت عطار کے پاس بھیجی ہے اور باقی دایس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے نہایت تاکید سے لکھا تھا

لہ جناب مولوی عبد الرحیم و جناب ملا ناہید العزیز رحمہما بادی کے حقیقی بھائی تھے اور حضرت میا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہر دو حضرات شاگرد شیدائے اور اپنے گھر کے خوشحال و مخیر و ساری تھے

کہ دوا میں آپ نہ لگائیں تو ہمارا روپیہ پھیر دیا جائے میں نے مٹی آرٹو ٹو نہیں کرا یا مگر آپ کی خدمت میں وہ روپیہ پہنچا دیا گیا ہے جس کی آسان سبیل یہ ہوئی کہ مفلس غریب طالبان علم کے لئے اس امداد سے کتابیں اور سرکاری کے کپڑے ان کی خریدائے گئے اور جو کچھ روپیہ مجھ سے انہی طالبان علم کے حساب میں سے باورچی کو دیا گیا ہے۔ اور اس روپے کے پہنچ جانے کا ذمہ دار خدائے تعالیٰ ہے جس نے تم کو دیا۔ وہی تم کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ ح۔ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری « کپڑا پہنچ گئے اسکا عمامہ و کرتہ ڈوپا جائے بنائے گئے ہیں۔ بلکہ جوہ کے روز پہن بھی لگو۔ اور بعد نماز جمعہ تمہارے لئے دعا مانگی کہ خداوند امیر اعز و عبد الغفر کاہر اس سے اپنی حق کو دعا اور عقیقہ کو بھی میری طرف سے دعا سے خاص پہنچا دینا۔ جسکا روپیہ آپ نے اپنے نام سے بھیجا ہے۔

والسلام۔ مہر لقاہ کر جان ۱۲۶ ہر نمبر ۱۲۶۔

مکتوب یکصد و شصت و ششم

بہ ترک دہلی اقامت دیار غری پسند نیست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی سید محمد پشادری سلمہ ربہ السلام علیکم ہوید اباد کہ بفضلہ جانین بخیریت مستند۔ مگر کہ بامور بشر و سنت فرمودہ انداز نقل و حرکت دہلی خدمت مرج و جرحی افتد پشادری رسیدن و ماند بود دیار غریبہ بما محال است و دشوار جامع کمالات و عین الانسان مولانا قاضی طلا محمد صاحب متواتر مرا تکلیف دادہ اند کہ بیلا دغری در ساری کم مگر ح۔ از ضعف ہر جا کہ نشستم وطن شد۔ کجا دیار شرفی کجا حضرة دہلی بعد المشرقین است ہمیں خدمت کتاب و سنت مرا رسانیدن دہلیاں مرا خیر مقدم کرد از اعانت و نصرة نازش فرمودند بس ازینجا پشادری کوچیدن جرح ثقیل است۔ والسلام خیر انجام از دہلی

۱۲ شعبان المکرم ۱۲۸۶ ہجری

مکتوب یکصد و شصت و ششم

ایک سو پچاسواں خط

دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرای خدمت مولوی محمد پشادری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے معلوم ہو کہ خدا کے فضل سے دونوں طرف خیریت ہے مجھ کو جو جناب نے اشاعت قرآن وحدیث کیواسطے لکھا ہے تو دہلی سے روانگی میں سخت مشکلات ہیں اور پشادری پہنچا اور اچھی جگہ بود و باش اختیار کرنا محال و دشوار ہے۔ جامع کمالات مولانا قاضی طلا محمد صاحب نے بارہ اصرار کیا کہ بلا دغری میں سلسلہ درس جاری کروں مگر نہ ہو سکا ح۔ از ضعف ہر جا کہ نشستم وطن شد۔ کجا دیار شرفی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین ہے۔ اور اسی نشر و اشاعت دین کے لئے اہل دہلی نے بھی میرا خیر مقدم کیا ہے اور وہ مدد و معاونت مدرسہ کی طلباء کیلئے فرماتے رہے ہیں لہذا یہاں سے میرا پشادری کوچ کرنا بہت مشکل ہے۔ والسلام خیر انجام۔

از دہلی ۱۲ شعبان المکرم ۱۲۸۶ ہجری

ایک سو پچاسواں خط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب جامع الحنات و الکالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ کہ از راہ محنت دیرینہ فرستادہ بودند در گرائی بمنزلہ بست افسر فی کلمات شد جزا **اللَّهُ سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا لِلَّهِ عُتَقَاءُ** ع پ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری پ زیادہ و السلام خیر الختام ہمہ خورد و کلاں سلام من برسد - برفادہ ہر ربیع الثانی منتقام دلی و ہر واکخانہ تاج پور در بنگلہ -

مکتوب یکصد و ہشت و تہ

تہنیت کامیابی مقدمہ - رسیدند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرائی مولوی صاحب جامع الحنات و الکالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بفضلہ درینجا خورد و کلاں خیریت اند و مزوہ صحت و سندستی مزاج مبارک آل صاحب مع متعلقان خواستہ می باشد **الحمد لله** نامہ نامی ہنوزہ خیمایی مقدمہ مرجعہ عدالت و اطلاق بست روپیہ مرسلہ وقت گرائی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مبالغہ مندولہ وصول شد **جَزَاكَ اللَّهُ حِرَاءً مَوْفُورًا وَكَانَ سَعْيُكَ** **مُشْكُورًا** ع ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری پ ترصد کہ گاہ گاہ یاد فرما یا شد عوایدہ و السلام خیر الختام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین - جامع الحنات و الکالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو کہ مبلغ بیس روپے جو کہ محبت قدی کیوہ سے ارسال فرمائے ہیں وہ میرے نزدیک بیس اشرفیوں کی طرح ہیں وصول پائے - خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع

پ ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری پ و السلام خیر الختام - جملہ خورد و کلاں کو سلام پہنچے

۲۲ ربیع الثانی اردی

ایک سو اٹھائیسواں خط

مقدمہ کی کامیابی کی خوشی - روپیہ کی رسید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرائی جامع الحنات و الکالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو کہ یہاں پر سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور انتخاب کی صحت و عافیت مع متعلقین ایک چاہتے ہیں - الحمد لله کہ گرائی نامہ آیا مقدمہ کی خیمایی کی خوشی ہوئی - نیز مبلغ بیس روپے وصول پائے کو پڑھا حال معلوم ہوا خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر وے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع ما از تو بر خوریم تو از عمر بر خوری پ مجھے امید ہے کہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں گے - و السلام خیر الختام مولوی عبد الوہاب صاحب و مولوی محمود و میاں محمد

مولوی محمد عبداللہ باب مولوی محمد و میاں محمد و حافظ احمد
صاحبان سلام و نیاز من موصول و مقبول بادرباب العباد
ہر ڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

مکتوب یکصد و سبست و ہفتم

در تحقیق صوفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدوت گرامی مولوی سید عبدالرشید
بادلی صاحب - سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
ہاؤکہ نامہ نامی نامہ و فقیر کردہ اندر سید باوراک مضامینش
انتشار یکہ یافتہ پایانی نیست آنکہ در باب چگونگی اصل
منشوش - قلب - خالص - مژور - و صادق - فقرار -
صوفیہ پر سیدہ اند شریک لب در انداز است از آنچه دزد
ہم شکن است مینگارم - و اینہمہ مثلثیہ و مروجہ
خاندان حضرت حکیم الامتہ شاہ ولی اللہ محدث و حضرات
مجددیہ رحمہم اللہ است و از تالیفات انہا مستفید شدہ ام
نویس میدانید کہ سلف صلحا و علما و بیداران را فقراری
گفتند ہم در زمرہ اش عالم و عابد داخل شد عقب سے
نام صوفیہ و فقرار پیدا شد و نام صوفیہ باعتبار لباس نسبت
کردہ شد و این صحیح است و بعضی منسوب بہ صفوۃ الفقہا
و صفوۃ الصفا و بر خے صوفیہ بن ادین طائعہ نسبت کردہ اند کہ
قبیلہ مشہور بہ ریاضت و عبادت (در عرب) بدو نیز منور
باشد و گروہ نسبت بہ اہل صفہ فرمودہ و جماعت بطرف
صفار رفتند و انہو سے نہ صفوۃ منسوب ساختند ہم دیگران

و حافظ احمد صاحبان کو میرا سلام و نیاز پہنچے۔

ہر ڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ

۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

ایک سو انتیسواں خط

صوفیہ کی تحقیق میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدوت گرامی مولوی سید عبدالرشید صاحب
سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ فقیر کے نام
کا نامہ نامی وصول ہوا۔ ان مضامین کے سمجھنے میں مجھ کو اتنی بصیرت
حاصل ہے جس کی کچھ انتہا نہیں کیونکہ آپ نے پوچھا ہے کہ منشوش
قلب و خالص مژور و صادق فقرار صوفیہ کے نزدیک کیا اصل ہے
ان کی شرح تو بہت طولانی ہے مگر جو کچھ میرے ذہن میں ہے
حوالہ قلم کرتا ہوں اور یہ سب حضرت حکیم الامتہ شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی اور حضرات مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے خاندان
میں مروج ہے اور میں نے انہی بزرگوں کی کتابوں سے اخذ کیا
ہے واضح ہو کہ سلف صالحین جس کو فقرار کہتے تھے وہ بھی ان کے
زمرہ عالم دعا بدیں داخل ہوتا تھا۔ بعد ازاں صوفیہ و فقرار کا نام
عالم وجود میں آیا اور صوفیہ کا نام لباس کی وجہ سے پیدا ہوا اور
یہی صحیح ہے اور بعض حضرات اسکو صفوۃ الفقہا و صفوۃ الصفا
سے اور بعض صوفیہ بن ادین طائعہ کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ قبیلہ
عرب بھر میں عبادت و ریاضت میں مشہور تھا اور اب بھی ہے۔
اور ایک جماعت اہل صفہ کی طرف نسبت دیتی ہے اور ایک گروہ
صفایٰ طرف اور ایک بڑی تعداد صفوۃ کی طرف منسوب کرتی ہے

گفتہ اند کہ در پارگاہ خداوندی بصف مقدم نسبت است و اگر
 ایں ہمہ اقوال ضعیف است چرکہ بہ تسلیم توجہات بالا صوفی
 یا صوفی یا صنفی باید گفت رند صوفی / واضح باد کہ دریں
 روز با جماعت فقراء دہل سلوک / را ہم نام صوفی پیدا کنند
 کہ ایں حرف جدید است الا دریں امر اختلاف است کہ آیا در مردود
 افضل کیست کہ برودے اطلاق صوفی کردہ اند یا لفظ فقیر غلندہ
 باید ہم دریں اختلافی یافتہ ام کہ آیا غنی شاکر اعلیٰ است یا
 فقیر صابر پس دریں مسئلہ با ہم سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی
 و معاصرش شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ راع قدیم
 یا قلم دارا نام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریں مسئلہ در روایات
 منقول است و از جملہ ہتہر است کہ اللہ تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ
 است یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ
 وَجَعَلْنَاكُمْكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
 إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ ت لے
 مردمان شما را از یک مرد و یک زن ما آفریدیم و فراتھا و اگر ہما
 ساختیم تاکہ با ہم شناخت با شد بطریق بنزد اللہ تعالیٰ از شما
 معترز و بزرگ است کہ زیادہ پرہیز با شدہ بشنویہ کہ در سہر
 آمدہ است کہ از جناب رسانتآب پر سید مد ارشاد شد از شما
 افضل است کہ از ہنگام زیادہ متقی باشد گفتند سوال ما ازیں
 نیست ما را ارشاد شد کہ یوسف نبی اللہ علیہ السلام بن یعقوب سہابی
 اللہ (بن الابن اتون نبی اللہم زہیر و حضرت اسحاق) و ہیر
 ہیرہ (ابراہیم نبی اللہ) باز گفتہ کہ ایں نمی پرسیم ارشاد
 شدہ کہ آیا معاویہ (کا نہاء) عرب / خاندان ما در بافتائی کنید
 چہ کہ مثل کا نہاء / سہم در ہستند بشرطیکہ تدبیر و نقل دروین
 در شدہ باشد پس کتاب و سنت دلالت میکند کہ بہ نزد اللہ

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں پارگاہ خداوندی میں ہر صفت اول
 ہے اس کی طرف ان کی نسبت ہے مگر یہ تمام اقوال ضعیف
 ہیں کیونکہ توجہات بالا کو ماننے کی صورت میں صوفی یا صوفی
 کہنا چاہیے نہ کہ رصوفی / جاننا چاہیے جدت کی وجہ سے
 فقراء (اہل سلوک) کا دوسرا نام صوفی پیدا ہو گیا کیونکہ
 یہ حرف جدید ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ دونوں میں افضل
 کن ہے اور کس پر صوفی کا اور کس پر فقیر کا اطلاق کیا جائے
 اور اس میں بھی میں نے اختلاف پایا ہے کہ غنی شاکر اعلیٰ ہے یا
 فقیر صابر اس مسئلہ میں سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی
 اور انکے معاصر شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ کے
 درمیان اختلاف ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلہ میں
 دو روایات منقول ہیں اور ان میں ہتہر یہ ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہوئے
 میں نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری ذاتیں اور قبائل
 بنادی ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان لو بطریق اللہ کے نزدیک تم سب میں
 وہ بہتر ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہو اسنو حدیث شریف میں آیا ہے کہ
 جب جناب رسانتآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو پہلے ارشاد
 فرمایا تم سب میں افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو انہوں نے عرض کیا کہ
 ہماری عرض یہ نہیں تھی پھر آپ نے ارشاد فرمایا یوسف نبی اللہ ابن
 یعقوب نبی اللہ ابن الابن اسحق نبی اللہ در حضرت یوسف علیہ
 السلام حضرت اسحق علیہ السلام کے پوتے / اور ابراہیم خلیل
 اللہ علیہ السلام کے پوتے کے بیٹے ہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض
 کیا کہ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ارشاد ہوا خاندان کا ان کی
 مثل ہے خاندان کو اہل عرب و ریافت کرتے ہیں جیسے سونے
 چاندی کی کانیں ہیں۔ لہذا جو مائتہ جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ
 مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ اس میں تدبیر و تدبیر رکھیں

سبحانہ تعالیٰ از ہنگام زیادہ عزت درانت کہ پرہیزگار
 باشد و در سنن آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
 است کہ عربی را بر عجمی فضیلت نیست و نہ عجمی را بر عربی
 و نہ سیاہ را بر سفید و نہ سیاہ را بر صبح و بر سفید و نہ
 صبح را بر سیاہ مگر تقویٰ۔ ہر یک افضل و اعلیٰ بر غیر می است
 چہ کہ ہر کسے آدم زادہ است و آدم از گل۔ و انہم بروایت
 کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ وادع حاشا
 نہ جاہلیت (خضر و نازر آباء و اجداد) از شمار داشتہ است
 پس انسان را دو تفریق است مومنین پرہیزگار و بد بخت
 بدکار ہذا در عجم و عجم سیاہ و سفید آنکس با عزت و آبرودار
 پیش خدا است کہ از خالق تعالیٰ ثناء می ترسد و پرہیزگار است
 ہر گاہیکہ در تقویٰ مساوی شدہند بدجات تساوی ہم پیدا شد
 مگر در شریعت فقر را تہیستی از مال تعمیر کردہ اند و ہم محتاج
 بسوئے خالق گفتہ اند اللہ تعالیٰ فرمودہ است **إِنَّمَا الْغَنَىٰ قَاتِلُ**
لِلْفَقْرِ **أَيُّوَالْمَسْكِينِ** صدقہ ہائے برائے فقیران و مسکینان
 است و یا تہم الناس انکم الفقراء ای اللہ لے
 آدمیان بسوئے نہ محتاج ہستید۔ در قرآن مجید فقر را
 دو اقسام است۔ اہل صدقات۔ اہل نے۔ صنف اول
 را فرمودہ است **لِلْفَقْرِ** **أَيُّوَالَّذِينَ أَحْصَوْا وَافِي**
سَبِيلِ اللَّهِ **لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ**
يَحْسَبُهُمُ الْبَاطِلُ أَعْيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ **تَعْرِفُهُمْ**
بِجِبَابِهِمْ **وَيَسْأَلُونَ النَّاسَ إِسْحَاقًا** صدقات برائے
 فقر را است کہ در راہ خدا باز داشتہ اند کہ در ملک میرو
 سیاحت نمی توانند کرد (از حال اینان) ناواقف اند کہ
 بسبب بے طمی آسودہ حال خیال کردہ اند (لیکن ای محمد)

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ہمیں پس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہتا
 رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں عزت والا وہی ہے
 جو پرہیزگار ہو اور سنن میں وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور عجمی کو عربی
 پر اور نہ سیاہ کو سفید پر اور سفید کو سیاہ پر مگر تقویٰ کی وجہ
 سے ہے اور وہ ہر غیر تقویٰ پر فضیلت و درجہ عالیہ رکھتا ہے
 اسلئے کہ ہر شخص آدم علیہ السلام کی اولاد ہے انکی پیدائش مٹی
 سے ہے۔ اور یہی روایت میں آیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے تم سے
 رخصت و ناز پر آؤ اجداد کے تم سے اٹھالیا ہے پس انسان دو قسم
 طرح پر منقسم ہے۔ اول مومنین پرہیزگار و دوم بد بخت بدکار
 ہذا عرب و عجم سیاہ و سفید شکل کا کیوں نہ ہو لیکن جو خدا سے ڈرتا
 ہے اور وہ جو پرہیزگار ہے اور تقویٰ میں برابر ہیں اور درجات
 میں بھی برابر ہیں مگر شریعت میں تہیستی کا نام فقیر ہے۔ اور
 اس کے معنی محتاج بسوئے خالق بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ
 صدقات و خیرات کے مستحق فقیر اور مسکین حضرات ہیں۔ اور
 لے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔ قرآن مجید میں فقر کے دو
 اقسام ہیں اہل صدقات و اہل نے۔ قسم اول کیلئے ارشاد ہے۔
 صدقات ان فقیروں کا حق ہے جنہوں نے اللہ کے راستہ میں
 اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور وہ ملک کی سیر و سیاحت
 نہیں کر سکتے اور لوگوں کے حال سے وہ ناواقف ہوتے ہیں
 کہ جو بسبب لالچی نہرنے کے دولت مند سمجھے جاتے ہیں لیکن لے
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً آپ ان کو آثار پیشانی سے پہچان
 لیں گے کہ وہ لوگوں کو مجبور اور جبر کر کے ان سے نہیں مانگتے
 اور دوسری قسم کو ہر دو اقسام سے افضل فرمایا ہے ارشاد ہو
 ہے کہ یہ مال قیمت ان کا حق ہے جو گھر بار و اموال سے محال

لثما از پیشانی آناں خواہد شناخت کہ از دیگران دگر ویدہ و پیچیدہ
 پر ضد شدہ چیز نامی خواہد صفت ثانی را فرمودہ است کہ ہر دو
 اقسام الفضل اندلہ فقر آء المہاجرین للذین انخرجوا من
 دیاہرہم و امواہلہم یتبعون فضلہ من اللہ و رضوانا
 ربہم یبصرہ اللہ و رسولہ اولئک ہم الصائدون
 فی ابراہمے فقرائیکہ خانماں را گذاشتہ و از دیار و مال
 خارج شدہ و خواہشمند و جریاں فضل خدا ہستند و اعانت و
 مدد اللہ و رسول وے میکنند در حقیقت اینہم راست گریا جانا
 تصادق اند و ایں صفت ہماجرین است از گناہان تائب شدہ
 و خانماں و اہل خانماں را گذاشتہ ظاہر ادا طنا باعدار
 خدا جنگیدند پس ہر کہ خالصا اللہ تعالیٰ اعمال حسنہ نماید جنبت
 از ہر ویست صرف (بالضم بمعنی شتم بعض حیوانات
 و نوے از جامہ گندہ نشیں و موسے و نیمہ ویش) پوشیدن اختیار
 مابین فقر مساکین و اہل کردہ اند یا کہ برائے لعظیم خود جہاں
 صوفیہ می پوشند کہ ہر یکے مالش شود و شاہ صاحب بگوید دیدہ
 باشند کہ بر مہدی یا فیہیں طویل الذیل از قمشہ نقیصہ رقعہ بر رقعہ
 دوختہ در خیاط عیوض دوختہ وے (جرتے گراں دادہ می
 پوشند و گویند کہ دلن گداہست حالانکہ تارکین دنیا کہ از
 اہل اعتقاد منتظر بودند و از دیگرے چیزے نمی خواستند)
 اگرچہ نقیصہ کہہ دو سیدہ می یافتند رقعہ بر رقعہ خودی دوختند
 تکرر مال کردن آری و ناگوار بود ایں ہمہ اصل خالص و صلوات
 بود کہ نمودند آنہی ثقل شیوہ ارباب صفا ہر چہ میکنند از قلب
 رختہ شش است و فاعلش مزد و مکار است کہ نفس از
 رہبانیت و جامہ نص پوشیدن پیدا نمی شود از اعمال
 حسد و تقصیر نفس سرکش بازمی ماند بظاہر از دنیا قطع نمودن

اور وہ اللہ کی مرضی کے ہوا ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے ہیں در حقیقت یہی
 لوگ سچے اور صادق ہیں اور یہی قسم ہماجرین کی ہے کہ گناہوں
 سے تائب ہو کر گھر بار اہل و عیال ظاہر و باطناً چھوڑ کر خدا کے
 دشمنوں سے وہ جنگ کرتے ہیں پس جو شخص خلوص نیت
 سے اچھے اعمال کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جنت میں ضرور
 جائیگا۔ صرف (بالضم بمعنی شتم یا حیوانات کی کمال
 اور ایک قسم کا کپڑا بھی ہے پشینہ نام اور نوے اور پچیس کے
 بالوں کو بھی صرف کہتے ہیں اسکے سینے سے فقیر اور مساکین اور
 امرار کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے یا کسر نفس کے واسطے ملے
 اور غصہ کپڑے پہنتے ہیں اس زمانہ میں اس قسم کے کپڑے بنے
 نہیں جاتے جاہل صوفی اپنی تعظیم کے واسطے کہ لوگ انہیں شاہ
 کہیں؟ ایسے کپڑے پہنتے ہیں۔ دیکھا ہوگا کہ جبے یا بڑے دامن
 والے کرتے پر عمدہ عمدہ قمیوں کے کپڑوں کے پیوند پر پیوند لگاتے ہیں۔
 اور رزی کو اسکی جنگی سلائی دیکر سواتے ہیں اور وہ پہنتے ہیں اور
 کہتے ہیں کہ یہ فقیری کی گڈی ہے حالانکہ تارکین دنیا جو اہل ار
 و اختیار سے نفرت رکھتے ہیں اور دوسرے سے کسی چیز کی خواہش
 نہیں رکھتے اگرچہ نقیصہ پرانی پاتے ہیں پیوند پر پیوند لگانے
 ہیں مگر دست سوال دراز کرنا ان پر شاق مکرر تا ہے بہ سب اہل
 خالص اور صادق ہیں اور شاید ارباب صفا کے خلاف طلب خوش
 ہے اور اسکا کرنے والا مزہ و مکار ہے اور سر نفس رہبانیت
 اختیار کرنے اور غصہ و موسے کپڑے پہنتے سے نہیں ہوتا۔
 اعمال حسنہ اور تقویٰ نفس سرکش کو دنیا سے علیحدگی پر مجبور کرتا
 ہے اور با دعو کہ کا لباس پہنتا ہے صوفیہ کبار کا
 نشیوہ نہیں ہے

والباس مژدہ پوشیدن نشیوہ صوفیاء کبار رحمہم اللہ بود

ترک دنیا چیت لے مرد فقیر
لاطیع بدون ز سلطان دامیر
مگر یہ لوگ جب نوابوں اور امیروں اور دولت مندوں کے پاس جاتے ہیں
اور ان کا تقرب حاصل کر کے دولت حاصل کرتے ہیں اور وہ رنگ
برنگ کے شعبہ سے دکھا کر ان کو فریب میں لے لیتے ہیں اور کوئی ڈاڑھی
سوچے صفا چٹ کر آتا ہے تو اس کو بھی مرید کر لیتے ہیں مگر اس کو ہرگز
نہیں کرتے ہیں کہ میاں ڈاڑھی منڈانا ناجائز ہے۔ اور رشوت خدا
کو بھی بیعت کر لیتے ہیں اور ارتکاب حرام سے اُسکو باز نہیں کھتے
اور سود خوار کی نذر دنیا و مافیہا قبول کرنے میں بھی دریغ نہیں
کرتے ہیں اور اس کو مسئلہ سود خوار کی ہرگز نہیں مانتے بلکہ
وہ اُن سے پرہیز کرے۔ رشتہ یوں کہیں کا ہجرا کر آئیں گے مگر
جناب پیر صاحب موصوف کجارج کی تلقین اور کسب حرام سے باز
رہنے کی ہدایت کبھی نہیں کریں گے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مجلس میں تو
کس قدر بدعتیں اور امور ناجائز کا ارتکاب ہوتا ہے اور لوگوں کو محبت کبریا
اپنی گویوں میں بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی وعدہ حال ہے اور اپنی
خاندانوں میں گانے اور ناچنے والی عورتوں اور بیہودہ نوجوانوں
کو آنے جانے سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ اُن سے سجدے کرتے ہیں اور
کہتے ہیں معاذ اللہ بندہ فقیر صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہرگز ہرگز
بدمان نہیں ہے۔ اور بیعت لینے اور ارشاد و تلقین سے ان سے منع نہ
ہیں ہے بلکہ بیعت کریں بھی لینا ہوں اور منکرات و منہیات شرعیہ
میں دور بھاگتا ہوں میرے فقیر غایہ میں کھیل دو دو لغو امر کی تعلیم بھی
ہے جو شخص خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سننے کا
شائق ہوتا ہے وہ بشوق آتا ہے اور اپنی تشریف آوری سے خوشگوار رہتا ہے
تفسیر قرآن مجید اور صحیح مسند شریف کے احکام زیر تدبیر نہایت اور
کتب تصوف چونکہ احادیث ضعیفہ سے بھری ہوئی ہیں ان احادیث

ترک دنیا چیت لے مرد فقیر

لاطیع بدون ز سلطان دامیر

الا این نخواہند کرد بلکہ نزد نوابوں و امراء و اغیار و حتیٰ کہ پٹی
کلتر و صدر اعلیٰ و منصف و تحصیلدار و تعلقہ دار و کلا و تاجرین
و غیر ہم تقرب جست دولت میر با بند و از شعبہ ہائے گوناگون
مردمان ابلہ را می فریبند اگر کسی ریش و بروت سترہ آید
مرید می کنند مگر ارشاد نمیکند کہ خلق ریش ناجائز است
از مرتبہ بیعت گیرند مگر نافرمانند کہ رشوة حرام است
سود خوار مخلصانہ حاضر است و از نذر دنیا و مافیہ نکرده بلکہ
بیفکشتہ آلودہ از و مگر نخواہند گفت کہ اکل ربوا از نص شرعی
حرام است بپیر پیژند۔ زنان آوارہ بجز اگاہ حاضر اند
جناب پیر صاحب تلقین کجارج و ہدایت اجتناب از کسب
ناجائز نمی فرمایند۔ دیدہ باشند کہ در مجلس حال چہ بدعت
و امور ناجائز و ناستودہ جاری است کہ امردان را از محبت
باغوش میگیرند و می گویند کہ ایں وجد و حال است از آمد و رفت
مغنیہ و مطربہ و فحان و زمان آوارہ و امارد بیہودہ خانہ خویش
در مشہور رختا نشاہ است منع کردن نمی توانند بلکہ از آنان سجدہ
میگیرند پس بفرمایند کہ ازیں صوف پوشاں چہ برے خیزند
(معاذ اللہ) بندہ فقیر از صوفیاء کبار رحمہم اللہ بدگمان نیست
و از بیعت و ارشاد و تلقین کارہ نیستم بلکہ بیعت تو بہ می گیرم
و از مناکر و مناجاتی شرعیہ ہر یکے را میگیرم و از فقر خاندانہ ملا ہے
و لاعیب را گزرمے نیست ہر کہ قال اللہ قال الرسول شنیدن
آززد و از بشوق تمام حاضر است تشریف بیاوردہ بنوازد
تفسیر و صحاح زیر درس است کتب تصوف کہ از احادیث
رقائق پرست ہمارہ دیدہ ام و می بینم پس ہر چہ باید از قرآن

و حدیث بخوبی ذکر و شغل ازیں چہ بہتر خواہد بود از مشایخ خود مروج
یا شقم بے مال اہل را دادہ ام البتہ نا اہل و نا کساں را در مدرسم
جائے نیست خوب میدانید کہ از جہ قد کتاب و سنت فی افزاید
نہ از صوت خدا شناسی می آید ع درویش صفت باش کلاہ تتری دار
ہاں انداز متکبرانہ و شیوہ مغرورانہ براہ درویشی راہ می زند حضرت
قدسی سیرۃ شیخنا و سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
تعالی عنہ را لباس نفیس و طعام لطیف بودہ کہ را میفرمودند کہ
عمدہ جامہ پوشیدہ مال حلال بخورید تا کہ قوت ذکر آہی بہیضاید حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ را قدغن بود کہ ہر کہ
بطور ریاکارانہ کشف پوشیدہ بخانہ مانیاید اورا بدکرد نیست
لباس عمدہ پوشیدہ و پاک و صاف بودہ ذکر و شغل نمایند کہ اوار
رحمانی جلوہ گر شود اخلاص باطنی بکاری آید زور و ریاضت تمام بندگی
را بر آتش می بند انہم کہ گفتہ ام برائے تسکین شاگفتہ ام بپریتنی
است ثمارا باید کہ لباس نفیس پوشند تا نفس بطلب وے شمارا
در غدغہ نیاندازد مگر از خدمت کتاب و سنت و احقاق حق و
ابطال باطل دریغ نہ نمایند بسیا را افراد انسان کہ از شغل غفلت
دارند بر فہ آمان بعدل و داد پیش آمدن آخرت است و عکس
وے نکال است ماحصل تحریرم اینست کہ اگر لباس زیبائی نیست
با کہے ندادہ و اگر برائے حصول زور و ابوسے دنیوی غدارانہ جامہ
خشن و پائین ناقص پوشیدہ نیست پس از ل در زمرہ دوزی صوفیہ
نمی توان شمر و اکنڈ ضیق فرصت را استیلا کا مل درویش شرح
و بسط تمام سزا نم بکا شت۔ آئندہ سامع باقی و مشکلم باقی والسلام
خیر الختام

م تنگی وقت محکم مجبور گری ہی جو در نہ مفصل حالات تحریر کرتا۔ والسلام

نیر الختام

مکتوب یکصد و سی ام رسید زرا دادیہ شکر یہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح بارگاہ
بست و بیخروہ پیہ کہ از کمال محبت و اخلاص فرستادہ ہونہ بدرجہ منی
آرڈر وصول شد و بکار ضروری در آمد جزا کما اللہ سَجَرَاءاً
مَوْفُوراً و لَقَدْ کُمْرُ نَصَیْوَةً و مَسْرُوراً و کَانَ
لَسَعْدِیْکُمْ مَسْکُوراً زیادہ خانہ برکت و عافیت مستدام آباد
باد و السلام خیر الختام - ۸ رمضان المبارک مقام دہلی

۲۴ جنوری ۱۹۹۸ء مہر آباد خانہ تاجپور درجہ منی

مکتوب یکصد و سی و دوم رسید اجزائے کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بخد مت عالی درجہ مولوی محمد
بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اجزائے کتاب رسید
مخطوط گردانید جستہ دیدہ ام بسیار خوب عنوان آ
انشار اللہ تعالیٰ بامعان نظر دیدہ واپس خواہم کرد ایں
رقعہ بطور رسیدی فریستم - و السلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و سی و دوم

شکر یہ امداد زر

ایک سو تیسواں خط روپیہ پہنچا شکر یہ قبول کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح بار
کہ مبلغ پچیس روپے جو انتہائی محبت و اخلاص اپنے پیچھے بھیجے تھے
وہ بذریعہ منی آرڈر وصول ہو کر ضروری امور میں خرچ ہوئے خدا
تم کو جزائے خیر دے اور اللہ تعالیٰ تم کو مسرور و خوش رکھے -
اور تمہاری سسی مشکور ہو - اور تمہارا گھر ہمیشہ بابرکت
و با عافیت رہے - و السلام خیر الختام

موضع ۸ رمضان المبارک الدہلی

ایک سو اکتیسواں خط اجزائے کتاب پہنچے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بخد مت عالی درجہ مولوی محمد
بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اجزائے کتاب
پہنچے مسرت ہوئی اور تھوڑے تھوڑے مقامات سے اسکو
دیکھا ہوا کہ بہت ہی بہتر طرز و انشار اللہ تعالیٰ بخور و یکہ کروا پس
کروں گا - یہ خط بطور رسید لکھ رہا ہوں - و السلام خیر الختام

ایک سو تیسواں خط

روپیہ پہنچے کا شکر یہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر ذریہ حسین بکری خدمت مولوی صاحب
والا المناقب عالی مراتب مولوی عبد الرحیم صاحب - بعد
السلام علیکم واضح باد کہ مبلغ بست و پنج روپہ مرسلہ گرامی
بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقض در آمد جزا کما اللہ
جزاءاً مَوْفُوراً وَ کَانَ لَکُمْ مَشْکُوراً ۛ

ع - ما از تو بر خریدم و تو از عمر بر خوری ۛ
ع - دعا از من اجابت از خدا باد ۛ درینو لاکمال
ضعف یر تمام اعضاء مستولی گردیدہ کہ نشست و برخاست
و غبار است - زیادہ والسلام خیر الختام بصاحبزادگان میاں
عبد الواب صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب سلام قبول
باد برپا العباد -

مکتوب یکصد و سی سوم

شکر یہ ابد اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر ذریہ حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
باد کہ حسب معلوم و معہ و بست روپہ مرسلہ انصاحب بذریعہ
منی آرڈر وصول شد و بقض در آمد جزا کما اللہ تعالیٰ
جزاءاً مَوْفُوراً وَ کَانَ لَکُمْ مَشْکُوراً ۛ
زیادہ والسلام از سیاحہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قبول باد و ہم ذی الحجہ منہ ۱۴۰۲ ہجری مراد کائنات ضلع درجہ

مکتوب یکصد و سی چہارم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر ذریہ حسین عالی مراتب والا المناقب مولوی
عبد الرحیم صاحب - بعد السلام علیکم مسنونہ واضح ہو کہ مبلغ
پچیس روپہ بذریعہ منی آرڈر وصول پائے - خداوند
قدوس تم کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور تمہاری کوشش
بارور کرے ۛ

ع - دعا از من اجابت از خدا باد ۛ کمزوری و تقاہت
حد سے زیادہ ہو گئی ہے - حتی کہ اٹھنا بیٹھنا بھی
مشکل ہو گیا ہے - زیادہ والسلام خیر الختام
صاحبزادوں میں سے میاں عبد الواب صاحب و
مولوی عبد العزیز صاحب کو میرا سلام پہنچے -

مکتوب یکصد و سی چہارم

شکر یہ روپہ ہو چکے کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر ذریہ حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حسب اطلاع
مبلغ تیس روپہ بذریعہ منی آرڈر وصول پائے
جزا کما اللہ تعالیٰ جزاءاً مَوْفُوراً وَ
کَانَ لَکُمْ مَشْکُوراً ۛ زیادہ والسلام اور سید
عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو
۱۴۰۲ ہجری از دہلی

مکتوب یکصد و سی چہارم

رسید ہدیہ انبیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذیل محسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیہ انبیہ
۹ دہ رسیدہ ہدیہ حبیب حبیب شد سحر اکھ اللہ
تعالیٰ فی الدارینہ مع ما از تبرع و تو از عمر بخوری
بہر حال زیر بار احسان توام ہے

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندل باد
نسیم لطف تو آرام درد مندل باد

و حال خود چہ نسیم کہ چشم و گوش و تمام اعضاء از کار بیکار شد و
مسجد بسواری ڈولی می روم و پول و براز نشسته بدشوار تمام
میکنم و نوشتن چار سطر و شوار میشود - ترصد کہ گاہ از خیریت فرج
مبارک متعلقان و البشکان خود مسرور نموده باشند
زیادہ والسلام خیر الختام ۲۶ جمادی الثانی ہر و ذاک خانہ
تاج پور در جہنگہ سر رمی سہ ماہ

مکتوب یکصد سی و پنجم

با طالع بیماری و ضعف کثیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذیل محسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز
صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد -
پیش ازین نوشتہ تمام افسوس کہ سعد آباد قریب است در
انجارسیدن دشوار نیست شاید کہ رقمہ ام بر سید ضعف

رسید آمد ہدیہ نیکو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذیل محسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -
واضح ہو کہ آمدن کا ہدیہ ہدیہ حبیب کا تحفہ بھی حبیب
ہوتا ہے - سحر اکھ اللہ تعالیٰ فی الدارینہ - ع
ما از تبرع و تو از عمر بخوری بہر حال تمہارے احسان سے
زیر بار ہوں ہے

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندل باد
نسیم لطف تو آرام درد مندل باد

میں اپنا حال کیا لکھوں میری آنکھیں اور کان اور تمام اعضاء
اب جواب دے چکے - ڈولی میں بیٹھ کر مسجد جاتا ہوں اور
بمشکل بیٹھ کر پشاپ دیا خانہ کرتا ہوں - چار سطر لکھنی دشوار ہیں
امیدوار ہوں کہ اپنی مع خلق خیر عافیت کی خیر کبریٰ بھی ریدیا کریں
نہایت غرض ہوگی - زیادہ والسلام خیر الختام ۲۶ جمادی الثانی نہ دہلی

ایک سو پینسواں خط

بیماری و ضعف بہت انا چاہتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذیل محسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز
صاحب صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
بعد واضح ہو کہ قبل ازین میں اپنی نصرت کے متعلق لکھ چکا ہوں
افسوس کہ سعد آباد قریب ہے اور اسکی پہنچنا مشکل نہیں ہے

بسیار است در مسجد رفتن نمی توانم الا سواری به مسجد
برائے پنجگانه میروم اگر فرصت باشد از دیدار خود مسرت
بخشد چرا که سفر حقیقی پیش دارم بکمال تکالیف این چند سطر
بطلب ایشان نوشته اند فقط دیدن ایشان آرزو داریم
والسلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و ششم

استحسان نسبت تحقیق سنت عقیقه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیری محسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
جامع الحنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی یاد
کہ در اینجا بفضل الہی خیریت است وخیر وعافیت آن جامع
حنات مطلوب رسالہ در باب تحقیق سنت عقیقہ کہ نوشتہ
اند نظر گزشتہ موضع مرام شد الحمد للہ کہ انصاحب
بکمال تحقیق حقیق از کتب علماء ثقات محققین مسئلہ مسجوت
غبار بارنگاشتند وامرے در تصریح و تنقیح آں فرونگداشتند
و علم ظفر پیکر بہ نام نامی خود برداشتند و غبار جہالت بر چہرہ
مقابل اللہ انحصام نیا اشتند جزاکم اللہ خیرا فی

مگر شاید میرا خط نہ پہنچ سکے جنعت حد سے زیادہ ہے مسجد
میں بھی پنجگانه ادا کرنے کیواسطے ڈولی میں جاتا ہوں اگر فرصت
ہو تو مجھ سے مل جاؤ۔ مجھ کو سفر آخرت درپیش ہو گیا ہے ہزار
مشکل یہ چند سطور آپ کے بلائیں کی لکھی ہیں۔ صرف تم کو دیکھنے کی آرزو
ہے۔ والسلام خیر الختام -

ایک سو چھتیسواں خط

بہت اچھی تحقیق کی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عابد محمد نذیری محسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
جامع الحنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت
ہے اور خیریت وعافیت آستجاب کی مطابقت۔ جناب کا رسالہ
عقیقہ میری نظر سے گزرا۔ الحمد للہ کہ جناب نے مسئلہ
مسجوت غبار کے بارے میں علماء ثقات محققین کی تحقیق کو
خوب قلمبند کیا ہے اور ادبی تحقیق و تنقیح بھی آپ نے کما حقہ
کی ہے۔ کامیابی کا جھنڈا آپ نے اپنے نام پر لہرایا ہے اور جہالت
کا غبار سخت ترین دشمن کے چہرے پر ملا ہے جزاکم اللہ
فی الدارین کہ سنت سنہ اور رسم آئیں پسندیدہ کا

حضرت مولانا محمد شمس الحق ابو طیب سلمہ اللہ تعالیٰ رئیس ڈانوان مسلح پٹہ۔ آپ حضرت میا انصاحب کے شاگرد رشید تھے
اور آپ کی تصانیف عون المینو و شرح صغیر ابو داؤد وغایتہ المقصود و شرح کبیر ابو داؤد اور رسالہ اور کتابیں عربی و فارسی میں آپ کی یادگار
ہیں اور آپ کے برادر غور و مولوی محمد اشرف الحق صاحب رئیس ڈانوان بھی حضرت میا انصاحب کے شاگرد تھے۔

محمد عبدالرؤف عقی غنی

اللہ آسائیں کہ مدد سنت سنہ داوند درسم و آئین طرفہ فرمید

زہد مجز نمائے سحر کردار * کلیم معنی از گلشن عصا دار
از وفور نیل راول دوسم * بے مصر معانی را کلیم است
ندام وصف طبع آل گهر شیخ * کہ گنجور است با گنجینه با شیخ
زادک اند عطا نافعاً و فہماً کامللاً والسلام ۱۲۹۲ھ

مکتوب یکصدی و ہفتم

بیاد ت مرض - رسید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز شکر نذر حسین بطلالہ گرامی مولوی عبد الرحیم
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ
از استماع الحق عارضہ ضیوع النفس میان عبد الواب صاحب
رکہ انصاحب نوشتہ اند موجب تاسف و تہلیف شد
خداوند کریم بفضل عمیم خود مشاراً الیہ شفائے کلی بخند و سب
و پنجر و پیہ مبذولہ شای بیہوشی آرد و وصل گردید جزا کہ
اللہ فی الدّٰ آسائیں دایں عاجز بچند امراض مبتلی است
کہ نشست و برخاست دشوار است لیکن طوعاً و کرہاً سبق
طلبہ حدیث بدستور جاری است زیادہ والسلام خیر الختام
مولوی محمود صاحب و دیگر احباب ہدیہ سلام من قبول باو ۲۷ صفر
من مقام دہلی ہجری ۱۲۹۲ و در بھنگہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۰

کا حق ادا کر دیا ہے ۔

زہد مجز نمائے سحر کردار * کلیم معنی از گلشن عصا دار
از وفور نیل راول دوسم * بے مصر معانی را کلیم است
ندام وصف طبع آل گهر شیخ * کہ گنجور است با گنجینه با شیخ

اللہ تعالیٰ آپ کو نفع علم اور کامل فہم زیادہ عطا فرمائے والسلام ۱۲۹۲ھ

ایک سو تیسواں خط

مرض کی عیادت سر و پیہ ہونچا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز شکر نذر حسین بطلالہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ
میان عبد الواب صاحب کو دم کا عارضہ ہو گیا ہے ۔ سکر سخت آؤں
ہوا ۔ خداوند کریم اپنے فضل سے صاحب برص و کشفائے کفی بخشے آئیں
عطیہ جناب مبلغ پچیس روپے ہدیہ منی آرد و وصل ہو کہ
جزاکم اللہ فی الدّٰ آسائیں یہ عاجز کئی مرضوں میں مبتلا ہے ۔
نشست و برخاست تک دشوار ہے ۔ لیکن طلبہ حدیث نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق اکھیرہ بدستور جاری ہے ۔ زیادہ والسلام
خیر الختام ۔ مولوی محمود صاحب و دیگر رفقا ہدیہ سلام
۲۷ صفر المظفر ۱۲۹۲
از دہلی

بلکہ جناب مولوی محمود صاحب جناب مولوی عبد العزیز صاحب جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جناب مولوی محمد حسین صاحب جناب شیخ احمد صاحب
رئیس رحیم آباد ضلع مظفر پور کے صاحبزادگان ہیں ۔ اور جملہ صاحبزادگان حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و شاگرد ہیں ۔

مکتوب یکصدی و نم

با طلاع علالت خود التوائے سفر جنوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین گرامی خدمت مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد پست کارڈ از حالات ایشان آگاہی و ادبندہ فقیر از استیلاز علالت چند و چند تاب و طاقت حرکت ندارد ہذا سفر جنوب زیر التوائے اگرچہ اعیان برابر متواتر مراد عوت و لوہ اندالہ جملہ امور وابستہ مرضی او تعالیٰ ثناء است۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصدی و نم

تشریح رسید انبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندان باد ۛ نسیم لطف تو آرام در زندان باد از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز و الامرتب عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ بعدالواہب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتہ الغریبہ و وصول افروختہ مسرور و ممتنع گودانید انچہ در باب انبہ مرسلہ مستفسر شدہ اند کہ کدام جنس از انواع انبہ مرغوب گودانیدہ نزد انواع اربعہ در مسندہ ذائقہ بخش است و لائق مرغوب طبع ہر کہین و مہین اما فقیر را انبہ مالہ یعنی زیادہ تر مرغوب است الحمد للہ کہ جمیع انبہ فرستادہ عزیز صحیح و سالم رسید ہم از ان خرابی و سید

ایکسوارتسواں خط

ابھی بیماری کے باعث سفر و کن ملتوی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین۔ مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ پست کارڈ ملاکاشفہ حال ہوا بندہ فقیر علالت کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ کہیں حرکت نقل کر سکے ہذا سفر و کن میرا سر دست ملتوی ہے۔ اگرچہ برابر کے شرفار و معترین برابر مجھ کو بلار ہے ہیں مگر تمام امور اند جلثانہ کی مرضی کے تابع ہیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسوارتسواں خط

آموں کے پہنچے کا شکریہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندان باد ۛ نسیم لطف تو آرام در زندان باد از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین۔ عزیز مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ بعدالواہب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمہارے نورانی خط نے اپنے چہرہ زیبا کو دکھا کر میرے دل کو تسکین دی آپ نے جو آموں کے متعلق دریافت کیا ہے کہ کوئی قسم آم کی آکو مرغوب ہے تو انکی مجکو تو چاروں قسم آم کی خوش ذائقہ ہیں مگر شخص کو مرغوب طبع ہیں مگر فقیر کو تو مالہ آم زیادہ پسند ہے۔ الحمد للہ جتنے آم آپ نے بھیجے ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا۔ اور سب مجھ کو خوش ذائقہ معلوم ہوئے۔

مگر دیدہ بود و جمیع اقسام بذائقہ ام خود شکار شد جزا لک اللہ
فی الذاکرین خیر لرح ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری
و کیفیت مزاجم بدستور چیزے در و فرق و افاق نیست
دل رو با قرابت، ہنوز خانصاحب رسید انہی نفر ستاند
اکنوں معلوم شد کہ فوشستہ حوالہ کسے اطفال غیش نمود
بودند بدینہ ترخی رودادہ ایک مشمول رقمہ ہدای فرستیم
والسلام خیر الختام - مورخہ بہت و یکم ربیع الاول -

بحوالک اللہ فی الذاکرین خیر لرح
ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری
میرا حال وہ ہی ہے
درو میں ذرہ برابر سکی نہیں بلکہ کچھ اور زیادتی ہی ہے -
فی الواقع خانصاحب نے ایک آمول کی رسید نہیں بھیجی اب معلوم ہوا
کہ بچوں میں سے ایک کو خط دیدیا تھا تو اس وجہ سے جواب میں
تاخیر ہوئی - میں اسکو بھی اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں - فقط
والسلام خیر الختام - مورخہ ۱۲ ربیع الاول

ایک سو چالیسواں خط رسید انہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - از عاجز نذیر حسین بطائعہ گرامی عزیز القدر والامر ثبت عزیز مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ عزیز مع بلٹی انہ وصول ہو کر مسرور الوقت کیا تو کہہ مرسلہ طلب کر لیا گیا کل آسم ۳۸
۲۰ آرمیل والوں نے غالباً نکال لئے - حسب تحریر آپ کے موازی ۲۵ آرم خانصاحب اور ۲۵ آرم مولوی تلطف حسین صاحب کو بھیج
دے گئے - چنانچہ مولوی صاحب کی رسید جاتی ہے - خانصاحب موصوف نے علیحدہ رسید بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے
اللہ تعالی آپکے بدیں یا آوری صحیح و سالم رکھے - میں بھی بدستور عمل ہوں - پیر کا درو جانا نہیں کوئی دوا سود مند ہوتی نہیں نشست
برخاست سے بھی مجبور ہوں دعا کیجئے کہ بقیہ زندگی کو نکالیت گوناگوں سے مامون رکھے اور خاتمہ طریقہ محمدیہ پر کرے آمین -
امید کہ گاہ گاہ خیر و عافیت اپنی سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام خیر الختام از کاتب الحروف محمد عبد الحفیظ سورج گدھی سلام منون
مستجاب باد از تلطف حسین بخندست مولوی عبد الرحیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ۱۵ عدد انہ بواسطہ جناب میاں جٹا
منسلہ کے وصول ہوئے - ممنون کرم ہوا - زیادہ والسلام - ۱۹ رجون منسلہ ۶

۱۳۹ مکتوب، یہ والا نامہ حضور امام مجدد کافعی یا دستخطی نہیں ہے کیونکہ طرز تحریر بدربط و بد محاورہ ہے - مجھے یقین ہے کہ حضور نے ملاحظہ فرما کر
سنا بھی نہ ہوگا - ۱۲ منہ

۱۴ مکتوب، یہ خط حضرت امام مجدد درو کا لکھا ہوا یا بتایا ہوا معلوم نہیں ہوتا - حضور کی غایتہ یا مکیں ہوتی تھی ۱۳
حضرت میاں صاحب کے بابت لکھنے میں درود تھا جو کہ آخر وقت تک نہیں گیا اور اسی دوران مرض میں بابتیں عصر مغرب مورخہ ۱۵
رجب المرجب منسلہ لغایتہ ۱۴ اکتوبر ۱۲۹۵ ہجری ۱۱ سال میں وصال فرمایا - انا للہ وانا الیہ راجعون - مزار مبارک عقب
عید گاہ شاہی قبرستان قوم پنجابیان احاطہ نذیریہ اپنے پسر ماندگان کے ساتھ مدفون ہیں - سید محمد عبد الرؤف عفی عنہ

مکتوب یکھیں جو کیم

مشعر غریب اشاعت سنت ابدال خیر و دولت گرانمایہ است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا ہوا کہ دنیا نزد موحدین بجزی ہی آرزو ہے کہ اوفصلہ ریا کاران است یا کہ بیت الخلا است کہ دروے برائے رفیع حاجت رفتن ضروری است پس بطوریکہ دران میر و نذر دنیا نیز معاشرت کردنی دوم راست نمودنی اگر بدوان حیوۃ خویش انسان بحاسبہ نفس نماید از مکارہ دنیا محفوظ باشد از کثرت مال و تزیید درجات کسے را محترز ندیدہ ام ۵۰

مع ہر کسے در بند دنیا ماندہ است ۶۰ مگر کہ گداے ہویدا نشین و کر پاس بوس ہستم از اذخار و خارج نسبت ہر چہ کہ روزی رساں انبیا و اہل شام ہی بخشد بصرف ہی آید بر دزدیگر چاہ کنندن و آب خوردن پیش نظر ہے باشد از توکل با بد پر سید کہ بخلاہ گیتی مژدہ صراپا معمر اندو بانصرام اندوختن و زیر زمین کردن مجبور پس لازم است کہ خدا تعالی ہر چہ بخشد بعد سپاس گزار ہی بکیر دوازہ ہوس تکاثر ہر چیز چہ کہ ہر چہ زیر زمین خواہ ماند خست خواہ شد۔ یا نصیب دیگرے باشد آنجناب ہزارہا افسر قبا کہ نصرت دین محمدیہ سہما یا اشاعت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نمودہ اند۔ و خازن برائے ثواب بہ حصدا نصاحب محفوظ است من فقیرا ہموارہ سگال دولت و مواہ شام والسلام علیکم خیر التمام

ایک سو اکتالیس خط

سنت بڑی دولت نیکی کے بھی بڑے درجائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دنیا مجاہدین کے نزدیک ایک جکی قیمت نہیں رکھتی کیونکہ وہ ریا کاروں کا فضلہ ہے۔ اور یا بیت الخلا کے مانند ہے کہ رفع حاجت کی واسطے جس طرح وائے جانا ضروری ہے اور جس طرح وائے جاتے ہیں اسی طرح وہ دنیا میں رہتے ہیں۔ دوسرے اگر زندگی میں انسان اپنے نفس سے حساب لیتا تو کروات دنیا سے وہ محفوظ رہیگا۔ میں نے کسی کو مال کی فراوانی و ترقی مدارج کی خواہش سے کنارہ کش نہیں پایا ۱۰

ہر کسے در بند دنیا ماندہ است ۲۰ کہ میں تو بڑے پریشانی والا اور ٹاٹ پہنے والا ایک فقیر ہوں کمال و دولت جمع کرنے سے کیا واسطہ اللہ تعالیٰ جو کچھ صبح سے شام تک بخشا ہے وہ خرچ میں آتا ہے۔ دوسرے دن وہی کنواں کھوٹا اور دی پانی پینا میرے مد نظر رہتا ہے۔ دولت مندوں سے پوچھنا چاہیے کہ وہ مکار زمانہ کی کچھ بیچ سرتاپا تقطرے ہوئے ہیں اور مال جمع کرنے کے لئے زمین میں دفن کرنے کے لئے مجبور ہے لہذا ضروری؟ کہ جو خدا دے بندہ اس پر شکر کرے اور فراوانی سے پرہیز کرے چونکہ جمال زمین رہیگا دھنس جائیگا یا دوسرے کے ہاتھ لگا جائیگا جناب نے ہزاروں اشرفیاں دیں جو دین محمدی کی اشاعت و صوف کی میں خراب کیلئے توابوں کے دھیر جمع اور محفوظ ہیں فقیر کو بھی فراوانی تصور کرنا چاہئے۔ والسلام خیر التمام

مکتوب یکصد پہل دوم

بانہار پسندیدگی رسید کتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد غلام صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ باب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نہانہ
از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد غلام صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ باب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نہانہ

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد پہل سوم

متضمن تہدید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد غلام صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ باب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نہانہ

ایک سو بیالیسواں خط

کتابیں پہنچیں نہایت پسند ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد غلام صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ باب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نہانہ
از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد غلام صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ باب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نہانہ

والسلام خیر الختام

ایک سو بیالیسواں خط

چشم نہانی کی گتی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد غلام صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ و رویہ ایشان
شنیدہ دلم کہ باب شد کہ شمار از کتب و سنت تعلق التباد نہانہ

گویا کہ گاہے از شعاردین ربط نمی داشتند بہنگام طالععلی
آن ہمہ شور آشوری بود کہ ہر کسے را از ذات شما امید
بود و اسے برس حال کہ ہمہ بدعات از خانہ شما بد یگراں
رسید و ایشان بنیہ بگوش نہاد و اند۔ معاذ اللہ کہ اہلیہ شما
(خدائی رات) شب بیداری کردہ مجلس رقص و سرود و غنیہ
آراستہ می نماید شاید کہ فرزند ایشان از مرض صحب شفا یافتہ
است و آن صاحب فاتحہ خواندہ سلامت ذات خدا تعالی
خواستند شاید کہ خدا را ایشان شمرده اند کہ برائے سلامت
ذات و صفات او صل شاہ دعا کہ نمودن این ہمہ بس بود کہ بشکرانہ
ایش چیزے بمسخرین بخشیدند سے دعا از عمر سے
فرزند سے خیریش نمودند (خدائی رات) شب خدا نیست
بلکہ از اعمالش خدا جہا می شود ایں ہمہ بدعت کردہ اند از شب
بیداری و عبادت خدا رقص و سرود را چہ نسبت است چرا
کہ اکبر کلان تیموریہ را زن ہندو بود کہ بنام مہادیورت
جگہ میکرد دیگر زنان با تمبارع و تقلید ایش راج کر دہ مقلدوے
شدند و رت جگہ را بلفظ خدائی رات تبدیل نمودند۔ اب
از مرگ گذشتہ است و در توبہ و انابت باز است مکار و بدعت
تا تب ماندہ پور ورنہ شما و اندو کار شمار کہ تبلیغ احکام کتاب
و سنت سر و شغف است ہر کسے تبلیغ می رساند
و السلام خیر الختام۔

مکتوب کیصیل جام

متضمن اجازت و درود سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

سے کوئی تعلق نہیں گویا کہ کبھی امور دینیہ سے تم کوئی واسطہ ہی نہ
رکھتے تھے طالععلی کے زمانہ میں تو وہ زور شور رکھتے تھے کہ
ہر شخص کو تم سے بہت کچھ امیدیں بندھ گئی تھیں لیکن تم پر افسوس
ہے کہ ساری بدعتیں تمہارے گھر سے اوروں تک پہنچتی ہیں اور تم
ہو کہ کانوں میں روئی رکھ کر بیٹھے ہوئے ہو تمہارے گھر میں سے
(خدائی رات) ساری رات جاگیں اور گانے بجانے کی محفل آراستہ
کی جائے اور تمہارے لڑکے نے بڑے مہلک مرض سے صحت پائی تھی
تو چاہئے یہ تھا کہ فی ثمرہ کہ خدا تعالیٰ سے اسکی سلامتی کیلئے دعا مانگتے
ہیں اتنا کافی تھا اور اسکے شکریہ میں کچھ مساکین کو خیرات کر دیتے اور
فرزند کی درازی عمر کیلئے دعا کرتے (خدائی رات) خدا کی رات نہیں ہے
بلکہ تمہارے اس گرات کی کرتوتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ جدا ہو جاتا ہے
یہ کیا انوکھی بات ہے بلکہ شب بیداری اور عبادت پروردگار کیلئے ہے
اور ناپاچ اور گانے وغیرہ سے کیا نسبت

اکبر بادشاہ کی ایک بیوی ہندی تھی وہ مہادیو کارت جنگ کیا کرتی
تھی دوسری عورتوں نے بھی اسکی تقلید و پیروی میں گمراہی اختیار
کر لی اور اسکی پیروی کرنے لگیں۔ رجب کا گئے لفظ کو خدائی رات
میں تبدیل کر لیا ہے۔ ابھی پانی سر سے نہیں گزرا ہے توبہ کا دروازہ
کھلا تمام بدعتوں سے توبہ کرو ورنہ تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ محسوس
چونکہ تبلیغ احکام کا بھکھ شوق ہے جو ہر شخص کو تبلیغ کرتا
رہتا ہوں۔ و السلام خیر الختام۔

ایک سو چوبیسواں خط

اجازت سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسبات والکمالات مولوی حافظ ذاب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درباب اجازت ورد کلماتین خفیفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ الحدیث نوشتہ اند۔ بسم اللہ رخصت می دہم شاید کہ التماس بندہ فراموشیدہ اند کہ حضرت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بحدیث کہ مجاہدین کے را نمودہ اند از بندہ چہمی پرسند بلکہ بے تال صد صد بار بعد عشر باید خواند۔ حضرت امیر المؤمنین جہاد و سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ در شب حرہ تاغہ اش نمودہ بودند۔ بسیار نافع در امور دین و دنیا یافتہ ام۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ عِنَ الْاَمْرِ رَاجِعًا و بعد تر ہمارہ کچھد و یکبارگی خواندہ باشند کہ مشہر برکات و حسنات است یقین غالب کہ گاہے نظر معاصی نخواہند نمود برادر ایشان بسیار خوش حال دارد و آغاز سنن ابی داود کردہ است ذہن و قادی یا یوم والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چهل و نهم

مشعر نصاب و لپیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت العزیزی سید عبد العزیز صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و برکاتہ ہوید باد کہ دنیا گزشتنی و نیز گذشتنی است چون مسافر از سہ ریلے یا بد نہ مثل مقیم چرا کہ آمیزش ہمارہ پر نکال و مایہ وبال است۔ من کہ لب گور ہم ہمیشہ بالایشان گفتہ ام کہ اول بالتیام و یکدی امور ای ہمہ انجام پذیرد کہ با مسرافت زر و خطیر دولت اکثر بسا ہمارا نگرود فلہذا

عاجز سید محمد نذیر حسین جامع الحسبات والکمالات مولوی حافظ ذاب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپ نے جو وظیفہ کلیمَتَانِ خفیفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ الحدیث کی اجازت مجھ سے چاہی ہے۔ میں اسکی اجازت دیتا ہوں جو میں نے آپ سے کہا تھا کہ حضرت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حدیث شریفہ کی دعاؤں کی ہر شخص کو اجازت دیدی ہے پھر مجھ سے آپکو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے بلکہ بلا تال سو سو بار بعد نماز عشر ضرور پڑھنا چاہیے۔ سیدنا وجہنا حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ رات کو روزانہ پڑھا کرتے تھے دین و دنیا کے امور میں بھی بجز نافع ہے دُروں کے بعد ایک صد ایک بار اور اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ عِنَ الْاَمْرِ رَاجِعًا پڑھ لیا کریں۔ برکات و حسنات آپکو حاصل ہوگی یقین تو یہ کہ گناہوں کی طرح بھی غمراش تمہاری نہ ہوگی۔ تمہارے بھائی اچھی طرح ہیں۔ سنن ابوداؤد شریف انہوں نے شروع کر دی اور وہ بہت دین آدمی ہیں والسلام خیر الختام

ایک سو پینتالیسواں خط

نصیحتیں گیتی میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیزی سید عبد العزیز صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دنیا گذشتنی و گذشتنی ہے مسافر کو اس طرح مقیم کی طرح تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ اسلئے کہ ہمیشہ اسکی محبت عبرتناک ہوتی ہے میں تو قبر میں پاؤں لٹکا کے بیٹھا ہوں اور میں نے بارہا کہا ہے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ جو محبت اور خلوص سے انجام پاسکتے ہیں کہ سہا سہا

نرمی و رافت قلبی باید نمود۔ دوم۔ علوم دین و دنیا کتاب سنت را انشاء و ترویج باید داد کہ سرمایجات و مبرات است این ہمہ کہ آموختہ اند با صرافت کثیر و جانکا ہی یافتہ اند ضائع نباید۔ ساخت در درس تدریس را اگر فرصت یا بندہ اوقات خود ضر نمودن۔ کار بہتر و سودمند ازین نیست۔

سوم۔ کتب سنی۔ و فتاویٰ و شریعت از بسیار نافع است۔

چہارم۔ (روایات و امانت کہ شعاع خود نموده اند بسیار ضرور ہستند بابرک اللہ فی جہاتک۔

پنجم۔ ہرگز ہرگز نماز مسجد ذکر و شغل را ازین آموختہ اند و انشا و نافع نمایند۔ ہر گاہ کہ دشواری یا انتہای پیش آید فقیر را باید نگاہ تدارک اش خواہم ساخت انشاء اللہ تعالیٰ۔

ششم۔ از حکام دنیا بقدر ضرورت دنیا آمیزش باید نہ کہ تسبیح انہاں خواند تقرب انہاں را گزیدہ است کہ زہر ہے ہلاکت ہفتم۔ از اقربا و حاسد باید گرخت کہ کالعقاب آید۔

آئید کہ از دیدار خود چہرہ خود را مسرور نمایند چہ کہ شیخ خود را مطاع و کرم منصور اند السلام خیر الختام۔

ہکوت یکصد و چہل و ششم

سفارش مولوی سخاوت حسین صاحبہاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد ندائی حسین

این نامہ کہ خاتمہ کرد بنیاد : توقع قبول رویش باد بخیریت شریف ذاب صاحب مین سخاوت ذوقہ منبع رشحات شوقہ شریعت شعاع۔ طریقت و تار تابع سنت تابع بدعت

بھیادہ دولت و مال خرچ کرنے سے پرہیز نہیں ہوتے ہذا رقت و نرمی اختیار کرنی چاہیے۔ دوسرے یہ کہ علوم دین و دنیا کتاب سنت و سنت نبویؐ کی اشاعت و تبلیغ کرنی چاہیے کہ نیکوئی اور اچھائی کا سرمایہ ہے جو کچھ روپیہ کثیر صرف کر کے (در خون و پسینہ ایک کر کے علم دین تم نے سیکھا ہے اسکو بروا نہ کرنا چاہیے اور درس و تدریس میں اگر فرصت ملے تو دیگر اور خدمات صرف کرنے سے زیادہ کوئی کام بہتر و نفع بخش نہیں ہے۔ تیسرے کتب سنی اور فتاویٰ نویسی ہی بہت مفید ہے۔ چوتھے آپکی دیانت و امانت سے جو کہ آپ اپنے اپنا شعار بنا رکھا ہے میں بہت خوش ہوں۔ خدا ہمراہ کرے۔ پانچویں۔ تہجد کی نماز اور ذکر و شغل جو تم نے مجھ سے سیکھے ہیں اسکو بھلانا نہیں اور ہرگز نہ وہ مانع نہ کرنا۔ جب کوئی مشکل یا دشواری پیش آئے تو فقیر کو لکھو۔ اسکا تدارک ضرور کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھٹے۔ دنیا میں ضرورت کے مطابق پیسو۔ ایسا نہ ہو اسی کی دھن لگی رہے کہ اسکی قربت نہ رہے سانپ کی طرح ہے۔ ساتویں حسد و بغض رکھنے والے رشتہ داروں سے بچنے کو کیونکہ وہ بچھو کی مانند ہیں۔ امید کہ چند روز میں اپنی ملاقات سے خوش کروں گی کیونکہ تم اپنے شیخ کو قابل اطاعت و احترام سمجھتے ہو۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھیالیسواں خط

مولوی سخاوت حسین صاحبہاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد ندائی حسین کی طرف سے : قلم نے اس خط کی بنیاد قائم کی : قبولیت کی نشانی اللہ نصیب کرے بخیریت شریف۔ ذاب صاحب شائق واروہش۔ تہجد شریعت و طریقت۔ تابع سنت۔ مٹا ہوا لے بدعت۔ زہد و تقویٰ

جلوہ برادر خلوت خانہ زاد ترانہ ساز آستانہ عباد ماہ دار
سخا و علم و فضل - علم برادر دین احمد غزول - جلاکم بالعلم الراجح
و لکڑکم بالعلم الناصح باوہدائے - السلام علیکم ورحمۃ اللہ
برکاتہ، عرض پر عرض قبول بادکہ مولوی سخاوت حسین بہاری
بمقتضائے گردش دوازی بدرگاہ آن ملا آزادگان و معاون افتادگان
ایندو از لیل و نہار بدعائے سرکار دولت مدار سرشار زین
روحشیم درکہ برجت و ریادئی آن نشنہ کام را با بخیل کلال
مرام سیراب نمایند و بسک ملازمان حسب لیاقت، قبال
کامیاب و شاداب نمایند

چہ باشد گر غریبے مستمندے

بیا ساید دے در سایہ تو

بہر ز جاہ تو فرو دس نازد

گر طوبے بود ہماے تو

زیادہ سلکم اللہ الرزاق - فی دولت ممدودۃ الرزاق و صونۃ
ممدودۃ النطاق -

مکتوب یکھیل و مقیم

بسفاش مولوی سید عبد الغزیز خاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حیل نذیر حسین نجمت فواصاحب عالی مرتبہ
مرجع دلا و گان مجمع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق بجا السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشکوف رائے فیض پیرائے بادکہ
ہر چند از جناب ملاقات ندارم الا شہرہ اوصاف حمید شہید
مشائقم - خدا روزی کناد دیر و الامولوی عبد الغزیز خاں صاحب

کے گھر کو زینت دینے والے - علم و فضل و سخاوت کی کان -
محافظ دین آہی کے - اللہ تعالیٰ علم نافع سے منور و مہربان
کریے - ہدیہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پیش کر کے (اگر بار و عباد
کر تلپے مولوی سخاوت حسین بہاری بوجہ گردش زمانہ کے خادم و الا
کے دربار میں دن رات امید داسی کرتے ہیں اور وعار از یاد و الہ
میں آپ کے ہمیشہ مصروف رہتے ہیں اسلئے میں امید
کرتا ہوں کہ موی الیہ کی لیاقت کے بموجب کوئی ملازمت
مرحمت فرما دیں گے -

چہ باشد گر غریبے مستمندے

بیا ساید دے در سایہ تو

بہر ز جاہ تو فرو دس نازد

اگر طوبے بود ہم سایہ تو

اللہ تعالیٰ ساتھ دولت و حکومت مہینوط و مستحکم کے
سلامت رکھے -

ایکسوینتالیسواں خط

مولوی سید عبد الغزیز خاں صفائی غاٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حیل نذیر حسین - نواب صاحب عالی مراتب
مرجع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح رائے عالی ہو کہ میری تو آپ سے ملاقات نہیں ہے لیکن آپ کے
اوصاف حمیدہ کی دھوم ضرور سنی ہے - اسلئے آپ کی ملاقات کا
مشتاق ہوں سر دست مولوی سید عبد الغزیز خاں صاحب علم و فضل و سخاوت

صمدی کہ جامع علوم معقول و منقول اند و کتب حدیث
ازین فقیر فراموشی اند و توقع حصول مراد بوسعہ خدمات
عالی مقام می روند و بیشتر اعیان حیدر آباد خدمت ایشان
میکردند مگر بسبب بعض موانع و وظیفہ ایشان موقوف شد
اکثر موصوف بسیار مقروض اند و بہ ہمہ کرم بخشی عوام
و خواص آن صاحب عالی مناقب است بذریعہ مراعات نامہ ندر
بمختور عالی خواهد رسید بموجب حدیث **اَسْتَفْعُوْا**
فَتَوْجَرُوْا - **وَلَدَّ اِلٰی عَلٰی الْخَيْرِ كَفَّاعَلَيْهِ وَ مَا كَانَتْ**
اَلْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ كَانَتْ اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِهِ زبیم کہ
سرح سلوک با حال ممدوح اللہ باشد من رہن منت خواہم
شد - والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجم

باطلاع روانگی حرمین شریفین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز و حقیر محمد بن محمد حسین بخدمت گرامی مولوی سید
یوسف صاحب سلم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہوندا
یا کہ نامہ نامی با شد رک عزیمت سفر حرمین شریفین رسید
احسانمند گردانید اگر خواستہ خدا است کہ او تعالیٰ مرا اسکی
باماکن مقدسہ خواهد برد - شہار اطلاع خواہم نمود مگر معیت
و رفاقت فقیر منظور است وریں جا تشریف آرد تا بہ ممبئی
و جدہ ملاقی شوند چنانکہ ازایں جا قافلہ بسفر خیر روانہ خواہد شد
بیک جائے لطیف خواہ یافت و جمیعت فقرا حق باعث
افزونی اطمینان خواہد بود و ہم یک جائے فقیر مصروف است

ایک سو و اربع سو و خط

حضرت میانصاحب رحمہ اللہ کا سفر حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز و حقیر محمد بن محمد حسین بخدمت گرامی مولوی سید یوسف صاحب
سلم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپ کا عنایت نامہ
جس میں حرمین شریفین جانے کا استفسار ہے آیا - احسان منگیا
اگر خدے چاہے تو وہی مجھ کو اس سال انشاء اللہ تعالیٰ وہ اماکن مقدسہ
بھی لے جائیگا - اطلاع دوں گا - اگر جناب میرے ہمراہ چلنا چاہتے
ہیں تو یہاں تشریف لے آئیں یا ممبئی و جدہ میں مجھ سے ملاقات
کریں - چونکہ اس مبارک سفر کا قافلہ یہاں سے روانہ ہوگا اور
سیکے ہمراہ ہونے میں ایک کیفیت خاص آئیگی اور اللہ والے
فقیروں کی جماعت حد سے زیادہ اطمینان کا باعث ہوگی اور

الہامیہ اللہ دریں قافلہ آخر ارشاد فرمادہ جماعت بوریشیان
سپار خواہد بود کہ معیت ناپسند بود مضائقہ نیست کہ اندر
دواہ آگاہی دہند کہ درجہ ہائے ریلوے بکفایت بدست آید
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجم

ارادہ سرفیت اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین نجمت گری مولوی سید یوسف
السلام علیکم واضح باد کہ نامہ نامی بعد انتظار گزراں رسید خوش گردید
فقیر طیار و مستعد است زود تشریف آرد احوال انتقال بسفر
خیر تمایذ کرد۔ روزی بقدر صدر مت خد او مذکریم خواہد گشتہ
صرف کتب ضروری و چند قطعات پارچہ پوشیدنی خود گر ممکن
باشد ہمراہ بیارید ورنہ ضرورت دریں جاہمیا خواہم کرداں
ارزاد راہ ضرور در میان باید پیچید اگر ناممکن باشد خدا تعالی
انتظار مش باید ساخت۔ بہر حال در روانگی خود گلشنے نباید
ورزید ورنہ معیت فقیر و صلی رفاقلہ غیر ممکن است دریں قافلہ
مولوی سید امداد علیخان و منشی برکت علی و منشی محمد وزیر خاں و
نواب اسد امد خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی ہمراہ من خواہد
بود بسیار از بسیار لطف سفر خدا تعالی خواہد کشید۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجم

و نہی باید نہ بود

ہمراہی میں اخراجات بھی کم ہو گئے۔ قافلہ میں چند دوامند ہو گئے
باقی تمام بوریشیان کی جماعت ہوگی اگر ساتھ چلنا پسند نہ ہو تو کوئی
مضائقہ نہیں۔ امید ہو کہ دو مہینے کے اندر اندر جواب دیدیں گے تاکہ
ریلوے و بے بکفایت زور کرالئے جائیں۔ والسلام خیر الختام

ایک سو اچاسواں خط

سرفیت اللہ کا ارادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید یوسف صاحب
بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ تمہارا خط نہایت انتظار کے بعد پہنچا
مجھ کو بہت خوشی ہوئی فقیر تیار ہے جلد تشریف لائیں اسی مبارک
سفر میں بڑے بڑے بوجھ لادنے کی ضرورت نہیں ہے گذارے
کے لائق آب و طعام خداوند تعالیٰ ضرور پہنچائیگا صرف چند کتب
ضروری اور چند اپنے پہننے کے کپڑے اگر ممکن ہو تو ساتھ لیتے آؤ
ورنہ اسکی بھی ضرورت نہیں میں یہاں ان کا بھی بندہ دست کو دوں گا
ابستہ سفر کا خرچہ ضرور ایک اپنی ٹھیلی میں باندھ لانا اگر یہ نا
مکن ہو تو خدا تعالیٰ اسکا بھی کفیل ہے بہر حال اپنے پیچھے نہیں
تاخیر نہ کریں ورنہ ہمراہی میں ایسے فقیر اور صلی رفاقلہ نہ مل سکیگا جس
قافلہ میں مولوی سید امداد علیخان و منشی محمد وزیر خاں و منشی برکت علی و نواب اسد
خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی بھی میرے ہمراہ ہوں گے۔ خدا تعالیٰ حد
زیادہ لطف اس سفر میں ہلوگوں عطا فرمائیگا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو اچاسواں خط

توقت نہ کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محفل نذیری حسین خدمت گرامی خواجہ محیی صاحب دہلوی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ دو تار نیاز نامہ فرستادہ
ام با تخلص ندادند وجہ توقف چیست مہربان اگر غریمت سفر منظور
است وصیت فقیری خواہند در بیاید فرمود زود تر در بیجا برسند
کہ بر قافلہ فقر انشال شوند و نہ برائے جنوب در بمبئی رسید معلہ
را گھاٹ ملا قیام فقرا خواہند شد کہ پیش دروازہ باید دید و نام
فقیر و قافلہ دہلی باید جست چہ کہ چند نفوس ہمراہ من خواہند بود
عجب لطف رفاقت دست خواہن بخشید ہم سبق شام مولوی عبد العزیز
صمدی نامی شایدمرا خواہند رساند۔ بالفعل بسفر خیر شکرست
فقیر خواہند نمود۔ امید است کہ مع دالستان خیریت خواہند
بود بسیار سودم کہ در تجارت پنہ بسیار نفع گرفتند شکر خدا باید نمود
و برائے پسماندگان زما محتاج باید گزاشت کہ در غیبت شاکست گز
دیگرے نشوند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و یکم

زود باید آمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محفل نذیری حسین خدمت گرامی خواجہ محیی صاحب دہلوی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دو خط بھیج چکا
ہوں جواب ندادند آخر کیوں توقف ہو مہربان اگر جانیکا الملوہ ہے۔
اور مجھ فقیر کیا تھ چلنا چاہیں تو در لگائیں جلد از جلد میاں پہنچ جائیں
مناکہ فقیروں کے قافلہ میں آپ شامل ہو سکیں۔ ورنہ جنوبی راستہ سے آپ
بمبئی پہنچے، محلہ نار گھاٹ ملا میں فقیروں کا قیام ہو گا و دروازے کے
باہر سے مجھ کو دیکھ لیجئے گا اور فقیروں کے قافلہ کا نام دہلی والا کر کے
پوچھ لیجئے چو کہ چند دہلی والے بھی ہمراہ ہو گئے۔ رفاقت میں عجیب
لطف حاصل ہو گا تمہارا ہم سبق مولوی عبد العزیز صمدی شایدمبئی تک
پہنچانے جائیں سر دست اس مبارک سفر میں وہ فقیر کے ہمراہ نہیں
جائینگے امید ہو کہ آپ مع متعلقین باہیت ہونگی۔ یہ سنکر بڑی سرت ہونی کہ روٹی
کی تجارت میں آپ کو بہت کچھ نفع ہوا ہے خدا کا شکر کہ ناچاہی اللہ پاندگان کو نصیب
کیطانی خرچ دید نہا تاکہ بعد میں دوسرے آگے آتھ نہ پھیلایں۔ والسلام خیر الختام

ایک سو اکیاونواں خط

جلد آئیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ملہ دہلی والوں میں سے حضرت میاں صاحب کے زیارت حرمین شریفین کے ہم سفر فخر رفاقتیں ان شرفاء محترمہ بے لک نامہ نامی اسم گرامی حسب ذیل ہیں۔ شمس الملک احمد سیالکوٹی
امام جامع مسجد گدھی۔ حاجی محمد احمد صاحب مرحوم خلف حاجی عبد العزیز یعنی پوتے حاجی علیجان صاحب مرحوم مولوی غیاث مولوی لطف حسین صاحب شاگرد
حضرت میاں صاحب رحا حاجی شیخ حفیظ اللہ داماد حاجی قطب الدین مرحوم جن کا کثرہ تاجر پارچہ چاندنی چوک میں مشہور ہے۔ سلاہجری ہیں
حضرت میاں صاحب مع رفاقت کوثرینہ کے گئے تھے۔

از عاجز و حیل نذیر حسین بخدمت گرامی سید یحیی علی صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح یاد کہ مع الخیر مستم
دوم سقہ آئندہ روانہ حرمین شریفین خواہم شد انشاء اللہ تعالیٰ مر
سیار انتظار است زود رسید توقف ہرگز نباید نمود درینجا ہمہ سالان
سفر موجود خواہم کرد مردم ہر ای ضرورت چہ اگر چند کس
باین فائدہ ملی خواہند شد و از ہر کس برادرانہ امید است کہ
کے با دیگرے نوازش خواہد نمود ہاں زاد سفر بحفاظت و ہوشیاری
باید گرفت۔ ماشاء اللہ متحمل ہستند بقدر ضرورت خواہیں اور
دریں معاملہ بکارش بے سود است بوالدین خود سلام بندہ فقیر
باید رسانید و بر خور داراں را دعا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد پنجاہ دوم

باستحسان جواب بتدعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز و حیل نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد احتشام الدین
شرح المدرس العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض برہ علی
العالمین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سانی
باد کہ محمد اندو تو فقیہ جواب باصواب بردش اولو الاباب بکمال
صداقت و صداقت نوشتند و بغایت در اظہار حق کوشیدند و
داد حق کما حقہ دادند و بدعات دیرینہ را سراپا دور کردند جزا کم
اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین ۛ

از دست گدائے بنیو اے ناید پیچ

جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

واجربے پایان از ایزد مثنان بجناب حسنت مآب سید امداد علی

عاجز و حیل نذیر حسین بجناب سید یحیی علی صاحب السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ میں اچھی طرح ہوں آئندہ
ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین روانہ ہو جاؤ گا تمہارا
انتظار ہوا آپ جلدی پہنچیں ہرگز ہرگز دیر نہ کریں یہاں پر ہم نے سارا
سامان سفر تیار کر لیا ہے۔ ساتھ چلنے میں زیادہ اور آدمیوں کی ضرورت
نہیں اسلئے کہ چند دہلی والے ساتھ ہیں اور ہر شخص بھائی کی طرح ہے
اور ہر ایک دوسرے کا ہمدرد ہے ہاں زاد سفر حفاظت اور
ہوشیاری کے ساتھ ہمراہ لے لینا ماشاء اللہ دو تین ہوں ضرورت کے
مطابق خود ہی لاؤ گے اسکے متعلق تم کو لکھا بیکار ہے۔ اور اپنے والدین
کی خدمت میں فقیر کا سلام پہنچا دینا۔ اور بچوں کو دعا و السلام خیر الختام

ایک سو باونواں خط

نہایت عمدہ جواب کتاب بتدعین کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز و حیل نذیر حسین مولوی محمد احتشام الدین شرح
المدرس العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض برہ علی
العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ
محمد اللہ و توفیقہ جواب باصواب صاحبان فضل و کمال کی طرح
سچائی اور عقلندی سے اپنے دیا اظہار حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور حق
کی امداد پورے طور پر کی اور پرانی بدعات کا تم نے خوب قلع قمع کیا
ہے۔ جزا کم اللہ تعالیٰ خیر فی الدارین ۛ

از دست گدائے بنیو اے ناید پیچ

جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

دعاؤ کہ خداوند پاک کی جانب سے جناب حسنت مآب سید امداد علی

حصہ اللہ الوہی بلطفہ الخفی والخی کو قیامت کے دن
اسکا بے انتہا ثواب مرحمت ہوگا اسلئے کہ موصوف نے اس کتاب کے چھپوانے
اور اچھا سنت نبوی و انبات حق میں خوب کوشش کی اور مشرق سے مغرب
تک حقانیت کو ظاہر کر دیا اور خدا کے تمام دنیا اس سے مستفید ہووے والسلام

ایک سو تینواں خط

آمین یا بھر بر استقامت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین مولوی قاری عبد الرحمن صاحب
پانی پتی در فقہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد درج
ہو کہ جناب والا حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے
معتقدین کو فاسق بلکہ کافر تک کہتے ہیں صرف ان کا تصور یہ ہے
کہ وہ رفع الیدین و آمین یا بھر کہتے ہیں جواباً اطلاع دیں کہ یہ بات صحیح
ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دو تین فروع تحصیل صاحبان ذی
استعداد طالب علموں کو آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں لازم ہے کہ
ایسا دعویٰ ان حضرات کو قرآن وحدیث واجماع امت واقوال
ائمہ کی روشنی میں بخوبی سمجھا دیں حالانکہ طریق مولانا مرحوم حضرت
مولانا شاہ محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہی تھا لیکن آپ پر تعجب ہو
آپ جیسے شخص رفع الیدین آمین یا بھر کرنے والوں پر لعن طعن کرنے اور ان کو
فاسق و کافر کہنا آپ کہاں تک واجب ہے تاکہ وہ اس آیت قبل
پر کاربند رہتے اس کا تعلق فی دین کے احکام الخ اور تعصب و
عناد اور غیظ و غضب و دود کے چاروں دلائل سے انہیں

حصہ اللہ الوہی بلطفہ الخفی والخی پروردگار
موجودہ بار کہ در طبع کنائیدن ان اشاعت سنت و حقائق حق
از مشرق تا مغرب نمودند کہ حق حقیق شائع و ذائع شد و ہمد عالم
مستفید ہواں گردد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و سوم

استقامت بر آئین یا بھر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ارضا جو محمد نذیر حسین بطلانہ گرامی مولوی قاری عبد الرحمن
صاحب پانی پتی در فقہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہوا کہ النصاب در حق معتقدین مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ
علیہ کہ در رفع الیدین و جہر بالتائین میکنند، حکم فاسق و حکم تکفیر
برائشان می نماید و می گویند کہ نماز جنازہ برائشان نباید خواند یا
این سخن حق است یا دروغ ہذا دو سہ طالب علم مستور جامع
علوم را روانہ میکنم لازم کہ حسب الخواہ و دعویٰ خود فرستادگان
را از قرآن وحدیث واجماع امت و قول ائمہ اربعہ تفہیم خواہد شد
و طریق مولانا مرحوم و مولانا محمد اسحق علیہ الرحمۃ ہیں بود چنانکہ
النصاب در حق رفع الیدین و آمین یا بھر کنندگان و لعن و طعن و
تفسیق و تکفیر می کنند لازم کہ مطابق آیت کریمہ یا اھل الکتاب
لَا تَعْلُوْا اِنِّیْ دِیْنُکُمْ وَاَعْدُوْا اِھْوَا قُرْبِیْ لِلتَّقْوٰی
الذّٰیۃ وَاَلَا تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ الْاَوَّلُ مِنْ بَعْدِ اِصْلَہَا فَلَا ت
تَنَازَعُوْا فِیْ شَیْءٍ مِّنْہَا ذٰلِکَ اِلَیَّ اللّٰہُ وَ الرَّسُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ

طالب علموں کو سمجھاویں کہ کیا محققین کی یہی شان ہے اور اگر میرے
طالب علم چاروں دلائل سے وہ آپ پر غالب آجائیں اور آپ ان دلائل
کو قبول نہ کریں لیکن آپا برہمہ غلطی غصہ ان پر کریں ورنہ اس شعر کے
مصدق ہونگے

وہن خویش بدشنام

اور نیز لازم ہے کہ آیت کریمہ اِذْ قَعَّ بِاللَّيْلِ نَجْحِ الْخَسْفِ
کے مطابق جس علم میں آپ کا جی چاہے گفتگو کر لیں۔ اور
آداب مناظرہ کا خیال رکھیں۔ اور دلیل پیش کریں نہ کہ شور و
غل۔ یہ جھگڑا کا طریقہ ہے۔

جستہ جستہ جستہ

ایک سو چوہنواں خط

یہاں خیریت ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محسن ذی رحمتین

مولوی صاحب مجمع منجات ذوقیہ و منبع رشحات شوقیہ جامع عنایات
و کمالات مصدر خیرات و میرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ ربیع العین
عن آفات الدنیا والدین و شرح صدرہ بنور الیقین السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے بعد واضح فرمائیے کہ خدائے فضل سے یہاں پر خیر و عافیت ہے
آپ جیسے سخن فیض و کمال۔ بارگاہ ذوالجلال و الاکرام کا خداوند کریم
کی درگاہ میں طالب ہے

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع بنود

نوشدارو کہ پس از مرگ بہ پہاڑ ہی

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ
الْمَغْلُوبَةِ فَخَدُّواْ وَ مَا تَهْلِكُ مِنْ عَمَلَةٍ قَائِمَةٍ قَوْمًا
کہا رہند شہنشاہ و نصیب و عطا و درکنند و غیظ و غضب بر طرف
کروہ بدلائل اربعہ ہر سہ کس ملا رشاد و ہدایت فرمایند کہ شان
علماء را بخین منفعین ہیں است و اگر فرستادگان من بدلائل
اربعہ غالب آئند قبول نمایند غیظ و غضب بر ایشان را نسیم
نمائند و الامصدق این بیت خواہند بود

وہن خویش بدشنام

و نیز لازم کہ مقتضای کلام عزیز العلام اِذْ قَعَّ بِاللَّيْلِ نَجْحِ الْخَسْفِ
گفتگو در ہر علم کہ خواہند یکفند و آداب و مناظرہ را نگاہ دارند
و دلائل بجا رست نہ شور و شعوب و کار کائنات چلہ بد اطوار است

مکتوب یکصد و پنجاہ چہارم

حالا خیریت است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محسن ذی رحمتین بخمدت شریف مولوی صاحب
مجمع منجات ذوقیہ و منبع رشحات شوقیہ جامع عنایات و کمالات
مصدر خیرات و میرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ اندر رب العین
عن آفات الدنیا والدین و شرح صدرہ بنور الیقین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح فرمائیے کہ خدائے فضل
تعالی بخیریت بودہ طالب جہاد و جلال آن مخزن فیض و کمال
درگاہ ذوالجلال و الاکرام ہی باشند

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع بنود

نوشدارو کہ پس از مرگ بہ پہاڑ ہی

دین و لاکذا نشانیست که سید محمود فرزند ابرقده میر محمد امام
جامع مسجد شوق حصول مرام (نوکری) بندید احوال مزبوع
آزادگان مجمع افتادگان بخدمت عالی میروند ترصد که حسب
ارشاد آنسرور خیر البشر صلی الله علیه و آله و سلم مَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي حَاجَةٍ إِلَىٰ خَلْقِهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي عُقُوبِهِ كَانَ اللَّهُ فِي عُقُوبِهِ حَسْبُكَ اللَّهُ شَفِيعُهُ
عَلَىٰ خَلْقِ اللَّهِ انجاء مرام مولی الید یعنی بر کدام خدمت و
نوکری حسب لیاقت نشان بدهند و باشاقت مرایانه و اخلاق
کرمه عفو و پرداخت مشاوره امید خواهند ساخت موجب اجر و جیل
نزد رب جلیل خواهد بود

بر من سنگ بر کرم خویش نگر
زیاد و گاه نگاه نخل مروت ویرینه را
ثروتمندی فرموده باشند
که نصف المقاتل از آن تصور است

والسلام فیہ الرحمہ
مکتوب کبیرہ پنجم
قوالے تقسیم وراثت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ز عاقر محمد نذیر حسین بخدمت شریف شاه صاحب
شریف و سنگاه و طریقت آگاه شاه آل احمد سلمہ السلام
وخصہ بلطفہ المود بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہور

سروسست گذارش ہے کہ سید محمود فرزند ارشد امام جامع مسجد شاہی
دہلی جناب سید محمد صاحب بتلاش روزگار اپنی خدمت میں آجاء امیدوار
ہوں کہ حسب ارشاد انس و خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ
الْعَبْدُ فِي حَاجَةٍ اِخْتِيَه كَانَتْ اِلَهِي فِي حَاجَتِهِ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي عَوْدِهِ كَانَتْ اِلَهِي فِي عَوْدِهِ بوجه اللہ خدا کیلئے مخلوق
پر رحم کی نظر کرتے ہوئے موصوف کی کار بر آری یعنی جو لوگوں کی
دعائے مستحکم کی شان کے لائق ہو اس سے وسیع نہ فرمائیں اور
مہربانی مہربانہ اور اخلاق کریمانہ سے اپنے اُن کی غور و پورداشت

کریں آپ عند اللہ ماجور ہونگے۔ غ

زیادہ یہ کہ کبھی کبھی محبت قدیمی کے درخت کو آپ حرمنازہ
کرتے رہا کریں کیونکہ خطوط سے یاد آوری نصف طلاقات
کے معنی رکھتی ہے۔

والسلام خیر الختام
ایک سو پچیسواں خط
تقسیم وراثت پر تواسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین - بخودت شریف شاہ صاحب
شہریت دستگاہ طریقت آگاہ شاہ الٰہ احمد علیہ السلام
الصلوٰۃ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۷۔ جناب میرزا سید محمود صاحب خلیفہ جناب میرزا سید محمد صاحب امام جامع مسجد شاہجی کے بڑے فرزند تھے۔ اور حکیم میرزا شہجہاں مرحوم کے داماد تھے اور میرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ سید محمود صاحب مرحوم سے میرزا شہجہاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی منسوب تھیں۔ جن کی اولاد میں حافظ محمد سعید اور ایک صاحبزادی جو جناب فخر الدین صاحب شاہجی کے

اور جناب سید محمود صاحب مرحوم مفتی محمد علی شاہ خٹاب مولوی سید احمد رضا امام جامع مسجد شاہی دہلی کے بڑے بھائی تھے جن کو حضرت میاں صاحب کے خاندان سے نہایت علا

راے سامی باؤ کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی در حالت عارضہ پیکار
رسید کا شرف مدعا گردید چنانچہ جواب ہر دو قطعہ استفتا
حسب تحریر سوال جدا گانہ رد مذکورہ میثود بنظر والا گذار شد
موضوع مرام خواہ شد و نہیر یعنی ابن الابن بہ نسب بلا و رموی
عصبہ قریبہ است و عصبہ بعیدہ با وجود عصبہ قریبہ بالاتفاق
محروم الارث میثود و سرقا و خواہ ان رموی حقیقی از جملہ عصبیات
نیستند بلکہ در ذمہ ذوی الارحام داخل اند بطریق اولی محروم
خواہند کنانی کتب الفقہ والفرایض کما لا یخفی
علی العالم الماہر بالشہر السراہن ترصد کہ گاہ گاہی
از خیریت ضراح مبارک خود سرور می فرمودہ باشند کہ من
وجہ طمانیت بودہ باشند و این عاجز گرفتار چند در چند امور
عوارضی مانند کہ اظهارش متعذر است انشاء اللہ فقیر در
میں بجادوری امیر انصاحب حتی الوسع درین توجاہ نمود ہر آنکہ
خواہند دوست جوایم کرد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و ششم
بسفارش جناب ابی الحسن انصا

هُوَ الْعَنِي دَوْلَةُ الْعَسْرِ الْجَمِيدِ فَعَالَ مَا يَرِيدُهُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد بن محمد حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد نس الدین صاحب
سلمہ ربہ بالخیر والعافیتہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باؤ کہ
حامل رقیہ نیاز ہذا نواب سید لطیف الرحمن خانصاحب کہ اباد اجداد

راے عالی ہو کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی عین بخار کی حالت میں
پہونچا۔ کا شرف حال ہوا چنانچہ دونوں استفتا کے جوابات
الگ روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ نظر سے گزر کر تسکین کا باعث ہونگے
نسب کے اعتبار سے پوتا چچا زاد بھائی کی نسبت سے عصبہ قریبہ
اور درجہ کا عصبہ قریب کے عصبہ کی موجودگی کے وقت محروم رہتا
ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور چچا زاد بہن عصبہ
ہوتی ہی نہیں وہ ذوی الارحام میں ہیں لہذا بطریق اولی
محروم ہونگی کذانی کتب الفقہ والفرایض جیسا کہ
علمدار امت پر ظاہر ہے امید دار ہوں کہ کبھی بھی اپنی خیریت
خراج سے سرور کرتے رہا کریں کہ اس سے ایک قسم کی امید
بندھی رہتی ہے اور یہ عاجز بہت سارے امور میں گھبراہٹ
جن کا اظہار مناسب نہیں ہے انشاء اللہ فقیر خدائے حکم کی قیاس
میں حتی الوسع درین نہیں کریگا۔ اور جو کچھ آپ لکھیں گے جواب
فرودوں گا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھپنواں خط
نواب لطف الرحمن خانصاحب کے سفارش

هُوَ الْعَنِي دَوْلَةُ الْعَسْرِ الْجَمِيدِ فَعَالَ مَا يَرِيدُهُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد بن محمد حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد نس الدین
صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
بعد واضح ہو کہ حامل عریفہ نواب لطیف الرحمن خاں صاحب کہ

سلمہ نواب سید لطیف الرحمن خانصاحب کا مکان مسجد تہذیبی میں ہے جناب مولوی حافظ سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم متوفی کے خسر تھے۔

ایشان بخواب غمہ از باد شامان دہی متاز و سر قرار
بودہ اند و نوالا حسب اتفاق زمانہ بذریعہ خط نواب والدین
خان صاحب وائی بہار و خدمت نواب صاحب عالم رتبہ
میروند لازم کہ بمقتضای ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ما کان العبد فی حاجۃ الخیر کان اللہ فی حاجۃ
بجہ نواب صاحب گزرا بندہ ملاقات کثرتندہ خواہند داد
عین لطف کرم برین خواہد بود مشاربہ از عزیزان من عاجز
ہم است - زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام -

مکتوب یکصد پنجاہ و ہفتم

عفو قصور احمد کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبا بحضرت گل عرصہ گیارہ سیر : پیام شام بدنگاہ صبحگاہ سیر
از عاجز حق نذر پرستین خدمت عالی نواب صاحب
امیر الملک والا جاہ جامع الحسانات والکمالات مجمع آزادگان
مزج افتادگان سلم اسد ابقا کم علی مدارج الکمال سنے
الدارین رقا کم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح راے
عالی فیض پیرائے باد کہ انجہ از احمد کی سرزود شہہ باشد
بمستفادے منشور مع النور انکا طہارت الغیظ و
الغافرین عن الناس واللہ یحب الیحسنین و عفو فرماندہ
گل ریاض جلالت ہمیشہ خداں باد :

نسیم لطف تو آرام درد منداں باد :
و ابواب فتوح روح حبیبہ و شفقت علی خلق اللہ بربرکتشاید
چہ باشد کہ غریب ہستند : بیاساید دے در سایہ تو :

جگہ بزرگ شان دہی کے دربار میں عمدہ عمدہ خطاب اور اچھے اچھے عزائم
پر سرفراز تھے ۔ افسوس گردش ایل و نہار کی وجہ سے نواب علاء الدین
خان صاحب نام اقبالہ وائی ریاست ہمارے خط کے ذریعہ نواب صاحب
عالی مراتب کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے کہ لازم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ارشاد کیا ہوا کہ ما کان العبد فی حاجۃ کان اللہ فی
حاجۃ نواب صاحب مدد روح کی خدمت میں پیش فرما کر ملاقات
اکی کرادیں تاکہ مجھ پر کرم اور مہربانی ہوگی اس لئے کہ حال ہذا میرے
عزیز ہیں زیادہ والسلام خیر الختام -

ایک سو ستاونوال خط

احمد کی کا قصور معاف کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبا بحضرت گل عرصہ گیارہ سیر : پیام شام بدنگاہ صبحگاہ سیر
عاجز حق نذر پرستین خدمت عالی نواب صدیق حق خان
صاحب امیر الملک والا جاہ جامع الحسانات والکمالات مجمع آزادگان
مزج افتادگان سلم اسد ابقا کم علی مدارج الکمال رقا کم -
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح راے عالی فیض پیرائے
ہو کہ احمد کی سے جو خطا سرزود ہوئی ہے وہ خداوند عالم کے سپرد
انکا طہارت الغیظ و الغافرین عن الناس واللہ یحب الیحسنین
یحبت الیحسنین کے بموجب معاف فرمائیں سے
گل ریاض جلالت ہمیشہ خداں باد :

نسیم لطف تو آرام درد منداں باد :
اور لوجہ اللہ و شفقت علی خلق اللہ خوشی و مسرت کے دروازے
اُس کے لئے کھول دیں سے

ۛ بعز وجاه تو فروں تازو ۛ اگر طوبے بود ہمسایہ تو
ہر کیفیت زیر سایہ عاطفت خود مشارایہ را بنوازند و بنا کامی روت
خار محرومی سرگردان نسا زند

زیادہ ایام کامرانی و وہان مسعود و مبارکباد

مکتوب یکصد و پنجاہ و ہستم

استغفار از سیادن خود و بھوپال عند المیعاد و سفر حجاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذلّی محمد حسین بخدمت نواب صاحب عالی مراتب
امیر الملک والا جاہ مجمع مآثر جلّیہ منبع مفاخر علیہ سلکم اندر بالخیر والعلیہ
فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ما مشہود خاطر عاطر
خدا م والا کہ بفضل خدا ذلیل و نادری در ظلمات بحر ودادی از سفر
حج فیض اشرا ز گشتہ بساحل امن و امان در بھیی مع النجیر رسیدم
خواستم کہ از ملاقات مسرت آیات آں مصدر خیرات و برکات
فائز بودہ بعزیب خانہ بروم کہ ناگاہ تارطلبی مولوی محمد بشیر حیات
ہم رسید برابں طبق وعدہ آمدن بھوپال بذریعہ تار اطلاع دادم
لیکن بسبب لحوق عارضہ محمی محمد احمد پسر حاجی عبدالعزیز نسیرہ
علی جان صاحب کہ ہمراہ من ہمسفر بود معذور شدم چہ مشارایہ
بحقی نہایت بیقرار و بچین و حرکت گردید و سر طیب بھی گفتند
کہ دریں حالت مبادا اسلام شو و ایں عذر مولی اندر را
بسواری ریل بدرجہ دوم اقتان و خیراں سوار کنانیدہ بدہلی
داخل شدم و دریں اثناء مناسب نداستم کہ رفیق را تنہا گذاشتہ

اور دونوں جہان کی فتح دی آپ کو مبارک
ہو :-

ایک سو اٹھاونواں خط

بھوپال نہ پہنچنے کی معذرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذلّی محمد حسین بخدمت گرامی نواب صدیق
خان صاحب عالی مراتب امیر الملک والا جاہ مجمع مآثر جلّیہ منبع
مفاخر علیہ سلکم اندر بالخیر والعلیہ فی الدارین۔ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ بعد و انج ہو کہ خدا سے تعالیٰ دلیل نادری
کے فضل و کرم سے حج کے سفر فیض اثر سے واپس ہو کر امن و
امان کے ساتھ بھی پہنچا خیال تھا کہ آنجناب مصدر خیرات و برکات
کی ملاقات مسرت آیات سے مشرف ہو کر عزیز خانہ جاؤنگا اتنے میں
مولوی محمد بشیر صاحب کی دعوت بذریعہ تار موصول ہوئی میں
نے فوراً بھوپال پہنچنے کا تار دیدیا لیکن اچانک حاجی علی جان صاحب
کے پوتے جناب محمد احمد صاحب ولد حاجی عبدالعزیز صاحب جو میرے
ہمراہ تھے بخار میں مبتلا ہو گئے لہذا میں ان کی وجہ سے معذور
ہو گیا۔ اور انکے صاحبزادے مصروف بھی بخار میں اس طرح تھکے
پر گئے کہ بھیی کے دو تین طبیبوں نے کہا کہ ان کو سیرم ہونا
اندیشہ ہے اسوجہ سے سکینڈ کلاس میں بیٹھ کر جلد از جلد دہلی

سطح یہ تحریر حضرت میاں صاحب کے قلم کی نہیں ہے۔ بلکہ ایک نقل غیر کے قلم کی ہے غرض

قصداً لصداب کھم با این عذر از لقا رخدادم والا مستحق ماندم
انتشار الله الرحمن الرحيم بعد القضاے موسم بر شگال بزیارت
آن عالی منزلت قصد خواهم کرد و سرگذشت واقعی بے کم
رکاست بالمشافہ گزارش کنم و آنچه بنیدین مرجعین دریں دیار
اخبار کا ذیہ بہ نسبت من منتشر کردند ہند خلافت واقع است
بالفعل نقل پروانہ پانہار مکرمہ بزبان ترکی است طبع کتاب
در اطراف و اکناف فرستادہ شد یک فرد بلا حظہ ملازمان
سامی ارسال داشتہ میشود کہ از عنوان آن حال اخبار کا ذیہ
مرجعین من وجہ ہمدارائے علی خواہ بود۔

نیا دہ والسلام خیر الختام
مکتوب یکصد پنجاہ و نہم

قرض حسنہ داؤنی است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محفل نذیر حکیمین بخد مت شریف نواب
محمد علی خان صاحب سلمہ اللہ الہاب بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ دریں جا خیریت است و خیر و غایت
آن مرجع فقر و مسکین مطلوب دریں باعث گزارش ثبوت
حامل رقمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین کہ در تجارت بسبب
ناوہندگی خریدار ہزار ماروپہ ضلک و نقصان پذیر شد۔
بارے بفضلہ تعالی بسیار قرض را ادا ساختہ و کمتر باقی
ماندہ بمخلہ ازاں بد کہ یک ہزار روپیہ سبکدوش میشود
ہذا عرض رسانست کہ بموجب حدیث شریف مکان
العیل فی حاجۃ الخیہ کان اللہ فی حاجتہ یک ہزار

پہنچا اور اپنی حالت میں دل سے گوارہ کیا کہ میں کو اکلا چھوڑ کر
بھوپال پہنچوں بدینوجہ خدام والا کی ملاقات سے محروم رہا۔ انشا
اللہ تعالیٰ برسات گزر جانے کے بعد آنجناب کی زیارت کا ارادہ
ہے اس وقت تمام سرگذشت اپنی عرض کروں گا۔

اوپر سے بعد جو بدعتی حضرات نے میرے متعلق افواہیں شائع
کر دی ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ سر دست سلطان مکہ مکرمہ سے فرمان
کی ایک نقل جو ترکی زبان میں ہے پھوکر چاروں طرف بھیج دی ہو
اسکا ایک نسخہ ملازمان عالی کے ملاحظہ کے لئے بھی ارسال
خدمت ہے۔ اس کو پڑھنے سے انکی جھوٹی خبروں کی بھی تصدیق
کھل جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام

ایک سو اٹھواں خط

قرض بغیر سود دینا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محفل نذیر حسین بخد مت شریف نواب محمد علی خان
صاحب سلمہ اللہ الہاب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و غایت آنجناب مرجع فقیر و
مساکین مطلوب سر دست عریفہ نگاری کا یہ سبب ہے کہ
حامل رقمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین صاحب جو کہ تجارت میں
خریداروں کی ناوہندگی کے باعث ہزاروں روپے کا نقصان
اٹھا چکے ہیں۔ پھر بھی خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے بہت
کچھ قرضہ ادا کر دیا ہے اور تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے ان میں سے
پنس ہزار ایسے ہیں کہ اگر ایک ہزار ادا کر دیا جائے تو کل رقم
سے وہ سبکدوش ہو سکتے ہیں لہذا عرض پرداز ہوں کہ حدیث

سے ازب محفل نذیر حسین بخد مت شریف نواب محمد علی خان صاحب سلمہ اللہ الہاب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
العیل فی حاجۃ الخیہ کان اللہ فی حاجتہ یک ہزار

بطور فرض مشار الیہ بدہندوگر خواہند اسباب ہزار روپیہ
نزد خود دار و بعد اوائے مبالغہ آنصاحب اور واپس
خواہند فرمود بموجب اجر عظیم عند اللہ کریم خواہد بود
امداد و اعانت اواز بس ثواب بسیار میداد و ذات
سمای در خیرات و حسنات بقایت مصروف است
حاجت ردائی اور از دیگر کار بسیار تصدیق و اجراء
کرده خواہند داد عین احسان بر من تا توان خواہد بود
بر کریمیاں کار و شوازیست

زیادہ والسلام حیرا محترم
مکتوب یکصد و شصت

رہن جائز است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و محفل نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید
محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واضح باد کہ خط مسرت نمط شمار سید کاشف
مدعا گردیدہ -

مشفقاً! رہن داشتن مکان شمارا بہر حال درست
در و است اگرچہ مرتہن از مکان نفع گیر درین صورت بر
آنصاحب و ذرا اصلاً نیست کلاً گزشتہ و این دقت و زور
اُختری چنانکہ کتب فقہ و حدیث مستفاد میشود آئندہ اختیار
شما است و برائے نوکری شمارا امرتسہ بطرف مولوی احمد صاحب

تشریف کے بموجب ماکان العبد فی

اللہ فی حاجتہ صاحب موصوف کو اکبر

آپ دیدیں۔ اور اگر چاہیں تو لکینہ روپے کی کو

رکھ لیں جب آپ کاروبار وہ اوکریں تو آپ انکی چیز کو واپس

کریں اللہ کے مال آپ کو اسکا بہت بڑا ثواب ملے گا ان کی

امداد و اعانت بہت زیادہ ثواب کی باعث ہے اور غیاب کی ذلت

گرمی ایسے کار خیر میں بہت کچھ حصہ لیتی رہتی و انکی کار برائی کو ضروری

خیال فرما کر جلد از جلد پورا کریں۔ مجھ ضعیف پر آپکا احسان

عظیم ہوگا سچ بر کریمیاں کار و شوازیست زیادہ والسلام خیر الختام

ط ۱۶۰
ایک سو ساٹھواں خط

گرو جائز ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و محفل نذیر حسین مولوی سید محمد اسحاق صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہوا چکا
خط مسرت نمط پہنچا کاشف حال ہوا۔

میرے شفیق دوست! مکان کو رہن رکھنا بہر صورت
جائز ہے۔ اگرچہ مرتہن مکان سے نفع حاصل کرے اور اس صورت
میں آپ پر کوئی گناہ نہیں کلاً نذر من و ذکر من و ذکر
اُختری۔ کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آگے تمہاری مرضی
ہے۔ تمہاری ملازمت کے لئے امرتسہ میں مولوی احمد
صاحب کو لکھ دیا ہے۔ مگر حکم خداوندی کے آگے دم

خیر کیا کردہ شد مگر از مشیت یزدی چارہ نیست گاہ گاہے
از خیریت مزاج خود خوش وقت می کردہ باشند۔

زیادہ والسلام خیر الختام
۱۶۱
مکتوب یکصد و یکم
باطلاع ارادہ سفر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرائی عزیز العلام
صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ بندہ بسفر مشرق
بتاریخ نهم ربیع الآخر روانہ خواہ شد باید کہ بشرط فرصت در
الہ آباد یا اسٹیشن کہ چال من پجوراز دیدار خود مسرور و خوش
دل نمایم۔ والسلام - از دہلی روز جمعہ وقت عصر۔

مارنے کی جگہ نہیں ہے کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے
مسرور کیا کریں۔ زیادہ

والسلام خیر الختام
۱۶۲
مکتوب یکصد و دویم
سفر کے ارادہ کی اطلاع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین سزیز العلام صمدی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ بتاریخ ۱۱ ربیع الآخر تقیر
یورپ کو روانہ ہو جائیگا تم کو چاہئے کہ بشرط صحت الہ آباد کے
اسٹیشن پر حسب طرح ممکن ہو مجھ پجور کو اپنی ملاقات سے مسرور
کرو۔ والسلام - از دہلی بروز جمعہ وقت عصر۔

مکتوب یکصد و شصت دوم (الف)

بشکریہ تقریر یکصد و پینہا ہوار علیہ حضرت نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ فرما کر بھوپال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ع عاجز محمد نذیر حسین بہ جنابہ فیضیہ عالیہ متعالیہ نوابہ شاہجہاں بیگم صاحبہ دایہ اقبالہا
وافضلہا۔ بعد ہدیہ سنون سلام کے عرض پرداز ہے کہ اس عاجز کترین خلافت کیلئے جنابہ عالیہ نے ایک سو روپے اپنی سرکار عالیجاہی
مقرر فرمائے اور میری سفارش در رسم کیلئے قبول ہوئی۔ شکریہ جنابہ کی اس عنایت عظمیٰ کا مجھ سے ادائیں ہو سکتا
اگر سوزبان سے بلکہ ہزار زبان سے بھی کروں۔

عمرت و راز باد کہ در دور مشتری

اللہ رب العالمین عوض میں اس عنایت عظمیٰ کے جنابہ موصوفہ کو دنیا میں دنیا کی آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس
عطا فرمائے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کو واسطے تکمیل و پور کرنے تفسیر جناب نواب صاحبہ معذور و معرم
کے مکمل سرکار دوست و راز سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو مولوی صاحب موصوف تمام کریں کیونکہ مولوی صاحب
ممدوح مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحبہ معذور سے نوب واقف ہیں یہ خدمت دوسرے شخص سے بخوبی ادائیگی

یہ تحریر حضرت میان صاحب کی قلمی یادداشتیں ہیں کئی کئی بار بلکہ ہر بار۔

اور جو دوسرا شخص کرے گا تو اس کی مثل ایسی ہے کہ خواب میں ٹاٹ کا پیوند لگایا اور دلچسپ کما حقہ نہوگی حضور پر نور جلدی سے مولوی صاحب موصوف کو سکھ نافذ فرمادیں کہ وہ تفسیر لکھنا شروع کر دیں۔ آئندہ حضور والا مختار۔ آفتاب دولت و اقبال درخشانی رہے۔

مکتوب یکصد و دوم (۱۶۲)

درخواست مدرسہ نذیریہ دارالعلوم دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عاجز محمد نذیر حسین۔ بجناب فیضآبہ عالیہ تعالیٰ حضرت علیا نوابہ شاہجہاں بیگم صاحبہ فرما کرے ریاست بھوپال دام اقبال و افضا لہا۔ بعد مدتیہ سلام مسنون کے عرض پر وار ہے۔ کہ اس عاجز کمترین خلائق و طلبہ کی علمی ضروریات کو پیش نظر فرما کر میرا رحم خسر و اند و الطاف شانہ سرکار عالیجاہ نے فقیر کی درخواست پر مبلغ ایک سو روپیہ خزانہ شاہجہاں و صیفہ مناصب سے منظور فرما کر مدرسہ۔ کو شرف بخشا اس عنایت عظمیٰ کا مجھ فقیر سے تاحیات شکر ادا نہیں ہو سکتا جس کے اظہار کے لئے زبان اور قلم قاصر ہے۔

عمرت دراز باد کہ در دروشتی ۛ ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری

افتد رب العالمین۔ اس گراں قدر عطیہ کی سرپرستی و عنایات و احسانات عظیم کے مواضع میں سرکار عالیہ دام اقبالہ کو دنیا میں ہر آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین دوسری عرض یہ ہے کہ جناب مولوی محمد بشیر صاحب مہسولانی مدد و روح کو تکمیل تفسیر کے لئے جناب علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب فاضل مرحوم و محفوظ کے لئے حکم سرکار دولت مدرسہ صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو جناب مولوی صاحب موصوف پورا کریں کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح مزاج دال اور طرز تحریر نواب صاحب امیر والا جاہ مرحوم و موصوف سے خوب واقف ہیں۔ یہ خدمت دوسرے شخص سے ادا نہ ہو سکتی اور جو دوسرا شخص اس خدمت کو انجام دے گا تو اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کہ خواب میں ٹاٹ کا پیوند لگایا گیا خدمت دلچسپ کما حقہ نہوگی حضور پر نور سرکار عالیہ دام اقبالہ جلد از جلد جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے۔ تاکہ اس تفسیر کو مرتب کرنی شروع کر دیں۔ اور آئندہ سرکار والا مختار ہیں۔

ۛ آفتاب دولت و اقبال تابان و درخشانی ۛ

۱۲۲۲
محمد نذیر حسین

۴۴ جو کہ لاہوری ذریعہ عام پھاٹک جٹ خاں دہلی میں موجود ہے دھو ہذا۔ مکتبہ محمد بشیر المہسولانی نے لکھا کہ فی الزمان العشر الاربعة عشر
۱۵ جناب مولوی محمد بشیر صاحب بہت بڑے محدث اور بہت منکر المزاج عالم تھے احاطہ تیریہ قبرستان قوم پنجابیان باغ شیدی پورہ دہلی میں مدفون ہیں۔

فقیر کو بھی سند سبقتاً سبقتاً و دست نوی کی کاپی حاصل ہے ۴۴ اور بعد میں صاحب مرحوم و موصوف کے مسجد حاجی علی جان کو بیخ خان چند میں درس حدیث کا خدمت تاحیات انجام دیتے رہے۔

سکرٹوٹ گورنمنٹ بھوپال

۱۹۳۳ء

مثلاً ۲۰ نمبر ۲ صیفہ بخت

مضمون مسدودی مناصب و وظائف

مؤرخہ ۱۹ مئی ۱۹۳۳ء

بخدمت مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ولہ مولوی سید محمد حامد علی صاحب مرحوم و مقبور بھاکھ صاحب خاں دہلی۔

چونکہ گذشتہ چند سال سے ریاست بھوپال بھی ان عالمگیر مالی اور اقتصادی مشکلات سے مستثنیٰ نہیں ہے جن میں اس وقت تقریباً ہر حصہ ملک مبتلا ہے اسلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ حتی المقدور صیفہ میں پوری کفایت شعاری سے کام کیا جائے تاکہ اس عام کسان بازاری اور زرعی اجناس کی وجہ سے جو قریب بالعموم طبقہ کا شکار ان کو پیش آرہی ہیں۔ ان کو کم کیا جاسکے۔ ان وجوہ سے مجبور ہو کر باہر افسوس اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہم نے آپ کا منصب مقررہ صلیبی روپیہ مانا نہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء سے مسدود کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ لہذا حسبہ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ فقط۔

دستخط سکرٹری صیفہ فنانشل

عالی مرتبت جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی انوار الحق صاحب فنانشل سکرٹری یہ حضرت مولانا مولوی عبداللہ صاحب ٹوکی جو بہت بڑے فاضل اور حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے جناب مفتی صاحب ان کے صاحبزادے ہیں اجراء و وظیفہ کے لئے جن جن مخلص و محترم حضرات نے اپنی اپنی سفارشات سے مجھ ناچین کو

حضرت مولانا عبدالبہاری صاحب فرنگی محل لکھنؤ جناب غلام الدین علی صاحب ہتم وظائف سرکاری ریاست بھوپال جناب حافظ عبدالغفار صاحب مغل پورہ کوٹھی حاجی علی جان۔ جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم مقبور جناب خواجه حسن نظامی صاحب۔ جناب شمس الملک حکیم غلام کبریا خاں صاحب مرحوم مقبور جناب شمس العلماء ہند سکسید احمد امام جامع مسجد دہلی۔ جناب آیت اللہ مرزا امام خاں صاحب بہادر شمس الملک کے بی بی کی بھینک علی گڑھ سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت علی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ کے۔ سی۔ سی۔ آئی۔ جناب سجاد حسین صاحب خلیف شمس العلماء مولانا آغا طاقت حسین صاحب حالی پانی پتی مرحوم و مقبور۔ جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی فرنگی محل لکھنؤ جناب ذاب حبیب الرحمن خاں صاحب ایچ بی آر جنگ بہادر سس انجم حبیب گنج ضلع علی گڑھ

بازو جوان سفارشات کے حضرت مفتی صاحب موصوف نے کوئی توجہ نہ فرمائی جس سے نذیر یہ پبلک لائبریری اور خصوصاً نذیر یہ مسلم گرل اسکول جہاں مخزنین شہر کی بچیاں دینی و فنی تعلیم حاصل کر رہی ہیں بہت برا اثر پڑا ہے اگر صیفہ مناصب سے یہ وظیفہ جاری رہتا تو اس حد تک جاریہ کا ثواب موجودہ فرمانروائے سلالہ اللہ علیہ السلام کو نہ ملتا بلکہ حضرت علیا حضرت سلطان یکم صاحبہ خلد اللہ فیان کو تاقیامت ملتا رہتا۔

۴ درجہ حضرت خاتون نظام الدین اریلیہ رحمہ

۵ درجہ کا بیگم بیگم بیگم

۱۰ جس میں دس ہزار سے زائد گنبد پر اخراجات و رسائل سے حضرات شائقین بکثرت مدد نذر دار الطائفہ نذیر یہ عام ہر قوم و ملت مستفیض ہوتے رہتے ہیں اور روزانہ طلباء و

مکتوب یکصد و سوم باطلاع استصلاح فروگذاشت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین - بمطالعہ گزائی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ (اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہ بزانی بعض شخص معلوم شد کہ آن صاحب نقل خط مولوی محمد بشیر صاحب کہ من - اوشاں نگاشتہ دوم و از رہ سہو آں چیں تحریر آمدہ بود کہ مولوی محمد سعید صاحب با اجازت من رفتند و انصاحب جملہ آخر منشتر مے نمایند حال ایں است کہ لفظ با اجازت بجائے عدم اجازت از من سہو نوشتہ شد شما خوب میدانید حلقہ بانند بگوید کہ شما یا اوقات با اجازت من روانہ شدہ بودند یا بغیر ملاقات و بے اجازت من از مکان حاجی عبدالعزیز صاحب بریل سوار شدند و من بر سہو خود معترف ام بر طبع کنانیدن آں خط یہ فائدہ نخواہد داشت و خدا تعالی سہو خط کہ در تحریر واقع شد معاف فرماید چرا امر واقعی ہین است کہ بدون اجازت من رفتند بہر حال آں خط را بطبع نیارند آیندہ اختیار نہا است -

مکتوب یکصد و چہارم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہندو و بدھ و عیسائی و ہندوستان
جواز ختم و اجکان بقیہ و اعداد متنزہ بدلائل و حج و غیرہ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بخد مت شریف نواب صدیق حسن

ایک سو و سیڑھواں خط ایک سہو کی ترمیم ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین - بمطالعہ گزائی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ (اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہ بعد واضح ہو کہ ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب نام کا خط جو میں نے ان کو لکھا تھا جس میں غلطی سے یہ لکھ دیا گیا تھا کہ مولوی محمد سعید صاحب میری اجازت سے گئے ہیں اور جناب والائے اخیر میرے جملہ کو خوب شہرت دی حالانکہ عدم اجازت کے بجائے لفظ اجازت بھول میں مجھ سے لکھ گیا ہے آہمیں تو علم ہے کیا خدا کی قسم کھا کر کہوں کہ تم ملاقات کے واسطے میری اجازت سے روانہ ہوئے تھے یا بغیر ملاقات کے اور بلا اجازت تم میاں حاجی عبدالعزیز صاحب کے مکان سے ریل پر روانہ ہو گئے تھے اور میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں پھر خط چھپوانے سے کیا فائدہ؟ جو غلطی یا سہو تحریر میں مجھ سے واقع ہو گئی ہے - وہ خدا سے تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر گئے ہیں بہر حال اس خط کو آپ طبع نہ کریں آیندہ آپ کو اختیار ہے -

ایک سو و سیڑھواں خط

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں جواز ختم و اجکان بقیہ و اعداد متنزہ مطابقت قواعد خفیفہ ہے یا نہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بخد مت شریف نواب صدیق حسن

خاں صاحب والا مناقب عالی مرتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالحق والاعلیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی یاد کہ نامہ
نامی صحیفہ گرامی پرتو وروا قلندہ وکاشف مدعا گروید چنانچہ
جوابش نگاشتہ روانہ می سازم بنظر عالی خواہد گذشت و کسیت
کہ آنصاحب را بر استفسار این مسئلہ باعث و محرک شدہ حالانکہ
ہم اہل اسلام از سلف تا خلف بدیل اخبار الہی اتفاق می دارند
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند و بعدہ نبی
نخواہد شد و کہے را دریں - اختلاف نیست ترصد کہ ازلی
اطلاع بخشند و نیز جواب جواز ختم خواجگان بقیود اعدا و ملتزمہ
بلا کر اسیت بدلائل شرعیہ خصوصاً مطابق قواعد و ضوابط مذکور
امام ابو حنیفہ از علماء بخارا کہ حنفی المذہب انداز کتب
معتبرہ حنفیہ مدلل گنا نیدہ عمیاں خواہد ساخت کہ وجوب
ہدایت گروہ -

زیادہ - والسلام خیر الختام

خاں صاحب والا مناقب عالی مرتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالحق والاعلیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی صحیفہ گرامی
شرف صدور لایا - کاشف حال ہوا جواب ارسال خدمت ہے جو
نظر عالی سے گزریگا کون صاحب ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ نے یہ
مسئلہ مجھ سے پوچھا ہے حالانکہ تمام اہل اسلام اور سلف سے
خلف تک خدا کے تعالیٰ کے احکام و فرمان پر سب متفق ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی
نہ ہوگا - اور ایک فرد و بشر کو بھی اس میں اختلاف نہیں امید ہو کہ اتنا
لکھا اصلاح عقیدہ کے لئے کافی ہوگا - نیز ختم خواجگان اعدا و
معینہ کے ساتھ شرعاً بلا کر اسیت جا کر ہے - علما بخارا کہ جو سب کے
سب حنفی المذہب تھے انہوں نے دلائل شرعیہ اور بالخصوص
مذہب حنفی کے قواعد و ضوابط کے مطابق کتب معتبرہ حنفیہ
سے اس مسئلہ پر ان حضرات نے پوری پوری روشنی ڈالی - اور وہ
ہدایت کے لئے بہت کافی ہے - والسلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و شصت و یک

ترغیب اعانت مولوی محمد جونا گڑھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر ذیل محمد حسین بجناب نواب فیض آباد شاہجہاں بیگم صاحبہ عالیہ ادام اللہ تعالیٰ
افضالہا و اقبالہا - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا رائے عالی ہو کہ حامل عریضہ ہذا مولوی محمد جونا گڑھی
جو درس و تدریس قرآن مجید و حدیث شریف کا مدرسہ ان کے اُن جاری ہے مگر قوت
لا یوت سے وہ نہایت پریشان و لاچار ہیں سرکار ادام اقبالہا سے وظیفہ قوت لایوت کا اگر سقر

فرمایا جائے تو وہ فارغ البال ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ درس و تدریس کی خدمت کرتے رہیں گے۔
جو موجب ثواب عظیم ہوگا۔

برکریاں کار نادشوار نیست

والسلام خیر الختام۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

ایک سو چھیاسٹھواں خط

حمید الکلام پسندے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد بن محمد حسین جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ اس قسم کی ایک تحریر اس سے پہلے آئی تھی جو میں نے ہمیشہ ان دین دار مسلمانوں کی خدمت میں عرض کی ہے کہ مومنین و مومنات کفار مشرکین کا لباس پہن کر نہ پہنیں اسلامی لباس میں کیا خرابی دیکھی جو کافروں کی پوشاک پہن میں فخر کرنے لگے اور دین محمدی اور اعمال محمدی سے منہ پھیر کر کفار کا طریقہ اختیار کرنے لگے حتیٰ کہ اسلامی خوراک پوشاک و رفتار و گفتار کو بالکل ترک کر دیا وہ نہ تو مسلمان ہی رہے اور نہ کافر بلکہ وہ اہل یقین کہلائے جانے لگے۔ ہرگز ہرگز ان بری چیزوں کی طرف مسلمان کو رغبت نہ کرنی چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو احکام خداوندی سے منحرف ہوا وہ مجھے منحرف ہوا اور جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا اور خدا کو چھوڑنے کا ٹھکانا جہنم ہے۔ والسلام۔

ایک سو اسیٹھواں خط
اپنے بیٹے کی سفارش

مکتوب بکصد و دشم

بطور تقریظ شہنوی حمید الکلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ار عاجز مسید محمد بن محمد حسین خدمت عالی جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم واضح باد کہ ازین پیش فرستادہ ہوئے رسید ہو اور اگر مستر شہدین و سلیک گفتہ ام کہ مومنین و مومنات لباس کفار مشرکین پہن کر نہ پہنیں و در لباس اسلامیہ چہ مضرت و زیشتی دیدہ کہ بشوق تمام در پوشاک کافریں داند کہ از دین محمدیہ و اعمال محمدیہ اعراض دارد و بہرے غیر مسلم شفقے دارد حتیٰ کہ خدا رک و پوشاک و رفتار و گفتار اسلامیہ خیر باد گفتہ اند و در زمرہ مسلمان و غیر مسلمان است بلکہ مذہب است ہرگز ہرگز بریں حرکات سنجیفہ مسلم را میلے نباید فرمود چہ کہ حضرت حسی پنا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند ہر کہ از اسلامیات منحرف است از من منحرف است در آنکہ از انحراف کرد از خدا تعالیٰ و تبارک اعراض کرد و اعراض از خدا تعالیٰ سوئے سفر خواہد بود۔ والسلام۔

مکتوب بکصد و دشم
باطلاع و سفارش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذریہ حسین بخد مت شریف عزیز العلماء
صمدی سلمہ ربہ بالخیر والعا فیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ہویدا و واضح باد کہ حال نامہ ہذا مولیٰ ضیاء الدین
صاحب دکنہ مرشد شریف و از خاندان معزز حقیقی است، حاضر
خدمت می شود پاس و لحاظش فرمود نیست خوب میدانید
کہ اس خاندان عادی ملازمت نیست فلذا خود و دیگران
تحریر کردہ ہر فہ اشارۃ الیہ کوشند۔

و ہر نگارند کہ دریں والاچہ مشاغل دارند تا بکے کلبہ فقیر
را از قدم خود نوری خواہند داد۔ والسلام خیر التمام
دیگرے آنکہ چوں اس عزیز سیادت و ما شہیت
رفاہ حاجتمند را در یو سعادت می ہمند پس امید سے دارم
کہ مغری الیہ بے نیل مرام واپس نخواہند آمد چکہ اہالیان
دہلی ہمدارہ در اتجاہ مآرب غریبار و معزز می کوشیدہ باشند
و بظلال خود دعاء از جانیم رسانید و عقیقہ جلیلہ خویش را
بگویند کہ شام و بگاہ برائے دے نیک سگالید و نیک بختا
می خواہم۔

مکتوب شصت و ہشتم

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذریہ حسین بخد مت شفیق مسلمین جناب
مولیٰ معین الدین صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذریہ حسین عزیز العلماء و صمدی سلمہ ربہ
بالخیر والعا فیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو کہ
حامل رشید ہذا مولیٰ ضیاء الدین صاحب دکنہ جو نہایت شریف
اور خاندانی چغتائی کے ایک رکن ہیں، جناب والا کی خدمت میں
آ رہے ہیں اور کوئی لحاظ کی بات نہیں بلکہ بہت خوب جان پس کہ
یہ خاندان ملازمت کا عادی نہیں ہے لہذا تم خود موصوفت کی
کار آوری کی کوشش میں دوسروں کے پاس سفارش
و تحریر کرو گے۔

اور لکھیں کہ آج کل وہ کیا کر رہے ہیں اور کب تک غریب خانہ
پر قدم رنجہ فرما کر جھکو منور کریں گے۔ والسلام خیر التمام
دیگر آنکہ جناب والا خاندان سادات با شہیت سے
تعلق رکھتے ہیں جو حاجتمند کی حاجت روائی کو نجات کا ذریعہ
سمجھتے تو تو امید ہے کہ موصوفت نام کام واپس نہ ہوئے اہل دہلی ہمیشہ
سے با عزت و غرباء کی مقاصد براری میں ضرور کوشاں رہتے
ہیں بچوں کو دعا اور اپنے گھر میں کہیں کہ میں صبح و شام ان کیلئے
دعا کرتا رہتا ہوں فقط والسلام۔

ایک سو اسی سوال خط

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذریہ حسین شفیق مسلمین جناب مولیٰ
معین الدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ
بعد واضح ہو کہ سے

برآمدن کا امیدوار بہ قید بندی شکستن ہزار
چہ دہیندہ مقولہ است کہ مضمون راستی مغوش ہے
پرورد مند نہ اخلاص را افزایش میشود و غرق ہمدردی
بجوش ہے آید کہ سیکہ با وجود وسعت بدستگیری حاجتمند افسر
آمادہ نشود۔ و سے از ہمہ سوختی بدتر است ہیرم بسختن
می آید ہم جنس بخیل بکار سے نیاید در صبح بخاری شریف از
ایں آویں را منقول است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ارشاد فرمودہ است ہر کیکہ بر حاجتمند رخصت نیار و خدا تعالیٰ
بر او توجہ خواہد فرمود و انہم مروست کہ بخیل آنست کہ بقلے
قدے در سے مدد طالب نکند و طعام بکسے نہ رساند پس از
دست و پا و زبان امداد مستمندان لازم است۔ شنیدہ ام
کہ ایشان برفقار مساکین عند السؤال استہزار و خند
می رهند (نعوذ باللہ) از ہمجنس حرکات سنجیفہ و
افعال ذمیرہ توبہ باید نمود و امداد مستمندان تا وسع خود
درین ہمت کردن کار بزدلان بخیل است۔

برآمدن کا امیدوار بہ قید بندی شکستن ہزار
چہ دہیندہ مقولہ است کہ مضمون راستی مغوش ہے
پرورد مند نہ اخلاص را افزایش میشود و غرق ہمدردی
بجوش ہے آید کہ سیکہ با وجود وسعت بدستگیری حاجتمند افسر
آمادہ نشود۔ و سے از ہمہ سوختی بدتر است ہیرم بسختن
می آید ہم جنس بخیل بکار سے نیاید در صبح بخاری شریف از
ایں آویں را منقول است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ارشاد فرمودہ است ہر کیکہ بر حاجتمند رخصت نیار و خدا تعالیٰ
بر او توجہ خواہد فرمود و انہم مروست کہ بخیل آنست کہ بقلے
قدے در سے مدد طالب نکند و طعام بکسے نہ رساند پس از
دست و پا و زبان امداد مستمندان لازم است۔ شنیدہ ام
کہ ایشان برفقار مساکین عند السؤال استہزار و خند
می رهند (نعوذ باللہ) از ہمجنس حرکات سنجیفہ و
افعال ذمیرہ توبہ باید نمود و امداد مستمندان تا وسع خود
درین ہمت کردن کار بزدلان بخیل است۔

والسلام از دلی
مکتوب یکصد و نہم

باطلاع بیماری و نصائح آخری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از حاجر سید شمس الدین حسنین عفا عنہ۔ بخد مت مراد
درویشان دنیا دار مولوی عبد الجبار بدایونی سلکم ربکم واضح باد
شنیدہ ام کہ مثل عطاریں یاد و فروشان دوکان پیری و
مریدی چیدہ اند کہ طریقہ محمدیہ را مثل سالوساں روزگار شمرند

ایک سو اہترواں خط

ہم ہمارے خد کو تم کو سونپا اچھے کام کرو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید شمس الدین حسنین عفا عنہ بخد مت مراد
درویشان دنیا دار مولوی عبد الجبار بدایونی سلکم ربکم
واضح ہو کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے عطاریں اور دوکان
کی طرح پیری و مریدی کی بھی دوکان کھول رکھی ہے انہی

میدانیکہ بیعت و توبہ و انانیت سنون است نہ کہ مبلغ
دور و پیہ ہر کہ آورد دست بردست ایشان گذاشتند
نقشبندیہ مجددیہ سہلک نمودند و ہر کہ چیزے پیش نکردہ
بجانبش توجہ نمی کنند معلوم نیست کہ این طریقہ و اطوار از کہ
آموختہ اند اگرچہ ہر انسان را از این زخارف گیزے
نیست فاما طریقہ را فر دختن سنت از کہسے یافتہ اند بدھلی
بارہ دیدہ اند کہ من از ہجو طرز کار بودہ ام ورنہ مرا از پیری
مریدی فرصتے نشدے باید کہ طریق سنون را بکار برد
و از مخرقات دامن برکشند۔ والسلام

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہشت بطور تقریظ حمید الکلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر ذی زحمتین عفا عنہ بخد مت جامع احکامات
والکمالات مولوی سید عبدالعزیز صمدی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم
ورحمتہ و بركاتہ واضح باد کہ ثنوی حمید الکلام یا معان نظر
دیدم سبحان اللہ کہ رنگے دیگر پذیرفتند (عمرت و دراز باد)
در شریعت و طریقت انسان را تند ہی فرمودن انسانیت است
کو راست ہر کہ در شرع و فقر حد فاصل داند ماں چشے باید
اکھند کہ بصیرت یافتہ اند زمرہ من بوریان نشین ہر کہ دریا
راہ و شوارگا ہزار و منزل مقصود رسید عبد العزیز بہت
دوام فیضہ تصوف بازیچہ کود کاں نیست کہ بلہو و لعب
گزارانیدہ اید اگرچہ از مسترشدین من مولانا محمد اعظم

کہ طریقہ محمدیہ کو زمانے کے دنیا سازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے
جاننا چاہئے کہ بیعت توبہ و انانیت ضرور سنون ہے نہ کہ
مبلغ عام و دور و پیہ جو شخص نذرانہ لایا اسکا ماتھ اپنے ماتھ میں لیکر
خاندان نقشبندیہ و مجددیہ میں اسکو داخل کر لیا اور جس نے نہ
دیا اسکی طرف توجہ نہ کی خبر نہیں کہ یہ طریقہ کس سے تم نے
سیکھا ہو اگرچہ

دین فرشتی کہاں سے سیکھی ہے۔ اور وہی میں تم نے دیکھا
ہوگا کہ میں اس کو کتنا بچا ہوں ورنہ مجھے پیری مریدی سے فرصت
بھی نہ ملتی ہذا ہمیں لازم ہو کہ سنت نبوی پر عمل کرو اور اپنے دامن کو
اس بدنامی اور بیہودگی سے بچاؤ۔ والسلام

ایک سو ترواں خط حمید الکلام پسند ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز و حقیر ذی زحمتین عفا عنہ جامع احکامات و
الکمالات مولوی سید عبدالعزیز صمدی سلمہ ربہ السلام
علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ثنوی حمید الکلام میں
نے غور سے دیکھی سبحان اللہ اور تمہاری عمر تری ہو طریقت
و شریعت میں کوشش کرنا انسانیت ہے جو شخص طریقت
و شریعت میں فرق کرتا ہو وہ اندھا ہے۔ ماں آنکھ درکار ہے۔ اکھ
بند آپ تو بصیرت رکھتے ہیں فقیر بوریان نشین کے زمرے میں
جو شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو طے کر کے منزل مقصود کو پہنچا
وہ عبد العزیز (دام فیضہ) سے ورنہ تصوف بچوں کا کھیل
نہیں ہے کہ یونہی ہنستے کھلتے آجائے اگرچہ میرے

«شہید مولوی عبداللہ الغزوی تم امرتسری، رحمۃ اللہ علیہ ہمیں مسک دلاؤ، اللہ عزت نشستہ بودند۔ دوست بکار مصداق شدند اگر»

دو میں توجہ نمایند
باید نمود اگرچہ

آئین سلوک نیست

خوب میدانید کہ نعمت را خواندہ اند

ہمین است تحریرستانہ ایشان

قلب میں پیر ضعیف روئے و میدہ است بیگمان
تصنع را ز جوش حقیقی نسبت نیست می نازم کہ گل گستانم۔

پیشام خدا جویاں نگفتے جانفزا میرساند ارگ مراد عبدالعزیز
وز نگفت جانفزا طرز عمل دے عبارت است

والسلام۔

بندہ فقیر قلن بگو بہ خواصہ ذالکتماس کردہ

اے خوش طالع کہ شیخ مرشد
مقدم پیشوایم، سیدم

بندہ خود را بہ زری خود شمر و
گنجہائے مستربا وے سپرد

اے خوش بخت کہ شیخ از کرم
کرد مستغنی ز دنیا و دہم

شد عنایت کنز اسرار و لا
آنکہ اعلیٰ ہست از ہم و طلا

اے خوشا وقتے در رفتار کرم
بحر از غل مرشدی برم

شد شام عطر آگین و نظیف
از گلستان اسرار لطیف

مرشد من تلقیم را ستود
باب برو افتنان برین کشود

رتبہ ام بردوۃ علیا رسید
روح تازہ در تن بجاں رسید

کفش دند۔ خادم ابو حمید عزیز۔ کان اللہ لا

مریدین میں مولانا سید محمد عظیم رملقشب بہ مولوی عبداللہ غزوی
تم امرتسری، ایسے مسک کے مساک تھے مگر انہوں نے اس
گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ میں

اگرچہ صاف بیان کہ بتا اہل سلوک کا طریقہ نہیں ہے۔

دہ پردہ خوب غور کریں اور یہ خوب جان لیں کہ خبر خواہی کو دین بتایا گیا
ہے (حقیقت بھی یہی ہے تمہاری مستانہ تحریر شد

اس پیر ضعیف کے جسم میں ایک روح پھونک دی ہے اس میں کئی
نک نہیں کہ بناوٹ اور اصلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہو تھے

خبر ہو کہ میرے باغ کے ایک پھول نے عبدالعزیز کے گل مراد سے طالبانِ حق
کو ایک جانفزا ہمک بن گھادی نہ گشت جانفزا سے مراد میاں عبدالعزیز کا طرز

بندہ فقیر جامع مکاتیب نے جواب میں اُس کے عرض کیا

گما خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ میرے مرشد
میرے مقدامیرے پیشوایم کہ مراد

اپنے غلام کو اپنے لباس میں پسند فرمایا
دافر خوانہ مخفی اسے عطا فرمایا

کیا اچھا میرا بخت ہو کہ میرے شیخ نے کمال لکھتے
کردیا غنی دینا و دہم سے

اسرار محبت کا خزانہ مرحمت کر دیا
جو کہ اعلیٰ دار ہے چاندی و سونے

کیا پر لطف نثار کرم کا وہ وقت ہے
حصہ دافر خوانہ نچ مرشد سے بجا آپا

میرا داغ یا کینہ و معطر ہو گیا
بانغ اسرار لطیف کے پھول سے

میرے مرشد نے میری مثنوی کو سنا
دروازہ نیکی و احسان کا بھڑکھولا

میرا مرتبہ انتہا بلندی پر پہنچا
تاری روح تن بجاں میں ہوئی

خادم کفش بردار ابو حمید عزیز۔ کان اللہ لا

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہجتم تشریف باید آورد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ، ہرید باد کہ از دو اسبوح انتظار می کشم
کتاب مطبوعہ بن رسانیدند و نہ خود تشریف فرما شدند
شاید کہ مانع و مزاحم خدمت لاحقہ شد تا ہم باید نگاشت کہ
چرا دریں چار سیدن ممکن نشد از حال جناب نواب صاحب
غفران مکان - و بگیم صاحب عالیہ خلد مکان ہم چیزے تحریر
باید فرمود و قیلتہ بجان و وطن تشریف برند مرا ہم از خیریت
خود مع وابستگان بیابا گاہند و اگر ممکن باشند از ایں راہ برآ
یکشب بگزارند مگر طوالت راہ و کثرت زرد حصول ریل ضرور
است خیر اگر خداست خدا است بضرر دگاہے یک جانی
نصیب طرفین خواهد شد - والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہجتم

سفارش مولوی عبد الحفیظ صنا برادرزادہ خود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ حامل رقمہ نیاز ہذا بر خود دار

ایک سو اکترواں خط تشریف لائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین عالی مناقب مولوی محمد بشیر
صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے واضح ہو کہ
دو ہفتے انتظار کرتے کرتے گذر گئے لیکن کتابیں اب تک
نہیں پہنچیں اور نہ خود ہی تشریف لائے کوئی امر مانع ہو گیا
ہوگا - تاہم نہ آنکی وجہ سے خبر کرنی تھی - نواب صاحب غفران
مکان - و بگیم صاحب عالیہ خلد مکان کا حال بھی تحریر فرمائیں جب آپ
وطن تشریف لے جائیں تو اپنی اور بال بچوں کی خیریت سے مطلع
فرمائیں اگر ہو سکے تو ایک رات کیلئے اس راہ سے ہوتے ہوئے
تشریف لیجائیں گو اس میں کسی قدر سفر مہیا ہو جائیگا اور محصول
وغیرہ میں بھی اضافہ ہو جائیگا خیر انتشار اللہ تعالیٰ ایک نہ
ایک دن ضرور ملاقات ہوگی

والسلام خیر الختام

ایک سو بہتر و اں خط

اپنے بھتیجے کی سفارش میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا
مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم
کہے واضح ہو کہ حامل رقمہ نیاز ہذا بر خود دار سید محمد عبد الحفیظ

(میرا بھتیجا ہے) اور کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح و تالیف جلد اول
دہلیہ از کتاب الیوم تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین بیاضی
سورہ فاتحہ سے سورہ نصر اور ٹھوڑا سا تشریح نختہ العنکبر
پڑھنے کے بعد کتب مروجہ کی تحصیل کے شوق میں آپ کی خدمت
مبارک میں حاضر ہو رہا ہے۔

جلد از جلد پڑھا دیں۔ جتنی تعلیم ان کے حق میں مفید ہو اسکو
جلد از جلد پڑھا دیں مجھ پر عین احسان ہوگا۔ کھانا پکانے کے واسطے
ایک سیدہ مند ملازم مقرر فرمادیں تاکہ اسکا مشاہرہ مختار
موصوف خود دیدیں گے۔

✽ ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری ✽

میری حالت یہ ہے کہ بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے
چند امراض لاحق ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا
اور مسجد تک آنا دشوار ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ آنکھ، کان خود
جواب دے چکے ہیں چلنا پھرنا بہت دشوار ہے۔ بلکہ حرکات
نیچاں کی طرح ہیں، اکھوند علی کل حال۔ دوسری بات
یہ ہے کہ بر خوردار کے واسطے ایک معقول جگہ رہائش کی تجویز فرمائی
اور انکی ضروریات کو حتیٰ المقدور پورا فرماتے رہیں گے جو عین لطف
و کرم ہوگا۔

والسلام خیر الختام
ایک سو تہتر و ان خط

نصیحت پند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل کی نصیحتیں خصوصاً بہائی مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

سید محمد عبد الحفیظ (برادر زادہ بندہ) بعد فارغ شدن
از کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح و تالیف جلد اول دہلیہ
از کتاب الیوم تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین تمام بیاضی
از سورہ فاتحہ تا تامل سورہ نصر و شرح نختہ العنکبر سے
قدرے، مقصد حاصل کردن از کتب درسیہ مروج
بشوق تمام بخیریت ساری رو لازم کہ حسبہ شد و شفقت
علی خلق است از انچه بقدر ضروری در حق او مفید مطلب
باشد و در ترویج تعلیم خواہد ساخت عین لطف و کرم خواہ
بود و برائے نجات طعام او تو کمری با سلیقہ مقرر کنانیدہ
خواہید داد کہ بجز آنرا بر خوردار مذکور خواہد داد و سع
✽ ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری ✽

زیادہ والسلام۔ و حال من ایست کہ باستیلائے ضعف
پیری و لحوق چند امراض ضریبت نشست و بر خاست
از مسجد تا خانہ خود و از خانہ تا مسجد آمدن دشوار میشود بلکہ
چشم و گوش چیزے کار نمی دہد آمد و رفت بسیار دشوار بلکہ
حرکت مذہبی دارد آنچند کدہ لنگل حال۔ دیگرے
آں کہ بخوبی جائے اقامت تجویز کردہ خواہند داد و در انجام
مرام او در فن دانشمندی حتی الوسع درین نخواہند نمود و عین لطف
و کرم باشد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتاد و دوم

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نصیحت پند خصوصاً بہائی مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

وعموماً ہر اور ان دینی واضح باد کہ حسب ارشاد آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم خَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْاَهْلِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رِثَاۃُ قرآن مجید
وحدیث شریف تدبر و تفکر حسب مقدور شب و روز سرگرم
باشید و بکلام زید و بکر گرفتار نشوند چہ تدبر قرآن از تہ دل
قلب منور و متخشع و متصدع شود چنانچہ آیہ کریمہ تَقْشَعْرُ
مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ شَہادہ دل است
تبع گرفت بگفت کہ نیازم اینست
سرفرو بروم و گفتم کہ نیازم اینست
وَلَيْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
آلایہ ہیں تفکر سرمایہ و خیرہ عقیقی ہے

عاشقی چیست بگو بندہ جاناں بودن
دل بدست دگران و دامن و حیراں بودن
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ - نعم ماقیل
تصور آرا جاس صنم کا نہ کٹکا ٹپکنے چشم نم کا
نہ کہ آلودہ دامن عاصی گریاں کو ایوا عظم
ٹپکنا آنسوؤں کا دایع عصیاں تر پڑا ہے

اول و آخر قرآن کہ یا اورد میںیں - رہ دیں رہ بریں جہنم و قرآن ہیں
و باقی ہوس و نسبت نبوی براں پیش نظر ملحوظ باشد کہ رہنما ہے
دارین است - مَنْ أَحَبَّ سُكَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ
فِي الْجَنَّةِ رَكَمًا سَوَاءًا أَلَمْ تَرَ فِي

محال ست سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پے مصطفیٰ

کیوں سے اور عموماً ان کے بھائیوں کے لئے ہیں واضح ہر کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک خَيْرُ الْحَدِيثِ
كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْاَهْلِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
مطابق قرآن مجید کی تلاوت و حدیث شریف
کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر غور و فکر کرنے میں رات دن
مصرف رہنا اور زید و بکر کے قصوں میں نہ پڑنا اس لئے کہ
قرآن پر غور کرنے سے قلب میں نور اور سرور پیدا ہوتا ہے
چنانچہ آیہ کریمہ تَقْشَعْرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ اسکی گواہ ہے

تبع گرفت بگفت کہ نیازم اینست
سرفرو بروم و گفتم کہ نیازم اینست
وَلَيْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
تدبر آخرت کا ذخیرہ اور توشہ ہوگا

عاشقی کیا ہے؟ معشوق حقیقی یعنی خدا کا غلام ہو جانا اور اس کو دل پر
حیراں ہو جانا۔ اور ایمان والے اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آلایہ
اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ معشوق حقیقی یعنی خدا کا خیال آیا اور
تر آنچہ ٹپکنے لگی۔ جناب واعظ صاحب باروتے ہوئے گنہگار
کو گنہگار نہ کہنے کیونکہ اسکے آنسوؤں سے ہی اسکے گناہوں کا دامن چھلکا

اور سعدی کی روایت میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس نے میری
سنت کو محبوب رکھا اس نے مجھ کو محبوب رکھا اور وہ میرے ساتھ جنت میں
جائیگا ہے اے سعدی مشکل تکبیر اہل نبوی راہ صفا کا پانا

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہجتم باطلاع بیماری و نصلح آخری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ از عاجز و حقیر ذریہ حسین بطلالہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم
رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مسرت نامہ آیا۔ آپ کے چلے جانے کے بعد راستہ ہی میں میری طبیعت خراب ہو گئی کچھ مفرح کھانے
سے میری طبیعت ٹھہری اور اس ٹھہر جانے کو اب تو چلا جانا ہی اچھا ہے منسوب پڑھالیا۔ اور کتاب اللہ و سنت نبوی کی خدمت کر لی اللہ
تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بخوبی تبلیغ کی اور آپ کوئی تمنا اس دنیا کے فانی میں باقی نہیں رہی ہے مآں البتہ اللہ
جلشانہ کے دربار حق جانے کے لئے فقیر تیار ہے۔ اور وہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ میری آرزو پوری کرے گا۔ تم سب لوگ ہمیشہ زندہ و کامیاب
رہو اور میرا ضعف و دماغ اور میرا موجودہ حال مجھ سے کہہ رہا ہے کہ آپ لوگ آئندہ شاید مجھے نہ دیکھ سکیں گے۔ خیر خوش رہو بڑی عمر پاؤ
تاکہ لدا شاعت کلمۃ الحق میں مصروف رہو اور اب خدا کے سپرد تم کو کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہے۔ اور میرے لئے
ہر وقت و ہمیشہ میری مغفرت کے لئے اپنی اپنی دعاؤں سے یاد کرتے رہنا۔ اب تولے جواب دیجئے۔ آئندہ شاید تم کو کسی خط کا
ہی مجھ سے نہ ملے گا۔ فقط والسلام خیر الختام۔

ایک سو پچھتر واں خط سید محمد عبدالکحیف صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عاجز و حقیر ذریہ حسین بطلالہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ بر خوردار سید
محمد عبدالکحیف یہاں آگئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے شرح ملاحی کو
اخیر سے شروع کر دیا ہے اور وہ خوب ہی لگا کر انشاء اللہ طرہ
رہے ہیں۔ اور تم مطلق فکر و اندیشہ انکی طرف سے نہ کرنا اور انکی

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہجتم درباب درویشی سید محمد عبدالکحیف صاحب لقا زردس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
از عاجز و حقیر ذریہ حسین بطلالہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صمدی سلمہ رب بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ بر خوردار سید
محمد عبدالکحیف دریا آمدہ
شرح ملاحی از آخر آغاز کرد و در تحصیل علم بدل مصروف
شد و تردد و فکر نمایند و از والدہ او خاطر جمعی کردہ و ہند
باقی خیریت است زیادہ والسلام خیر الختام بہمہ خورد و کلال سلام

لے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی خورد تھے حضرت میاں صاحب کے برادر حقیقی خورد تھے حضرت میاں صاحب کے برادر حقیقی خورد تھے حضرت میاں صاحب کے برادر حقیقی خورد تھے
بھائی اور ان کے تین صاحب زادے سید محمد عبدالرزاق مرحوم اور سید محمد عبدالکحیف صاحب اور صاحب سید محمد عبدالکحیم مرحوم حضور مکان موضع مولانا گھر ضلع مونگیر (دہلی)

نوٹ: یہ حضور علی میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا آخری فرمان جو اس کشف برادرین و ملاقات کے تام مرض الموت میں مولانا حافظ سید محمد عبدالکحیم
لکھ کے کچھ اجازت کے لئے نسخہ آواز۔ ۱۶۲۔ ۱۶۱۔ ۱۶۰۔ ۱۵۹۔ ۱۵۸۔ ۱۵۷۔ ۱۵۶۔ ۱۵۵۔ ۱۵۴۔ ۱۵۳۔ ۱۵۲۔ ۱۵۱۔ ۱۵۰۔ ۱۴۹۔ ۱۴۸۔ ۱۴۷۔ ۱۴۶۔ ۱۴۵۔ ۱۴۴۔ ۱۴۳۔ ۱۴۲۔ ۱۴۱۔ ۱۴۰۔ ۱۳۹۔ ۱۳۸۔ ۱۳۷۔ ۱۳۶۔ ۱۳۵۔ ۱۳۴۔ ۱۳۳۔ ۱۳۲۔ ۱۳۱۔ ۱۳۰۔ ۱۲۹۔ ۱۲۸۔ ۱۲۷۔ ۱۲۶۔ ۱۲۵۔ ۱۲۴۔ ۱۲۳۔ ۱۲۲۔ ۱۲۱۔ ۱۲۰۔ ۱۱۹۔ ۱۱۸۔ ۱۱۷۔ ۱۱۶۔ ۱۱۵۔ ۱۱۴۔ ۱۱۳۔ ۱۱۲۔ ۱۱۱۔ ۱۱۰۔ ۱۰۹۔ ۱۰۸۔ ۱۰۷۔ ۱۰۶۔ ۱۰۵۔ ۱۰۴۔ ۱۰۳۔ ۱۰۲۔ ۱۰۱۔ ۱۰۰۔ ۹۹۔ ۹۸۔ ۹۷۔ ۹۶۔ ۹۵۔ ۹۴۔ ۹۳۔ ۹۲۔ ۹۱۔ ۹۰۔ ۸۹۔ ۸۸۔ ۸۷۔ ۸۶۔ ۸۵۔ ۸۴۔ ۸۳۔ ۸۲۔ ۸۱۔ ۸۰۔ ۷۹۔ ۷۸۔ ۷۷۔ ۷۶۔ ۷۵۔ ۷۴۔ ۷۳۔ ۷۲۔ ۷۱۔ ۷۰۔ ۶۹۔ ۶۸۔ ۶۷۔ ۶۶۔ ۶۵۔ ۶۴۔ ۶۳۔ ۶۲۔ ۶۱۔ ۶۰۔ ۵۹۔ ۵۸۔ ۵۷۔ ۵۶۔ ۵۵۔ ۵۴۔ ۵۳۔ ۵۲۔ ۵۱۔ ۵۰۔ ۴۹۔ ۴۸۔ ۴۷۔ ۴۶۔ ۴۵۔ ۴۴۔ ۴۳۔ ۴۲۔ ۴۱۔ ۴۰۔ ۳۹۔ ۳۸۔ ۳۷۔ ۳۶۔ ۳۵۔ ۳۴۔ ۳۳۔ ۳۲۔ ۳۱۔ ۳۰۔ ۲۹۔ ۲۸۔ ۲۷۔ ۲۶۔ ۲۵۔ ۲۴۔ ۲۳۔ ۲۲۔ ۲۱۔ ۲۰۔ ۱۹۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

سلام ما موصول باد -

محررہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ

مکتوب یکصد ہفتاد و ششم

باطلاع روانگی رحیم آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذریہ حسنین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بتاریخ دہم شعبان از اینجا روانہ رحیم آباد خواہم شد اطلاعاً گذارش نموده شد - زیادہ والسلام خیر الختام -

۳ شعبان سنہ

مکتوب یکصد ہفتاد و ہفتم

ورباب وصولی زر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از خاکسار و حقیر ذریہ حسنین بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد کن سلمہ اللہ تعالیٰ بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہور رائے بھیا ضیاءے باد کہ مبلغ چل و نہ روپیہ مرسلہ ملازمان عالی معرفت مولوی عبدالحق قادری صاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و قبضہ و رد آمد بخیراً کُم اللہ صجراً مؤفوقاً و لَقَدْ کُم نَصْرَۃً وَّ سُوْرًا وَّ کَانَ سَعِیْکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝

والدہ صاحبہ کو بھی اطمینان دلاتے رہنا - باقی خیر میثاق زیادہ والسلام خیر الختام اور چھوٹے بڑوں کو میر اسلام پہنچے ۱۷ ربیع الاول

ایک سو چھتر و ان خط

حضرت میانصار رحمہ اللہ کی عیم آباد کو روانگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذریہ حسنین - میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح ہو کہ بتاریخ ۱۰ اشعبان انشاء اللہ تعالیٰ العظیم یہاں سے عیم آباد چلا جائے گا - اطلاعاً تحریر ہے - زیادہ والسلام خیر الختام - ۳ شعبان سنہ

ایک سو ستتر و ان خط

رسید منی آرڈر کے وصول ہونے کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خاکسار و حقیر ذریہ حسنین - بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد کن سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ واضح رائے عالی ہو کہ مبلغ انچاس روپے ہدیہ ملازمان عالی معرفت جناب مولوی عبدالحق قادری بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ جزاءً مؤفوقاً و لَقَدْ کُم نَصْرَۃً وَّ سُوْرًا وَّ کَانَ سَعِیْکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝

تتمت

۱ -
عاجز و حقیر
ذریہ حسنین
میر توسل حسین
صاحب سلمہ اللہ
تعالیٰ

عمرت دراز باد کہ درد و مشتری
ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری
زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام
از دہی

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہشتم در باب تعزیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و حقیر محمد بن محمد حسین بمطالعہ گرای میرزا حسن صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
واضح باد کہ از خط سید محمد ایوب وہم از خط شامیہ وحشت از حادثہ جانکاہ ہوشیہ با انتقال بر خورداری مغفورہ مرحومہ موجب رنج و غم اتم گردید کہ از تقریر و تحریر افزوں است
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ہاں کافی است
بنظر ثواب آخرت چہ رضائے مولی از ہمہ اولی مختتم بزل شد کل نفس ذائقة الموت دریں صورت بندہ
سرافکندہ را از تقدیر قادر قدیر جائے ستیز و نہ پائے گریز
لے عزیز بہر توسع و قیاس و کذب و تمسک بپیشانی بین
الخوف والجوع ونقص من الأموال والنفوس
والثمرات وکتیر الصابرين الذين اذا أصابهم مصيبة قالوا إنا لله وإليه راجعون دار ابلات علیہم صلوات من ترابہم ورحمۃ و قد اذکرت
ہم اہل تدون و غور بدل باید جزع و فرع نشاید
الواب رحمت آہی چون مفتوح گردد مرحومان رانعت

عمرت دراز باد کہ درد و مشتری
ما از تو بر خوریم و تو از عمر بر خوری
زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام
از دہی

ایک سو و محضرواں خط عذر خواہی کا خط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد بن محمد حسین میرزا حسن صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
کے واضح ہو کہ محمد ایوب کے خط اور تمہارے خط سے خیر و خیرت اثر دل ہلا دینے والے واقعہ انتقال پر ملال بر خورداری مغفورہ مرحومہ کا خط پڑھ کر اتنا صدمہ ہوا کہ تقریر و تحریر سے باہر رہے
دیشک ہم اللہ ہی کیواسطے ہیں اور اللہ ہی کی طرف پھرنے والے ہیں، الایہ بہت کچھ ثواب آخرت کیلئے کافی ہے اسلئے کہ رضائے مولی از ہمہ اولی در ہر موجود کو ذائقہ موت کا چکھنا ہے، الایہ کی ہر
ازل میں لگ چکی ہے اس صورت میں بندہ ناچیز حکم قضا و قدر سے نہ لڑ سکتا ہے اور نہ کہیں بھاگ کر جا سکتا ہے لے عزیز
خداوند قدوس کے فرمان روا البتہ ہم آزمائش کے ہم کو کسی نے کے ساتھ خوف سے، بھوک سے، مال و رجاں اور پھل یعنی اولاد وغیرہ کے گمان سے بھکا ہے اور اسے حبیب! خوشخبری دیدہ بجے ایسے
صابروں کو کہ جس وقت اُن پر کوئی مصیبت پہنچی تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کیواسطے ہیں۔ اور اللہ ہی کی طرف ہم کو پھر جانا ہے، الایہ یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کا صلہ و ملام

ابتلا بلباس بلا پوشش استند و اسباب آفت زردانی و
عنایت سبحانی جو متعاقد شود بجزوہ زہر حوادث از مشرب
و ادیلا چشاندہ

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند و لے
دولت آن برد کہ تشریف بلا یافتہ است
بہر کیف ہمہ خود و کلاں را تسلی و تسکین بدہند و بدعائے
مغفرت او مشغول باشند

گشت آن دستہ گل رونق بازدارد
بوسے گل رفت ہیں روز بگلزار دگر
را نہ صدمہ دیں حادثہ جانگزار سیدہ کرم
اگر نہ فضا بود کہ ماہم رویم

میرسد آن روز کہ ماہم رویم
مکتوب یکصد ہفتاد و ہفتم

و رباب تغزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین
و بر خورد از نور چشم بعد ہدیہ سلام واضح باو کہ از چارہ بجارہ
بندہ بجاوشد پایندہ تقدیر ازلی فرستگہا دور است
ہرچہ تقدیر خدا بود ہر آن قانع ام نہ چین راہ فنا را بکے
مانع ام بشارتہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
بدعائے مغفرت آن نور چشمی ہوا رہ مشغول باشند
دستہ توریث می رسد بر آن عل تمایند چنانکہ خدا تعالیٰ
فی فرماید قٰرِیْضَہٗ قٰتِلَہٗ ۲ لِّلّٰہِ اَعُوْذُ بِحَقِّہٖ اَشْرَعِی

اور رحمت ہے۔ اور پی لوگ ہدایت پانوالے ہیں، آلاہ پر خوب
غور و فکر کرنا چاہئے و ادیلا کرے سے کچھ فائدہ نہیں (فائدہ
ہے، کہ جب رحمت الہی کے دروازے کسی پر کھلتے ہیں تو
پہلے کسی بلا میں مبتلا کر کے امتحان لیا جاتا ہے اور جب کرم
خداوندی و توجہ باری کسی کی معاون ہوتی ہے تو پہلے حوادث
کے زہر کا گھونٹ پلایا جاتا ہے۔ (ترجمہ)

خلعت و نعمت صلے سب مانگتے ہیں مگر دولت لقی ہو اسکو جسکو خدا باری
بلا میں مبتلا کرے، بہر حال سب چھوٹوں بڑوں کو مطمئن کریں اعلیٰ رحمہ کیلئے
دعائے مغفرت کرائیں۔ (ترجمہ) وہ گلدستہ دوسرے
بازار کی رونق ہو گیا۔ اس پھول کی خوشبو نے آج دوسرے باغ
مہکا دیا، اس واقعہ پر جو کچھ نسخ و نقل ہوا اسکا کوئی علاج نہیں ہے
حکم خدا تھا کہ ہم جاتے، وہ دن عشق پر ایسا آلاہ کہ ہم بھی جائیں گے

ایک سو اسیواں خط

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین
صاحب و بر خورد از نور چشم بعد ہدیہ سلام کے واضح ہو کہ بندہ
عاجز حادثات میں گھرا ہوا ہے حکم و قدر کو سوں دور ہے
جو کچھ خدا نے قسمت میں لکھ دیا ہے میں اس پر شاکر ہوں
اور نہ اس راہ فنا سے کسی کو روک سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۲ لِّلّٰہِ دیں صابرین کیساتھ ہوں، گی
خوشخبری دی ہے۔ نور چشمی مرحومہ کی واسطے دعائے مغفرت کیا کریں۔ درشت
کا مسئلہ بھیج رہا ہوں۔ اس پر عمل کریں خدا تعالیٰ

برسد برائیں کا رہند شوتہ - زیادہ والسلام

مع الاکرام خیر الختام

مکتوب یکصد و ششادوم

در باره سفارش

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر موصول
حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط شمار در سفارش آئندہ کاشف
مدعا شد چنانچہ خط بنام مولوی ابراہیم صاحب روانہ
کرده شد و دیں جا ہمہ خورد و کلاں بخیریت ہستند وین
بعارضہ دوران در و سر و ضعف بصر مبتلا ام باقی خیریت
زیادہ والسلام خیر الختام بخیریت شہاد ال احمد
صاحب سلام دنیا ز من برسانند و ہمہ کیاں نیز موصول باد

مکتوب یکصد و ششادوم

بابت تقسیم ترکہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حکایتاً موصیاً موصیاً - از عاجز محمد نذیر حسین
بمطالعہ گرامی برادر موصول حسین صاحب سلمہ ربہ بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود باد کہ بفضلہ
تعالیٰ مع صفار و کبار مقرون خیریت بودہ خیر و عافیت آن
صاحبان مستدعی می باشند و دیں دلا نامہ نامی ثما

فرمانا ہی فی جنتہ من اللہ لہذا حقہ کو حق پہنچ جائے اسپر عمل
آمد کرو۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

ایک سو اسی واں خط

سفارش کرتی اطلع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر موصول حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے بعد واضح ہو کہ تمہارا سفارشی خط ملا کاشف مدعا ہوا
چنانچہ ایک خط مولوی ابراہیم صاحب کے نام پہنچ دیا گیا۔
اس جگہ سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں در و سر و ضعف
بصر میں مبتلا ہوں۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ والسلام
خیر الختام۔ شاہ آل احمد صاحب کی خدمت میں میرا
سلام پہنچا دیں اور جملہ پرسان حال کو بھی۔

ایک سو اسی واں خط

تقسیم میراث کے بارے میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حکایتاً موصیاً موصیاً - عاجز محمد نذیر حسین
برادر موصول حسین صاحب سلمہ ربہ مطالعہ گرامی
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ بفضلہ
تعالیٰ مع صفار و کبار مقرون خیریت بودہ خیر و عافیت آن
صاحبان مستدعی می باشند و دیں دلا نامہ نامی ثما

ہنجر موجب فرحت تازہ و مسرت

دن بدن کمزوری کا غلبہ ہے ہوش و حواس

اسکے باوجود طالبان حدیث کی کثرت تھی و حد سے زیادہ پریشان کرتی ہے ہر حال خدا کا فضل مجھ ناچیز کے شامل حال ہے۔ فتویٰ کا جواب لکھ کر بھیجا جاتا ہے۔ علماء دین کے نزدیک آدمی مال کی دارت اسکی بیٹی امیرن اور آدمی مال کا دارت اس کا بیٹا شفاعت حسین ہے اور دونوں بھتیجے محروم ہیں چونکہ یہ دونوں عصبہ بعید ہیں اور بھائی عصبہ قریب ہے جو عصبہ بعید پر مقدم ہے کتب فرائض فقہ میں ایسی طرح موجود ہے۔ اُمید ہے کہ اپنی اور جملہ متعلقین کی خیر و عافیت مزاج سے اطلاع دیں گے۔ اور سید قاضی محمد اکبر صاحب کو سلام فرمادیں گے کہ تمہارا خط پہنچ گیا ہے۔ کما حقہ حال معلوم ہوا۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

ایک سو بیاسی واں خط

سلام و دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قاضی ذرا حسین صاحب و میر مظہر حسین صاحب و میر عنایت حسین صاحب و میر اصغر حسین صاحب و ثناء صاحب مولا نگر و میر حاجی محمد حسین صاحب و میر مظہر اسحق صاحب و میر معنوت حسین صاحب و میر عشرت حسین صاحب و میر دلاور حسین صاحب و بر خورداران میر محمد ہارون صاحب و میر محمد ایوب صاحب و میر عبد الرزاق صاحب

مع بند استقدار سیدہ موجب فرحت تازہ و مسرت

بے اندازہ گردید براور روز بروز ضعف غالب و ہوش و حواس

باختہ باوجود اس ہجوم طلبہ حدیث از بس مرا مضطر گردانید ہر حال فکرا نزد امتنان شامل حال من شکستہ بال است و فتویٰ مطلوبہ تحریر کنائیدہ فرستادہ می شود و پر ظاہر است نزد علماء دین کہ مستحق نصف ترکہ مسماۃ امیرن دختر است و نصف آں برادر شفاعت حسین است

و مرد برادر زادگان محروم اندچہ این مرد و عصبہ بعید و برادر عصبہ قریب است کہ مقدم میشود بر عصبہ بعید چنانکہ در کتب فقہ و فرائض مذکور است ترصد کہ از خیریت مزاج خود مع خیریت وابستگامے نمودہ باشند و سید قاضی محمد اکبر غازی صاحب بعد سلام نموا ہند گفت کہ خط مرسلہ رسید و حال بوضوح پیوست۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و دوم

سلام و دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت گرامی قاضی ذرا حسین صاحب و مظہر حسین صاحب و میر عنایت حسین صاحب و میر اصغر حسین صاحب و ثناء صاحب مولا نگر و میر حاجی محمد حسین صاحب و میر مظہر اسحق صاحب و میر معنوت حسین صاحب و میر عشرت حسین صاحب و میر دلاور حسین صاحب و بر خورداران میر محمد ہارون صاحب و میر محمد ایوب صاحب و میر عبد الرزاق صاحب

و غیر ہم من الاجاب تحفہ سلام و دعا بمن برسانند و
نیز از بر خوردار شریف و طفلان او آداب تسلیم و
میا و اصل باد۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہشتم دربارہ سفر پوربہ مراجعت از کانپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاجتاً مصلیاً مُسْتَبِلاً۔ برادر مہر پرور سیادت سیر
سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ
اللہ تعالیٰ۔ از عاجز و محفل نذیر حسین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مشہود خاطر رافت پذیر
باد۔ الحمد للہ کہ عالم و تبعہ بخیریت است و مژدہ خیر و
عافیت مزاج مبارک آں والا گہر مدام مستدعی می باشد
مشفقاً ایں خاکسار بتاریخ بست و ششم ماہ صفر از اینجا
روانہ آں سمت شدہ بود و در ہر منزل دو دو سہ سہ
مقام افتادہ تاکہ قریب کانپور رسیدم کہ از چند انگار
انگریزی ملاقات شدہ عند التذکرہ گفتند کہ جناب گورنر بہادر
عنقریب در دہلی نراہست افزا خواہند بود و نیم از شہر
مذکور مسافر براے اقامت و بود و باش افواج کردہ شود
پس ایں عاجز ہر معنی از ایں مقام بازگشتہ مراجعت
دہلی نمود چہ اتصال شہر کشمیر بدروازہ کہ نزدیک آن
بود و باش ما است اغلب کہ مشہد شود کہ در کشمیری
دروازہ و حوالی آن اقامت افواج الحال ہم است
شاید زیادہ تر میدان وسیع و فراخ ہماں جا قرار یابد و

و غیرہ اجاب کی خدمت میں تحفہ سلام و دعا پہنچے
نیز بر خوردار شریف حسین اور اسکے بچوں کی طرف سے
آداب تسلیم و نیاز قبول ہو۔

ایک سو تر اسی واں خط حال روانہ ہو نہیں پوربہ کے اور راستہ واپسی نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاجتاً مصلیاً مُسْتَبِلاً۔ برادر مہر پرور سیادت سیر
سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ ربہ
اللہ تعالیٰ۔ عاجز و محفل نذیر حسین السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو۔ الحمد للہ مع متعلقین
میں اچھی طرح ہوں اور آں والا گہر کی خیر و عافیت
مزاج مبارک کی خوشخبری کا ہمیشہ امیدوار۔ مشفقاً یہ
خاکسار بتاریخ ۲۲ صفر یہاں سے اسطرت روانہ ہو گیا تھا
اور ہر منزل میں دو دو تین تین جگہ ٹھہرنا پڑا یہاں تک کہ
کانپور کے قریب پہنچ گیا کہ چند انگریزی اہلکاروں سے
ملاقات ہوئی با تلی باتوں میں معلوم ہوا کہ جناب گورنر بہادر
عنقریب ہی رونق افروز ہونگے اور چھاؤنی کے واسطے آئی
دہلی کے مسافر کرنے کا حکم دیں گے پس یہ عاجز اس بات کو
سن کر وہاں سے واپس دہلی کو آ گیا۔ آدھا شہر کشمیر بدروازہ
کے متصل ہے اور وہیں میں رہتا ہوں غالباً یہی حصہ گرا
جائے اس لئے کشمیر بدروازے اور اسکے ارد گرد فوجیں
ٹھہری ہوئی ہیں شاید کہ اس جگہ کو وسیع و فراخ کرنے کا
حکم ہو جائے تو اس میں محمد سارا کا سا اسرار

خارج است و عقد نکاح بر خوردار کا مکار مبارک و
 بیسویں باد و از ہمہ خور و کلاں درجہ بدرجہ تسلیم و سلام پہنچانے
 اور خوردار شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و والدہ
 ایشان بآں صاحبان تسلیم و سلام مستجاب باذیادہ والسلام
 مع الاکرام خیر الختام -

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہجڑ در باب ادراک خیریت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اعجاز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادر میر ترسل حسین
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح
 باد کہ از دیر خیر و عافیت آن برادر مع متعلقان بوضوح نہ
 پیوستہ انیاس جہت تردد و تفکر لاحق حال پر ملال است
 از ہم کہ خوشنودی مزاج خود و از مزوہ خبر خیر دیگر و استنگان
 مسروری نمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت حاصل شود و حال
 خود چہ نویسکم کہ ضعف و ناتوانی و دوران سراسر غالب است
 تا سہمہ امور موجودہ حتی الوسیع سرانجام می دہم عافیت
 ما و ثلما بخیر باد و رب العباد و ہمہ خور و کلاں درینجا بخیریت
 اند و ہدیہ تسلیم و سلام می رسانند مقبول باد و از ما و از دیگر
 خور و کلاں انجا را دعا و سلام برسانند و از ما و از دیگر خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتاد و ہجڑ در باب ادائے فدیہ عوض قضائے نازائیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بر خوردار کا مکار کا عقد نکاح مبارک ہو۔ سب چھوٹے
 بڑوں کی طرف سے درجہ بدرجہ تسلیم و سلام پہنچے بر خوردار
 شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و اوران کی والدہ کی
 طرف سے آپ صاحبان کی خدمت میں سلام قبول ہو۔
 زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام -

ایک سو چوہاسی و اسی خط دریافت خیر عافیت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین میرے بھائی میر
 ترسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی بعد
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ عرصہ سے آپ کی
 مع متعلقین خیریت معلوم نہیں ہوئی اور خبر خبر کی خوشخبری
 سے مسرور نہیں ہوا کہ کسی قدر اطمینان ہوتا۔ اپنا حال کیا
 لکھوں کمزوری و نقاہت اور درد سر کا غلبہ ہے۔ تاہم جن
 امور کے متعلق لکھا ہے ان کو پورا کر دوں گا۔ خدا ہمارا
 تمہارا انجام بخیر کرے۔ تمام خور و کلاں یہاں چھٹی طرح ہیں
 ہدیہ تسلیم و سلام عرض کرتے ہیں قبول ہو۔
 ہماری طرف سے خور و کلاں کو دعا و سلام پہنچے۔
 والسلام خیر الختام -

ایک سو چوہاسی و اسی خط قضا نمازوں کے بارے میں گندم وینا ثبات نہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت میاں صاحب کی جیسی صاحبزادی تھیں جو نہایت عابدہ اور باور و بندہ تھیں اور آپ کا مکان اب تک عقب کتھا نہ دیر یہ عام موجود ہے۔ اور والدہ کی طرف سے
 اور نہایت شرافت اور ہمالیہ اور ہیں۔ اور جناب مولوی حکیم سید محمد عبدالحق صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ اور ان کا نام صاحبزادی

از عاجز و حقیر ذی یحسین بمطالعہ گرامی برادر م
میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف مدعا گرد
برادر اعوض نماز قضائی نماز دو سیر گندم دادن از قرآن و حدیث
نایت نمی شود۔ این از اجتهاد فقہائے حنفیہ است
بفہم قاصر من موجب ثواب دائمی این است کہ سہ چار
قرآن مجید ترجمہ خرید کردہ بہر شخص لائق کہ قرآن مجید خوب
خواندہ باشند وقت کردہ دہند کہ در تلاوت او مدام باشد
کہ بدین ذریعہ تابقا سے آن ثوابش بہر حرمہ برسد یا یک
نسخہ صحیح بخاری شریف خریدہ وقت کردہ دہند کہ مدت مدید
ثواب باو جاری ماند و این امر احسن و ادنیٰ است مطابق فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منجملہ خیرات جاری شمرہ شود
آئندہ ہر چہ مناسب دانند بعمل آرد و در اینجا ہمہ خود و کلا
بخیریت اند و خیر و عافیت شما مع وابستگان خواستہ می شد
و ہمہ کس سلام و دعا رسن برسانند از بر خور دائرہ شریفین
و میر شاہجہاں و دیگر طفلان تسلیم و سلام موصول با ذریعہ
کہ از خیریت نامحبات مسرور الوقت می نمودہ باشند زیادہ

السلام مرقومہ ۲۸ شہر صفر ۱۲۳۰
مکتوب یکصد و شصت و ششم

در باب ادراک خیریت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذی یحسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح

عاجز و حقیر ذی یحسین۔ میرے بھائی میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بالخیر کے مطالعہ گرامی السلام علیکم کے
واضح ہو کہ والا نامہ موصول ہو کر کاشف مدعا ہوا۔ بھائی
قضا نماز کے واسطے فی نماز دو سیر گندم خیرات کرنے قرآن
و حدیث سے نایت نہیں یہ صرف فقہائے حنفیہ کا اجتہاد
ہے میری عقل ناقص میں ہمیشہ ثواب کی صورت یہ ہے
کہ تین چار قرآن شریف مترجم خرید کر ہر اس شخص کو جو
قرآن مجید بخوبی پڑھ سکتا ہو عطا کر دیں تاکہ وہ اسی میں
تلاوت کیا کرے اس ذریعہ سے جب تک قرآن شریف
موجود رہیگا مرحومہ کو ثواب ملتا رہیگا۔ یا ایک نسخہ بخاری
شریف کا خرید کر وقت کر دیں تاکہ عرصہ دراز تک ثواب ملتا رہے اور یہ
امر احسن و ادنیٰ ہے اور فرمان مصطفویؐ کے بموجب یہ صدقہ جاریہ
ہو جائیگا۔ آگے جو مناسب جائیں کریں یہاں سب چھوٹے
بڑے اچھی طرح ہیں اور تمہاری مع متعلقین خیر و عافیت کے
خواستگار میری طرف سے تمام آدمیوں کو سلام پہنچا دیں۔
بر خور دائرہ شریفین و میر شاہجہاں اور بچوں کی طرف سے تسلیم و
سلام پہنچے امید ہے کہ خیریت کے خطوط آپ بھیجے رہا کریں گے
زیادہ والسلام مرقومہ ۲۸ ماہ صفر ۱۲۳۰

ایک سو چھپاسی اس خط

در یافت خیریت میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر ذی یحسین بھائی میر توسل حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے

باد کہ عرصہ دراز گذشت کہ از خیر و عافیت مزاج غرو یاد
 نداشت کردہ ہذا خاطر فائز مشرد و متفکری ماند لازم کہ
 از صحت و تندرستی مزاج مع متعلقان مسرور و کامگار
 سازند کہ طمانیت حاصل شود و اکثر در اعضا شکنی و در
 سر مستلای ماند طوعا و کرہا سبق طلبہ و اجراء فتویٰ سی
 حسب مقدور کردہ می شود حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی
 بنقریب شادی پس محمد یاسین چہار قطعہ ہزار منت و بہت
 نوشتند لاچار تکلیف بر خود گوارا کردہ آمدن اینجا
 قبول کروم ہر گاہ تا یخ فسادی خواہ در ماہ رجب یا شعبان
 مقرر خواہد شد اقبال ذخیراں خواہم آمد اطلاعا گذارش
 کردہ شد و چگونگی مزاج بر خردار عبد الرزاق ہم اطلاع
 دہن کہ بہ نسبت سابق تخفیف تندرستی است یا نہ دوری
 جا ہمہ بخیریت ہستند از غمد و کلاں ہدیہ سلام قبول باذریادہ
 السلام خیر التمام و بشاہ صاحب نیز سلام من خواہند گفت

مکتوب یکصد و شصت و ہفتم

دربارہ علالت خویش و حلت لوی عبد رب صاحب غیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر ذری حسین بمطالعہ گرامی برادر مہر
 تو سل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و
 رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف
 مدعا گردید از ماہ ذی الحجہ کثرت تب و لرزہ از بس است
 کہ در خانہ تندرست باشد باشد و ہیضہ نیز دامن چنانچہ
 دیروز کہ روز جمعہ بود مولوی عبد الرب انتقال کردند

واضح ہو کہ مدت دراز ہوئی آپ نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع
 کر کے نثار نہیں کیا بدینوجہ دل کو بیگنی ہے تم کو چاہئے کہ صحت
 و تندرستی اپنی مع متعلقین کے کھو نہ تاکہ نسکین ہو۔

اکثر اعضاء شکنی اور دوران سر رہنے لگا ہے۔ مجبور ہو کر
 طلبہ کا سبق اور فتویٰ تو یہی جتنی طاقت ہے کرتا رہتا ہوں
 حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی نے اپنے صاحبزادے
 محمد یاسین کی شادی میں شرکت کیواسطے مجھ کو مجبور کر دیا۔ ہزار
 طرح کی منت و عاجزی کے چار خط بھیجے آخر میں نے دعوت قبول
 کر لی جبب یا شعبان جب بھی تاریخ مقرر ہوگی جس طرح جتنے گا
 پہنچوں گا۔ اطلاعا لکھ دیا ہے بر خردار عبد الرزاق کا مزاج
 کس طرح ہے۔ لکھیں پہلے کی نسبت اب طبیعت کیسی ہے
 اچھی طرح ہیں یا نہیں یہاں سب طرح خیریت ہو خورد و
 سکن کی طرف سے ہدیہ سلام قبول ہو زیادہ والسلام
 خیر التمام۔ شاہ صاحب کو سلام کہیں۔

ایک سو ستاسی واں خط

اپنی علالت کا حال مولوی عبد رب مولوی عبد رب صاحب کے

انتقال کی خبر جسٹس اللہ الرحمن الرحیم

عاجز و حقیر ذری حسین۔ میرے بھائی میر تو سل حسین
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ
 وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نامہ نامی پہنچا کاشف مدعا ہوا بقریبہ
 کے پہنچنے سے تب و لرزہ پھیلا ہوا ہے۔ کسی گھر میں کوئی ایک
 تندرست ہو تو ہو۔ پیٹھے کی بھی یہی کیفیت ہے کل روز جمعہ
 مولوی عبد الرب کا انتقال ہو گیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ عرصہ پنج و شش ماہ
گزشتہ کہ مولوی عبد القادر رحلت کریں دار البقا شدند ارادہ
مصمم بود کہ در آخر سفر عقد نکاح ہر دو بر خوردار کردہ دہم و
ہر وقت قریب شمار اطلب کنم لیکن ملتوی ماند و ہر گاہ صورت
نقش پذیر چاہد بود اطلاع خواہم داد حالا از بخار فرصت نیست
شادی کجا و مردوران سراپا مال کردہ است و مجرم طلباء زیاد تر
گراں یار و بر خوردار عبد السلام از دہ روز در تپ بتلی و دیگر
طفلان ہم دریں بلا گرفتار و عبد الحکیم را بہ چند مانع شدم مگر ماند
و عرصہ پانزدہ روز میگذرد کہ مولوی محمد حسین بٹالوی برائے ملاقات
من آمدہ بود و دو وقت صبح رسیدند و بوقت شام بعد
مغرب واپس رفتند و محمد حسین دیگر است کہ ارادہ اجرائے درس
می دارد و باقی خیریت و خیر و عافیت شما مطلوب زیادہ السلام علیکم
خیر انجام و بہم خورد و کلال سلام و دعا موصول باد

مکتوب یکصد و شصت و ہشتم

دربارہ اوراک حال سید محمد عبد الحفیظ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر مہر نور
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد کہ نامہ نامی در استفسار حال بر خوردار عبد الحفیظ
رسیدہ کاشفت دعا گوید برادر بر خوردار مذکور در بیجا نیامدہ
شاید بطرف ترمٹ رفته باشد و ما بہم متعلقان بخیریت ایم
و بہم صاحبان انجا سلام و دعا مبرسانند و گاہ گاہے از
خیریت مزاج خود مع وایستگان مسروری نمودہ باشند

پانچ چھ بیٹے ہوئے کہ مولوی عبد القادر کا انتقال ہو چکا ہو
پختہ ارادہ تھا کہ صفر کے اخیر ہی ایام میں دونوں ترکوں کا
نکاح کردوں گا اور عین وقت پر تم کو بلاوں گا مگر وہ ملتوی
ہو گیا اب جب تاریخ مقرر ہوگی اطلاع دوں گا اس وقت تو
بخاری سے فرصت نہیں شادی کہاں؟ سر کے چکر دلی نے
مجھ کو بد حواس کر رکھا ہے۔ اور پیچوم طلباء مزید براں بر خوردار
دشمنہ روز سے بخار میں مبتلا ہے اور بچے بھی اس مرض میں
گرفتار ہیں اور عبد الحکیم کو بہتیر سمجھا یا نہ مانا

پندرہ روز ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی مجھ سے ملنے آئے
تھے صبح کو تشریف لائے شام کو واپس تشریف لے گئے جس
محمد حسین نے دوسرا درسہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے وہ کوئی اور
شخص ہے۔ باقی خیریت اور تمہاری خیر و عافیت مطلوب زیادہ
السلام خیر انجام۔ سب چھوٹے بڑوں کو سلام و دعا پہنچے۔

ایک سو اٹھاسیواں خط

سید محمد عبد الحفیظ کے حال سے استفسار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر مہر نور حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی بر خوردار عبد الحفیظ کے
در یافت حال کا پہونچا۔ کاشفت مدعا ہو۔ - - -

بھائی بر خوردار موصوف یہاں نہیں آئے غالباً ترمٹ چلو
گئے ہونگے اور ہم مع متعلقین اچھی طرح ہیں وہاں کے

کہ موجب طہائیت گردد زیادہ السلام خیر التمام

مکتوب یکصد و نود و ہم بابت نوکری محمد انیس الحق صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز حجل نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط والدہ انیس الحق در بارہ نوکری بر خود دار نہ کرد آئندہ بود کہ دلیل اخبار تکلیف خرج روز و شب ہم بود لیکن نوکری بریا موقوف است و لیاقت ندارد پس چگونه نوکر شود چنانچہ پرچہ ملفوف ہذا است و نوٹ ذہ روپیہ دریں خط فرستادہ می شود آں را والدہ انیس الحق خواهند داد و شما ہم چیزے بچیزے سلوک می کردہ باشند کہ بجز شما۔

مکتوب یکصد و نود و ہم

در بارہ فروخت زیور خریداری نیی جہت و

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز حجل نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ناجی آں عزیز رسیدہ کالتف مدعا گردید فی الواقع بدینا نقرہ ہمدست ظہور الدین کہ فرستادہ بودند بن رسانید

جمع صاحبان کی خدمت میں سلام و دعا پہنچے کبھی کبھی اپنی اور جمہ متعلقین کی خیریت سے خبر دیکر خوش گردیا کریں مزید اطمینان کا باعث ہوگا زیادہ والسلام خیر التمام

ایک سو نو و سی اس خط

میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز حجل نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انیس الحق کی والدہ کا خط انیس الحق کی نوکری کیلئے آیا تھا اور اس میں کھانے پینے کی تنگی کا حال بھی لکھا تھا لیکن نوکری لیاقت پر موقوف ہے اور صاحبزادہ لیاقت رکھتے نہیں لہذا نوکر کس طرح ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی مطلب کا ایک پرچہ ملفوف ہے نیز دس روپے کا نوٹ بھیج رہا ہوں وہ انیس کی والدہ کو دیدو اور تم بھی تھوڑی بہت امداد کرتے رہا کرو۔

ایک سو نو و سی اس خط

زیور فروخت کے کتابیں دینیات خرید کے وقف کیگئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز حجل نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین سلمہ ربہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد واضح باد کہ تمہارا خط پہنچا کالتف مدعا ہوا۔ چاندی بدھی ہو آپ نے ظہور الدین کے ماتھے بھیجی تھی مجھ کو مل گئی بھائی! بڑی مشکل سے

برادر ابھرا خزانے بمقابلہ مبلغ سنی و چار روپیہ ہفت آد
فروخت شد و چند صرافان و زرگران اسی روپیہ می دادند
کہ دریں آمیزش بسیار است بعد گذاختن ارادہ خریدے
داشتند آخر الامر یک صراف گفت کہ اگر بقیمت سی و چار
روپیہ منظور باشد بغیر گذاختن می گیریم لہذا بدست او ہمہاں
قیمت مذکور دادہ شد ازین مبلغ دو کتاب یک صحیح بخاری
دوم نسائی و یکے سر ترجمہ قرآن مجید گرفتہ شد بہ نیت وقف
اود خداوند کریم قبول فرماید و توابش بآں بر خورداری مرحومہ سلام
تا بقائے آل برسد باقی خیریت است و ضعف غالب
و طاقت مسلوب و کثرت طلبہ ہر روز ارسال خط غم می دہم
اتفاق نمی شد امر و روز جمعہ توفیق آئی رفیق شد کہ جواب خط
شما بہت ارسال گوید بہم خورد و کلاں سلام و دعا
برساند خصوصاً بشاہ صاحب و از برخوردار شریف حسین
و دیگر طفلان بآں صاحبان تسلیم و سلام موصول با و زیادہ
السلام خیر الختام - ۱۵ شہر شعبان المنظم ۱۳۰۲ھ

مکتوب یکصد و نو دہم

دربارہ وصولی نوٹ و التوا بقصد نور چشمیان مع

و دیگر حال بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز و حقیر و ذلیل و حقیر حسین بمطالعہ گرامی میر سجاد حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہور
راے سامی بادکہ ایں نواحی بفضل الہی خیریت است و خیر و غایت

چونش روپے آٹھ آنے کی دہ کی ہے چند صرافوں اور سناروں
نے بیس روپے لگا دے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں کھوٹ زیادہ
ہے لہذا پگھلائے کے بعد خریدیں گئے اخیر میں ایک صراف نے کہا
کہ اگر چونتیس روپے منظور ہوں تو بغیر پگھلائے میں لے سکتا
ہوں۔ لہذا اسکے ہاتھ بیچ دی اور اس رقم سے ایک صحیح بخاری
ایک مسلم اور تین قرآن شریف ترجمہ خرید کر وقف کر دے ہیں
خدا قبول کرے اور اُن کا ثواب مرحومہ کو عطا فرمائے باقی
خیریت ہے۔ ضعف کا غلبہ ہے ناطا قتی حد سے زیادہ ہے طلبہ
بڑھتے جاتے ہیں۔ برادر اخط لکھنے کا ارادہ روز کرتا تھا ممکن نہ ہو سکا
آج جمعہ تھا فضل الہی شامل حال ہوا جواب خط تم کو ہفتہ کنون
لکھ بھیجا تھا سب چھوٹوں بڑوں کو دعا و سلام پہنچا دیتا۔
خصوصاً شاہ صاحب کی خدمت میں۔

برخوردار شریف حسین و دیگر بچوں کی طرف سے جملہ صاحبان
کی خدمت میں تسلیم و سلام پہنچے

زیادہ السلام خیر الختام

ایک سو اکیانوے واں خط

وصولی نوٹ کے بارے میں حال تراخی عقیدین

نور چشموں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حقیر و ذلیل و حقیر حسین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ ایں اطراف
میں خدا کے فضل سے خیریت ہے اور آغخاب کی خیر و غایت مطلوب

آن صاحب مطلوب نامہ نامی صحیفہ گرامی مع قطعہ نوٹ
پنجابہ روپیہ میرٹو سل حسین صاحب بتاریخ سبست و ششم ماہ ذیقعدہ
رسیدہ کا نصف مدعا گردید و معرض وصول در آمد چھڑا کہ
اللہ تعالیٰ فی الدارین برادر پشتر قطعہ نوٹ پنجابہ روپیہ
انصاحب فرستادہ بودند کافی بود در این مرتبہ فرستادن ایضا
مناسب بود چہر کہ تکلیف مالا یطاق قابل تحمل نمی شود و خرج
و اخراجات انجام از اہم المہات است خیرہ چہ ساقی و رعیت
عین الطاف است و الاداء جازمہ میداشتیم کہ بتاریخ چہارم
پانزدہم ذی الحجہ عقد بر دو بر خورداری کردہ و ہم و لکن در حادثہ
چھیک دختر اہم الکرام و سلمی دختر خورد بر خوردار شریف حسین از
بس بتلاشدند ہنوز رو بہ تنزل نیامدہ است و بے نہایت
نمودار گشتہ کہ صورت مجروح گردیدہ است اوشانی مطلق
زود تر شفا بخشند و از این بلا نجات دہد بشرط خیریت تا بستم
یا بست و نیم ماہ ذی الحجہ انصرام پذیرد و آمدہ ارادۃ اللہ غالب
است معلوم نیست کہ کسے سر انجام یابد دعا فرماید کہ بخیریت
تمام ازین بارگران سبکدوش شوم و حال مرض اہلیہ چہ بیان
سازم ازین کما کان است الغرض چند در چند گرفتار و غم
والہم از فقرت بر خورداری سیدۃ النساء مہر مہار پامال کردہ
است و این شہر آمد کار بر آید ما اضطراب رسیست نہ اختیاری دیدن
از قہقہہ کبک خوامان حافظ کہ از سرچہ نشان ہن تھا غافل بود الرحیم
الرحمن صبر عطا فرماید کہ کار ہر دو جہاں بر آید ترصد کہ بر آئندہ
از خیریت نجات خود طاعت بخشند زیادہ السلام مع الکرام
خیر الختام۔

غایت نامہ پہنچا حال کھلا اور میرٹو سل حسین صاحب کے
مبلغ پچاس روپے ۲۸ ذیقعدہ کو وصول ہوئے جزا کہ
اللہ تعالیٰ فی الدارین لے بھائی اس پہلے ہی انہوں نے
پچاس روپے بھیجے جو کافی تھے اب بھیجئے مناسب نہ تھے اسلئے
کہ حد سے زیادہ تکلیف طاقت سے باہر ہوا کرتی ہے اور خوردان
کے اخراجات بھی بہت کچھ اہم میں خیر ہم کو ہمارا محسن جو کچھ دے
سر آنکھوں پر بقرہ عید کی چوہ بگوئیں پندرہویں تاریخ دونوں بچوں
کے نکاح کا پختہ ارادہ تھا مگر اہم الکرام اور خوردار شریف حسین
کی چھوٹی لڑکی سہمی بگم مرض چھیک میں بری طرح مبتلا ہوئی ہیں
ابھی دناتو کہاں وہ تو اتنی بڑھی ہے کہ نہم ہو گئے ہیں۔ شانی
مطلوب جلد تر شفا بخشے اور اس بلا سے نجات دے۔
بشرط صحت انشاء اللہ تعالیٰ ذی الحجہ کی بنیوں یا چھپوئیں کہ
یہ مبارک کام انجام پائے گا۔ پھر بھی مشیت الہی غالب
ہے۔ معلوم نہیں کہ کب پورا ہو دعا کریں کہ میں بخیریت اس
بارگراں سے سبکدوش ہو جاؤں گھر کی بیماری کا حال کیسا
کھوں بس جو پہلے تھا وہ ہی اب بھی ہے۔

الغرض چند در چند مصائب کا شکار ہوں اور خورداری
سیدۃ النساء مرحومہ کی جدائی کے صدمے نے تو میرا کھلا
کر دیا ہے مہ حضرت مینا انصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی
چھوٹی صاحبزادی یحییٰ جیس جنہوں نے کمسنی میں
وصال فرمایا۔

امید ہے کہ آئندہ اپنی خیر و عافیت کے خطوط سے محفوظ رکھے
رہا کریں گے زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی جانعلی صاحب! سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیر و عافیت ان

بمطالعہ گرامی مولوی جانعلی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درین جا خیریت و خیر و عافیت اس

آنصاحب مسئول دارالہمد طفلان و شریف حسین تسلیم و
سلام موصول باد

مکتوب یکصد و نو و دوم

حالت علالت خویش و انتشار بخار و بانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اراجہ فرمائی کہ نذیر حسین - بمطالعہ گرامی برادر میر تو سل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ درینجا خیریت است و خیر و عافیت آنصاحب مع متعلقان مطلوب و قطعہ خط آنصاحب متواتر رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ بود لیکن از دو ماہ بلکہ آخر شعبان بیماری و باری بخار بحار سے منتشر و واقع شد کہ ہزار ہا مردم مرد و نکفار اکثر و مسلمان کثیر و شیکس ازین حادثہ باقی نہ ماندہ در ہر خانہ مردمان در تپ و لرزہ بودند و تا ہنوز باقی است و ما ہم درین حادثہ گرفتار بودیم بفضل تعالیٰ شفا یافتیم و خیریت ایم کشاکش ایں مرض پریشان بودیم و ہوش و حواس برجا نبود حالانکہ ما افادہ است حال اجواب مسئلہ فرستادہ میشود خواہر رسید و زرگری کہ ساخت زیورات از متعلق است از دو ماہ بخار از بس بیمار است ہرج زرنکاشتہ شد الغرض ہر جہہ معطل و بیکار چوں چیزے کار بر آری میشود و تصد کہ از خیریت مزاج ہمہ خورد و کلال و خواہند نوشت کہ من وجہ

غایت بودہ باشد فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

کی مطلوب - تمام بچوں اور شریف حسین کی جانب سے تسلیم و
سلام قبول ہو۔

ایک سو بانوے وال خط

حال اپنی علالت کا اور بانی بخار شہر میں پھیلنے کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز و حائل نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر میر تو سل حسین صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - واضح ہو کہ خدا کے فضل و کرم سے یہاں پر خیریت ہے اور آں جناب کی مع متعلقین خیر و عافیت مطلوب آنجناب کے دو خط آگے بھیجے گئے۔ کاشف مدعا ہوئے لیکن دو مہینے سے بلکہ اخیر شعبان سے بیماری اور پیر یا کا بخار اس قدر زور پر ہے کہ ہزاروں آدمی مر چکے ہیں جن میں کفار زیادہ تعداد میں مرے مسلمان تھوڑے سے اور اس حادثہ سے شاید ہی کوئی بچا ہو۔ گھر گھر آدمی تپ و لرزہ میں مبتلا ہیں اور اسکا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ہم بھی اس میں مبتلا ہو گئے تھے اللہ کے فضل سے تندرست ہو گئے اور اب اچھی طرح ہیں اس مرض کی کشمکش میں سخت پریشان تھے ہوش و حواس پرل تھے اب ہر جگہ افادہ ہے مروت مسئلہ کا جواب بھیجاتا ہے یہی بخ جائیگا اور جس سنا کر زیورات بنانے کے واسطے دے رکھے ہیں وہ بھی دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اس لئے بھی ہرج واقع ہو اغرض یہ ہے کہ ہر جہہ والا بیکار ہے پھر بھلا کام کس طرح انجام پائے امید ہے کہ بال بچے خیریت سے ہونگے۔ جاڑوں کی فصل کسی رہی لکھیں تاکہ اطمینان ہو فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و نو دوسوم

در تعزیت مولوی جان علی صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از عاجز و گنہگار محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جاخیریت است و خیر و عافیت شہادت متعلقان خواستہ می باشم مستحقاً! از حادثہ جانگاہ انتقال مولوی جان علی مرحوم خاطر افسردہ روح مردہ شد **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِہٖ رَاجِعُونَ** ۛ ۛ

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ۛ میرسد آن روز کہ ما ہم رویم
از خلق بر حق آن برادر والا گہرا از آفات زمانہ محفوظ داشتہ سلامت با کرامت بصر طبعی رسا ناد کہ خبر گیری و نگہداری و صلہ رحمی اقرائی نمایند کہ حصول این نعمت عظمی و سعادت ہر کس را میسر نیست در دیوان غم او بھجر رفت و در کوچہا رسوے شد و دیگر امر ہم از رسوے شمرع اینست کہ تدبیر نکاح و حشمتی ضرر کردہ شود کہ رفا ہیت دنیا و دین دریں متصور است و نکاح پسر میر ولایت حسین صاحب شد یا ہنوز ملتوی است کہ در انجا شود کہ بہمہ وجوہ خوشنودی خدا و رسول در نکاح دوم از قرآن و حدیث ثابت است لازم کہ این امر را بسر انجام برسانند کہ ثواب عظیم دین حاصل است و دیکھنی و خاطر داری انیس الحق و مادرش بہر کیف خواہند کرد کہ موجب زیادت و فراغت روزی دریں منتظر است عند اللہ تعالیٰ و متواترات درود فتوا و ہجوم طلباء حدیث مارا بدحواس کردہ و مولوی شمس الحق و اشرف الحق موضع ڈیا نواں

ایک سو و نوبے وال خط

عذر خواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر و عافیت ہے اور آپ کی مع جملہ متعلقین کے خیریت نیک چاہتا ہوں۔ عزیز من! مولوی جان علی مرحوم کے انتقال سے دل پڑ مردہ اور روح مردہ ہوگی **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِہٖ رَاجِعُونَ** ۛ ۛ

حکم نہیں ہوا کہ ہم جائے ۛ وہ دن آیا لا ہے کہ ہم بھی جائیں گے
خداوند برحق نے اس برادر والا گہرا کو حادثات و آفات زمانہ سے محفوظ اور سلامت با کرامت رکھ کر عطر طبعی عطا فرمائی چونکہ وہ صلہ رحمی اقرباء اور غریبوں کی دیکھ بھال اور ہمدردی کرتے رہے تھے اور یہ ایسی بڑی نعمت ہے اور اس سے سرفراز ہونا ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا مرحوم کے غم و رنج سے دیوانہ ہو کر جنگل جنگل مارا مارا پھرا اور گلی کوچوں میں رسوا ہو گیا عند الشرح دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ بیوہ کا نکاح کر دیا جائے دین و دنیا کی فلاح و بہبودی کا باعث ہوگا صاحبزادے میر ولایت حسین کا نکاح ہو گیا یا ابھی ملتوی ہے جو وہاں ہو جائے تو بہتر ہے چونکہ اس میں ہر طرح خدا و رسول کی خوشنودی ہے دوسرے قرآن و حدیث سے ثابت ہے لہذا اس کام کو پورا کرنا ضروری ہے جو بیش از بیش ثواب ہوگا انیس الحق اور اسکی ماں کی دیکھنی و خاطر داری بہر صورت کرنی چاہیے اس سے اللہ تعالیٰ روزی میں

از قریب یکسال دریں جا حدیث می خوانند و از صبح تا شام
طلبه می مانم هر صدمه از حالات فرحت آیات اینجا خوشوقت
می نموده باشند زیاده السلام خیر الختام -

بخدمت شاه صاحب و دیگر خوردان و عزیزان و بدید سلام
و نیاز موصول یاد از طرف من عاجز بوالده انیس الحق سلام و دعا
برسانند صبر باید و نماز قضا کنند از تقدیر آبی چاره نیست بجز
حق مشغول شوند محلی تفسیر آیه اَمَلُوْتْ غَیْبُتِیْ

خیریت شای خواهم زیاده السلام
از شریف حسین و دیگر خور و کلاں تسلیم و سلام برسد

مکتوب یکصد و نود و چهارم

امام گرامی فی المحل حضرت مولوی سید محمد حسین صاحب مدتی با شامه ایام در شری
پهلوری در نظر آید در ۱۳ خرداد ۱۳۳۳ ع اخبار اهل حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لے عزیز از محاسبه و اِنْ تُبَدَّلْ مَا فِی الْفِیْضِ
اَوْ تُحْمَلْ وَهُوَ یَحْمِلُ سَبْحَیْهِ اللّٰهُ - اندیشه کن و سجود و تکیه
کالا نعام بحفظ نفسانی مباش و سرور مراقبه فاذا کُنتَ فِی
اَوْ کُنتَ فِی رُوحِیْهِ دِل در مشاهد و حُجُوْهُ یَوْمَیْنِ
تَا ضَرْوَةً اِلٰی رَتْبِهَا نَاطِقَةً بَحْثًا و نظاره کن و سکه
طلب استقامت بخود در بویه فَا سَتَقِفُمْ مِمَّا اُفْرُتْ - فَا
الَّذِیْنَ بَا حَظَرٌ وُفِیْنَا بِهٖ و آبش یحیی رُحْمُ اللّٰهُ
نَفْسُهُ بَدَا و خالص کن تا شایان مہر کتھدیہ ہُمْ
نُسَلْنَا گرد و در بازار اِنَّ اللّٰهَ اَشْرَ اے مِنْ
اَمْوِیْنِیْنَ اَنْفُسُهُمْ وَاَمْوَاہُمْ یَا کُفُّرُ
اِحْتِئَازٌ اورا نمنے باشد و بدان سرمایہ توانی کہ

برکت و بنا بر مسلسل مولوی نویسی اور ہجوم طلباء حدیث نے تاک ہیں
کر دیا تقریباً ایک سال سے مولوی شمس الحق اور شرف الحق دیوانی
یہاں ایک سال سے درس حدیث میں شریک ہیں۔ امیدوار ہوں
کہ آپ کے حالات خوشگوار ہوں گے۔ زیادہ والسلام خیر الختام

شاه صاحب و دیگر چھوٹے اور عزیزوں کو سلام و دعا پہنچا دیں صبر
کرنا چاہیے اور نماز قضا کرنی چاہیے وہ حکم قضا و قدر سے چارہ نہیں ہے
حق کی طرف متوجہ رہو مگر جبکہ ہر جاندار موت کا ترہ چھینکا
باقی تمہاری خیریت درکار ہی۔ زیادہ السلام۔ شریف حسین کی جانب
سے اور دیگر چھوٹے عزیزوں کی جانب سے تسلیم و سلام پہنچے

ایک سو چوبانوے و اسی خط

مرحومہ کتب مقدس حضرت میان خدا و ارباب الحدیث انور سرسبز خوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہی مولاصرطہ کی طرف ہدایت کرنا لاہی لے عزیزان آہی کے اس صبح بیدار
رہ و اِتّ تہن و الخ اور اگر تم اپنے دلائل کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ لاہی اسکا ہر کونلا
ہو اور مانند اولیات کا لاہی اور وہی میں مانہ چھپاؤں کے، اپنے نفس کی خواہش میں
بتلا نہ رہ، اور فاذا کُنتَ فِی اَوْ کُنتَ فِی رُوحِیْهِ دِل در مشاہد و حُجُوْهُ یَوْمَیْنِ
کر اور دل کی آنکھ بصدق و حُجُوْهُ الخ مشاہدہ آہی کے نظارہ میں نگارے اور اسکا نظارہ
کر اور فَا سَتَقِفُمْ مِمَّا اُفْرُتْ الخ موافق حکم آہی مستقیم ہو اور راہ حق میں جہاد کر کے بویہ
استقامت و طلب صادق کے زور و جہاد کر کے اور اگر میں و یحیی رُحْمُ اللّٰهُ نفسہ
خدا سے اپنے نفسوں کو بچاؤ کے اس طلب صادق کے زور کو چھکار خالص کر کے تا کرنا
جہاد ہدایت نہیں نہ ہر سیدنا رُحْمُ اللّٰهُ ای رُحْمُ اللّٰهُ کی طرف ہدایت کر دیں، ہر جہاد
تاکہ وہ اِنَّ اللّٰهَ اَشْرَ اے و اَشْرَ اے زمین کی جانب اور اس کے اموال جنت
کے عوض خرید لئے ہیں اسے باز میں کسی قیمت کے قابل تھیرے اور اس سرمایہ
سے تو دین خالص کی پونجی بصدق اَوْ اَللّٰهُ الذِّیْنِ اَلْخَالِصِیْنَ رُحْمُ اللّٰهُ کہ
خدا ہی کے لئے دین خالص ہے، حاصل کر سکے۔ شاید اس طرح کی
کوشش سے کوئی بھید اسرار الہیات سے بچ کر کھل جائے

لصاحبت دین حاصل اسلام اللہ الدین الخالص
حاصل کنی۔ شاید مرزے از اسرار و الخلیصون علی
خطر عظیمیہ روکشایند و از لوازم انوار قمر
نسخ اللہ صدراۃ البیضاء و فہو علی نورین تریہ
شعاعی بر تو تابدنا از حسیض قل متاع الدنیا قلیل
پائے ہمت ہی۔ و بروج و الفیض و الخیر و آتیہ جمود
کنی و بشر اقبال ذلک فضل اللہ یؤتیہ من
یشاء کم بشارت جنس و اسناد الی الخافوا و لا تحزنوا
و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون و
رضوان جنات رضی اللہ عنہم نہاد و ہد کلوا
و اشربوا ہنیا بما کنتم تعملون۔ زیادہ السلام
خیر الختام الراقم العاجز محمد نذیر حسین

مکتوب یکھنہ نو د و نیم

دربارہ اطلاع خیریت مولوی عبد الرزاق محمد یو صابان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربیع بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود
رائے سائی باد کہ دریں جاہم خورد و کلاں بخیریت ہستند تو
اندیشہ و تردد ننخوا ہند نمود خصوصاً ہر دو بر خورداران عبد الرزاق
و محمد ایوب بخیر و عافیت می خواہند و روزہ رمضان می دارند
و اس عاجز یازدہم ماہ مذکور مع الخیر و پنجا رسید و از پنج
سفر آسودہ شد و خطہ بنام شاہ صاحب روانہ می کنم آرا ملاحظہ
نمودہ پیشا را بہ رسانیدہ خواہند داد بلفہم قاصر مرصہ مناسب

میرکہ و الخلدہون علی الخطر عظیمیہ مخلص برے خطروں میں
میں ہیں، اور آفتن نشو و خیز کیا ایسا نہیں کہ جس کا سینہ الہی جنب
سے اسلام کیلئے کھل چکا ہو، پس وہ اپنے رب کی برکت نورین کے انوار میں کوئی
شمار سے اسے اور چکے لگے تاکہ قل متاع الدنیا قلیل و فرما دیکھو کہ دنیا کی
پونجی پونجی سے، کی بیتی سے کل کر تو پانی ہمت کا پیر باہر رکھ سکے اور الفیض
تجیر و آتیہ و اللہ آخرت بہتر اور باقی رہی و دلی ہی کی بلندی پر توجہ جائے
اور ذلک فضل اللہ الخیر اللہ کا فضل ہو دیتا ہے جس کو چاہے،
کی بشارت دینے والا اقبال مندی کی دیں بشارت دے کہ اگر الخافوا
الخیر و دارہ و در و اور نہ نعم کھاؤ اور خوش ہو اس جنت سے تم کو وعدہ
دیا گیا ہے، اور جنت النعیم کے دریاں اعدان سے راضی ہو نہ کریں
کہ کلوا الخ کہ جی بھر کھاؤ اور پیو بے اس کے جو تم کرتے تھے،

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

ایک سو پچانوے دان خط

لڑکونی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادر میر توسل حسین صاحب
سلمہ ربیع بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے
عالی ہو کہ یہاں سب چھوٹے بڑے ابھی طرح ہیں کسی قسم کا فکر
نہ کریں خصوصاً دونوں صاحبزادے عبد الرزاق و محمد ایوب
ابھی طرح ہیں اور پڑھ رہے ہیں رمضان کے روزے بھی رکھ
رہے ہیں۔ اور یہ عاجز ماہ رمضان کی گیارہ تاریخ بخیر و عافیت
دہلی پہنچا راہ کی مکان سے آرام پایا۔ ایک خط شاہ صاحب
کے نام روانہ کرتا ہوں اسکو پڑھ کر انہیں پہنچا دیں میری عقل

داستم نگاشتم آئندہ آنصاحب مختار اند بہر حال استدعا
ظاہری کردہ قبول خواہند نمود انشاء اللہ الرحمن موافق تشریع
تشریف انجائے شود خاطر جمع دارند و جواب ان ارشاد
صاحب طلبیدہ ارسال دارند و بہر یک از خود و کلال نامہ بنام
دعا و سلام بصد آرزو برسانند تفصیلش درین وقت متعذر است
برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب از حال من اطلاع خواہند
داد کہ بنا بر ضرورت شدید از ملاقات ایشان محروم ماند۔ او
جامع المتفرقین سبب سازد کہ باز چشم دوچار شود آئین رب
العالمین۔ زیادہ سلام خیر الختام
از محمد حسین السلام علیکم و باقی کیفیت حال از خطیکہ عنقریب فرستادہ
شود و موضوع خواہد پیوست۔

مکتوب یکصد و نود و ششم در تعزیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ناگاہ
رقیمہ ساری رسیدہ دبارہ ولعت بر خود دارم غم و اہم و کوفت
جان سوزاتم انداخت و ہر گونہ افسوس صد افسوس بر دل شکستہ
منزل پرداخت لیکن از مشیت ایزد تعالی بجز صبر و شکیبائی دم
زدنی نیست و محل شکوہ و شکایت ندارد مالک الملک است ہرچہ
خواہد کند در ممالک محروسہ خود درین حال از طرف من عاجز والدین
مغفور و مرحوم را تسلی و تشفی بدہند کہ صبر و استقامت و استرجاع
بحضرت اوصاف کائنات بخوشی تمام اختیار نمایند کہ بندہ را چون چرا

ناقص میں جو کچھ آیا لکھ دیا آئندہ وہ مختار ہیں بہر صورت ظاہری
طور پر استدعا کر دی ہے قبول فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ
موافق تشریع انجام ہوا جائیگا خاطر جمع رکھیں اور شاہ صاحب
سے اس کا جواب لیکر مجھ کو لکھیں اور سر جوہر سے بڑے کو نام بنام
سلام شوق پہنچا دیں زیادہ تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ برا در
گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب نے میرے حال کی خبر کی ہوگی کہ ایک
زبردست ضرورت کی وجہ سے ان سے ملاقات نہ کر سکا محروم رہا
جامع المتفرقین کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ پھر ملاقات ہر
آئین رب العالمین زیادہ السلام خیر الختام
محمد حسین کی طرف سے السلام علیکم باقی کیفیت بعد کے خط
سے جو عنقریب بھیجا جائیگا ظاہر ہوگی۔

ایک سو چھیانوے و اسی خط تعزیت یعنی عذر خواہی کے بار میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے برادر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ
اچانک رقیمہ گرامی بر خود دارم غم کی رحلت کا پہنچا۔ گویا غم و اہم
کا پہاڑ آپڑا بچہ افسوس دل شکستہ منزل کو ہوا لیکن حکم خدا کے
آگے دم مارنیکی مجال نہیں اور شکوہ شکایت کا موقع محل نہیں
وہ مالک الملک ہے اپنی حکومت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی
صورت میں میری طرف سے مرحوم و مغفور کے والدین کو تسکین
خاطر کر دیں کہ صبر و استقامت اختیار کریں اور خالق کائنات کی
درگاہ میں تجاویز دل توجہ کریں کہ بندہ کو چون و چرا یہ نہیں

میری رسید و ہم جنہیں بخدا مت شریف شاہ صاحب خواہند
گفت قطعہ خط بنام شاہ صاحب ہم می رود بہر ارشاد شفی و لغزیت
خواہند فرمودہ عالم مجبوری است مخلوق را سوائے صبر و سکوت
چارہ نیست و انقضاء الموت جز ہمہ لاحق و انصاحب نیز بصبر و شکر
گرایند و دعا سے مغفرت برائے او فرمایند و در اینجا ہمہ خورد و کلاں
بجیرت اند و از من ہمہ خورد و کلاں و لاسا و تسکین خواہند داد
زیادہ السلام خیر الختام -

مکتوب یکصد و دوم مقام در باب لغزیت بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز و حقیر ذلک حسیں بمطالعہ گرامی برادر م عزیز القدر میر
توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیرو العافیت فی الدارین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح یاد کہ نامہ نامی مشعر بجز
و حشت اثر انتقال بر خوردار بشیر الحق مرحوم رسیدہ کاشف
مدعا گردید و آنچه رنج و الم بر دل من پریم ازین مستولی گشت
خداوند کریم علیم است لیکن از قضا و تدبیر مقتدر چارہ نیست
و بحیر و طیفہ انا لله وانا الیہ راجعون کہ دم رقی نہ
نہ قضا بود کہ ما ہم رویم : میرسد آن روز کہ ما ہم رویم
بر خوردار عبد الزقاق مد عمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند
قدوس نعم البدل عطا فرمائے گا
در ریاض آفرینش خاطر سے آسودہ نیست
برگ عیش این جن جز دست بر ہم سودہ نیست
خندہ گل می دہد یاد سے ز آغوش وداع

دینی اور اسی طرح شاہ صاحب کی خدمت شریف میں کہنے گا۔
ایک خط شاہ صاحب کے نام جارہا ہے ہر ممکن طریق سے انکی لغزیت
تشفی کر دیجئے گا کیونکہ بے بسی کا عالم ہے مخلوق کو صبر و سکون کے سوا
چارہ نہیں ہے۔ موت کا مرہ سب کو چکھنا ہوگا۔ آپ بھی صبر و
فکر سے کام لیں اور اسکے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔ یہاں پر
سب طرح خیر و عافیت ہے بال بچے اچھی طرح ہیں میری طرف
سے سب کو دلاسا و تسکین دیدہ جکتے گا۔ زیادہ السلام خیر الختام -

ایک سو ستائیس واں خط عذر خواہی کے باب میں بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز و حقیر ذلک حسیں مطالعہ گرامی برادر م عزیز القدر میر توسل
صاحب سلمہ ربہ بالخیرو العافیت فی الدارین کے مطالعہ گرامی میں
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا خط خبر و حشت
اثر لایا۔ انتقال پر ملال بر خوردار بشیر الحق کا معلوم ہوا اس کا صدقہ
جو کچھ میرے دل پر گزرا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے لیکن حکم الہی
کے آگے سوائے انا لله وانا الیہ راجعون کہ دم رقی نہ کہنے
کے دم مارنے کی جگہ نہیں ہے
نہ قضا بود کہ ما ہم رویم : میرسد آن روز کہ ما ہم رویم
بر خوردار عبد الزقاق مد عمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند
قدوس نعم البدل عطا فرمائے گا
در ریاض آفرینش خاطر سے آسودہ نیست
برگ عیش این جن جز دست بر ہم سودہ نیست
خندہ گل می دہد یاد سے ز آغوش وداع

۵۔ در بہارِ امان مالہ مرغِ سخن بہبودہ نیست
اس جگہ سب طرحِ خیریت ہے اور اکی کی خیر و عافیت چاہتہ ہیں
سب چھوٹے بڑوں کو میرِ اسلام و دعا پہنچا دینا دعا کرنا میر کا کام
ہے قبول کرنا خدا کا امید ہی کبھی کمی اپنی خیر خیر سے کام لگا کر کئے
را کریں گے فقط زیادہ والسلام خیر الختام

میں صاحب قبلہ مدظلہ کی بہت سے بیان کا قصداً خلاصہ ہے جو میں نے لکھا برا در محبت گستر میں کیا بیان کروں کہ میں صاحب کس شوق اور حسرت سے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی ہم کیا کریں ہمارا نواب یہ حال ہے اور ہمارا ناول آپ کی محبت میں ٹرپ رہا ہے۔ مگر اب ہم گھر سے مسجد تک بھی ڈولی میں اور بھی پیدل آتے ہیں تو ٹھک جاتے ہیں کیا کریں۔

مجھے کبھی کے اپنے لکھے ہوئے شعر یاد آئے کہ ایک خط لکھنے کے جواب میں میں نے لکھ دے تھے۔
 بلبلی ماہ راست چمن آرزو : ماہے مگر طاقت پر واز کو : چند پنداشت بہ بندن گیت : کشمکش رام پروبال بخت
 بلبلی واما نہ ام اند قفس : نالہ اسم اینست کہ آئدہیں : اور نوٹ کی رسید کی بابت فرمایا کہ خاطر جمع رکھو پیو رخ
 گئی ہم کو یاد پڑتا ہے۔ کہ غایا ہم نے بعد میں دستخط کر دے تھے اب لکھا نہیں جاتا اکثر خطوط اور ویں لکھوا کے
 پڑتے ہیں۔

[illegible]

برادر! ہم تو میاں صاحب مدظلہ کی بہاریت ضعف و ناتوانی سے ہر وقت اندیشہ اور خطرہ میں رہتے ہیں اور ایک ایک سانس ان کا نسیمِ حُسن کا جھونکا اپنے حق میں جانتے ہیں اور ایک ایک آنکھ کے دھڑکے سے سلطنت سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت اور پادشہی اور اعضاء کی قوت کا عود کرنا تو ناممکن اور محال نہیں اللہ اپنے فضل سے ان میں قوت بخشنے ہے یہ جی کہ اب ضعف پیری غایت الغایات کو پہنچ گیا ہے میری طرف سے آپ کو اور آپ کے عزیزوں کو سلام علیک اور مبارکباد پہنچے کبھی برس دو برس میں مجھے بھی خط تحریر لکھ دیا کریں تو محبتِ قدیمانہ سے بعید نہیں۔

از طرف عاجز لا من ہدیہ سلام برد - رانم - محمد نذیر حسین

ایک سونٹانویے وال خط وصلی منی آرد کا حال شکریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - ارسید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت فیض درجت جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح بادکہ مبلغ پچیس روپے ہدیہ منی آرد مرسلہ آنجناب وصول پا کر کاشف مرام ہوا۔ حوالہ کٹر اللہ سبجزاء توفیقاً و کَانَ مَغْفِرَکُمْ مَّشْکُوراً اہم بسبب ناتوانی و ضعف بصر کے نوشتہ خوا سے معذوری ہے۔ زیادہ السلام خیر الختام

از عاجز سید عبد السلام بعالی خدمت فیض درجت جناب مولوی صاحب مجددہ - بعد السلام علیکم و شوق ملاقات مسرت کے واضح ہو کہ جناب میاں صاحب مدظلہ العالی بہت ضعیف ہو گئے ہیں ایک آنکھ نے تو بالکل جواب دیدیا ہے ایک میں کچھ روشنی باقی رہ گئی ہے ہر دم غنیمت ہے اللہ تعالیٰ انکی عمر میں ترقی عطا فرمائے آمین آمین۔ زیادہ والسلام۔ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ

مکتوبہ تصدق دو سو وال خط حضور مجدد و رضی کی علالت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - فقیر سید عبد السلام بعالی خدمت مولانا مکرنا مغلطنا حضرت مولوی سید عبد العزیز صاحب سلمہ زاد مجددہ - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو میں نے جناب کا والا نامہ سنا دیا جو ارشاد ہوا بحسنہ وبعینہ الفاظ میں لکھتا ہوں اور ان کو سنا بھی دیا گیا "تم نے میری خبر لی خدا خوش رکھے تمہارے بال بچے زندہ رہیں تمہاری عمر بڑی ہو تمہارے اجباب بھی خوش رہیں تمہاری خیریت سندر خوش ہو جاتا ہوں میں یا برکاب ہوں سفر عقبہ پیش ہے میرے چلے جانے کی خبر سن کر دعائے مغفرت کرتا تم میری نظر اور تجزیہ میں جو ان صلاح اور باخیر ہو گئے ہو۔ تمہاری یاد جب مجھے آتی ہو تو وعادت ہوں تمہاری عاقبت بخیر ہو ورجہ دنیا و دین میں بڑھے۔ اطمینان رکھو چیرا اسی نے تمہارے میرے ہاتھ میں کرنی نوٹ

پچاس روپے کا دیا میری دوا میں کیا ایسا خرچ ہوگا۔ میری دوا دارو کی کیا ضرورت ہے۔ میری دعا کی کب حد ہو کر نہ دونا
اسکے بدلہ میں بخشش کی دعا کرتے رہنا اور یاد رکھنا کہ شمرک و بدعت نہ کرنا۔ مجھ سے تم کو جو ملا ہے اسکو ضائع نہ کرنا
تمہاری زانیت و جودت کو میں نے پایا ہے جو رجحان عنایت ہوئے ہیں انکو اتھ سے نہ دینا
ہرگز نہ دینا سب مجھے نہ دوا دار کا رہے اور نہ غذا جو میری غذا ہے اور تھی وہ اب بھی قائم ہے یعنی اذکار و اشغال مسنونہ بھولا نہیں ہوں
اگرچہ قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہوں۔ والسلام۔
جناب مولانا صاحب! یہ عبارت
بہت یاد کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ کو مولوی تلمیذ حسین صاحب نے آگاہ نہیں کیا ہے۔ اب خدا اس دم کو قائم رکھے جس سے آپ کی اور
میری عزت ہے ورنہ آگے اللہ شہ خیر صلاح۔

دوسوا کیوں خط

جواب میں کسی ظلم و فساد کے جوہر کا حل غدیغیر ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایسا موجود کہ سات طبق آسمان تہ بہ تہ بدین ستون کے دکھم
دیکھتے ہو اور نہیں ہے ان میں کوئی سورج، غمّہ، نادر آفرینش و
پاکیزگی ایجاد سے اسکے ہے اور سات فرش ہمار رنگ برنگ
اور زمین کو بڑی خوبی کا فرش بنایا ہم نے، اسکے اختراع کا نقطہ
ہے۔ فظم ازل سے اب تک ایک مد ہے اسکے دفتر کا زمین
اور زمانہ اسکے ملک کا کونہ ہے عقل پر قوت کہ علم انشا پر طاری
کی نہیں رکھتی ہے۔ اسکی تعریف کی انشا پر موجب فرمان تالیاں
کے (اور اگر روئے زمین کے درختوں کی قلیں بنائی جائیں اور دیا
سیاہی ہو بعد ازاں سات دریا اضافہ کئے جائیں تب بھی اللہ
تعالیٰ کے کلمات صفت تمام نہیں ہونگے، منشا عدم ستائش کا
ہے فظم اگر اسکی حمد و ثناء کرنے پر عقل آمادہ ہو وہ خون دل سے آہ
لب سے آنسو تک سے خارج ہو وہ بجالانا اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرنا

مکتوب دوصدیکم

در باب ادراک کوائف غدیغیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مہرے کہ سب سے علقہ ذات البروق بحر یخیز عمیق ثروتها و متاعها
میں ہر وجود نمودار ہے از بدائع انشاء و لطائف ابداع اوست و سب سے
مسطح بوقلمون و الارض فوشنہا فنبعم الماکھد و نھ
نقطہ امتحان خام اختراع او

ازل تا ابید مدے از دفترش

زمین تا زماں گوشہ کشورش

از خرد و بخت کہ خبر از انشا ندارد اتنا حدش حسب منشور لامع الغدو
لَوْ اَنَّ مَآفِجَ الْاَرْضِ مِنْ شَجَرٍ اَوْ اَقْلَامٍ وَّ الْبَحْرُ مِثْلُ کَافٍ
آہ منشا ناسپاسی است

گر خرد بر رقم حمد و ثنا آید

خون بدل آہ لب اشک بزم گال آید

وامضار کلماتش ان تَعُدُّوا دَعَاَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا و

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ رِزْقًا مِّنْ رِّزْقِكَ وَتَجْعَلَ لِيْ رِزْقًا مِّنْ رِّزْقِكَ وَتَجْعَلَ لِيْ رِزْقًا مِّنْ رِّزْقِكَ

اے حیرت صفات تو بند زبان ما
انگشت حیرت است زباں در زبان ما

چہ جہاں آرا سے چارچن گیتی را کہ نے شکر نشان و طوطی شیریں
زباں فلم را کہ تختیں نبات و شاد قدم است بر کنار جو بار چہ بار
عقل اول کہ شمع زلال فطرہ است نشو و نما داد و بواسطت آں
خاصہ بدائع نگار معجز آثار با صلیق تقدیر و انامل تدبیر و بلند یزوم
عموم انام ایام و نقوش و نقوش و عوام بر لوح حکم و
صفحہ ایچا و طرفہ رقم نہاد و فلم چاک رقم منبتش نقش و نگار موجودات
لا سیما صومرہا منظر انسان را کہ منظر قدرت برتر رحمان ماضی و ہلک
فیض سلک یا حشمت تقوی و حیرت در کار گاہ صومر و حیرت و حیرت
فَاَحْسَنَ حُكْمًا وَحَسَنَ اَعْيُنًا در معرض تحسین افتاد سے

سبحان خالق کہ سار است از دو حرف
اس ہفت قہر را کہ کشش روز بر کشید
تکلیف فکند بر سر شام طلسم شفق
داسوں بیل راز سر صبح در کشید

کجا اندازہ ہر کام و زبان و جہاں سے ہر طبق و بیان سے
گرچہ الفاظ ہمہ پاک و معانی صاف است
ہر کما ندیشہ کند و وصف ادبی انصاف است

چہ ہر گاہ اس گل شانہ از شاخہ گلین زبان معجز بیان کا آخیتہ زندہ
غایت کہ سیراب نم جو بار و است فکشتن گیر پس سزا است کہ حواس کو
اساس میں دریں میدانے ناپیدا دست معجز گزیدہ تشنہ لب ببردہ
من کجا حوصلہ در خرچہ حش ز کجا

کہہ اللہ تعالیٰ کی ہمتوں کو تو نہیں احاطہ کر سکتے ، اور اسکی نعمت کے وصف
لکھنے را اپنی نعمتیں ظاہر و باطن سے محکوم بھر پور کر دیا ، نفس الامر میں
جہالت ہے سہ نظر حیرت ہے کہ تیری توصیف میری زبان کو بند
کر دیتی ہے ۔ افسوس کہ باوجود منہ میں زبان ہونیکے قدرت بیان کی نہیں
کیا عمدہ تعریف جہاں آرا مستحکم کر پوائے کی ہے کہ شکر بنائو الا و طوطی
شیریں زباں یعنی نظم کو کہ اولین گھاس باغ ازل کا ہے کتاہ پرندی
عقل اول کے کہ کان پانی شیریں فطرت کا ہے سرسبز کیا اور ہر ذریعہ اس
قلم نادات لکھنے والے معجزہ ظاہر کر پوائے کی مدد سے انگلی تقدیر
انگشت تدبیر موزوں کے خط تقدیر کو نامی خلق اللہ کے اوپر تختہ کار
دپیدائش کے کھدیا اور اپنی مشیت کے قلم زور رقم سے موجودات کے
نقش و نگار کو خاص کر صورت خوش منظر انسان کو کہ اسکی قدرت بلند
کا منظر ہے قلم فیض سے ساتھ اچھی صورت اور بہترین سانچے صورت
کے (اللہ نے تمہاری صورت بنائی اور اچھی صورت عطا کی ، ڈھالا
اور بنایا کہ لائق صد آفریں ہے ۔ فَلَبَّ اَرْكَتَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْحَالِ اَيُّو
محل تعریف میں اس کے واقع ہوا سہ نظمو پاکی ہے ایسے خالق کی
کہ دو حرف سے آراستہ کیا ، اس سات طبق آسمان کو چھ روز میں آراستہ
فرمایا ، اپنا حکم جاری کیا شفق پر ہے اور رات کی چادر کو صبح کے سر سے
آٹا را ، ہر تلو اور زبان میں کہاں قدرت ہر گویائی و بیان میں کہاں تو
سہ نظمو گرچہ سارے الفاظ پاکیزہ اور معانی واضح نہیں ،
لیکن جو کوئی اس کے وصف میں فکر کرے وہ بے انصاف ہے ۔ کیونکہ
جو وقت یہ پھول تعریف شاخ گلاب زباں عاجز بیاں کا آخیتہ
فَتَدَّ اَعْيُنًا ۔ سے کہ سیراب تری ندی سے اس کے ہے کھلے لگے تو
لائق ہے کہ حواس کو تہا میرے اس میدان بے انتہا میں اتھ حیرت سے
کاٹ کر بیان سے مرے سہ نظمو مجھ حقیر میں اس کی
نثار کی کہاں طاقت ہو سکتی ہے ، یہاں پر ہم

دانش اینجا تخیل خرد اینجا لال است

لا جرم در مقام دراز نفسی تمام ہوا ہوسنی لیکن جہما امکان
جان سپاری در حق ثنا رگزاری اویا بدنا بسایہ ثنایان غایت
باری سکارن شکر زیند نگہ در آید زیر کہ مفتاح فوز
و کا مکاری حمد بارگاہش تو مد بود قلبی اللہم منالک
الملک ساحت ملکش از سمت زوال مصنون است و
سر بردگاہش از وسعہ انتقال مامون است تُوئی الملک
مَنْ کُنَّا نَعْتَجَلُ جلال احدیت اوست و تُوئی الملک
مَنْ کُنَّا نَعْتَجَلُ وصف کمال صمدیت اوست

آن جہانداریکہ کہ رطاعتش سر کشید
روزگارنش خط خدالان تا ببرد سر کشید

و تحفہ صلوٰۃ و سلام کہ صد صحیفہ آن بطغرائے اِن اللہ و
مَلَائِکَتُهُ یُصَلُّونَ عَلَی الَّذِیْ تُرْسِحُ و محل تانف باہم
نشیناں سبع اراتک و مورد تجاوب کرو میان و ملائک بود
نوازش از مشعلہ بر توقیر ملکوت
فیضش از قائمہ عرش جلال جبروت

نثار ذات بابرکات مجموعہ کائنات فہرست خرید و کنونات وسیلہ
خوگشت آدم واسطہ ایجاد عالم اکمل نفع بشر ممدوح خالق اکبر شہ
ایوان جلالت ماہ آسمان رسالت فاتحہ مصحف وجود خاتمہ
کتاب جو مطلع قصیدہ سروری مقطع غزل پیغمبری قدوہ
مصطفین انبیاء قدوہ مقربین ذوی الاخطار کہ اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللہ دُورِی در شانش آفکار و خطاب افتخار
وَمَا اَمْرٌ سَلَدَکَ اِلَّا رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ مختار و مختار
لیل نہا بار کہ از میان کمالات ذاتش تو قیوم و قیوم الیوم
اَكْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ بر مشورین

حیران اور عقل گو گئی ہے نبی الحقیقت اس مقام میں زبان درازی
بالکل فضول ہے ہاں حسب مقدور کوشش کرنی اسکے حق بدرجہ
کی ادائی ہیں چاہئے تاکہ بہترین سایہ باری میں اگر شکرگزاری کرو گے
تم (بہت زیادہ دیں گے تم کو) داخل ہو کیونکہ حصول مراد کی گنجی اس کے
درگاہ کی تعریف ہو سکتی ہے کہ اسے مالک الملک پیرا فرخ ملک نشانی
نہال سے مامون ہے اور تیری درگاہ کا تخت و اِن انتقال سے محفوظ
ہے (تُوئی الملک مَنْ کُنَّا نَعْتَجَلُ تعریف بزرگ وحدانیت کی
اسکی ہے) تُوئی الملک مَنْ کُنَّا نَعْتَجَلُ صفت کمال استغناء
کی اسکی ہے تُوئی الملک مَنْ کُنَّا نَعْتَجَلُ اُس بادشاہ کی بندگی سے جس نے رگوں کی

کی پھینک کے لئے رسولی کا دافع پیشانی پر رکے ثابت رہا۔ اور
ہدیہ درود و سلام اُس ذات پاک پر خط طغرا شروع
صحیفہ کا انکے (اِن اللہ و مَلَائِکَتُهُ یُصَلُّونَ عَلَی الَّذِیْ تُرْسِحُ)
زیر فضائل سے آراستہ و مقام رغبت ساکنان ساتوں
آسمان محل نزول کافرشتگان کے ہوا ہے خطمہ: سر فرزی رگوں
مشعل سے مالک الملک کے پنجش پایہ عرش بزرگ خداداد ہے۔
تصدق برکت والی ذات پر ہو جو باعث جمع موجودات کے بیان
کرنے والے موتی مخفی کے سبب پیدائش آدم علیہ السلام کے ذریعہ
وجود نبیہ کے کامل ترین فرع انسان کی تعریف کئے ہوئے اللہ تعالیٰ
کی بلندی محل بزرگی کے چاند آسمان نبوت کے شروع رسالہ
وجود کے خاتمہ کتاب بخشش کے مطلع قصیدہ سروری کے
مقطع غزل پیغمبری کے پیشوا: برگزیدہ لوگوں کے پیشوا: بندگان مقرب
صاحب عظمت کے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہ دُورِی آپ کی نشان ہیں
واضح اور ساتھ معزز خطاب و مَا اَمْرٌ سَلَدَکَ اِلَّا رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ
پسندیدہ حق سبحانہ و تعالیٰ رات دن کے کہ مبارک کمالات ذاتی ہو
آپ کے فرمان بلند مرتبہ والا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

تو کم کشیدند وار ماسی مشکور شمس رقم فیض شمیم و در حدیث
 لکھم الزینہ فردینا و بر صفحہ ملت سحر رہا باندہ سے
 مقصود آفرینش این طاق نیلگون
 فرماتے دولت بے انتہائے اوست
 گل نازہ بوستان رسالت کہ جبریل ہنگام وحی میل دلہاں سحر
 اوست صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد و اصحابہ ذوی الارشاد۔
 اما بعد

صبا بحضرت گل عرضہ گیاہ بہر

پیام شام بدرگاہ صبحگاہ بہر

ایں پلس پلاس انداختہ نشان شورا بہ شیب و شیب نہر آسیب
 چساں از داب محاصی عرق فشان در وقت دایمہ خروشاں
 شیفہ آرزو ہو اچھوں بلبل خوش لہان صبح و سبامصاحت گل
 دریا در انتفاش و اہمز از طوطی نیرس زبان ہر شام و بچہ
 ہمنشین سرور عنا سرگرم و تیز پرواز و صدف سرستہ قلزم محبت
 بمطرات قطرات نیساں در انتظار و لو سے ناصفتہ اسکار مودت یہ
 جستجو سے راس شایاں در اضطرا اگر چہ عرفا و مجازا در ہر ذی رو
 آفتاب عالم تاب محبت پر تو انداختہ لاسیما علی معاشر انساںات کہ
 اثرات مخلوقات حضرت و درود منعام جلشانہ بفجائے آیتہ کریمہ
 فَخَلَقْنَا لَهُمْ عَالَمًا کَثِيرًا مِّنْ خَلْقِنَا است لمحہ افروز گردیدہ کہ
 طالب یہ محبت غالب و مطلوب مغلوب لیکن از چشم بصیر و قلب
 منیر خیال فرماید کہ در امتیلا سے محبت مطلوب غائب و طالب
 مغلوب و چون تشریح ایں امر دقیق و فکر عمیق کا رستہ کہ اگر اشجار
 اہمہا بلبل و ہمارہ بہرہرگی زبانی نماید یکے از ہزار مودی ساز و نہامیر
 اشہب تنہا خرام اقلام ازیں جلاں گاہ مقام بیرون می نازد کہ اشتیاق
 مالا یطاق جسمانی بحد سے مستوی گردیدہ کہ از وسایل رسل و رسائل

بایہ دین مستقیم کا مستقیم ہوا اور وحی مقبول سے آپ کے فرمان فیض بھر
 ہوا و ترجمہ نہایت لکھم الزینہ فردینا و بر صفحہ ملت سحر رہا باندہ سے
 پایا۔ فطرہ۔ غرض اس دنیا کے پیہر گریہ کی اظہار و بہ دولت
 بے انتہا اسکا ہے جبریل علیہ السلام بانع رسالت کے دربار میں
 وقت وحی کے بلبل احکام میں تھے رحمت اللہ تعالیٰ کی نازل ہواں پرورد
 اولاد بزرگ و اصحاب رہنمائے خلافت پر اہل آباء و فطرہ کے
 صبا دربار میں پھول کے عرضی گھاس کی لیجا۔ شام کا پیغام صبح کے
 دربار میں لیجا۔ یہ مضطر گدڑی پوش مانند پانی شور کے پریشان نہر
 و کہہ کا چکھنے والا عادت بدگناہ سے شرمندہ مصیبت کے وقت
 و اولاد کر نیوالا و لیتہ حرص و ہوس کا بلبل خوش آواز کے مانند صبح و
 شام مصاحت میں بہترین پھول یعنی معشوق کے سرشت کر نیوالا
 و مثل طوطی نیرس زبان کے ہر شام و صبح ہمنشین میں سرور سیا
 کے سرگرم و تیز چلنے والا و مثل سپی منہ بند دریا سے محبت کی واسطے
 بوند پڑنے ابرسیاں کے انتظار میں و مثل موتی غیر بندھے دریا سے
 دوستی کی تلاش میں صاحب الہیت کے بقرار اگرچہ آفتاب دنیا کا
 روشن کر نیوالا انتر محبت کا ہر ذی روح پر دلالتا ہے خاص کر جماعت
 انسان پر کیونکہ فضل ترین مخلوقات حق تعالیٰ کی ہے بوجہ آیت کریمہ
 فَخَلَقْنَا لَهُمْ عَالَمًا کَثِيرًا مِّنْ خَلْقِنَا اھم یہ بات محقق
 ہے کہ طالب کا مرتبہ محبت میں غالب ہوتا ہے اور مطلوب کا مغلوب
 لیکن اہل بصیرت و روشن ضمیر پر واضح ہے کہ قلب محبت میں مطلوب
 غالب رہتا ہے اور طالب عاجز۔ چونکہ بیان کرنا اس امر بار کئے فکر
 غارت کا ایک ایسا کام مشکل کا ہے کہ اگر ہر پھول و پتہ درختان موسم بہار
 کا زبان بن جائے اور شب و روز شتا خواں رہے جب بھی ایک صف
 اس کے ہزاروں اوصاف سے بیان نہ کر سکے اسلئے گھوڑا قلم تیز
 رفتار اس میدان سے رخ باہر کرتا ہے کیونکہ شوق مواصلت

کہ خلافت رائے معنی پرستان حقیقت گزین و تقلید تیر و دوران
صورت بین است روئے نہ ہندیل از استیلائے گریب سینه محبت
گنجینہ چوں آتش ہوا زہ شعل گرو دوازیدہ فوق دیدار ہر دہ
ہفت دریا گر شویم تانبائیم سیر نیز
شریت دیدار پاید نشد دیدار را

ناگزیر مضمون و پندیر المیزان فتح من است حب لطیف خیال روحانی
آن مخزن فیضان ربانی زانوے خاموشی دل خستہ شستہ بود تا
حلی بطلب گاری ادب کشاید تن سودہ دل فرسودہ پروا دست بستہ
نشستہ بر سر راہت گریہ و آہم
بیا کہ گوش بر آواز چشم بر راہم

کہ ناگاہ مردوح روح مریم دل مجروح یعنی رشحات نامہ روح پرورد
نفحات شمامہ مریم گستر دایا نمجستہ فرجام نگاریدہ خامہ بدائع
ارقام و رقم زدہ کلک مشکیں فام خدام کرام آن فائز شہاں الحکم و جاز
المکرام بالزم والطم صاحب القریحۃ الوقادۃ والطبیعة النقادۃ
ذو الخلمہ و البلمہ و سلالہ جلد و اجلہ سبحان منابر کمال مصحوح
دقائق و عضال حارس بنیان محبت و صداقت فارس میدان حد
و حذاقت کہ بود در اطلیب اوقات و روتہ النفات رسیدہ
شریت سلام زلال پیام آن مستقیان بستر بجران و برشتہ دلال
زاوہ حرم را سیراب گردانید و بر مشارب حلا دست زندگانی -
ہم غوش کا مرانی و ہمدوش شادمانی رسانید از ریاض تحریرش
روایح اخلاص راح و از حدائق تقریرش فواح اخلاص فاتحہ

مکتوب و لنواژ تو ادبوسے من
گفتم مگر نسیم صبا از چمن رسید
یا آسمان شمع خورشید عود ساخت
یا کاروان مشک زراہت من رسید

نما علی برداشت اس درجہ غالب ہوا ہے کہ خط و کتابت کے ذریعہ کہ نہ
سب اسباب ظاہری ہے کسی طرح کم ہیں ہوتا ہے۔ بلکہ طلب گاری سے
اسکے سینہ محبت کا دھینہ مثل آگ ہوا لگی ہوئی کے مشتعل ہوتا ہے
اور لپک دیدار تک راہی نہاتا ہے۔ خط و رسد سات دریا اگر پی جاوے
جب بھی آسودہ نہوں۔ شربت دیدار چاہئے دیدار کے پیاسے کوہ مجبور
بوجہ مضمون پسندیدہ المیزان معر من است حب کے تصور میں
آپ کی مودب خاموشی سے مجروح دل بیٹھا ہوا تھا اور خیال کر رہا تھا
کہ جب تک پھول اسکی طلب گاری میں لب نہ کھولے اس عاجز فرسودہ
دل کا حال مصداق شعر کے ہے نہ خط و گریہ واہ کیسا تھوہرا پر
بیٹھا ہوا ہے؟ آکہ کان آواز پر اور آنکھ میری راستہ پر لگی ہوئی ہے؟
کہ اچانک راحت رساں روح و مریم دل مجروح کا یعنی خط و قوت کش
روح خوشبو سے معطر بھاپہ مریم کا مبارک زمانہ میں۔ لکھا ہوا شلم
اعجاز رقم اور تحریر کیا ہوا قلم مشکیں فام ملازمان بزرگ کا اس باہر اور سورت
حکمت کے جامع کمالات بزرگی کے ماہر کھڑے کھونٹے کے صاحب دوستی اور
محبت کے خلاصہ بزرگان زمانہ کے منبر کمال کے سبحان ماہر ضامین مشک
و دقیق کے نگہبان بنیاد دوستی اور محبت کے سوار میدان تجربہ و دامانی
کے؟ تہا بہترین وقت و تازہ خوشبودں کے ساتھ پہنچ کر شربت سلام
و آب شیریں پیام آپ کا اس مریض بستر جدائی و بھناؤل گوشہ بد نصیبی
کو سیراب کیا۔ اور شیریں زندگانی کے گھاٹ پر پہنچا کر باہر اور نشان
کیا۔ باغ تحریر سے آپ کی اخلاص کی خوشبو ظاہر اور ملکستان تقریر سے
آپ کی خصوصیت کی بواضح خط و رسد۔ خط راحت بخش دل آپ
کا وصول ہوا؟ میں کہا شاید نسیم صبا چمن سے آئی۔ یا آسمان نے
خورشید کی انگلی عود کی بنائی؟ یا سودا گراں مشک کا قافلہ
خقن سے آیا؟ اس کی سطروں نے خوشی اور نورتاریکی بھراں
دیکھے ہوئے کو دیا۔ اور سفیدی بین السطور کی اسنے کا قوری

سطر قائل السوروش کہ نور سواد پھر ان دیدہ داد و بیاض میں اسطر
کہ مرہم کا فوری رجحان است و ہائے غم رسیدہ نہاد کہ بجے شکل
بر عنایت موفور و خطا ہے بخودی بر محنت غیر محصور کہ بیاض آن از رو
صورت معارض عارض حور و مشکال لمعہ نور سواد مسطورش من حیث
اللفظ والمعنی مصداق آیتہ کریمہ نُورٌ عَلٰی الْوُجُوہِ کہ کلبہ اخلاص
در ویشان دعاگو و زاویہ اختصا ص مخلصان رضا جو از پر تو آن
نورہ نورہ کہ مشکوٰۃ فیہا مضیباتہ منور گردیدہ رہے مجموعہ
نگارین و نیچے سفینہ دلشیں کہ ہر صفحہ اش عروسی است زیبا و
شاد و غنا و دوشیزگان الفاظش مرہم آسا بیسی نفساں
معانی آبتن و محمدات معانی در انجمن صفحہ مانند جواہر منظوم ہمہ
دست در گردن شاہدان عبارات رنگین تمام سایہ پرورد و نازنین
پیرا من حریر کاغذ در بر کردہ و مروحہ صفحہ بکفت گرفتہ از لب جو بہار
مسطر قدمے بر نمیدارند و سایہ شمساد خامہ و منے نمی گذارند اس
جمع معانی مجموعہ نکات مجموعہ نیست بل مخزن یا قوت و گوہر است
بزم است گلشن است و ندیم است و بذلہ سبج شمع است و شاہد
است و شراب است و ساغر است رہے گلستانے است کہ پرورش
یافتہ زلال معانی کہ راستہ خیابان مسطر کشیدہ اش از تار طرہ حور
طیاب زدہ اند و چارچین حاشیہ اش را از طلعت گلرخان
کشادہ پیشانی نسخہ بردا ستہ کاغذ حریر و اوراق حلہ جملہ نشینان
مقامات حریری سیمای آئینہ کردار و صفحہ منظر نظر بازیا سے
نظیری سے

بروئے صفحہ مانند کافور

زہر فقرہ ہویدا طرہ حور

ہر صفحہ اش بود باغ پر از گل صغیر خامہ دروے صوت لب لب
جہد اگر انایہ بطاقہ جلیل الرشاقہ کہ اگر بالفرض رشاقہ اسلوب

مرہم دل غم زدہ ہر کھار کیا خوب خط کہ مہربانی وافر پریشان اور
کیا ہی عمدہ خطاب کہ شفقت ہے انتہا پر محیط سفیدی اسکی ظاہر میں
مقابلہ کرنیوالی خسارہ حور کی اور ہم شکل و خشاں نور کے اور سیما ہی سکی
سطروں کی باعث بار ظاہر و باطن کے مصداق آیتہ کریمہ
نُورٌ عَلٰی الْوُجُوہِ کہ گھر اس مخلص دعاگو کا و گوشہ اس محب
رضا خواہ کا اسکے عکس سے مثل (نورٌ مَشْكُوۃٌ فِيْهَا مَضِيۡبَاتُ
رُشَن ہوا کیا خوب مجموعہ منقش اور کیا بہتر بیاض پسندیدہ کہ
ہر صفحہ اس کا ایک دو لہن حسین و معشوق زیبا قد ہے کواریاں
اسکے الفاظ مثل حضرت مریم کے عیسیٰ معانی سے حاملہ اور
پردہ نشینان اسکی معانی محفل صفحہ پر مثل جواہرات
ترتیب زادہ کے باہم ہاتھ گردن میں مشوقان عبارت رنگین
کے ڈالے ہوئے و حریر کاغذ کا باریک پیرا من نگے میں پہنے ہوئے
اور نیچے صفحہ کو بتیلی سے پکڑ کر قدم باہر کنارہ حوض سطر سے
نہیں نکالتی ہے اور سایہ صنوبر قلم سے نہیں تجاوز کرتی ہے
یہ مجموعہ معانی نمکوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ کھان یا قوت و جواہر
کی ہے محفل باغ بہار ہے عمدہ منشیں ہے لطیف گوئے معشوق
ہے۔ شراب ہے جام جم ہے کیا خوب باغ ہے کہ سیرانی
اُس کی آب شیریں معانی سے کی گئی ہے کیونکہ راہ کیاری
رول کشیدہ کی اسکے دوری طرہ حور کی تار سے بنا کر ہموار کئے
ہیں اور چار باغ حاشیہ گلرخاں وسیع پیشانی کے دیدار سے نقل کئے
ہیں اسکے اوراق ریشمی کاغذ لباس پردہ نشینان مقامات حریری ہے
پیشانی مانند آئینہ روشن کیے و لہریب تطیری ہوئے نظیرہ صفحہ
کا سطح مثل کافور طرہ حور کا اسکے ہر فقرہ سے ظاہر اسکا ہر صفحہ ایک
باغ پھول کا بھرا تھا اس میں قلم کی آواز مانند آواز بلبل کے
کیا خوب بلند پایہ کا رقعہ نادر عزیز الوجود کہ اگر بالفرض نیک میرٹ

امرا القیس و وثاقت طرز متنبی و فصاحت سبحان و بلاغت
حسان و مراسلات عبدالحمید و مکاتبات عبدالحمید و بذلہائے
ابی دلامہ و صنائع تاریخ و صاف و ہرچہ بریں نمط و طرز باشد
مجسم گردد و صورت ہیولانی درزد و شکل جسمانی پذیرد کہ بمشایہ
ہمیں وسیلہ لطافت برآید و بصورت ان اور اک مصور
گراید در تصویرت قلم انداختن و ودات شکستن بصواب
اقرب و بعقل دور اندیش انسب کہ کنش از دریافت ہیروں
دست ناخشن از اندیشہ فکر پیشہ افزوں سخوران ریاں اگر در
تعریفش عاجز آیند حق شان بطرف و عذر ایشان مقبول
چہ بلیغان جا حظ نشان و اسمعی دوراں سکا یا تَوْنِ عَنَّا
و کَوْنِ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ تَخْلِیْفًا شرح خوبی و وصف
مرغوبی آن بزبان راست نیاید و عندییب بیان را چہ یار کہ
بر شاخصا ریش سراید و بریں حال اگر ہر مردان دوات
نہم تصور سے نے و اگر بند بزبان خامہ گذارم دور سے نے ہرچہ
نوسیم بیش از ان و ہرچہ گویم زیادہ براں است اِذَا لَمْ
تَسْتَطِيعْ اَعْمُرْ اَفْذَخْهُ وَ جَاوِزْهُ اِلٰی مَا تَسْتَطِيعُ مِیں
ازیں رہ گذر عنان قلم شاد گام را منعطف ساخته می آرم و مرا
یہ سر انجام خود می بخارم

ایا کے از سخن سخن ریایم
ہم ہر مطلب خود آیم

کہ نوع حادثہ غبار ایں اقطار فحاشوا خِلَالَ اللّٰہِ یَا سِرُّ
وَاَسْلُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَاَسْخِیْ الدّٰثِرَ وَالشَّعَاسَ وَدَحَّوْا
کُلَّ دُمَایِرٍ وَ دَیَّارٍ وَ جَمَّ غَفِیْرًا قَتَلُوْا فِی الدّٰثِرِ وَ
کَثِیْرًا صَلَبُوْا فِی الْاَمْصَارِ وَ جَعَلُوْا اَعْرَۃً اَهْلَہَا
اَزْلَۃً مَوْتُوْکُوْہُمْ فِیْ حَوَایِ وَ صَفَّیْہُمْ مِّنْ اَزْوَاجِہُمْ

امرا القیس و سخت خصلت متنبی و فصاحت سبحان و بلاغت
حسان و مکاتبات عبدالحمید و خطوط عبدالحمید و لطیف ابو دلامہ
و تاریخ و صاف کی اور جو کچھ اس طرز پر ہو مجسم ہو و شکل مادی اختیار
کرے و صورت جسمانی قبول کرے اور مانند اس خطا پاکیزہ
کے ظاہر ہو اور صورت معمودہ اختیار کرے اسے حال
میں قلم ڈال دینی اور دوات توڑ دینی مقرون صواب اور
عقل دور اندیش کے مناسب کیونکہ معرفت اسکی باریکی کا عقلا کے
غور و فکر سے باہر ہے زمانہ کے صاحب سخن اگر مدح سے اسکے عاجز
ہوں توئی الحقیقت صحیح و عذر قابل قبول ہے کیونکہ بلیغان حاجظ
روش و اسمعی زمانہ اسکے مثل نہیں لاسکتے اگرچہ باہم ایک دوسرے
کے مددگار بھی ہوں بیان خوبی و تعریف قبولیت کی اس کی زبان
سے اور نہیں ہو سکتا و بلیل بیان کو کیا طاقت کہ شایخ مدح پر اس
کے بیچہ کہ مدح سرائی کرے اس حال میں اگر موبہ ذلالت کے ہر
لگا دوں تو کوئی تصور نہیں اور اگر زبان قلم کو مقفل کر دوں تو کوئی
بعید نہیں۔ جو کچھ تحریر کروں اس سے زیادہ ہے اور جو کچھ کہوں
اس سے بالاتر ہے (جو وقت کسی کام پر قادر نہ ہو تو اسکو چھوڑ دوار
مائل ہو اسکی طرف جو تمہاری قدرت میں ہے) پس اس راہ سے
بگ قلم خوش رفتار کی موثر کردار بے سرو سامانی کا اپنی گفتا سوں سے
نظر اٹھا۔ کب تک فضول باتوں میں تضييع اوقات کروں لازم
ہے کہ اصل مقصد پر اپنے آؤں۔ واقعہ غبار اس اطراف کا
بیان کے قابل نہیں بانعی لوگ شہر میں گھس آئے اور جو کچھ مال شایع
پایا سب لوٹ لیا یہاں تک کہ کپڑا بلوسی بھی نہ چھوڑا اور سارے
شہر و قریہ کو ہنس نہس کر دیا بے شمار لوگوں کو گھر کے اندر قتل کیا
اور ایک بڑی تعداد کو سولی پر چڑھایا اور مغربین لوگوں کو ذلیل
در سو کیا اور حالت ذلت و رسوائی میں چھوڑا اس حادثہ کے بیان

کہ بیاوری خامہ دوزیاں بقالب بیان آید اگرچہ دیر دوراں در
انشار آں گراید چنانکہ ہر ہنگناں ناوک نشان است پس ازین
سبب دیدہ البیت پر قطرات حیرت دینہ البیت پر شعلات حسرت
کہ نوبت رنانت حال وقت مال و کسر جاہ و انتہاک شعار اندرین
نواح رسید و اموال و دار مستفعل و مستباح گردید و الحمد للہ
حالتے دارم کہ شوی اعلیٰ من اساس طرے کہ نہادہ بود بدست
اندوہ و نامرادی بر انداختہ و سخت ناسازگار مشرب مسرت و
اطمینان را بشو آب سثثات و افتداری ناکامی کدر ساختہ کہ
از وصول بمقصود و مطلوب محروم است و از ادراک امانی
و مرغوب بنویدہی محروم ہمدوں دریں عہد شومیدہ و زبوں گردوں
بارہیں و دوزخ و زمان ناہنجار مدگار ہر سحرہ و مجنون فی بحقیقت
راحت و فراتع بائی ایام ویلیا از اہل اسلام اس حوالی در حیرت عالم
چل خلا بیرون عالم حصول امانی ہر عالی و ادنی مانند جز لا یتخری
بالفعل غیر موجود ہے

جرحہ زہر حوادث چو شکری ٹم از کف ساقی گردون فلک بینائی

فی الواقع ازین زہر آشامی و چشیدن دردناکای چارہ ندایم کہ حکم
فَلَا تَسْأَلْ عَنْ عَذَابٍ يُدْرِكُكَ اِنَّكَ عِنْدَ عَذَابٍ مُّتَسَاوٍ بِهٖ اِنْ تَسْأَلْ عَنْ عَذَابٍ
ارادت آہی است و اگر بفحوائے و کَلُوا الْقُلُوبُ هَوًى عِبَادِہٖ
بلا سے نازل گردد از کارخانہ مشیت بادشاہی دریں مرحلہ جاں فرسا
جز ہمدون فیت رضاراہ بمنزل مقصود نتوان ہر دو سوائے اعانت
وکیل تسلیم بغیر مراد و سود نمی توان شمر دے

چوں چنین واقعہ گشتہ است ز تاثیر قضا

چارہ کار رضینا بقہ ماہ اللہ است

لیکن از ہر نسیم غایت حضرت باری و کَلَّا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ

کے واسطے کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ مدد سے قلم دوزیاں کے احاطہ تحریر
میں آئے اگرچہ سارے زمانہ کے منشی اسکے انشار میں مصروف
ہوں چنانچہ سب فرد و بشر بر تیر کے نشان ہیں اسلئے آنکھیں سب
کی جہت کے قطرہ سے پر ہیں اور جملہ سینے حسرت کے شعلے سے مشتعل ہیں
کیونکہ نوبت تباہ عالی و نقصان مال و بروہیزی و بے حرمتی اللہ کے دین
کی اس گرد و نوح میں بچید موتی اور تمامی مال و جان ضائع و تباہ ہے
اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نادر حالت رکھتا ہوں درخت خوشی لگائے
ہوئے کو بد اعمالیوں نے میرے عم و مرادی کے ہاتھ سے ہر دو کو یاد کمال
بد بختی نے نشاط و دلجوئی کو ہزاروں ناکامی سے تبدیل کر دیا کہ حصول
مقصود سے محروم و درک امید مرغوب سے محروم دور ایسا ہی وقت ہے
و خراب میں زمانہ موافقت کرنیوالا مہذلیل و کینہ کا اور عزیزیں آوارہ جاں
نثار ہر سحرے و دیوانگی حق بات یہ ہے کہ آرام و فارغ البالی
اس اطراف و جانب کے مسلمانوں سے مانند ہراز کے خارج ہوگی و
حصول مراد ہر اعلیٰ و ادنی کا مثل مجزئہ کا ٹیکٹہ کے مفقود ہوا ہے
نظم :- لنگر کی طرح گھونٹ زہر حوادث کا پی رہا ہوں حوادث ایاں
ساقی فلک بینائی کے ہاتھ سے واقع میں زہر نوشی و بارہ ناکامی چمکنے
سے کوئی مسفر نہیں ہے حکم دہیں روکنے والا کوئی اللہ تعالیٰ کے فضل کو اگر
بندہ بخشش پروردگار سے سرفراز ہو تو یہ عطیہ خزانہ عامرہ آہی سے ہے
اور اگر بموجب آیتہ کے دوسری اللہ تعالیٰ بندہ پر قہر کر نیوالا ہے کوئی بلا نازل
ہوا اسکے انتظام سلطنت سے ہے اس منزل جاں فرسایں سوائے مدد توئی
آہی کے راہ منزل مقصود کی طے کرنی مشکل اور بجز اعانت اللہ تعالیٰ کے
وصول مراد پر دستوار ہے نظم :- جبکہ اس قسم کا حادثہ مشیت آہی
سے ظہور پذیر ہوا تو رخصائے مولیٰ پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ
نہیں لیکن نسیم مہربانی ازوی کے سنے سے بموجب مقولہ اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے ناامید نہ ہوں بھروسہ حصول امید کار کھنا چاہئے اور

استشاق رواج امیدواری باید کرد از ریاض رحمت پروردگاری کا
تَقْنَطُوا مِنْ شَرِّ حَمِيٍّ اَللّٰهُ استقام کا نگاری باید جست سے
خوش باش گرچہ روز تو شب شد
بنا خوشی آخر نہ روز را سحر سے ہست

در عقب و پیش ازین نطاق نطق بر میان ناطقہ تنگ است و از
گیر در فضا سے گھریاں پر تنگ - و آنچہ در اجرا مطالع استفسار
و استشارہ شدہ بود پس نزد ایں بیچارہ دریں روزگار صورت منافع
و دامن نیست چہ دریں زباں ناقد روانی نہرہ جبیناں مقاصد و زیر
سیہ کلیم مفاسد نہفتہ بنابر ان لیلای سو و سما سے بہبود و عذر آ
منافع عشق باری در کسار بازاری اندر نہ کہ خریداراں مجنوں و شال
در کوہ ناداری متواری مستند و نازنینان نگاریں طبع موزونان
بودم دل داوگان مشترباں خستہ دلاں در کوہ سار باری جہاں
سپاری نشستند زیرا کہ بلی را پیچتم مجنوں باید و بد سے
کجا است مجنوں تا عرض دادہ در یاد
نگار خانہ حسن و جمال لیلے را

دریں صورت بفہم قاصر من در پے ساز بنیاد مطیع نشوند و پس اجوار
آں ہرگز نہ روند کہ آخر کار دریں گلزار بحر خلیدن خار خمران امید باری
نیت سے نہ گل نے لالہ نے سرو چان است
بہار گلشنش آخر زمان است

پس انجین بمقتضائے المستنار موئن بمعرض عرض آمد آئندہ اختیار
بدست مختار ہر کے مصلحتے خویش کو میدانند - ترصد کہ گاہ گاہے از
لیم ریاض محبت نسیم گلستان مودت بلبل نغمہ سر اے گلبن بجاگی
و انجا دوطوی خوش نواسے گلزار بکرنگی و واد یعنی از نامہ تو دو خاتمہ تمام
آرزو سے فقیر بنصوح نصح مراد و کامکاری معطر و مطرا می فرمودہ ہند
زیادہ ظلال نصاحت و بلاغت بر مفارق مرثبان ارواح بسط و ممد و یاد

باغ رحمت پروردگار سے راہ نہیں نا امید ہو رحمت پروردگار سے
خواستگار سر اور رہنا چاہئے سے نظم - خوش رہ اگرچہ سیرادن
رات سے بدل گیا کیا رات کے واسطے سحر نہیں ہے گویائی کا
کمر بند کمر گویائی پر آگے پیچھے سے تنگ ہے اور اس پسرن چڑیا
میدان تحریر میں لگڑا - افتتاح مطبع کے بارے میں جو کچھ استفسار
و مشورہ طلب فرمایا تھا اس عاجز کے نزدیک فی زمانہ صورت فائدہ
کی نہیں ہے کیونکہ ناقد روانی کی زمانہ میں حینان مقاصد کسب
سیاہ مفاسد میں مخفی نہیں اسلئے کہ منفعت کی لیلہ او بہبود
کی سما اور منافع کی کواریاں قابل عشق بازی کے نہیں ہیں کیونکہ
خریدار لوگ مثل مجنوں کے پہاڑ ناداری میں پوشیدہ ہیں اور نازنینان
خوش وضع موزوں طبع خریداراں خستہ دلاں کی عدم توجہی سے
پہاڑ بیری باری کے نیچے قریب المرگ ہیں کیونکہ بلی کو مجنوں کی آنکھ
سے دیکھنا چاہئے سے نظم - کہیں ہے مجنوں تا کہ حسن خدا
داو کو دیکھے - تصویر خانہ حسن و جمال لیلے کو - ایسے حال
میں میری فہم ناقص کی اجرا مطیع کے خیال میں نہیں کیونکہ
انجام کار اس گلزار میں سوائے کا ثنا خسارہ چھپنے کے امید
بہار کی نہیں ہے سے نظم - نہ گل ہے نہ لالہ ہے نہ سرو چان
ہے - زمانہ بہار کا باغ کی آخر ہے - پس یہ باتیں موافق مضمون
المستشار و موثق محل بیان میں آئیں آئندہ اختیار باتھ میں صاحب
اختیار کے ہے مراد ہی اپنی مصلحت کو بہتر جانتا ہے - امید کہ وقتاً
فوقنا نسیم باغ محبت کی خوش بو و گلستان مودت کی تراوت
و بلبل نغمہ سر اے گلبن دوستی و اتحاد کی چہک و طوطی کی بکرنگی و دوستی کی
خوش آوازی کو یعنی نامہ نہر ہر دوستی سے و باغ تمنا فقیر جبر کئے خالص مراد
و مقصد کے معطر و تروتازہ فرماتے رہیں گے زیادہ سایہ نصاحت و بلاغت
کا سر آمد واراں فیض کے پھیلا ہو اور دراز ہو و دوسے اللہ تعالیٰ کے

طرز تحریر القاب و آداب

خط کا سرنامہ اکثر اس طرح شروع کرتے کہ پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ لکھ کر دوسری سطریں لکھتے ”از عاجز محمد نذیر حسین بطلانہ گری“، بعد میں شریف جامع حنات و کمالات عزیزی فلاں، بعد میں بابرک مولوی فلاں، بعد میں شریف مرجع آزادگان جمع افتادگان وغیرہ وغیرہ القاب و فراموش حال و مناسب شان مکتوب الیہ۔

پھر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون واضح باد کے نفس مضمون شروع کرتے۔ اور کبھی سرنامہ یوں بھی شروع کرتے۔ ”برادر دینی و فکرم اندہ بالخیر و اطاعتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خاتمہ پر الراقم العاجز طالب التحنین سید محمد نذیر حسین۔ جس خط میں اپنا نام سرنامہ پر نہیں لکھتے تو خاتمہ پر ضرور لکھتے کبھی از مدلی، روانہ از مقام فلاں، اور تاریخ بھی لکھ دیتے کبھی تاریخ نہ لکھتے۔ زیادہ تر خطوط فارسی میں تحریر فرماتے اور گاہ بگاہ اردو میں بھی اکثر خاتمہ پر خطوط کے لکھ دیتے۔ ”زیادہ السلام خیر الختام“

کام کرنے کی ہدایت

مولوی عظیم الدین حسین صاحب مرحوم نگر مہنوی کو لکھتے ہیں۔ ”اچھا شکر کہ بہ تحریریں عاجز نظر کردہ کار بند شدند اللہ جل شانہ سستی عزیز را شکوہ گردانند آئندہ ہم ہمیں خواہم کہ بموجب مصرعہ سے آغاز کردہ برسائش با تہا بہ جمع مراتب طے کردہ خود را و این عاجز را ماجور و مشکور اتم گردانند۔ مولوی ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں۔ ”اوموفق حقیقی توفیق ایتق عطا فرماید کہ شرح ابوداؤد کہ بطرز سهل و حل مطلب آغاز شد تماشا نیز بہ احسن وجہ مبارک باد مع دعا از من اجابت از خدا باد بہ ایک اور خط میں مولوی شمس الحق صاحب کو ان کے بھائی مولوی شمس الحق صاحب کی نسبت لکھتے ہیں۔

مزاج مولوی شمس الحق صاحب باعتبار اصل بحال شدیانہ و بچہ شغل مصروف مے باشند فوق و اگر وہ باعتبار خدائندرسانید یا مظلوم گزراہندہ سے وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود بہ نوشتہ رو کہ پس (اور گاہ بہر اہل دہی بہ آئندہ توفیق الہی ایتق باد۔ مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں۔

علوم دین را کہ بمشقت حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشند ورنہ درس یہ طالبان دادن بسیار مناسب است این ہمہ نہ باشند کتب بینی و شغل ”الیف“ با مستحسن و پر خیر است۔

شکر

مولوی شمس الحق صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔ ”انچہ ہدایا بوفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ جیب جیب شدہ موجب نصیب پر حسیب گشت سحر اکرم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی اللہ اریں و کان سَعِیْکُمْ مَشْکُوراً ۛ

مولوی سید عبدالعزیز فرخ آبادی کو ایک خط میں لکھتے ہیں :- ”میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے۔ خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی اور سب کچھ حساب بھی بلے کا طے کر دیا اللہ تم کو اور تمہارے بچہ حمید کو زندہ اور تابع شریعت کا رکھے“

طلبہ کے حال سے اُن کے مہربوں کو خبر دینا

مولوی شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں :- ”مولوی محمد ادریس صحیح بخاری و حدیث شروع کر دند الحمد للہ طبیعت شاہ سلیم است بارک اللہ فی علیہ“ ترجمہ مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع کی ہے طبیعت ذہین اور فہیم ہے اس کے علم میں برکت عطا فرمائے۔

طلبائے عازمین کیلئے مشورہ

مولوی سید عبدالعزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں :- ”پیش فقیر آمدن سودے ندارد چندے از مولوی امیر احمد سلطہ صحبت درس گرم باید داشت بودہ درینجا رسیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس می گیرند۔ درینجا زیادت تپ دلرزہ است و قنیکہ سرمائے خفیف شروع شود درینجا رسند۔ بالفعل قیام ملتوی نمایند بلکہ بعد فراع سنت نکاح آمدن مناسب است نمی دانم کہ انکار از نکاح مستفاد از کدام حدیث کردند۔ مگر دور بہائیت خلافت اسلام است مادرائے این از نکاح شغل درس و تدیس باز نمی ماند انبیاء علیہم السلام صحابہ رضوان اللہ علیہم و آلہم و سلمت این سنت سنیرہ را بجا آوردند و از نکاح نیز بدتر قی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آمدند ثواب از خدا خواهد رسید جناب قاضی صاحب و والد ایشان را شوق مناکحت شما بسیار است و ما شاء اللہ نقص شرافت و سقم نسب در میان نیست محض بجلہ طلب علم انکار خلافت عقل است بندہ فقیر برائے فراع کتب شما ہمیشہ مستعد و موجود است پدر بزرگوار شما استفادہ بیکہ بذریعہ ڈپٹی شیخ کریم بخش رسانیدند جوابش دادم برائے استفادہ ایشان نقلش فرستادہ میشود اگر در صحت روایات کلامی باشد یے تا مل نویسد چرکہ نگاہے فاعر و ذہن بلیغ بفضلہ دارند من کہ فرسودہ زمانہ شدم مباحث جوانانہ از کجا آرم ہر گاہ کہ از طالبان حل غوامض نتوان شد تجربہ پیراں نود سادہ در کار است قاضی صاحب مہماں فواز مزاج دارند ہنگام سفر بندہ از لاہ آباد و دہلی ہنگام قیام فقیر نواز شہا کہ نمودند ہمہ یاد دارم خوش قسمتی ایشان است کہ این چنین کریم النفس فیضیق یافتند از شما نعم جانہ مرگ دختر مرحومہ خویش غلطی نمایند۔“

سفارش

ایک خط میں مولوی نور احمد صاحب مرحوم حافظ علی اکبر صاحب مرحوم و حافظ علی اصغر صاحب مرحوم و مولوی شمس الحق صاحب سلمہ و مولوی محمد شرف صاحب سلمہ کو لکھتے ہیں :- ”بر وفق اظہار و بیان مولوی محمد عرفان صاحب کہ مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی

مکتوب میں مکتوب بنانا اور مولوی سید عبدالعزیز صاحب فرخ آبادی

حضرت مولانا مولوی شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سید اور لائق طبیب اور ہونہار عالم ہیں۔ خدا انکی عمر میں بچے

محمد اشرف صاحب از حالات برکت سمات شان خوب واقف اند اعانت و رفاقت در ادائے قرض مغری الیہ بوجہ کہ نوشتہ اند بطور
آید رہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواهد بود زیرا کہ اس خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم و از عمدہ صفات حضرت نبوت
است کہ بِالْمُؤْمِنِينَ تَرَوُفًا تَرَاهُمْ فَلَوْلَہُ ادر حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَللّٰہُ اَسْمٰوٰتِہٖمُ یُحْمِلُہُمْ اِنَّمَا اَسْمٰوٰتِہٖمُ فِی رِضٍ
بِزَحْمِکُمْ مِّنْ فِی السَّمَاءِ و در مشکوٰۃ و طبری و غیرہ مروی است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلماناں را می باید کہ در شفقت و
حسن سلوک با ہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن درو مند شود تمام تن برفاقت او بی خواب ماند از اینجا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ
در گلستان افادہ فرمودہ ہے بنی آدم اعضا سے یکدیگر اندہ و برآں صاحبان عالیشان فضائل جزل قرض دادن مخفی نیست
کہ تا وقتیکہ مستقرض ادائے قرض نہ کند مقرض را بہاں قدر ثواب قرض دادہ مثل ثواب صدقہ ہر اے او نوشتہ ہے شود و
ثواب صدقہ دہ گوئہ و ثواب قرض دادن پیچندہ گوئہ می شود چنانچہ برآں صاحبان پوشیدہ نے دریں صورت آں صاحبان حسبہ شدہ
سفقہ علی خلق اللہ عاجز نامبرہ مضطر را مدد فرمایند و اجر بی حساب نزد رب الارباب ذخیرہ عاقبت بشمارند ح
بِرَّ مَن مَّنْکَ و بر کرم خویش نگر و نیز بشکر نعمت رب العزت و اَتَمَّا یَنْفَعُہٗ سَرَّ اَبَدًا کَافَرًا مَیْثُودًا و از جواب با صفا
زودتر کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بارگراں را نمایند ۛ

تعزیت

تعزیت کے خطوط میں مکتوب الیہ کے مذاق کی رعایت کرئے۔ مولانا عبد اللہ قدس سرہ غزنوی چونکہ مفسر صوفی تھے ان کی
تعزیت میں جو خط ان کے بیٹوں کو لکھا وہ یہ ہے :- "از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد اللہ و مولوی عبد الجبار
سلم اللہ تعالیٰ بالخیر۔ بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از خبر انتقال جامع خیر و برکات موجب تا سفت و الم کمال
روداد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ؕ اَللّٰہُمَّ اَعِزِّ لَہٗ وَاَسْرِ حَمْدُہٗ وَاَدْخِلْہٗ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ ۛ

واہ عبد اللہ فنا فی اللہ شد
از جناب بارشس تسلیم باد
چشمہ فیض گرامت شان او
روفق انرا چشمہ تکریم باد

ارحم الراحمین آں صاحبان سا بر جادہ شریعت بمیراث پدری فائز گنا و ایں عاجز بدعا و عاقبت دارین ثنا بدرگاہ کبریا مستدعی
می باشد قبول فرمایند۔ زیادہ سلام نیز اختتام ۛ

مروئی نفس الحق صاحب جو کہ سادہ وضع اور سادہ طبیعت آدمی ہیں ان کو کہتے ہیں :- "از حادثہ جانکاہ انتقال الیہ مرحومہ ثنائیت
تا سفت روداد مارا بخیر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ؕ چارہ نیست بہر حال یہ صبر و تقیباتی گرایند و بشکر رب العین در آیند ۛ

دوسرے خط میں انہی کو ان کے ماموں کے انتقال پر کہتے ہیں :- "از استماع خیر جانکاہ ہوش ربانی انتقال مولوی علی احمد صاحب
مرحوم موجب تا سفت و رنج و الم از حد گردیدہ کہ از احاطہ تقریر و تحریر بیرون است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ؕ ہر بخواند

دعاے مغفرت و رحمت برائے آل محمود العاقبت کردم و خواهم کرد و نماز جنازہ ادا نمودم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ اَرْحَمُكَ وَ
اَدْخِلْهُ فِیْ مِیْعَادِ لِقَاءِ الصَّالِحِیْنَ فِیْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ اَمِیْنُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝
مولوی محمد علیم الدین حسین مرحوم نگر ہنوی جو کہ نہایت رنگین مزاج آدمی تھے ان کو لکھتے ہیں :-

شکر غم کی چٹھائی ہے خبردار ایدل ۝ مورچہ ٹوٹنے پائے نہ شک بانی کا
از عاجز محمد نذیر حسین بخاریت بابرک مولوی سید علیم الدین حسین سلمہ عن الزین والشین :- بعد السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ
مشہود خاطر ہاؤ کہ قدر و منزلت نفس مطمئنہ ۝

آن کہ نفس کلام حق گویا است ۝ کہ جہاں را برائے او آراست
وان کہ تن جامہ خلافت حق ۝ جز بہ بالائے او نیاید راست
انراں بر تو بلند تر است کہ محل تصرف و ترفع و منزل آسایش و تمتع او ہمیں سرائے فانی و تنگنائے عالم جہانی باشد ۝
بہ خاکدان جہاں دل منہ کہ جائے دگر ۝ برائے مسکن تو بر کشیدہ اند قصور
کہ اِذَا رَأَيْتَ رَحْمَةً رَأَيْتَ يَحْيٰى وَ مُلْكًا كَثِيْرًا اِذْ اِنَّا اَسْتَدْرَجْنٰهُمْ مِنْ دُوْنِ مَا يَرٰوْنَ اَعْيُنًا
خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ۝ التغمائے دوائی اشارت بدان است پس روئے التفات از جانب جسم و جسمانیات گردانیدہ پس
روئے التفات از جانب جسم و جسمانیات گردانیدہ پس پشت اندازد و بخطاب الطاف مآب یَا یٰٓاَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اَرْجِعِیْ
اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً قَرِیْبَةً قَادِحِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَ اَدْخِلِیْ جَنَّتِیْ سَرَفًا وَ وِدِّیْہَ فَبَصُرْتُ الْیَوْمَ حَرٰوِیْدًا یَنْظُرُوْنَ
عَالَمَ مَلٰوِثٍ وَ مَجُوْہًا یَوْمَیْنِ تَاْخِیْرَةً اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَةً سَرٰیةً کَامِرًا یُّبْرِزُ دَوَابَّ وَ جَاوِدًا فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ
عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ بلذت انس و نعم وصال محبوب بمضہ شادمانی نازد و انال کہ دریں کون و فساد این سواد بے بنیاد حادثہ
جائگاہ کہ موجب صد نالہ و آہ بر انتقال اہلیہ مرحومہ شاکہ از دانا پاسدار بہ دارالقرار بہ فردوس بریں جانشین شد و بہ جنت الماوی
اقامت گزین ۝

گر قلم بر سر غم نامہ دوراں آید ۝ غول بدل آہ لب اشک بزمگاں آید
و بہ تَوَقُّعٍ وَ یَقِیْعٍ بَشِیْرٍ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝
صبر جمیل باید و بہ منطوق لازم الوتوق کلّ ۝ تَقْسِیْرُ اٰیْقَةِ الْمَوْتِ سرعیت برضائے مولا فرد بہ دل کشا اُولٰٓئِكَ عَلَیْہُمْ
صَلَوَاتٌ مِّنْ سَرَّہُمْ وَ سَرَّحْمَہُ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ جزع فزع نشاید ۝
بر جہاد آہ جگر دوز چہ امکاں دارد ۝ سرزند نالہ جاں سوز چہ امکاں دارد
ابواب مرحمت اہلّی چو مفتوح گردد منظور ان را خلعت ابتلا لباس بلا پوشانند و اسباب قرب و عنایت سبحانی چوں
متعاضد شود جزع زہر حوادث از مشرب و ادیا چشاند ۝

طالب خلعتِ نعمت ہمہ باشند و سلعے دولت آں بردہ کہ تشریف بلا یافتہ است
پس ازین رہگذر بہ صبر و شکیبائی بہ خوش ادائی و بشکر گذاری جناب باری مستبشر باشند کہ نعم البدل عطا فرماید و جزائے جلیل
بہ صبر جمیل افزاید آمین رب العالمین ثم آمین

اپنی ہستی کو سمجھتا رہے بر باد افسال چاغضر نہیں جھونکا ہے یہ چوپائی کا

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے

مولوی نور محمد بہاری نے ایک خط اپنے والد حکیم محمد عبدالرزاق صاحب کو اپنی طرف سے لکھوایا اور میاں صاحب نے خاکسار ہی کے ہاتھ میں دیا
کہ اسکی نقل کر کے مولوی محمد نور کو دیدو۔ میں نے دو نقل اس خط کی کیں ایک ان کو دی ایک اپنے پاس رکھ لی اس خط سے میاں صاحب
کی پرانی انشا پر مدد پڑتی ہے اور اس خط کو اسی موقع پر درج کرنا مناسب تھا مگر چونکہ اس سے آپ کے اخلاقِ جمیلہ کو بھی
گہرا غلط ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ طالب علم کے کہنے سے ایسا چھوٹا چھوٹا کام بھی کیا کرتے تھے اسلئے میں درج کرتا ہوں و گھوٹھن اُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیام شام بہ در گاہ صبح گاہ ببر
شام کا پیغام صبح کے دربار میں بجا
نورانی لطافتِ دوستی کے قبلہ پاکیزہ و بزرگ انسان کے کتبہ تجوید کر نیوالے
نمبر بیتِ حکم کے درست کر نیوالے صریح حق کے مجمعِ بزرگی اور عظمت کے کان
بزرگی و عظمت کے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ و بد بہ دولت کو آپ کے
بھائے زمین و آسمان تک

نامہ پاک تراز دیدہ بلسل دارم
نامہ صاف و پاکیزہ زیادہ آنکھ بلبیل سے ارسال کرتا ہوں
راحت دینے والا روح کا مرہم دل نجی کا یعنی خط روح افزا نامہ
مرہم دلِ حسرتہ کا زمانہ مبارک میں لکھا ہوا قلم نادر رقم و تحریر
کیا ہوا قلم مشکیں خادمان والا کا محبوب دل پا کاں و طبیب دل
غمر و گان کا بہترین زمانہ میں غشیوے گلاب کی مانند درود
پاکر شربت دعا و سلام و پانی شیریں پیام برکت بھرے

صبا بہ حضرت گلِ عرضہ گیا ہ ببر
اے صبا بھول کے دربار میں عرضی گھاس کی بجائے
قبلہ لمعات لطافت قدسیہ کتبہ معات طرائف انسیہ
مجد و شریعتین مہمدی المبین مجمع مفاترہ جلیہ تبع مآثر
علیہ ادام اللہ دولۃ ممدودۃ الرواق وصولتہ مشدودۃ
النطاق سے

سبق اشک رواں از ورقِ گل دارم
اشک رواں کا سبق ورقِ گل سے لیستہ ہوں
مروح روح و مرہم دل بھروح یعنی شجاعت نامہ روح
پر در و نفحاتِ مراسلہ مرہم گستر کہ دریں ایامِ تجتہ فرجیام
نگاشتہ خامہ بدائع رقم و رقم ردہ کلک مشکیں قلم خدام
اکرام والا مقام حبیب جا نہائے پاک طبیب دہائے
غمناک در اطیب اوقات و رویتہ انفحات گذشتہ

ہوئے سے اس مستحق بستر جدائی و رنجی دل
گو کہ بدھیمی کو سیراب کیا اور شعلہ دل حرارت غریبہ
جدائی کو کہ مخالف طبع انسانی کے ہے اور پیدا کرنے والا انعام
عوارض و کمزورت کے تھا تسکین و طمانیت بخش ہوا اسکی
سطرین بھری سرور کی نور بخش دیدہ جدائی کی اسس کی
ہن السطور کی سفیدی مرہم کا فوری رنجی
دل غمزدہ کی ہوئی ۵

حقیقت حقیقت

حیات بخش دلم فند بر شخہ قلم
اپنی ترشح قلم سے حیات بخش بہرے دل کا ہوا
کشد و لے نہ کشد زین حجتہ تر رقی
کھینچے دیکھ نہ کھینچے اس تصویر سے اعلیٰ تصویر
کنوں نما نہ بجز داغ فرقتش الہی
اب کوئی نہ رہا سوائے داغ فرقت غم کے
اگر ز آب حیات تم نے رسیدہ نمے
اگر پانی حیات سے نمی نہیں پہنچتی مجھے
اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے ۵

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

لیجباتا ہے جہاں اس کی مرضی ہے

جنابا یہ بندہ گنہگار مجلس درس صحاح ستہ میں کہ کلمات
مبارک سرور موجودات کے ہیں جس کی رغبت و حرص ملائکہ
ہر طبقہ آسمان کے کیا کرتے ہیں کمر ہمت کی باندھ کر حصول
میں اس کے مشغول ہوا۔ ہزار رحمت اللہ تعالیٰ کی
اس جان پاک پر ہو کہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَا لَا یُکْفَرُ
یُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیُّہَا

شربت نچھ و سلام و زلال پیام برکت الیام اس
مستقیان ہستہ بجران و حسہ دلان روایہ حرام
را سیراب گردانید و اشتعال حرارت غریبہ ہما جرت
کہ خللات مقتضائے طبیعت بشری و مورث انواع
اعراض و کمزورت سپری بود تسکین پذیر گردیدہ سطور
فائز السور شش کہ نور ہوا و دیدہ ہجران دیدہ داد و
ربیاض بین السطور شش کہ مرہم کا فوری بر جراحات
دلہائے غم رسیدہ نہاد ۵

ہزار شکر کہ فرخ رنجے مسیح دے
ہزار شکر کہ مبارک صورت مسیح دم
مصور از قلم صنع خد خجستہ رستم
مصور قلم صناعت سے اگرچہ تنو تصویر بہتر
ہزار داغ بدل داشتہ زم زمست نغمش
غم کے ماتھ سے ہزار داغ دل میں رکھتا تھا
بہ کنج ظلمت غم تنگ دل ہے مردم
گوشہ تاریک غم میں تنگ دل ہو کر مرتا

اھم مدد و المنتہ قدر ۵

رشتہ در گردنم افگندہ دوست

دوست نے میری گردن میں ڈوری ڈالی ہے
ناگاہ اس مذنب اوہ در بزم گاہ درس صحاح ستہ کہ
از کلمات طیبات مبارکات آن سرور و فخر موجودات کہ
محل تنافس تخت نشینان سبع اراک و مورد تجاذب
کرد بیان ملائکہ است کمر ہمت بستہ بہ تحصیل آن
نشستہ ہزار رحمت جاں آفریں بر جان پاکش کہ
اِنَّ اللّٰهَ وَ مَا لَا یُکْفَرُ یُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ہزاروں نثار روضہ متور و ضریح مقدس خواجہ کا ثبات خلاصہ
موجودات - باو سے

محمد کا فریش ہست خاکش

محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے ہے
آن مبارک قدمے کہ بہ میامن انوار ہدایتش دیجور غوایت
منقش گشت واز لالت رسالتش جاوہ عمیار ضلالت
بطریق مستقیم ہدایت مبدل شد و از بین کمالات و آتش
طغرائہ الیوم اکملت لکم دینکم و رضوین
تویم کشیدند و از ما غسی مشکور شش رقم و رضایت
لکم الاسلام و دینا ہر صفحہ ملت بیضا نہاد و سابقہ
رحمت الہی کہ ہر معجزے رازمانے مقرر و ملتے راندے مقدر
گردانید ہر چہرے ہر زمانے تابندہ و آثار ملت اور ابرو سے ہر
مکانے پائندہ داشت و معجزات باہرہ اور اتادین آخر
الزمان بطراز بقا مطرز و شعائر رعیت ظاہر شش را
تا نفع صورت مست ظہور موسوم گردانید و قرآن برہان قدیم
بینہ مسدق اور اتا ابد نادر فاکو ایسورۃ من متشلہ
میزند و فحوائے در تظامش لیخبرہ علی الذین یحکمہ
قواعد ملت اور اتا قیامت استحکام مے دہر سے

مقصود ز آفریش این طاق نیلگوں

غرض اس دنیا کے پیدا کرنے سے

طاؤس بوستان رسالت کہ جبریل

بانع رسالت کے مود کہ حضرت جبریل علیہ السلام

در پردہ مبارکہ لاجرم کلام مجید آسمانی و تنزیل حمید فرقانی کہ

اعظم معجزات محمدی و واضح براہین اسمی است و بصفت

الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما

ہر وقت تصدیق روضہ متور و قبر اقدس پر سرور و عالم
و خلاصہ موجودات کے ہوسے

ہزاراں آفریں ہرجاں پاکش

ہزاروں تعریف و درود آپ کی جان پاک پر نازل ہو

ایسا قدم مبارک کہ برکت روشنی ہدایت سے آپ کے گمراہی کی تاریکی
زائل ہوئی اور شمع رسالت سے آپ کی جگہ تیغ و تاریک ساتھ
طریق مستقیم ہدایت کے مبدل ہوئی اور برکت کمالات ذاتی سے
آپ کے حکم الیوم اکملت لکم دینکم و رضوین
کا اوپر فرمان دین تویم کے لگایا گیا اور آپ کی سعی پسندیدہ
سے و رضایت لکم الاسلام دینا ہر صفحہ ملت پر
ثبت کیا گیا روز انزل میں اللہ جل شانہ نے ہر معجزہ کے واسطے مدت
معین و ہر ملت کے واسطے مقدار مقرر کی تاکہ اسی مدت میں جلوہ گر
ہو اور آثار ملت کو ہر خاص و عام کے واسطے ثابت و برقرار رکھا
اور معجزات جلیہ کو آخر زمانہ تک قائم و دائم رکھا اور ظاہر شعائر اسلام
نفع صورت حکم ہیگی کا عطا فرمایا و قرآن کریم و برہان قدیم کہ دلیل
اس کی صدق پر فاکو ایسورۃ من متشلہ ابدالہا تک مقرر کیا اور
آکے موتی لیخبرہ علی الذین یحکمہ احکام ملت کو قیام قیامت تک
ثابت و مضبوط فرمایا

فرہما سے دولت بے تنہائے اوست

شان و عظمت بے انتہا کا اللہ جل شانہ کے ہے

ہنگام وحی بلبل دستاں سرائے اوست

وقت لانے وحی کے بلبل ہزار داستان ہوتے تھے

یہ بات ضروری ہے کہ کلام مجید کتاب آسمانی و فرقان حمید تنزیل رحانی

اعظم معجزہ محمدی اور کھلی دلیل احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ وسلم) ہے دنیا پر

اور تبت جو اسمع الکلم متصف بہ قسم منقسم می شود۔
 اول توحید الہی احدی دوم احکام شریعت محمدی صلوات
 اللہ علیہ وسلم علیہ سوم اطاعت اولوالامر موافق توفیق رفیع خالق
 اکبر چہ اولی الامر کہ تابع موطوف می شود موطوف ساختہ
 ارشاد فرمود۔ **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا**
أَمْرَ مَنِ امْتَأَمَرْتُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
اللَّهِ وَالرَّسُولِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ہر معنی
 حضرت سعدی شیرازی نیز ارشاد فرماید ہ
 خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ہ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
 ازین رہ گذر مزاولت سیراں حضرت م در ہر کار و بار ضرور
 اقتاد تا کردنی و ناکر دینی بدیافت شود و اتباع تام رود ہ
 و برگشتہ زید و عمر و کہ مخالفت سیراں سرور خیر البشر م گردد
 سرتابد ۔

دانش اینجا متحیر و خرد این جلال سنت رہے عالم
 خراسانی کہ نکو گفته در معنی سفتہ ہ

اہل توحید چو تحقیق سخن درگیرند
 صاحب توحید مسائل دینی کو تحقیق سے لیتے ہیں۔
 رونق کار خود از حضرت تشرآں جویند
 درستی کام کی اپنی قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں
 ہر بیانے کہ بود سادہ ز توفیق حدیث
 جو بیان کہ خالی ہو مترن و حدیث سے
 در محاذات نصوص این ہمہ تکلیف قیاس
 نص کے مقابلہ میں یہ ساری تکلیف قیاس کی
 دیدہ از فقہ منزل چو منور سازند

صفت اوتیتہ کجوا مع الکلیہ کے تین قسم منقسم ہوتا ہے ۔
 اول توحید باری تعالیٰ دوم احکام شریعت محمدی صلوات
 اللہ علیہ وسلم علیہ تیسرے تابعداری اولوالامر کی بموجب فرمان مالائشان
 خدا سے تعالیٰ کے کیونکہ تابع موطوف ہے اور موطوف کر کے ارشاد
 فرمایا۔ **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا**
أَمْرَ مَنِ امْتَأَمَرْتُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
الرَّسُولِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا اسی بات کو حضرت سعدی شیرازی
 رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں ۔

خلاف پیغمبر علیہ السلام کہ جس نے راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا
 اسی واسطے برتنا و نگاہ رکھنا سیرت حضرت نبی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کار و بار
 میں ضروری ہوا تاکہ عمل کی نیکاطریقہ و عدم عمل کا طریقہ معلوم ہوا و اتباع
 شریعت حاصل ہو۔ اور زید و عمر کے قول ہر کہ مخالفت طریقہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے کار بند نہوں ۔

ہم یہاں متحیر و عقل یہاں گوی ہے ۔ کیا خوب عالم خراسانی نے فرمایا
 اور معنی مقصود ہوا ہ

خص و خاشاک فک الزین یقین برگیرند
 چھوٹے بڑے مسائل کو بچان ہیں کر کے لیتے ہیں ۔
 شاہد دین خود از قول پیغمبر گیرند
 اپنے دین کا گواہ قول پیغمبر علیہ السلام سے لاتے ہیں
 در کف اہل ہوا نقش ضرور گیرند
 اس بیان کو برابر زور کے تصور کرتے ہیں ۔
 نادرست و عبث و واہی و منکر گیرند
 بجا و بے بنیادہ اور مکرہ خیال کرتے ہیں
 خاطر از فقہ محرف ہنگی برگیرند

فقہ منزل سے آنکھیں منہ کر کے ہیں
 مجتہد گاہ مصیب است و گئے غلطی ایک
 مجتہد کبھی مصیب ہے کبھی غلطی
 انچہ مخوت خیال ست و مخالف بہ نصوص
 جو مجتہد کہ خیالی ہو وہ مخالف نصوص کے
 ہرچہ آں را بنود مستند از قول رسول
 جس مسئلہ کی سند قول رسول علیہ السلام ہے تو
 باطل و سرخ کہ اصلش عرقِ حق ہے نبی ست
 مگلاب کے مقابلہ میں کہ اصل اسکی روئے نبی ہے
 اہل تحقیق کجا مائل را بند و قیاس
 اہل تحقیق رائے و قیاس کی جانب کب مائل ہوتے ہیں
 سنن مصطفویٰ درگہ صدق و صفا
 درگاہ صدق و صفا کی سنت نبوی ہے
 جبذا بارگہ علم کہ ارباب نظر
 کیا غیب ہے درگاہ علم کی کہ صاحب علم
 لے نوحشا قوم کہ اندر رہ دیں گاہ سلوک
 اچھی وہ قوم ہے کہ غریبت و طریقت کے معاملہ میں
 درمقام ہے کہ سخن ہا رود از علم و عمل
 جس مقام میں کہ صرف لغاطی ہے علم و عمل سے
 کار بندان قضا ہر کہ شود خاک درفش
 درگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کی خاکیر
 متن و مضمون احادیث بہ تبدیل روایت
 متن و مضمون احادیث کے تجدید تبدیل روایت سے جانتے ہیں
 علم دیں جملہ عزیز است و لے اہل صفا
 سار علم دین محترم ہیں لیکن اہل ذوق حالص

مستوی فقہ سے دل الگ کر لیتے ہیں۔
 ہرچہ دروے نہ خطا حکم ہمیں بر گیرند
 غلطی خطا کو حکم ہمیں کا تصور کرتے ہیں
 اہل دین در حرم دیں بت اکبر گیرند
 اہل دین احاطہ دین میں اسکو بت اکبر خیال کرتے ہیں۔
 گرچہ فتوے امام ست کہ اہتر گیرند
 اگرچہ فتویٰ امام کا ہے جب بھی قابل قبول نہیں سمجھتے
 رتبہ لالہ نعمان نہ برابر گیرند
 مرتبہ لالہ نعمان کا برابر نہیں شمار دیتے ہیں
 شہسواراں نہ چنیں صید محقر گیرند
 شہسوار لوگ محض حقیر فنکار کو فنکار نہیں کرتے
 کابل دل سرمد توفیق ازاں درگیرند
 صاحب دل اسی دربار سے سرمد توفیق حاصل کرتے ہیں
 خاک آں کوئے بہ اکسیر برابر گیرند
 اس کوچہ کی خاک کو بہتر اکیر سے تصور کرتے ہیں
 از احادیث نبیٰ مرشد و رہبر گیرند
 احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرشد و رہبر قرار دیتے ہیں
 ہرچہ آں نعیر حدیث ست نہ درخور گیرند
 جو کچھ کہ غیر حدیث کے ہے اُسے لائق عمل کے نہ ٹھہراتے ہیں
 چوں طلا کار دردا نگینہ زر درگیرند
 مثل خاک زرگراں کے کام میں لاتے ہیں
 چوں مکر رشود آں قند مکر گیرند
 جب مکر ہوتا ہے اُسے قند مکر تصور کرتے ہیں۔
 از احادیث نبیٰ راحت دیگر گیرند
 احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راحت اور ہی کچھ حاصل کرتے ہیں

سنتے زندہ نمایند دریں عصر پس
سنت مرده کو زندہ کر کے درگاہ باری تعالیٰ سے
ناگزیر آمدہ برحق طلبان علم حدیث
طالبان علم حدیث (نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پروردگار
ہر کجا حرف قیاس است جو صرصر بچند
جس جگہ قیاسی سند آتا ہے مثل شنبہ کے حرکت کرتے ہیں
بے شعور ال کہ بر آرا و قیاسات خوشند
بے شعور لوگ راستے (قد قیاس سے خوش ہوتے ہیں
باع فردوس بر آں قوم مباح است کہ خوش
فردوس کا باغ اس قوم کے واسطے مباح ہے
از صحیحین و موطا امام مالک
صحیح بخاری صحیح مسلم موطا امام مالک سے
تر مذہبی گرجہ بود فلاح لارہدے
گرجہ ترمذی امام الحدیث ہیں فن حدیث میں
بعد ازاں شیخ نسائی و ابوداؤد است
بعد اس کے شیخ نسائی اور امام ابوداؤد ہیں -
غیر ذلک زکتاب انچہ در آثار رسول
سوائے انکے جس قدر کتب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
زینت دوحہ ایمان بود از طائفہ
زینت دوحہ ایمان کی ان گروہ کے ہوتی ہے
سوئے توحید گمراہیند ز اخلاص و پس
خلوص دل سے توحید کی طرف رغبت کرتے ہیں
اے علمدار نبی روح قدس یا در تو
اے علم بردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پاک تمہاری حالت
ہر ترا از رو تعظیم معزز دانند

اگر صد خون شہید از در داوڑ گیرند
ثواب سو فیصد کا بدلے میں اسکے حاصل کرتے ہیں
شب تا راست بگو شمع منور گیرند
رات آمد میری ہے کہد کہ روشن چراغ ساتھ رکھیں
ہر کجا قول رسول آمدہ از سر گیرند
اور جہاں قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے سو منور قبول کرتے ہیں
کوہ کا نند کہ اور اقی مصور گیرند
نادان بچے ہیں کہ تصویر سے خوش ہوتے ہیں
روشن راستی از قول پیغمبر گیرند
کہ عمدہ طریقہ راہ مستقیم کا قول پیغمبر سے حاصل کرتے ہیں
سنن مصطفویٰ بہر عمل بر گیرند
سنت مصطفیٰ علیہ السلام کو عمل کی واسطے اختیار کرتے ہیں
در جزالت ز صحیحین موخر گیرند
لیکن صحیحین سے زتبہ موخر رکھتے ہیں صحاح ستہ میں
ہر دو را در صف تقویٰ سرو سر در گیرند
دونوں رتبے تقویٰ و اتقان میں برابر شمار کئے جاتے ہیں
آمدہ بر سر تسلیم چو افسر گیرند
بلا شک و شبہ ان کو تسلیم بل عمل تصور کرتے ہیں -
کہ قدم بر اثر شافع محشر گیرند
جو کہ قدم نقش قدم پر شافع محشر کے رکھتے ہیں
جنت قدس علیٰ از نعم ابی ذر گیرند
جنت الفردوس بہوجب روایت حضرت ابوذر کے لیتے ہیں
بادکت اہل یقین سید و یاد گیرند
کیونکہ اہل ایمان تمہیں سردار و حامی دین جانتے ہیں -
ہر ترا در صف ابراہیم موقر گیرند

مکمل کوہ تعلیم سے محرز و ممتاز خیال کرتے ہیں
ایں ہیچمدان بل سراسر نواں انچہ کیرا سے اتمیت و
علمائے ملت فرمودہ اندبہ ملازمان عالی محروض داشتہ
دور راں از خود فروغ گذاشتہ ع

گر قبول اقتد زہے عز و شرف

زیادہ بریں مہارت کردن نمی تواند و فدی از دل
تابع فرمان پیشینیاں اہل یقینم سے

اصل استعداد و شرط صحبت است

صحبت سے استفادہ کیا سطر شرط استعداد ہے
ترصد کہ از راہ مر بیاید جائے کہ خطا کردہ با شتم ہدایت
خواہند ساخت و باصلاح کریماء خواہند نواحت سے

حمد نامحدود رب کردگار

حدیث حدیث دار مالک الملک کے واسطے ہے

لے پدر سر سبز با شمی روز و شب

ہمیشہ سر سبز رہیں آپ لے پدر بزرگ

زیادہ حدادب فقط - ہر ذی الحجہ ۱۲۹۲

مکتوب دوم و سوم

نسخہ تقویتہ الایمان زود و روانہ بکنند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز سید محمد حسن ذی بحسین بہ مطالعہ گرامی برادر مہر
توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ مشہود باد کہ ایں جاخیریت است و خیر و عافیت شمس
مطلوب۔ برادر بعض احباب ارادہ تقویتہ الایمان فرمودہ

بیکہ کار میں کی جماعت میں تہہ ابواب و انقیاد کا دیتے ہیں۔

بندہ علم سے عاری بلکہ سراسر بیوقوف جو کچھ بزرگان امت و
علمائے ملت نے ارشاد فرمایا ہے خاریان ذالین عرض پر ہوا اور
بیان حال میں اپنی طرف سے فرو گذاشت نہ کیا ہے ع

اگر قبول کرے تو میری سرفرازی ہے

اس سے زیادہ جرات نہیں کر سکتا یہ عاجز تہہ دل سے تابع
فرمان سلف صاحبین کے ہے سے

مرد گر کور است عینک لبعت است

آدمی اگر نابینا ہے تو عینک بے فائدہ ہے۔

آئینہ کہ راہ کرم سے جس جگہ غلطی ہوئی ہو آگاہ فرمادیں گے اور
اصلاح بزرگان سے سرفرازی فرمادیں گے سے

آنکہ کردہ ذات خود را آشکار

جس نے اپنی ذات کو جملہ خلائی پر آشکارا فرمایا

تا کہ باشد و نشست خضر اسبہ زار

تاکہ رہے جنگل سبز سے ترو تازہ

زیادہ حدادب فقط - ہر ذی الحجہ ۱۲۹۲

دوسو نواں خط

تقویتہ الایمان جلد روانہ کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز سید محمد حسن ذی بحسین بمطالعہ گرامی بھائی میر توسل حسین
صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی
مطلوب بھائی بعض کرم فرمائے ہر بان مولانا محمد اسماعیل صاحب

شہید مرحوم را طبع کتابین میدان مگر نسخہ صحیح ہم کی رسید
ابتدایاں برادر گزشتہ کی کتب کہ در مرتبہ اول کہ دریاہ شمال ریخا
در انجا رفتہ بودم تقویتہ الایمان قلمی خود را مزو شہادہ شدہ
آمدہ بودم کہ شہادہ مطالعہ کنند و چونکہ در طبع تصحیح آن پضرہ
است ترصد کہ وقتے آنرا از ہر دو کنارہ جدا کردہ بطور پلندہ
ہر دو گوشہ کشادہ خواہ نمک چسپاں خواہ ہر رنگ جلد روانہ
سازند کہ بعد صحیح کردن واپس کردہ شود بہر حال در ارسال آن
توقت نخواہد نمود و از جواب باصواب مع خرمی احوال آن
مجال مسرور نمایند زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام - بہمہ
صاحبان خود و کمال درجہ بدجہ سلام و نیاز برسانند -

شہید مرحوم کی کتاب تقویتہ الایمان طبع کرانیکا تصد کر رہے
ہیں لیکن نسخہ صحیح ملتا نہیں ہے اسلئے لکھتا ہوں کہ میں پہلی بار وہ
شوال میں وہاں گیا تھا اور اپنا قلمی نسخہ تقویتہ الایمان آپ کو بھیجے
آیا تھا کہ مطالعہ میں اپنے کہیں چونکہ تصحیح و چھپائی کے واسطے اس
کتاب کی ضرورت ہے امید کہ اس جلد کتاب کے دونوں حصے الگ کر کے
بطور پارسل باندھ کر کے دونوں طرف کتاب کو کھلا رکھیں اور ہر رنگ
یا نمک لگا کر جلد روانہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ بعد مقامہ و تصحیح کے
آپ کے پاس کتاب واپس کر دی جائیگی امد اسکی روانگی میں بالکل توقف نہ کریں
اور جواب باصواب حالات سے وہاں کے مسرور کریں زیادہ والسلام مع الاکرام
و خیر الختام سب صاحبان چھوٹوں بڑوں کو درجہ بدرجہ سلام کہیں -

مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خف حضرت مینا

جلید مبارکہ :- ساوالا رنگ ترستفہ دار ہی عثمان اور گول - کہا میں سکے کا انگرکھا - دو بڑی ٹوپی - جمعہ کے روز عمامہ یعنی بگڑی باندھ کر
آپ نماز پڑھاتے تھے لٹھے کا ڈھیلا یا سجا مر اور لٹھے کا سفید رو مال کنبہ سے بڑا کرنا تھا اور سروں میں ددلائی اور دئی دارا انگرکھا زیب تن رہتا تھا
فتح اکل حضرت مینا صاحب مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب عزت دہلوی کے اکلوتے صاحبزادے تھے - جن کی سن ولادت سنہ ۱۲۸۴ء ہے -

اور اپنے والد ہی کی زندگی میں انکی شمع حیات گل ہوئی تھی انکے اساتذہ میں انور محمد جی دلائی ہیں جنسے انہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھیں ان کے
سوا جناب مولوی عبد الرزاق صاحب اور اپنے نانا جناب مولوی سید محمد عبد الحاق صاحب اور جناب مولوی رحمۃ اللہ بیگ صاحب سے تحصیل
علوم کی گئی - اور تفسیر اور حدیث اور فقہ حضرت مینا صاحب سے پڑھی سند و اجازت حدیث شریف علامہ سید نواب صدیق حسن
خاں صاحب مرحوم و غفور وائی بھوپال اور شیخ حسین صاحب بمبئی حرم سے بھی حاصل کی - ذکاوت اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ زمانہ طالب علمی
میں اپنی کتابوں پر اپنے حواشی آپ لکھتے رہتے تھے اور جب حضرت مینا صاحب کے اوقات تدریس کے ساتھ افتائیں بھی صرف ہوتے
تھے اسوقت بھی قنار سے نویسی کا کام آپ کے ہی ذمہ رہتا تھا - اور حضرت مینا صاحب ملاحظہ فرما کر دستخط یا مہر فرما دیتے تھے اور حضرت
مینا صاحب کے مہر بھی آپ کی نگرانی میں رہتی تھی اور آپ کا درس و تدریس کا بھی مشغلہ رہتا تھا اور حضرت مینا صاحب کی مسجد کی خدمت
امامت بھی آپ کے ہی سپرد تھی اور اس امامت پر حضرت شیخ اکل کو اتنا فخر تھا کہ کبھی کبھی ازراہ لطف فرماتے تھے کہ ان جیسا امام ہندوستان

سے عرب تک نہوگا اور ارکان نماز نہایت خشوع اور خضوع مطابق سنت نبویؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا فرماتے تھے خط تلعین پر دسترس تھی اور اس فن میں خوشنویس زادہ سید میر فتح علی دہلوی کے شاگرد تھے جنکا نام نامی گرامی سید محمد میر اور پھر کش لقب مشہور تھامیں انھارے مشہور شاگرد ہجری میں شہید ہوئے ضبط اوقات اس طرح تھے کہ صبح سے ظہر تک طلباء کو پڑھاتے تھے اور نماز عصر تک فتاویٰ نویسی کی خدمت انجام دیتے تھے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک نہر سعادت خاں پر بطور تفریح تشریف لیجاتے اور مسجد حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں مرحوم جو دہلی کے مشہور و معروف واعظ تھے اور آپ کے خسر بھی تھے آپ کی مسجد کے حجرے کے باہر چوڑے پر قرآن مجید و حدیث نبویؐ کا درس دیتے تھے جبکہ موجودہ مدرسہ حضرت میاں صاحب جو پھانگ حبش خاں متصل کتب خانہ ندیریہ عامہ تعمیر ہو گیا جہاں اس وقت بیرونی طلباء کا مکان ہے درس و تدریس کی خدمت انجام دینے لگے اور یہ آراضی جناب سعید الدین عطار مرحوم و مغفور نے جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب کے خدمت واعظ کے لئے وقف فرمائی تھی اور حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب نے اپنے داماد جناب مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات دینی و استاد شیخ النکل حضرت میاں صاحب کی علمی فیاضی اور طلباء کی علمی ضروریات کو مد نظر فرما کر مدرسہ حضرت میاں صاحب کے نام گرامی کے نام وقف فرمائی جو متمول و مخیر حضرات اہل دین و معزز حضرات پنجابیاں اپنی اپنی خدمات سے مدرسہ کی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اجر و دارین عطا فرمائے آمین اس مدرسہ کی تعمیر سے پہلے اپنے مکان کے دروازے کے آگے مونڈھے بچا بچا کر حدیث شریف کا درس دیتے تھے چنانچہ اسی دوران میں جناب مولوی عبدالرب صاحب مشہور واعظ جنکا مدرسہ درس و تدریس دینی کا اب تک گندہ نالہ دہلی پر موجود و مشہور ہے اور جنہوں نے سہارنپور میں جامع مسجد متمم بالشان تعمیر کرائی اور جن کے اکوٹے صاحبزادے جناب مولوی محمد اور ایں واعظ مرحوم کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی حقیقی مخلصی نواسی اور جناب میر شاہ جہاں صاحب کی صاحبزادی منسوب تھیں حسن اتفاق سے تشریف لائے اور اپنے بھانجے جناب مولوی سید شریف حسین صاحب سے ہنس کر فرمایا کہ میاں گلی میں بیٹھ کر قرآن مجید و حدیث شریف پڑھا رہے ہو جناب بھانجے صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح گلی گلی کو بچے کو بچے قرآن مجید و حدیث نبویؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانان اہل توحید کو اتہام سنت نبویؐ کی توفیق عمل کی ہمیشہ عطا فرمائے آمین آپ کے شاگردوں میں قابل ذکر جناب حافظ عبدالغفار صاحب نمبرہ حاجی علیجان جو اپنے خاندان کے چشمہ چراغ اور روشن خیال ہوئے اور جنہوں نے ہوا پسی سچ سمیت اللہ انشاء سے جہاز وصال فرمایا اللہم اغفر لہ وارضہ وادخلہ الجنتہ مریضہ بڑی مریضہ اور بڑی شہید انتقال فرمود دوسرے شاگرد مولوی سید محمد حامد علی صاحب جو کہ آپ کے داماد تھے اور جنہوں نے عمر ۳۵ سال ۳ صفر المظفر سن ۱۳۰۰ ہجری اس دار فانی سے رحلت فرمائی اللہ استغفر لہ وارضہ وادخلہ الجنتہ اور قبرستان حضرات قوم پنجابیاں کلکتہ میں مدفون ہوئے آپ کے بڑے صاحبزادے جناب عبدالکبیر محمد عبدالرؤف صاحب متمم کتب خانہ ندیریہ عامہ و تربیت گاہ بنات سلامت ندیریہ دہلی اور سید محمد عبدالغفور صاحب ناظر کتب خانہ ندیریہ عامہ ہر دو صاحبزادے بقید حیات زندہ و سلامت ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب رحمہ اور کا سکتی دو اٹکندہ یعنی مکان پھانگ حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان مشہور واعظ جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب جو اب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب نمبرہ حضرت میاں صاحب کے سکتی مکان کے متصل اب تک موجود ہے لیکن اسی مکان کے سایہ بدلو نامی ایک ہندو نے خرید کر اپنی قوم کو گراہ پریدہ

جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب داماد جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ الکمل حضرت میانصا محدث دہلوی

متوفی سرسفر المنظر کرامتہ بطابق اسرار التوہید شہ ۱۳۸۷

آپ کا مملد وطن آبائی کشرہ ریوڑیان محلہ سلوات دہلی بازار چاندنی چوک جواب حال میں اس محلہ میں ایک مسجد اور تجارتی دوکانیں آباد گرام
ہے آپ کے والد محترم جناب سید محمد نثار علی صاحب جو نہایت نیک صورت اور متقی خاندان سادات سے تھے جنہوں نے بصرہ و سال
وصل فرمایا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں جناب مولوی میر یار علی صاحب سے پڑھیں اور تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولوی
حقیق اللہ خان صاحب مشہور واعظ دہلوی یعنی اپنی اہلیہ محترمہ کے نانائے پڑھیں جو حضرت شیخ الکمل حضرت میانصا صاحب کی بھیلی
پوتی بھی تھیں اور ان کا مزار حضرت میانصا صاحب کے دائیں بازو پر نشان مزار اب تک موجود ہے اللہم اغفر لہما و ارحمہما و
ادخلہما الجنۃ بقیۃ نب حدیث نبویؐ اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ نکل حضرت میانصا صاحب
سے پڑھیں۔ مناظرہ کی سند جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب دہلوی مشہور و معروف مناظر سے حاصل کی جو اس فن
میں سند الوقت تھے اور جنکا سکنی مکان فراشتخانہ متصل مکان اخوند جی رح اور مطبع مستنصر کے تھا اور جناب سید صاحب
موصوف نہایت زاہد و پارسا اور کم گو تھے اور ہمیشہ اپنے قوت بازو سے کما کر اپنی اور اپنی اہل و عیال گذر اوقات فرماتے تھے۔
اور کسی دولت مند یا امرا کی دعوت میں تشریف نہیں لیجاتے تھے۔ سجد محتاط تھے۔ اور اکل حلال و انہماک فی العبادۃ کی وجہ سے
مرتبہ ولایت حاصل کر کے قربت الی اللہ کو پہنچے ہر چند درس و تدریس و تعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر اس پر بھی تشنگان
علم آجاتے تھے تو اپنی خدمات علی سے دریغ نہ فرماتے تھے اور آپ نے اپنی کوئی خاص تصنیف نہیں چھوڑی البتہ جیسائیوں
کی طرف سے چند سوالات نامی جو تحریر ہوئے تھے اسکا جواب آپ نے ایسا جامع لکھا کہ آپ کے استاد امام المناظرین
جناب سید محمد منصور علی صاحب نے پڑھ کر بیحد خوشی کا اظہار فرمایا اور اس جواب کو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق کر کے طبع
فرمایا۔ آپ کثیر الاولاد تھے جن میں سے اب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب و سید محمد عبدالغفور ہیں ناظر کتب خانہ
نذیریہ ہیں۔ اور جناب سید محمد عبدالرؤف صاحب ہہتمم کتب خانہ نذیریہ عامرہ اپنے محترم بزرگ شیخ الکمل حضرت میانصا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی گرامی سے افتتاح کی گئی ہے جس میں ساڑھے دس ہزار سے زائد کتب و دیگر اخبارات و
رسائل سے دارالمطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت حضرات شائقین روزانہ صبح و شام علماء و طلباء بار بار تفتاح عقائد ہر قوم
و ملت مستفید ہوتے رہتے ہیں اور تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ میں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل
کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک محدث کے ہر دور سگاہ علی کو برقرار رکھے اور حضرات معادین کو اجر دارین قیامت تک شاکستہ

آپ اپنے خسر جناب سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کے اصرار سے ایک سفارشی خط حاصل فرما کے کلکتہ تشریف لیجانے کا ارادہ فرمایا اور کلکتہ میں ہی وصال فرمایا اور آپ کے خسر جناب سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے داماد کے غم میں ۶ ماہ کے بعد وصال فرمایا جنکا مزار قبرستان نذیریہ میں حضرت میا نصیب رحمہ اللہ کے پائنتی ہے اور ان کے مزار کے سر ملے ایک گوندنی کا درخت لگا ہے۔

مکتوب بہ سفارش جناب سید محمد حامد علی صاحب

بیطالعہ گرجی مولوی صاحب مجمع الحنات والکلمات مولوی سید محمد حامد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں سب خیریت سے ہیں الامیونہ بیگم کا انتقال ہو گیا اس بات کو عرصہ دس بارہ روز کا ہوا لا قاریتہ ملائکہ دایہ جوتوں کے سوائے صبر و شکر کے کچھ چارہ نہیں ہے اور ارادہ اللہ کا سچا ہے جو کرتا ہے وہ ہوتا ہے اس امر میں سب مجھوپن دعا کرتے رہو خدا انجام بخیر کرے اللہ آباد سے خط نہیں لکھا وہاں دائرہ شاہ جتہ اللہ میں مولوی محمد حسین صاحب پیر زاوہ صاحب سجادہ ہیں نہایت بزرگ شخص ہیں اور انہوں نے جناب میا نصیب دام فیض سے علم حدیث کی اجازت حاصل کی ہے ان سے ملاقات کرنی ضرور تھی اور وہ امداد سے پیش آتے خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا واپس آنے کے وقت ملاقات کرنا میں خط لکھ بھیجوں گا اب پٹنہ میں مولوی حکیم علیم الدین ہیں ان صاحب سے بھی ملاقات کرنا وہ نہایت بزرگ شخص ہیں اور یہاں کا نشان بتانا اور محلہ باقی پور کے قریب مولوی حکیم نصیر الحق صاحب دوکان عطاری کی کرتے ہیں اور وہیں ان کا مطب بھی ہے ان سے بھی ملاقات کرنا وہ محب و مخلص شخص ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سہی سے پیش آویں گے یہ خط آنکھ دکھا دینا جہاں وہ بھیجیں وہاں جا کر ملنا اور اگر موقع ہو انکی معرفت سے مولوی شمس الحق صاحب کے مکان پر قریب ہے چلے جانا اگر وہ پٹنہ میں نہوں تو نگر نہسہ چلے جانا وہاں ملاقات ہو جاوے گی بہر صورت فائدہ کی ہے آئندہ جیسا مناسب سمجھو بیا کرنا سب بال سچے اچھی طرح ہیں سبک دعا و سلام پہنچو فقط۔ تشریف حسین عفی عنہ۔ میمونہ بیگم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی بڑی نواسی تھیں۔ اور مولوی محمد حسین صاحب پیر زاوہ شاگرد حضرت میا نصیب دام فیض وہ بزرگ ہیں کہ جنکا وصال اخیر تشریف کے عرس میں ہوا تھا اور شاہ عبدالقدوس لنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری مقطع سے یعنی شعر۔ گفت قدوسی مقبرہ در فنادور بقا نہ خود بخود آزاد بودے خود گرفتار آمدی نہ اور تین بار آپ نے پی فرمایا: خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آدی۔ اور وصال فرمایا۔ اور مقام سلع خانہ نواب سرور الملک مرحوم و مغفور و خلیفہ یاب سرکار نظام حیدر آباد دکن خلد اللہ عنہ و سلطنتہ کا تھا۔ اَللّٰهُمَّ اَخِفْ لَہٗ وَاَمْرِہٖمُ وَاَدْخِلْہٗ الْجَنَّةَ

مکتوب

در ایصال فتویٰ حال مراجع حضرت میافضاً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بخدمت فیض رحبت جناب عموی صاحب قبلہ من غفرلہ
بعد تسلیم گزارش اینکه بفضلہ و کرمہ عالم بخیر و خیر و عافیت مزاج
قدس آنحضرت دائماً مطلوب فتویٰ مطلوبہ آنجناب معثرت
ہر جناب والد صاحب قبلہ دام مجدہ ہمراہ عریضہ ہذا بخدمت
آں والا جناب ترسیل کردہ ام و تاخیر در روانگی استفتا از جهت
عدم فرصت واقع شد معاف فرمایند اطلاعاً عرض نمود و جناب
والد صاحب بتایخ دہم یا ندہم از آنجا مراجعت فرمود مع التخییر
تشریف آوردند بعد عدم الفرصت در ایصال رسید حال خیریت
توقت رود او ترصد کہ آئندہ از راہ لطف و اخلاق کریمانہ دمام
از خیریت مزاج مبارک خود مع اہل بیت و نیز از کار و بار لائقہ
بندہ را متنازع و مسرور فرمودہ باشند بعید از عنایت بزرگانہ نخواہد
شد زیادہ حدادوب فقط

از بندہ بخدمت جناب قاضی اکبر غازی صاحب و جناب قاضی
فدا حسین صاحب و جناب شہام صاحب و جناب سید عنایت
حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب
میر معونت حسین صاحب و جناب میر ظہر حسین صاحب و جناب
میر اصغر حسین صاحب و بہرادر مولوی عبدالرزاق و مولوی محمد
مارون و مولوی محمد ایوب و مولوی محمود راشت حسین ہدیہ تسلیم
و سلام مستنون پذیرفتہ باد۔ بندہ تشریف حسین عفی عنہ

مکتوب

بابت ای قوی حال مراجع حضرت میافضاً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب چچا صاحب قبلہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ انکے سایہ ہرمانی کو
در از فرادے بعد سلام کے عرض حال ہو اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے
قرین خیریت کے ہوں و خیر و عافیت مزاج اقدس کا ہمیشہ خواستگار
ہو فتویٰ مطلوبہ حضور کا جناب والد صاحب قبلہ کی ہمت کر کے
شامل عریضہ ہذا کے ارسال کرتا ہے استفتا کی روانگی میں بوجہ
عیدیم الفرمستی کے تاخیر لاحق ہوئی آپسکہ معاف فرمادیں گے۔
جناب والد صاحب دس گیارہ تا بیخ کوسخ التخییر تشریف فرما ہوئے۔
پسبب عیدیم الفرمستی کے حال تشریف آوری کا بھی عرض نہ کر سکا آپسکہ
کہ آئندہ ہرمانی فرما کر خیریت مزاج مبارک سے اپنے و جملہ متعلقین
کے آگاہ فرماتے رہیں گے دینار کا ر لائقہ سے بندہ کو مسرور و متنازع
فرماتے رہیں گے۔ زیادہ حدادوب۔

اس عاجزی کی طرف سے جناب قاضی اکبر غازی صاحب
و جناب قاضی فدا حسین صاحب و جناب شاہ صاحب و
جناب سید عنایت حسین صاحب و جناب میر عشرت حسین صاحب
و جناب میر عشرت حسین صاحب و جناب میر معونت حسین صاحب
و جناب میر ظہر حسین صاحب و جناب میر اصغر حسین صاحب
و برادر مولوی عبدالرزاق و مولوی محمد مارون و مولوی محمد ایوب
و مولوی محمود راشت حسین کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

بندہ تشریف حسین عفی عنہ (در حرم مولوی محمد عبدالغنی عفی عنہ)

بواقعہ غد حضرت میافضاً صاحب کاراولینڈی تشریف لیجائے

بخدمت فیض رحمت عموی صاحب جناب مولوی سید محمد تاج حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میا صاحب
 بعد ازاں آداب تسلیمات کے واضح و واضح ہو جو الطاف نامہ منسلک حضور مرقومہ ۲۵ راہ حال پہنچا نہایت اس نے سرورازی بخشی
 حضرت اہل یہ ہو کہ عرصہ پانچ مہینے کا ہو کہ چند خبر دہلی میں آئے تھے اور انہوں نے ملاقات والد صاحب سے کی اور کچھ
 استفسار کیا والد صاحب نے فرمایا جھکو کو کا حال معلوم نہیں اور نہ کسو سے میری ملاقات ہے میں کسو سے واقف نہیں پھر وہ دہلی
 سے پشاور روانہ ہوئے پشاور میں واسطے تحقیقات کے پھر لین صاحب مقرر تھے اب وہ مر گئے انہوں نے جناب والد صاحب کو
 مخبروں کے کہنے سے طلب کیا تھا جب والد صاحب پشاور پہنچے تب صاحب موصوف راوی پٹنڈی آگئے پھر والد صاحب کو وہاں
 طلب کیا جب وہاں پہنچے تب صاحب موصوف کو کام کو انبالہ آگئے وہاں آکر وہ مر گئے اور والد صاحب راوی پٹنڈی میں رہے
 گفتگو نہ ہونے پائی جب قائم مقام انکے اور صاحب پٹنڈی میں پہنچے اور مخبران مذکورین بھی جمع ہوئے تب گفتگو آئی اور پچھا کہ
 تم کو کا نام بتاؤ اور جو حال تم کو معلوم ہو وہ کہو اس گفتگو میں کئی روز لگ گئے الغرض والد صاحب نے یہ فرمایا کہ میں کسو سے واقف
 نہیں اور نہ جھکو کوئی حال تازہ معلوم ہے اس کہنے پر صاحب بہت ناراض ہوئے اور کچھ کہا بھی پھر صاحب اور مخبر وہاں سے پشاور
 روانہ ہو گئے اور والد صاحب وہاں رہے چنانچہ اب تک وہیں اسکے بعد پھر کچھ کہا سنا نہیں سوکھانا وغیرہ ہماری طرف سے ملتا ہے
 اور ایک شخص واسطے خدمت کے ہمراہ انکے رہتا ہے کسی نوع کی تکلیف نہیں خیر و عافیت آتی رہتی ہے اور جب خرچ کی حاجت
 ہوتی ہے یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے اور پانچ روپے ماہ بہ شخص مذکور کے گھر دیتا ہوں غرض اب نہایت تکلیف خرچ کی ہے کہ آمدنی
 کہیں سے نہیں اور فقار کا حال یہ ہے کہ ملاقات ترک کر دی ہے اور سلوک ہونا دوسری چیز ہے خدا پر نظر ہے وہ کار ساز ہے اور بس ہو
 جو حال تھا عرض کیا گیا میاں ظہور الحق صاحب بہت روز سے اگر وہ سے الہ آباد چلے گئے ہیں انکی غربی قسمت کی ہے کہ یہاں کسوبات کی
 تکلیف ہیں کھانا اور پڑھنا دونوں چیزیں یہاں موجود مگر وہ اپنی عادت قدیمہ سے لاچار رکھے خط اپنا بنام وراثت حسین صاحب بھی
 روانہ کیا کرتے ہیں ان سے حال معلوم ہو جاتا ہے یہ یقیناً معلوم ہے کہ وہ اگر وہ میں ہیں اور مفصل حال معلوم نہیں کہ وہاں کیا کرتے
 ہیں انکو کو خیال نہیں اور نہ اندیشہ وہ افسوس جیسے پچاویسے بھجوا یعنی مولوی غلام حسین پرتیاس کر لینا چاہیے گھر کا انکو بھی کھو
 خیال نہ ہو اگر ہوتا تو کھو گھر جاتے اور میاں وراثت حسین ابھی طرح سے ہیں اور ان کا ارادہ گھر جانے کا ہے زیادہ والتیلم میری طرف سے
 میاں عبدالرزاق صاحب وغیرہ کو درجہ بدرجہ آداب و دعا کہدیکھے گا فقط

مکتوب

جواباً و قربانی و نبیہ دعائے سورہ بقرہ برائے شفائے اطفال

بخدمت فیض رحمت حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی دام مجدکم۔ بعد تسلیم مسنون و تحیح مشحون مکتوف خاطر شریف
 ہو کہ یہاں بہم وجہ خیریت ہے اور خیر و عافیت والا کی مدام مطلوب ہے نواز ششنامہ منسلک حضور پہنچا کا شرف مدعا ہوا اللہ تعالیٰ

مولوی محمد عبد الرزاق صاحب دینبر خوردار شیرالحق مد عمرہ کو جلد شفا عطا فرماوے بعد نماز فجر کے تین روز سورہ بقرہ پڑھ کر قدرے
پانی پر دم کر کے پلائیے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی اور ایک ماہ پہلے ضرور اطلاع دین کا اطمینان فرمادیں اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب
پرچہ پر لکھ دیا ہے بکری چھ سات چھینے کی ہرگز درست نہیں ہے البتہ دنبہ اس عمر کا جائز ہے بخدمت جناب بھی صاحبہ مدظلہا سبکا
آداب فرمادیجئے گا زیادہ حدادب مولوی سید محمد عبد الرزاق صاحب و عبد الحفیظ و عبد الحکیم و محمد یوسف و بے پے و صلا و مولوی
محمد ایوب صاحب کو سلام و دعا پہونچے فقط

مکتوب (۴)

مکتوب بنام جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب بار و حضرت میا نصاحب رحمۃ اللہ علیہ
عالات حضرت میا نصاحب قبلہ

۷۸۶۔ بحضرت عموی صاحب قبلہ مخدوم مکرم سیدنا مولانا متعنا اندر بطول بقائہ۔ بعد تسلیم مع التکریم ملتمس خدمت والا مسنون کہ بفضلہ
تعالیٰ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت جناب کی مدام خداوند کریم سے خواستگار ہوں نامہ نامی صحیفہ گرامی نے عین انتظار میں نزول فرمایا
اپنی علالت طبیعت مبارک و نیز بیماری بے پے فضلہ مد عمرہ و سہار بہاکے باعث نہایت فکر لاحق ہوا خداوند تعالیٰ جلد شفا کئی عطا
فرماوے درینولا چند روز سے جناب میا نصاحب قبلہ کی طبیعت علیل ہے دو روز سے باہر تشریف نہیں لائے خداوند کریم جلد شفا
عنایت فرمادیں دو خط آپکے بنام جناب موصوف الصدر پہونچے چونکہ بنت الاخت کی شادی درپیش تھی اس سبب سے جواب کی
روانگی میں تاخیر ہوئی اور میر شاہجہان کو اسی سبب سے فرصت نہ تھی اس سبب سے ریور مطلوبہ روانہ نہیں ہوا سو اب وہ روانہ کرنے کے
لئے اطمینان خاطر مبارک فرمادیں اور فتوے جناب قاضی صاحب کو روانہ کر دیا ہے یقین ہے کہ پہونچا ہوگا استفسار فرمائیجئے گا یا زیادہ التسلیم
بخدمت مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و دیگر بزرگان و خود دان جو بی تسلیم و سلام مسنون پذیرا ہو۔

مکتوب (۵)

تعزیت نامہ

۷۸۷۔ بخدمت شریف عموصاحب قبلہ من مدظلہ بعد تسلیم کے واضح ہوکہ یہاں ہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر و عافیت حضور کی مدام مطلوبہ
خط مسئلہ حضور کا شرف ورود ہوا حال من عن معلوم ہوا جناب دادی صاحبہ کے انتقال سے طبیعت کو نہایت رنج ہوا اے اللہ
و انا الیہ راجعون ۵ خداوند کریم ان کو غریق رحمت کرے آپ نے تحریر فرمایا کہ شمت علی نے منجن دیا ہر میاں ظہور الحق
کے نام کی انکی معرفت بھیجی تھی اسکے پہونچنے کا حال معلوم نہیں ہوا اگر ہر اس نے دیدی ہے فہو المراد والا اسے طلب فرمادیں
یہ احقر ہر روانہ کرچکا ہو اور گرانی غلہ کی میاں بھی بدستور ہے جیسے وہاں اور مولوی سید جانعلی صاحب کے مدرس ہونے کی خوشی
ہوئی اور مولوی سید غلام حسین صاحب کیا کرتے ہیں اور کس کام میں مشغول رہتے ہیں اور سلمہ بی بی اور خورشید جہاں
بی بی کی نسبت ہنوز مقرر نہیں ہوئی انشاء اللہ عنقریب نسبت مقرر ہو جاوے گی بالفعل سلمہ بی بی کی چمپا کلی طیار ہونے کو دی

خبر ہونے کی اطلاع دینا چاہیے

احب مرحوم کی چھٹی صاحبزادی تھیں۔ خورشید جہاں بی بی بی بی صاحبزادی جناب مولوی حکیم میر شاہجہاں صاحب دادا حضرت میا نصاحب کی تھیں

سوسونا اٹھارہ روپے آٹھ درکار بازار سے خرید گیا ہے بہت اچھا ہے اگر منظور خاطر مبارک ہو اطلاع بخشیں فوراً طیارہ گراہی جاوے گی زیادہ حد ادب برادر مملوئی عبدالرزاق صاحب و عبدالحفیظ عبدالجکیم دینی فی فضلہ و وصلہ و دیگر اقارب و احباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام پہنچے اور ادنیٰ قیمت و چھپائی کی ساتھ روپے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں اور دانہ اسکے تین تین ہوتے ہیں آئندہ جیسا ارشاد ہو ویسا عمل میں آوے گا۔ جناب میانصاحب قبلہ نووھیانہ تشریف لیکے ہیں مکان پر نہیں ہیں۔ از جناب کترین خاوان۔ میر شاہجہان۔ بعد ادائے آداب عرض اینکه ظاہر آؤ سنارون کے وعدہ کا اعتبار نہیں تاہم یقین ہے کہ پندرہ ہوم میں بخاویگی اور سونا پیشتر تو از بس گران ہو گیا تھا یعنی فی تولہ تین روپے زیادہ ہو گئے اب بباعث قحط گرا نہیں کچھ کچھ تخفیف ہے جو وقت ارشاد ہوگا تعمیل کی جاوے گی سب کی طرف سے آداب تسلیم سب کی خدمت میں پہنچے

مکتوب ادائے قرضہ و تعمیر مدرسہ حضرت میانصاحب

محضور فیض بکچر حضرت عموی صاحب و جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میانصاحب قبلہ من سلامت بعد تسلیم گزارش خدمت عالی یہ ہے کہ نواز شنامہ مسئلہ حضور نور خیر بہت و یکم شہر حال شرف و رد فرمایا مضمون مافیہ سے اطلاع پائی بفضلہ تعالیٰ یہاں ہمہ وجوہ جملہ خورد و کلان مقرون بخیریت ہیں اور خیر و عافیت مزاج اقدس مدام مطلوب پہلے اسے ایک قطعہ عریضہ خدمت مبارک میں ترسیل کر چکا ہوں یقین ہے کہ ملاحظہ انور سے گذرا ہوگا اب پھر التماس ہے کہ قرضہ حضور کا ادا کیا گیا اور حافظ نور الدین سے رقم واپس لیکر پہلے عریضہ کے ہمراہ روانہ کر دیا ہے اب کیس کا ایک جتہ باقی نہیں رہا جناب میانصاحب قبلہ خیریت سے ہیں باقی سب اہل بیت خوش ہیں آپ کے سلامتی ہمیشہ چاہتے ہیں اکثر مدرسہ کی تشویش میں رہتا ہوں کل ضلع طیار ہو گئے اب گج کا کام باقی ہے سب کی طرف سے حضرت کو آداب و تسلیم پذیرا ہو برادر مملوئی محمد عبدالرزاق صاحب کو معذرت بال بچوں کے سلام و دعا پہنچے۔ زیادہ حد ادب۔ مدرسہ میانصاحب محل دار المطالعہ ندیر یہ عامہ اب تک موجود ہے

مکتوب تقریریت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ از عاجز محمد نذیر حسین بن خدمت فخریہ سید صاحب والہم اتب جناب میر عنایت حسین صاحب زاد لطفہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکشوف خاطر عاظم ہو کہ نواز شنامہ آپ کا معہ و قطعہ سوال پہنچا حال مرحومہ مغفورہ کی رحلت کا معلوم ہونے سے کمال رنج ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُونَ غفر اللہ تعالیٰ لمیتک و نجاؤ ذنوبک و تغد ہا برحمتہ و ما زلت ابصر علی مصیبتہا و اجر علی موتہا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اخذ ولہ ما اعطا و کلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاِجْلِ مَسَمَی فلتبصر و لتختب اور مسئلہ مطلوبہ کو ہمراہ اسکے ترسیل خدمت والا کرتا ہوں اور نیز پہلے ایک استقامت روا نہ کر چکا ہوں امید ہے کہ وہ پہنچا ہوگا سب کو سلام علیکم فرما دیجئے گا والسلام خیر الختام

از شریف حسین و عبد السلام والاحسن و تالطف حسین بخیریت فیض رحمت آداب و تسلیم ممنون قبول باد۔

مکتوب (۱۸)
ختم بخاری شریف

بخدمت شریف جناب علمی صاحب مخدوم مکرم معظم دام بحدہ ابد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کثوف خیر والا ہو کہ خط جناب بابو متاوان
صاحب مزنگیری کا معترضہ حضور فیض گنج کے پہرچک افیر کو آپ کے حکم و نیز جناب بابو صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہرگز ہرگز غدر نہیں ہے اپنی ذات
خاص سے دعا ہو وقت کرتا ہوں اور خدمت بخاری شریف کا شروع کر دیا ہے اطمینان خاطر والا فردین مگر اس غم کا دستور ہے کہ غم کے وقت
پڑھنے والی کو خوش کیا کرتے ہیں اور عمدہ کھانا کھلاتے ہیں پھر توجہ سے دعا کرتے ہیں الغرض اپنے پاس سے بالفعل خرچ کروں گا
اور غم پورا کیا جاوے گا جناب مولوی جانعلی صاحب کی علالت سے سنکر طبیعت کو رنج ہوا خدا شفا دینے والا ہے فقیر کی اور سب
کی طرف سے طبیعت کا حال دریافت فرماویں اور اطلاع بخشیں جناب میانصاحب قبلہ دام فیضہ اچھی طرح ہیں درس و تدریس
میں مشغول و مصروف رہتے ہیں سب کا آداب و سلام بخدمت حضور فیض گنج و جناب سچے صاحبہ مدظلہا دہرا در مولوی محمد عبدالرزاق صاحب
و مولوی محمد ایوب صاحب و بر خور داران محمد عبدالحکیم و عبدالحفیف و غیر ذلک قبول ہو۔

مکتوب
علاّت حضرت پیمانصاحبؒ

اما بعد بخداست فیض در جنت جناب عموصاحب مخدوم مکرم دام مجیدکم بعد تسلیم مسنون در حجتہ اللہ برکاتہ مکشوف خاطر والا ہو کہ عرضہ روز
کے بعد لوازش نامہ فیض گنجیدہ کا ثمرت و رور ہو و اخیر دعا فیتہ دہائی معلوم ہوئی قیلاً لیکن یہاں سبب خیریت سے میں الا جناب والد صاحب
دام فیضہ دور دور سے علیل بعارضہ دروہیسی ہیں انشاء اللہ العزیز بعد رفع قبض صحت حاصل ہو جاوے گی آپ دعا فرماتے رہیں اور دام سب
لوگ آپ کے دیدار فیاریت کے مشتاق رہتے ہیں آپ نے سابق میں ارقام فرمایا تھا کہ چیت میں دہلی پہنچون گا مگر آپ تشریف نہ لائے۔
اور شادی بر خوردار محمد عبدالسلام کی عنقریب ہوگی آپ کو وقت پر ضرور اطلاع دوں گا بلا اطلاع شادی بر خوردار کی غیر ممکن ہے کیونکہ جبکہ
میرے بزرگ ایک عقد ہوں تو اس شادی کا خط کیا ہے آپکی دعا کا خواستگار ہوں اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب یہ ہو
کہ ترمذی میں یہ حدیث مرفوعہ آئی ہے کہ عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الزکری
میں اَوَلَيْهَا اِلٰی اَيُّهَا فَاسْتَسْمُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْاَنْحِثِ لَيْلَةً الْاِنْحِثِ فَكَانُوا اَحْسَنَ وَرُؤُودِ قُرْنٍ كُفُّمْ كُنْتُمْ
مُحْتَمِلًا اَنْ يَكُنَّ عَلَى قَوْلِهِ فَبَايَ الْاَيُّهَا رَاجِعًا لَكُمْ بَابٌ هُ قَالُوا لَا يَسْتَعِجُّ مِّنْ يَّعْلَقُ سَرَابًا لَّكُنَّا بِكَ كَلَّا الْاِنْحِثُ هُ رواہ الترمذی
اس سے صحت ظاہر ہے کہ جواب مذکور سامع پر ہے دعا راری پر عواہ نماز کے اندر ہو یا باہر زور جواب کا دینا سنت ہے اور جواب
میں اسکے کسی طرح کا شک نہیں ہے اور عرب صاحب حدیث تشریف سے اطلاع نہیں رکھتے ہیں نئے مسئلے پر ان کا عمل ہے
مولوی عبید الرحمن صاحب کو خدا تعالیٰ صحت عنایت فرما دے آپکی دعا انکے حق میں اکیر اعظم ہے انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی

مکتوبات
نوریت نامہ

مکتوبات

مکتبہ

فقیہ شریف حسین الدہلوی
عفی عنہ

جناب داروغہ صاحب معدن اکجودا اکرم نوازش فرمائے اتم
یاد عنایتہ بعد ہدیہ سلام سنون و تمنا سے ملاقات بہجت
مشحون بخصلاصہ مضمون میگرایم۔ اللہ اکبر کہ ایجناب انی
الآن مقرون خیریت بودہ خوانان عوامی مزاج گرامی بدگوش
میباشم آدم بطلب اینکه بتقریب انجام شادی پسر بابو
سید عشرت حسین صاحب ساکن علیگر کہ از قرابت داران
ایجناب ہستند جناب حضرت مولانا بالفصل اولیٰ لنا
سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ از دہلی رونق اقرو
خواہند شد و بتایخ ہم شہر ہذا روز جمعہ روانگی بارات موضع مرچا
کہ از دختر راجہ ذم سلم عبدالرحمن صاحب پیشود خواہد شد و
ایجناب ہمراہ جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ در
بارات خواہم رفت لیکن بندوبست سواری در اینجا ہمگر دو
بنابر تکلیف دہ خدمت شریعت ام کہ شانزدہ نفر کھاران دوپاکلی
بہر طور یکہ شدن تواند پیادہ تعینات کردہ ہم کتاہیدہ بروز جمعہ
اول وقت روانہ فرمایند و بصورت عدم ہم آوری کھاراں شانزدہ
نفر مشغرت نفر ضرور یک پاکلی و یک راس اسپ مادہ افزہ مینداند
پرگنہ اگلے پور کہ اکثر ذی مقدور اند برائے سہ چار روز کہ قدم
روانہ براہ کرم فرمائے خود عاریتہ گرفتہ عنایتہ فرمایند بنظور
ایں معنی منون احسان بے پایاں جناب خواہم ماند و گاہ بکلی

جناب حضرت میان صاحب رحمۃ اللہ کا بابو عشرت
حسین صاحب کے بیٹے کی بارات میں تشریف لیجانا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا مُّصَلِّيًا

جناب واروعد صاحب سخاوت و بخشش کی کان بہترین مہربانی
فرمایا تو اے زیادہ ہوا کی مہربانی بعد یہ سلام مسنون ملازموں سے
ملاقات بھری ہوئی خوشی کے خلاصہ مقصد کی طرف رجوع کرتا
ہوں اللہ کا شکر ہے کہ میں اب تک شامل خیریت کے رہ کر مزاج
گرمی کے خیریت کا خاستگار و درگاہ باری سے رہتا ہوں تقریب
شادی صاحبزادہ بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن علیگر
جو کہ میرے قراہت واروں سے ہیں جناب حضرت مولانا
بالفضل اولنا سید محمد زید حسین صاحب قبلہ دام ظلہ دہلی سے
رواقی امر ہو گئے اور اس مہینے کی تاریخ نویں روز جمعہ کو بارات منع
مرچا جائیگی اور شادی راجہ عبدالرحمن نو مسلم کی لڑکی سے ہوگی۔

میں ہمراہ جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ کے بارات میں
جلوں گا لیکن سواری کا بندوبست یہاں نہیں ہو تا ہے اسلئے
آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ شولہ نفر کہا دو نہیں کیدا سٹے جس
طریق سے کہ ممکن ہو آدمی بھل کر کے دن جمعہ کو اول وقت روانہ
فرمادیں اور عدم دستیابی پر شولہ نفر کہا راں کے آٹھ نفر کہا
ضرور بالضرور مع پیش و ایک راس گھوڑی روز چلنے
دلی تین چار روز کے واسطے زمینداران اچھے پر سے عاریتاً
لیکر عنایت فرمادیں آپ کے اس احسان کا بیحد ممنون ہوں گا
میں نے اب تک کسی کام کیواسطے تکلیف نہیں دی ہو اور مبلغ پانچ روپے

امیرنا ایولا تکلیف دہ شدہ ام و مبلغ پھر وہیہ برائے
 روغن زرد کہ ویریں جا ہم نمی آید بخمال تشریف آوری
 مولانا صاحب دامت طلعہ میفرستم مترصد کرم فرمائے ام
 کہ ارادہ و نور ہر بانی از برگند خرید کنانیدہ لطف فرمایند
 آئندہ مترصد ہر بانی ہستم والسلام بحرہ و دریم شہر
 شعبان المعظم روز جمعہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری -
 رفیقہ توسل حسین عفا اللہ عنہ من مقام سورجگڑھ

روغن زرد کیا سٹے کہ آجکل یہاں دستیاب نہیں ہوتا ہر بخمال تشریف
 آوری مولانا صاحب دامت طلعہ کے ارسال کرتا ہوں امید کمال ہر بانی کو
 آپکے رکھتا ہوں کہ برگند سے خرید کر اگر رحمت فرمایں گے آئندہ امیدوار
 ہر بانی کا ہوں والسلام سورجہ ۲ شعبان المعظم یوم جمعہ سنہ ۱۲۰۰
 ہجری - رفیقہ توسل حسین عفا اللہ عنہ من مقام سورجگڑھ -
 باو عشرت حسین صاحب جناب حضرت میانصاحب کے بہنوئی تھے یعنی
 میری بہن ان سے بیاہی ہوئی تھیں -

مکتوب

ڈاکٹر سید محمد عبدالحکیم صاحب برادرزادہ حضرت میانصاحب

۱۷ راج سنہ ۱۲۰۰ عر و ز شنبہ
 عزیز کو بہن سید داریں عزیز مولوی سید عبد الرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیک کے واضح ہو۔ کہ لفافہ آپکے بہن
 حالت انتظار کے وصول ہو کر احوال مندرجہ سے اسکے آگاہی ہوئی۔ اور آپکی یاد آوری کا فکر یہ ادا کرتا ہوں حسب طلب آپ کے جناب
 حضرت میانصاحب قبلہ مرحوم کے خطوط اور جناب بھائی مولوی سید تشریف حسین صاحب مرحوم کے خطوط اور ایک شجرہ سلف کا
 روانہ کرتا ہوں امید کہ رسید سے مطلع کر کے ممنون و مشکور کریں گے میان صاحب قبلہ مرحوم کے تیرے خطوط میں دو لفافہ کے اندر
 ہیں لفافہ خود جناب میانصاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے۔ اور بقیہ چھ لفافہ اور ایک پوسٹ کارڈ بھائی تشریف حسین
 صاحب مرحوم کا ہے۔ یہ بہت پرانا خط ہے۔ میانصاحب نے قصبہ سورجگڑھ و مولانگر کے کل لوگوں کو ایک خط میں نام بنام سلام
 لکھا ہے اور اس طرح سے سب کو چھو انا۔ اور ایک شجرہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد رمضان تشریف کے کلکتہ روانہ ہوں گا۔ اگر
 میانصاحب کے کوئی شاگرد کلکتہ میں ہوں تو ان کا نام لکھ کر بھیج دیجئے۔ الحمد للہ یہاں خیریت ہے اور خیریت سے اپنی اور اپنے
 وابستگان کی خیریت سے مطلع کر کے رفع تعلق کریں گے نہ یادہ والسلام فقط الراقم عاجز محمد عبدالحکیم عفی عنہ ۱۹ رمضان سنہ ۱۲۰۰
 روز جمعہ شنبہ

مکتوب

جناب محمد شاہ صاحب بخاری پی کنٹر آل انڈیا ریڈیو نئے پرتھی راج روڈیوٹی

۸ بروز منبر
 سفارشات گرامی
 مائی ڈیر بشیر - سلام مسنون - مولانا سید عبد الرؤف صاحب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ اور یہ بھی آپ خوب
 جانتے ہیں کہ باوجود گونا گوں مالی مشکلات کے وہ علم اور دین کی کس طرح خدمت کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں انہیں حضرت
 مولانا سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا ایک ناور نسخہ دستیاب ہوا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ خالق خدا
 شجرہ بیعت حضرت میانصاحب جن کو حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ہاجر کی نولے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز

مکتوب حضرت میانصاحب سے - اب یہ بھائی - سوال سنائی دلالت - اب یہ بھائی - سوال سنائی دلالت - اب یہ بھائی - سوال سنائی دلالت

کے فائدے اور بھلے کے لئے اسے چھپوا کر نشر کریں مولانا سید محمد زید حسین صاحب ہندوستان کے عالم اجل اور محدث ہیں ان کا رتبہ بہت بلند ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مکاتیب بھی رموز علم و غوامض دینیات و مذہب سے امداد ہوں گے۔ اور یہ مسلمانوں کی بے انتہا ہمتی ہوگی۔ اگر قلمی نسخے کے حصول کے بعد بھی وہ ان کے فیضان سے محروم رہ جائیں۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب پہلے ہی درجہ ثانی اور دیگر نیک کاموں کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے آپ اور آپ کے آقائے نامدار یعنی تاجدار رانی پور کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ ان کی دستگیری کریں۔ اور اس کا رٹواب میں حصہ لیں۔ طباعت کا نتیجہ یہ خود آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جو میرے خیال میں بہت ہی قلیل ہے۔ اور آپ جیسے صاحب اقتدار و فراخ دل ہستیوں کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ (یہ کاموں کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں نے یہ دو حرف لکھ دیے۔ تاکہ مزید تاکید کا کام دیں۔ اور آپ کے ساتھ میں بھی رٹواب کا مستحق قرار پاؤں۔ خاکسار

بخاری

مکتوب

سفارش نامہ گرامی عالی مرتبت
چیف منسٹر بہادر رام پور ظلم
مولوی سید محمد زیدی صاحب سابق پروفیسر عربک کالج دہلی
حضرت عہدہ الکرام سید الفخام رئیس الوزراء دام معالیکم۔

السلام مسنون۔ مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب اس مرتبہ مکاتیب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ چھپوانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ذکر خیر اور یادگار سلف باقی رہے۔ اور یہ کام بغیر رؤسار انجام پذیر ہونا مشکل ہے۔ ویرا رام پور ہمیشہ ایسے امور کا کفیل رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس سمت بھی توجہ فرما کر مخلوق منت بے پایا فرمائیں۔ یہ مفید اور ضروری چیز ہے۔ اگر یہ طبع ہوگی تو مسلمانوں کی گردن پر ایک احسان رہیگا۔ اور دعائے خیر سے یاد کریں گے۔ احقر السید احمد

مکتوب

حضرت خواجہ حسن علی مدنی خاں داری سفارش نامہ گرامی عالی مرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر

بہادر رام پور اقبال

مخلص نواز زیدی صاحب۔ سلام علیکم۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب باقی تیری یہ پیگ لاہوری اور تیری یہ مسلم گراں اسکول کا حضرت مولانا مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور خلیفہ الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد زید حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات تیری یہ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ مکاتیب دیکھے ہیں اور وہ ہر اعتبار سے شائع ہونے کے قابل ہیں اگرچہ میں غیر مقلد نہیں ہوں مگر حضرت مولانا مرحوم و مغفور سے میں نے حدیث شریف کا ایک سبق سنا تھا۔ اس لئے میں ان مکاتیب کی تائید میں یہ سفارش نامہ لکھتا ہوں سرکار سے عرض کیجئے کہ اس کا رتبہ میں جو کچھ مدد ہوگی تو عام

مرتبہ جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر بہادر رام پور نے طباعت مکاتیب تیری یہ کیجئے اکبر اور بے اسے

حضرت ابوہدیت و تمام مسلمانان ممنون ہوں گے۔
 حضرت خواجہ خلیفہ نے شیخ اہل حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھائی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تصانیف کثافتہ تدریجہ عامہ کی سرپرستی فرمائی اور
 فرماتے رہتے ہیں اور اخبار شادی حضرت ثنائین دارالطالعہ تدریجہ عامہ کی بھی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں

مکتوب

تحقیق مستدرک حاکم از حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب ابن خالب سید صاحب مرقوم و مفتوحہ بانی محمد بن علی علیہ السلام

غزیری خواجہ صلح الدین

ایک حدیث مستدرک حاکم کی علیحدہ کاغذ پر نقل کر کے ملفوف ہے مستدرک حاکم ہمارے پاس نہیں ہے۔ تم مہربانی سے جناب
 مولائی تدریجین صاحب کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام علیک کہو۔ انکے پاس مستدرک حاکم کی ہونگی اسکو دیکھ کر اسی کاغذ
 ملفوف پر لکھ دو کہ اسکے راوی کون کون ہیں۔ اور نیز جو عبارت کاغذ ملفوف میں ہے اسکا مقابلہ کرو اس میں غلطی تو نہیں ہے
 اور جس قدر جلد ممکن ہو اس کاغذ کو میرے پاس واپس بھیجو اور سیرنگ لفافہ میں بھیجنا تاکہ احتمال تلف ہو نہ کہ اسکا سلام

۱۳ اگست ۱۸۹۶ء

خاکسار
 سی

علی گڑھ

نوٹ:- جناب خواجہ صلح الدین خاں صاحب مرقوم و مفتوحہ سید مرقوم کے عزیز تھے انہوں نے ایک خط سید مرقوم کے تلم مہربان کا لکھا وہ انہوں نے
 اشاعت مکاتیب تدریجہ نمبر کا بچہ ناچیز کو مرحمت فرما کر مشکور فرمایا اور فرماتے تھے کہ سید مرقوم کے خطوط تحقیق نظام سیر قرآن مجید و احادیث نبوی کے متعلق
 بکثرت خطوط حضرت میانصاحب فرودس مکان کے ملاحظہ انور میں پیش کی گئی سعادت میرے سپرد تھی اور پانچویں کرایہ آمدورفت علیحدہ سے
 دہلی تک کا مجھے ملتا تھا کبھی تو بہت جلد جواب ملتا تھا اور کبھی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ جواب میں تاخیر فرماتے تو مجھے توقف کرنا پڑتا تھا ایک
 روز جناب مصلح الدین خاں صاحب نے سید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھے آپ کی ایسی دینی خدمت کے لئے کسی طرح کا عذر نہیں بلکہ میرے لئے
 تو عین سعادت دارین اور باعث فخر ہے لیکن آپ کبھی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے جی کی تکلیف کیوں نہیں گوارا فرماتے۔
 سید مرقوم و مفتوحہ نے فرمایا کہ میں تو اپنے موجودہ حضرات علماء کے نزدیک نیچری مشہور ہوں لیکن حضرت میاں صاحب میری وجہ سے کھل بدنام
 و ملعون ہوں میں اور حضرت میاں صاحب دو قائل ہیں ایک جان ہیں انکے احسانات علی کا ہمیشہ مشکور ہوں اور ہوں گا۔ خواجہ مصلح الدین خاں صاحب
 ابھی اپنے زمانہ کے زندہ تاریخ تھے اور حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ اور ان کے خاندان کے ساتھ سید خلوص اور محبت رکھتے تھے اور علماء کی خدمت
 کرتے تھے جناب مولوی محمد اسحاق صاحب عالم متبحر اپنی آپ کے ہی مکان پر تاحیات رہے اور دوس تدریس کی خدمت فرماتے تھے اور مرقوم میانصاحب
 رحمۃ اللہ علیہ کی طلباء کی ایک عرصہ تک علی خدمت فرماتے رہے شاگرد تو بہت تھے لیکن قابل ذکر جناب سید محمد عابد علی صاحب مرقوم و مفتوحہ اور مولوی
 سید محمد عبدالسلام صاحب مرقوم و جناب مولوی سید ابوالحسن صاحب مرقوم و مفتوحہ مولوی میرہ حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ اور خواجہ مصلح الدین

حضرت خواجہ خلیفہ نے شیخ اہل حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھائی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تصانیف کثافتہ تدریجہ عامہ کی سرپرستی فرمائی اور فرماتے رہتے ہیں اور اخبار شادی حضرت ثنائین دارالطالعہ تدریجہ عامہ کی بھی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں

اپنی کچھ کتابیں حضرات ثنائین علماء و طلباء کے مطالعہ کیلئے وقف فرمائیں مرقومہ و ثنائین العظمیٰ سید مرقوم و مفتوحہ ۱۱ - ۱ - سعادت نامہ دارالطالعہ

خداوند و ایمان

کہ ہر اندر خود ستانی و تفاخر گرانی خاطر و کراہت جانی کہ
ہست اندازہ و توفیق پیش از زبان خامہ ام نتوان شد
چہ کہ مقدارش فراوان و غیر محدود است و نہ نشا و مرکب است
کہ در صدر نشینان سخنوراں بے ہتا و جاوید بیاں یکتا
نماہم آید ز پیراچہ از من این بالا روی را نسبت نیست مرا
ایہم منزلی رہتے نہ بخشیدہ اند کہ وصف نعل سخن
آفریناں جابجا ہم وارند کہ شعرا و مشہور زبان متنازع خود
را قوتے بخشم۔ پس در اسے کہ اینچنین غلاش باشد۔ ہم
خلاشان جان و ایمان سداہ شدہ قطع الطریق نمایند رفتن
بے سود و نمود و مغرور خواہد بود۔ چہ جائیکہ ہرگز و رانی
و بادہ سرائی خویش را بتوقع ہر گستری پیش کم۔ الا وائے
نیک میدانہ ہر چہ از اخلاص و گرویدگی خاص گفتہ آید
در قلب جای یابد۔ فیذا چند اشعار کہ بر ذرا نابت و جیت
حریفہ بجنور فیض معور امیر المؤمنین فی الحدیث شیخنا و
شیخ الکمل فی الکمل نور طریقتہ نور شریعتہ ادام اللہ دعا ہم
خواندم و حفرة مغری ایہہ بنشمار قدر دانی و کترین پوری
پسندیدہ بخشش فرمودند و جبہ و سرمہ بوسیدند و حضار
حاشیہ نشینان مجلس ہمایوں ندائے آفرین و صد آفرین
زدند این صلہ از ہزار صلوات دیوی بیش ماست چرا کہ
ہر چہ گفتیم کہ در آن شائبہ تکلف و تصلف را دخل نیست
و نہ استعارات شعر را دادہ ام

میسے ایمان کا حال خدا بہتر جانتا ہے

فخر و خود ستانی سے جس قدر نفرت و کراہت تھی
ہے اندازہ اسکا میری زبان و میرے قلم سے ہو نہیں سکتا
کیونکہ اس کی اصناف و مقدار غیر محدود ہیں اور نہ مجھے خواہش
و تمنا ہے کہ صاحبان سخن عالی مرتبہ بے مثل و جاوید بیاناں یکتا
میں شمار کیا جائیں۔ مجھے اس بلند پروازی سے کوئی نسبت نہیں
ہے نہ میرا ایسا رتبہ ہے کہ صفت نعل میں سخنوراں کے جگہ پاؤں
اور مذاکرہ سے شعرا و تیز زبان کے اپنے کاؤں کو یا لوں کہ مانوس
کروں ہیں جس راستہ میں کہ اس قسم کا رڈ و لیل ہو و دشمنان
جان و ایمان بھی مانع راہ ہو کر رہ گئی کریں وہاں جانا بے فائدہ و
بیہودہ ہوگا۔ کیونکہ جہاں بیہودہ گئی و بادہ سرائی ہو وہاں
اپنے کو بامید اتحاد و اخلاص پیش کرنا خلاف دانش ہے۔ عقلمند
بہتر جانتے ہیں کہ جو کچھ خلوص و ہمدردی خاص سے کہا جاتا ہے
وہ قلب کے اندر جگہ پاتا ہے اسلئے چند اشعار تو بہ و بیعت کے
روز حضور فیض گنجرا امیر المؤمنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکمل
فی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نور طریقتہ و شریعتہ ادام
اللہ دعا ہم کی خدمت بابرکات میں پڑھے جن کو حضرت مدد
الہیہ نے بخیال قدر دانی و بندہ نوازی کے پسند فرما کر تعریف و تحسین
فرمائی اور پیشانی و سر کو میرے بوسہ دیا و حاضرین حاشہ نشینان
مجلس نے صدائے آفرین بلند کی یہ صلہ ہزار صلوات دیوی سے
بیش قیمت ہے کیونکہ جو کچھ کہ میں نے کہا اس میں تکلف و لاف
یعنی دعوے کی آمیزش نہیں ہے نہ استعارات شعر کو دخل دیا۔

قصیدہ در باب بیعت از خانبہادری مولوی سیّد محمد عبدالغفر صاحب ضوی مدّون مکاتیب ربّیہ

حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ

کتاب التزکین المرتبین

فرمود خدا سے عالم آرا
خداوند جہاں آفرین نے فرمایا
ہائیکہ بقدر وسع امکان
بقدر قوت وامکان کے ضرور ہے
گیرید بجزم و اخلاص
عزم و خلوص دلی سے لیلو
احمد کہ براہ مہر و رافت
راہ لطفت و رحم سے احمد چنی نے
بر سر بنید و دریا شنید
اسکو سر پر رکھو اور دور رہو
بر عکس اوامرو لو اہی
نصوص قطعی کے خلاف
ہر کس کہ رہ خلاف رفته
جس کسی نے خلاف راہ اختیار کی
تحقیق نمائیں بکن محسوس
تحقیق کرو اور جستجو کرو
کن جہد کہ اجتہاد ہرگز
کوشش کرو کہ فن اجتہاد
ہر کس کہ نصوص دین بدانند
بہر شخص کہ نصوص دین کو جانتا ہو
مفتی کہ بروئے نص شرعی
جو مفتی کہ نص شرعی کے رو سے
امشش ہمہ خلق در پذیرد
اسکا حکم سارے خلائق قبول کریں

شدہ باہم نمی گم گوارا
امت کی تکلیف میں نہیں گوارا ہوا
انجام دہید امر مارا
کہ میرے حکم کو جب لاؤ
دادیم ہر آئیہ مصطفیٰ را
جو کچھ کہ میں نے مصطفیٰ صلعم کو دیا
فرمود خطا بہا شمارا
تسکو ارشاد فرمایا و خطاب کیا
از رفیع قیاس و ظن آرا
قیاس و ظن و رائی کے کجی سے
گا ہے نہ تشوید مجلس آرا
نہ کبھی مجلس آراستہ نہ کرو
ہنود تباہ مدعا را
اپنے مدعا کو تباہ و برباد کیا
بردار تو پر وہ خفت را
پوشیدگی کے پردہ کو اٹھا دو
دادند نہ صاحب قبارا
صرف حصہ مجتہدین کا نہیں تھا
زمینا شدہ منصب قضا را
وہ منصب قضی کیا سطحی دار
فتویٰ بدہد اگر خدا را
اگر فتوے دے خدا کی واسطے
دخلے نبود در آن ریا را
ایسے آدمی پر ریاکاری کا گمان نہیں

تکو اقولی بجز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردید نہ اجتہاد مفقود
اجتہاد مفقود نہیں ہوا ہے
معدوم نشد حدیث احمدیہ
ناپید ہوئی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نعمان کہ سر آمد زماں بد
حضرت نعمان کہ سر دار کائنات
یابید اگر حدیث احمدیہ
اگر حدیث احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاؤ
مالک کہ فقہ بود مالک
امام مالک کہ فقہ کے مالک تھے
ہرگز مکنید ترک سنت
ہرگز ترک سنت نہ کرو
فرمود تذر نیک بشنو
سیدنا محمد زید حسن نے فرمایا
بر صدق و صفا مگر بنیدید
سچائی و صفائی پر کمر بستہ ہو
بر حکم رسول جاں سپارید
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر قربان
بذرتہ کہ بھی بروید و زرخ
بدعت اہل بدعت کو دفع میں لگائی ہو
وقتیکہ نصوص پیش آید
جو وقت تک نصوص قطعی مل جائے
بر باد کنسید باع بدعت
بدعت کے باع کو جڑ سے اکھاڑ دو

بینید طریق مرتضیٰ را
کیا طریق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نہ دیکھو ہو
جو تید صلاح مجتہد
نملاش کرو صواح مجتہد صلی اللہ علیہ وسلم
میگفت گروہ اتقیا را
دینداروں کی جماعت کو فرما گئے ہیں
بر خاک زیند تو ہا را
نہامی احوال کو میرے چھوڑ دو
فرمود خطاب آشکارا
کھلے لفظوں میں اظہار فرمایا
گرچہ بر نذر وجوب و حثا را
اگرچہ کوئی ممکنہ کفری پتھر ہو یا
انداز کہ می گم شمارا
تمکو جو بند نصیحت کرتا ہے وہی خوب ہے
در قلب نہ جاوود دعا را
جھوٹ و دغا کول میں جگہ نہ دو
گیرید مستاع اتقیا را
ہر چیز کا فعل کے سر ہا کو لیلو
افتد نہ پسند ابریا را
اللہ والوں کو بدعت پسند نہیں ہے
پروا مکنید ماوراء را
تو نص کے ہوتے ہوئے کسی پر وہ نہ کرو
تر سے مکنید ما سوا را
اس کام میں کسی سے خوف نہ کرو

<p>فرض شدہ انقیاد مارا مومنین پر اسکا بجالانا فرض ہے راہیکہ نمودہ شد شمارا جو راستہ سنت کا نمکودھا گیا ہے آزرد قلوب اصفیا را جس نے پیغمبر کے دل کو آزدہ کیا واجب شدہ پیروی شمارا چنانکہ کو فرض و واجب ہے حاصل نشد آنکہ اغنیارا وہ نعمت غنی لگوں کو بھی حاصل نہیں ہوتی رشتک وحد است اسخیارا رشتک وحد ہے والد اوردوں کو برگیر تو جاوہ نقشارا راہ اہل تقویٰ کی پکڑے</p>	<p>اللہ و رسول ہر چہ گفتہ اللہ و رسول نے جو کچھ فرمایا ہے گمراہ مشوید و نیک بینید گمراہی نہ اختیار کرو غور سے دیکھو بخت سیاه دست ہر بدبخت رو سیاہ وہ شخص ہے برطرز رسول و آل پاکش رسول اللہ و آل پاک کے طریقہ پر بجشد مرا تدبیر نعت مجھے تیرے بعد نہ رہیں صاحب نعت عطا فرماؤ دریوزہ گرم و لے بجالم قیصر ہوں لیکن میری حالت پر فرمود تدبیر باد ادم میرے بعد محمد نہ رہیں جتنے جتنے ہوئے آتش برنید ما عدارا ماسوا اسکے اور سب کو جلے میں ڈالو</p>	<p>گیرید طریق اصفیا را تو طریقہ سلف صالحین کا اختیار کرو بینید طریق اولیا را وہ راہ اولیا و اولین کی پاؤں گے نزیح ہمہ نشد سہارا ماہتاب کی موجودگی میں تاریکی چمک نہ پتی اگیرید نہ مال کم بہارا ارزاں مال ہرگز نہ خرید کرو گیرید شعرا اصفیارا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرو گرچہ شکند دست و پارا گرچہ تمپر کتنا ہی زور و علم ہو ضائع کنید زور و پارا اپنے زور و قوت کو بیفائدہ ضائع نہ کرو اندروزہ عزیز را پذیرید یار و عزیز کی صحبت قبول کرو</p>	<p>خواہید اگر شریعت و طریقت اگر شریعت و طریقت دونوں محبوب خاطر ہو راہ ہے کہ بود درال نہ بدعت جس راہ میں بدعت کا نام و نشان نہیں غالب بسن نگشت بدعت سنت پر بدعت غالب نہیں آسکتی باشید جدا نہی و منکر نہی و منکر سے ہمیشہ دور رہو برہم برنید نرم آرا رای و قیاس کی محفل کو روٹی نہ دو ہرگز مروید راہ بدعت بدعت کی راہ ہرگز نہ چلو باہم مشوید نرم خنرا آپس میں جنگ و جدال مت کرو</p>
<p>سہ جہ وقت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی السنت والتفسیر امام عصر جوہرہ صدی کے مجدد و قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاعت کر دیو لے مولانا سید محمد زید رحیم صاحب کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت و انبساط سے بآیت اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکر فرمائش پر انگو میں کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور نایا حضرت آندیس علی کی دعا پر بالقابل ہزاراں ہزار شرف و کرم کی جو کہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز درجہ عالیہ مولوی سید محمد علی صاحب ہذا راہ حضرت میاں صاحب،</p>	<p>سہ جہ وقت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی السنت والتفسیر امام عصر جوہرہ صدی کے مجدد و قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاعت کر دیو لے مولانا سید محمد زید رحیم صاحب کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت و انبساط سے بآیت اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکر فرمائش پر انگو میں کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور نایا حضرت آندیس علی کی دعا پر بالقابل ہزاراں ہزار شرف و کرم کی جو کہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز درجہ عالیہ مولوی سید محمد علی صاحب ہذا راہ حضرت میاں صاحب،</p>	<p>سہ جہ وقت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی السنت والتفسیر امام عصر جوہرہ صدی کے مجدد و قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاعت کر دیو لے مولانا سید محمد زید رحیم صاحب کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت و انبساط سے بآیت اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکر فرمائش پر انگو میں کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور نایا حضرت آندیس علی کی دعا پر بالقابل ہزاراں ہزار شرف و کرم کی جو کہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز درجہ عالیہ مولوی سید محمد علی صاحب ہذا راہ حضرت میاں صاحب،</p>	<p>سہ جہ وقت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی السنت والتفسیر امام عصر جوہرہ صدی کے مجدد و قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاعت کر دیو لے مولانا سید محمد زید رحیم صاحب کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت و انبساط سے بآیت اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے اللہ فی عجلتہ و آتہ کے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکر فرمائش پر انگو میں کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور نایا حضرت آندیس علی کی دعا پر بالقابل ہزاراں ہزار شرف و کرم کی جو کہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز درجہ عالیہ مولوی سید محمد علی صاحب ہذا راہ حضرت میاں صاحب،</p>

”عزیز“

ترجمہ مدون صحائف

مستخرج از منبع السادات مریاض الانوار گلشن فرخ آباد سلسلہ النسب رضویہ صمدیہ ہے تاج القایم
مذکورہ الماتر فی احادیث الاخبار الاکابر

دولت جاوید یافت ہر کہ فیکو نام زیست کو عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را
نام عزیز احمد مگر شہرہ عبد العزیز کے نام سے پائی ہے تاریخی اسرار افضل الفضل مآخذ اختر دین مصطفیٰ احسان
مذکورہ حکماء اختیار احمد و بخشش خاں

ابن منبع الشان مولانا حکیم السید منظور احمد خاں خلف اصغر سند الوقت زبدۃ الاطباء مولوی السید علی
المختص والنشیر لقندہ صمدی ولد اکبر تاج الفقہاء اکل الکلام مولوی السید حسین بن السید زکریا عطا اللہ مقابو
و اطاب ثراکھم جنکا سلسلہ نسب بوساطت عضد السلاطین امیر المجاہدین امام اکبر شیخ الاسلام مولانا السید رفیع الملک و
الدین طیب اللہ منہ صف شکران رفیق سلطان ہمایوں تیموری کے حضرت رفیع الدرجات منبع الیارات امام ثامن
السید علی رضا علیہ السلام سے جانتا ہے۔ پیدا ایش مدون۔ بمقام چھپرا مضاف فرخ آباد ہوئی تھی جس کے
و قانع تاریخ غریزی میں ہیں مسکن اعقاب امام اکبر رحمہ اللہ کا صمدی و دیگر مضافات ہند ہے اگرچہ عبد العزیز کا مولد و منشأ
صمدی نہیں ہے مگر موطن ہے۔ تربیت۔ یوم ولادت سے کفالت تربیت جناب مستطاب مہمان نواز مسافر پرورد قاضی
محمد بدر الدین بروہا اللہ منہم (جد فاسد) کے ذمہ رہی بعدہ خاں اعظم قاضی قمر الدین احمد مرحوم کے کف حمایت و تسلط
عاطفت میں ایام شباب تک بسر کیا کیونکہ مادر مہربان رحمہا اللہ تعالیٰ ایام طفولیت مدون میں داخل جنت ہو چکی تھیں۔

تعلیم۔ قرآن مجید تلاہ ہدایت خاں منقول چھپرا مضاف سے پڑھا۔ بعدہ فارسی کی ابتدائی کتابیں و ترجمہ قرآن مجید و رسائل در اروقہ
کے مجاہد فی سبیل اللہ المان و مہاجرالی دارالامان مولوی حافظ سید و ایم علی صاحب مہر و گورکھ پوری سے دیکھو بالکل عامل کتاب سنت
وطایح التقلید و زاد الآراء مع نحو پڑھا پھر افصح الفصحی مکرر علی صاحب رضوی و سے فارسی کی کتابیں

لے کسی مشہور شخص کا پروردگار حال کہنا یا نا کہنا کرنا غرض نہیں بلکہ دریافت حقیقت کرنا بہت مناسب ہے جس سے عبرت ہوتی ہے۔ ذیل کی احادیث قابل ملاحظہ ہیں۔
عن زید بن علقمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سئل الرجل الرجل فیسأله عن اسمه واسم امیہ و عن من هو فانه
اوصل للمودۃ رواہ الترمذی و فی اخر حدیث عن المعمر بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا سئل
الرجل فلیخبر ان یحبہ اخرجه ابو داود و الترمذی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان علی بن ابی
خلیلہ فلینظر احدکم من یحثل رواہ احمد و الترمذی و ابو داود و البیہقی فی شعب الایمان و قال الترمذی هذا حدیث حسن غریب صحیح

مشورہ سخن حضرت تاج الادب رئیس المتفقین مولانا شمس العلماء مفتی السید محمد عباس صاحب شوستری مجتہد مذہب اشاعہ سے لیا اور مذہب شیعہ کی بھی کتابیں پڑھی تھیں جس کو زیادہ شرح تحصیل کا استاد رک مقصود ہو غرض الاستاد ملاحظہ فرمے **اخلاف واعقاب مدون** ۳ بیٹے اور ایک لڑکی ہے لکھی پڑھی تابع کتاب و سنت - زبدۃ المکارم فاضل علوم شرقی و مغربی مخزن فضائل نبیہ و محمد سنیہ **افضل العلما** مولانا السید محمد الشہیر بولوی عبد الحمید جاد و بارغ السید حسن المعروف ببولوی عبد الحکیم حافظ کتاب السنۃ السید رضا منظور علی المدعوہ آغا عبد الغفار دوام دواہم نبیئہ نہایت مسکین خراج سدا و تمدن خراج و لیرال مصارعت مظفر الدین بولوی سید مشتاق احمد علیہ السلام الاحدین تابع کتاب السنۃ طالع التقليد و الآثار جامع انسان ہوا مولانا السید احمد حسین سلمہ ریہ رضوی کاشکار اللہ ابنہ و احفاد بھی ہیں رضا عفت جوہم دور جانہم سید عزیز احمد - سید منظور احمد - آغا عبد الجبار - آغا عبد الوہاب عظمت خاندانی بروس حضرت امام الحجہ و امام رضا علیہ السلام کے حضرة سلطان الشہداء و جناب خاتم النبیین علیہ السلام

نک سید نسب ہے۔ سید امیر ابراہیم سید حامد و امیر حمید و امیر حکیم و سید باشم و مولانا السید امیر
ابوالفتح عبد الفتاح و خواجہ پیر روشن ضمیر احمد کبیر انار اقد برانم اسی خاندان میں تھے امیر میراں سعدن خان بہادر
بھی بڑے مشہور و مستند علما و عظمائیں تھے۔ مولانا سید غلام حسین و مولانا السید علی قلندر و مولانا السید منظور احمد خاں
اسی خاندان میں عالی شان ہیں سے گزرے ہیں ان اعضاء خاندان نے سلاطین اسلامیہ و دولت برطانیہ کے عہد میں
اعزاز و اکرام پائے تھے کہا جاتا ہے کہ بموجب فرمان عالیشان شاہ جہاں صاحب قرآن ثانی رح کے اس خاندان میں خطاب
خانی و افتاد قضا و احتساب و غیرہ مع ضیاع و عقار کے ہے۔ کیونکہ جب شاہ ہمایوں تیموریہ قزاق شیرشاہیہ
سے مغلوب ہو کر ایران و مشہد مقدس خاکی واپس ہندوستان ہوا تھا تو معیت ہمایونیہ میں حضرت شیخ الاسلام۔
امام الحکیم سید رفیع رح تھے جنہوں نے کفار سے جہاد فرما کے اعلا کلمۃ الحق و اشاعت قرآن و حدیث فرمایا تھا چونکہ درویش
روشن ضمیر تھے سیاحت کرتے رہے صمدن میں کچھ اعقاب رہے اور کچھ دیگر اقطار و اقطاع ہند میں جا رہے۔ دولت برقا
نے بلحاظ اعزاز خاندانی و خدمات ذاتی کے سید عبد العزیز کو خطاب خان بہادر و تمنہ طسلائی مع فیتہ سرخ دیا اور عالیجناب
شرف نامہ نواز فرزند فرلا و مستظمن بہادر دمام اقبال نے نہایت نپاک و خوشی سے بردبار و رغبت کر ارشاد کیا تھا کہ مدت تک اس
خطاب کو آپ اور آپ کے اخلاف استعمال کریں گے آپ کو اس کی ضرورت نہ تھی مگر میرا فرض تھا کہ آپ کی قابلیت و جامعیت
و عزت کی قدر دانی کروں اور آپ کا دوست مخلص بنا رہوں مستحکم اشراف اللہ

مشاہیر الابرار سلف میں اس خاندان کے اعضاء و ارکان صاحب علم و صوفیاء مشہور ہوئے تھے مگر آخر میں حضرت
سرماد سدا شرف النبلا سلالۃ الاصفیاء ختم الاولیاء مولانا السید محمد عبد اللہ محدث صوفی
رحمہ اللہ نے بڑی شہرت پائی جن کے اعقاب مولوی عبد الکبیر و سید عبد الغیاث سلمہا اللہ ہیں اور با اولاد ہیں۔

برادران عالیشان۔ کئی حقیقی نہیں ہیں مگر سب کے سب با اولاد ہیں
مراجعت مولف حضرت مولانا الاعظم مولوی السید عبد اللہ صاحب کی بنت کبریٰ سے نکاح ہوا تھا۔ رضوی
در رضویہ کا قرآن سونٹھا جسے تمام اولاد مولف کی ہوئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ زندہ و کامراں ہے
اے بھائیوں

تا صبح قیامت اے فدائے عالم روشن رہے شمع خاندان منظور

۱۔ امیر سید ابوالفتح رح عبد الفتاح شریک تدوین و تالیف ثناء ہے عالمگیر ہے ۲۔ امیر میراں سعدن خان بہادر
بڑے باکر است و حکومت بزرگوار تھے جن کو امیر میراں کا خطاب تھا۔ ۳۔ امیر تھا۔ ۴۔ لائسنس سہرات اگر

فہرست تالیفات کی ذرا لمبی پرچند اسماء مندرجہ ذیل ہیں

تحفۃ العزیز - حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آل واصحاب کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

عزیز المحدثین - رسالہ ہدیۃ الائمہ کی تخریج ہے۔ تقلید شخصی و اتباع شخصی کے حالات بحوالہ کتاب و سنت ہیں۔ اور نام تاریخی جام اربعوں ہے۔

عزیز الاوراد - سہام الدعا لدفع البلاء کی محدثانہ شرح ہے۔ حیرت فیض جس کا تاریخی نام ۱۲۹۲ ہے۔

حرب العزیز - سہام الدعا کا ترجمہ حال متن ہے جس کا تاریخی اسم جواہر المعظم ہے۔

عزیز التوایخ - فرخ آباد اور اس کے نواح کے والیان دامراء و علماء و اطباء و فقراء و شعراء و متاخر شرفاء کی توایخ ہے جس کا نام گلشن فرخ آباد ہے۔

عزیز الفلاسفہ - فلسفہ کی کتاب ہمطرز جناب امام غزالی رحمہ اللہ کے ہے چہر خیالات تاریخی نام ۱۲۸۶ ہے۔

عزیز الاسلام - ہمطرز جناب امام ابن ہنم و ابن تیمیہ رحمہما اللہ کے ہے تاریخی نام خیالات معقول ہے۔

عزیز الفتاوی - فتاویٰ حمیدیہ بھی کہتے ہیں اس میں بہت فتوے ہیں۔ جن میں فتوے تطہیر طاعون و منع استہالی زیر یا طفل۔ جواز ملازمت سلطان غیر مسلم و جواز رفع یدین و حرمت ربوا و طاعت سلطان

وقت و مشاومت بھول وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ نام تاریخی اکسیر عظیم ہے۔

عزیز السوانح - سرانحمری سید عبد العزیز صاحب کی کتاب ہے۔ فیوضات جس کا تاریخی نام ہے

عزیز السنین - اربعین شاہ محمد خزانہ آبادی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہے جس میں احادیث فضائل صحابہ و تخریر ہیں۔ تاریخی نام توکلت عاقبت

نیل گدیہ عزیز درویش - انتخاب کلام مولف و دیگر اساتذہ و مشائخ ہیر شعراء کا ہے۔ باب افاضت تاریخی نام ہے۔

مقامات غزنی مثل مقامات حریری دہندی گئے ہے کلام غزنی تاریخی نام ہے
 منع تقلید میں موجز رسالہ ہے جواز کی بھی صورت دکھائی گئی ہے -
غزنی سنت گلشن فیض تاریخی نام ہے -

غزنیات مثل موضوعات ملا علی قاری ہروسی داماد شوکانی رح کے ہے -

غزنی الاشفاق کتاب البدیع حصہ ۳ میں شامل کیا گیا کہ جو جزر تاریخ غزنیہ کا ہے

نشر عبد الغزنی نشر فارسی میں بایام طلب علم و عید حدائق سن نہایت جوش سے لکھا ہے -
 حکیمات مایہ زانخور رشید معنی یہ تاریخی نام ہیں

غزنی الانشاء اردو اور فارسی اور عربی میں تفہات ہیں - نشر نگارنگ - مرفضہ مکاتیب تاریخی نام ہیں -

غزنی احمد لغت کے قصائد بہت آب و تاب کے ساتھ ہیں مستشرق الامم
 باغ پر رسول - سر باضی رسول تاریخی نام ہے

غزنی التفاسیر ایک نئے طرز کی تفسیر ہے امام مجدد رح نے غزنی البیان نام تجویز فرمایا تھا مؤلف کی تمام تالیفات
 کی ہی جان ہے مؤلف نے خطبہ میں لکھا ہے

روز قیامت ہر کے دروست گیر و نامہ
 ابیات احکامی کی ہی عمدہ تشریح کی گئی ہے
 غزنی صدیقی تو مخزن تفسیر قرآن ہے
 من نیز حاضر پیشوم تفسیر قرآن در فضل
 نہیں سمجھا کسی نے اس کو حیاتو نے سمجھا ہے

مثنوی عبد الغزنی
 دریا ضیاء انوار مثنوی

مثنیٰ تحمید الکلام اسکے کئی حصے ہیں - امجد الکلام - ارشاد الرشید - اصطفیٰ - الحکم تصرف بر کئی

گئی ہے بڑے بڑے علماء تصوف نے پسند فرمایا ہے خصوصاً شمس العلماء مولانا سید عبدالحق بنگامیؒ۔ مولوی
سید عابد حسینؒ۔ حضرت امام مجددؒ نے اس کا ہکا ہی دو مانع سوزی کا اعتراضات فرمایا ہے تصوف کی کتاب مشہور ہے

غزیر الاخلاق - غزیر الآفاق

یہ دو کتابیں اخلاق میں نہایت پیرایہ و کلف سے تصنیف ہوئی ہیں بڑے بڑے علماء ہند و یورپ نے تقریظ مفید کی
اخبارات عربی و انگریزی و ناگری میں بہت کچھ ثنا و صفت لکھی گئی تھی مؤلف کے اساتذہ خصوصاً شمس العلماء مولانا
سید عبدالحق بنگامیؒ۔ شمس العلماء امام مجددؒ نے نہایت درجہ پسند فرما کے تقریظیں لکھی تھیں

المعات اخلاق غزیر المصطلح

عربی ادب جاننے والوں کے لئے مختصر رسالہ مگر جامع و مانع و نافع ہے آداب ہند و عرب نے پسند کیا ہے۔

غزیر الموحدین

توحید میں عمدہ رسالہ ہے بتدعین منکرین سے جواب نہوسکتا تھا۔

غزیر الایمان

ایمان و توحید کی تعریف ہے جس کو بڑے بڑے صوفیائے پسند فرمایا تھا۔

غزیر التہذیب

عربی میں اخلاق کی عمدہ و موجز کتاب شان عام و خاص ہے۔

غزیر السلام

ملقب ہے الحیدر حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ کی لاکھ بطرز محدثین تحقیق نام ہے۔

تاریخ غزیریہ

(غزیر المآثر و الاحیاء الخیار السراکب)

حصہ اول عزیز العلماء اردو میں حصہ دوم ۲۱ منظر حصہ سوم المبدس جس میں عزیز الاشفاق
 شامل کر دیا گیا حصہ چارم حمید الفضل عربی زبان میں نہایت شگفتگی و درستی الفاظ سے ہے بڑے
 بڑے علماء و فضلاء و مکمل و صوفیاء و مشاہیر عرب و عجم کے سوانح و واقعات زندگی تحریر ہیں۔
 خطبات الغریب مولف کے جس قدر وعظ ہیں وہ اس میں بطور خلاصہ نہایت عمدگی سے تحریر کئے ہیں
 عزیز الاقتصاد مسائل و مساحات نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں جس کا جواب نہیں ہو سکا۔
 عزیز السلوب فی آداب الکتابۃ المکتوب ایک مختصر رسالہ جس سے طرز انشا پر داری بطور کتاب و سنت شخص سیکھ سکتا ہے۔
 عزیز الانقیاد جس کا مشہور نام تحقیق اکمید ہے مقاصد جہاد و اطاعت امیر وقت بحوالہ قرآن و حدیث لکھے گئے ہیں۔
 حضرت شیخ رشید اکل فی اکل توفیقنا و برکتنا امیر المؤمنین فی الحدیث و التفسیر ناشر الوحید مولانا سید محمد نذیر حسین
 صاحب امام عصر و مجدد چارہ ضد ای کے وہ صحائف و مکاتیب ہیں جو دربار مسجد مدینہ سے منشی و جاری ہوئے ہیں جن کو مولف نے
 کئی برس کی محنت و تلاش میں ہم پہنچا کے مدون و یکجا کئے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حضرت شیخ نے بغوامے
 کَلِمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ حَقْوَانِهِمْ، مخاطب و مکتوب الیہ سے خطاب فرمایا یہ کتاب جامع بین الشریعۃ و الطریقۃ ہے جس سے
 ناظر و قاری کی بصیرت بڑھتی ہے لہذا اس کی جانب زیادہ توجہ ہو جانے کے بعد مقام مناسب پر وروہوتا ہے یہ معمولی مکتوب نہیں بلکہ جنگو
 رٹ لیا جائے ان میں قرآن و حدیث کا مغز بھر ہے کئی اوق مضمون نہیں ہے نہ اغلاق ہے نہ مصطلحات تصوف ضرور ہیں مگر ان کی
 تشریح آسان ہاں سنہ فرمائی گئی ہے عاصی و عالم کو فائدہ یکساں پہنچا گیا ہے انشا پر داری و توفیقنا و برکتنا امیر المؤمنین مولانا سید محمد نذیر حسین

مواہب الیہ

مَدُون اوراق ہذا اپنے مٹان بلا امتنان کا بجز شکر کرتا ہے کہ اس کو اپنے فضل عظیم سے نعمتیں بخشی ہیں جس کا
 اکثر تالیف میں ذکر ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے انتساب رضویہ بخشا۔

۲۔ توفیق خدمت کتاب و سنت عنایت فرمائی گئی۔ ۳۔ چیدہ چیدہ بزرگان دین سے فیض تعلیم و تربیت و تلقین و ارشاد
 مرحمت ہوا۔ ۴۔ بدعات و شرک سے اجتناب بخشا گیا۔ ۵۔ اولاد صالح ہوئی۔ ۶۔ زیارت حرمین شریفین
 زاد ہما اللہ شرفا کی۔ ۷۔ از بلا و مصائب پر صبر کرنا اور بحالت امکان دشمنوں سے انتقام لینا
 چشم پوش رہنا۔

هو الشرف

مکتوبات نذیریہ

شیخ اکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیریہ رحمۃ اللہ علیہ

اس ناچیز کی عرصہ سے تمنائی کہ جس طرح مکاتیب سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہم حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر حضرات امام المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و شیخ مجدد الف ثانی و حضرات صوفیائے کرام و محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین طبع ہو کر حضرات شائقین کے ملاحظہ اور میں پیش ہو چکے ہیں۔ اسی طرح شمس العلماء شیخ المحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیریہ صاحب محدث دہلوی جنہوں نے صداب علماء و طلباء کو اپنے علمی فیوض و برکات سے منور فرما کر مورخہ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۸۰ ہجری بمقام سو سال وصال فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَخِفْ لَہٗ وَاثَرُ حَمْمُہٗ اَیْکَ اے محدث کے مکتوبات جمع کر کے کیوں نہ حضرات عقیدہ مند ان غفران مکان کے ملاحظہ اشرف میں مکتوبہ پیش کئے جائیں۔

اس کے قبل فقیر نے مختصر سوانح حیات حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ العالم بوفاتہ حدث العالم "باہتمام حضرت مولانا عبدالحق صاحب چیراوی محدث کلکتہ طبع فرمائی تھی۔ جواب موجود زمانہ میں نایاب ہے۔ اور الحلیات بعد الہیات "مفصل حالات مع فہرست تیار کردہ ان و جناب مولوی فضل حسین صاحب مظفر پور صوبہ بہار نے باہتمام جناب حضرت مولانا ابوطیب شمس الحق صاحب رئیس و محدث دہلوی ضلع پٹنہ باہتمام جناب مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدی رح طبع ہو چکی ہے اور تیار سے نذیریہ جلد اول و دوم جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب قرۃ العین بمیرہ حضرت میانصاحب طبع فرما چکے ہیں۔

مکتوبات نذیریہ کی فراہمی کیلئے فقیر نے عرصہ دراز سے جدوجہد سعی و کوشش کر رہا تھا الحمد للہ میری کوشش بار آور ہوئی چنانچہ مولانا سید محمد عبد الحکیم صاحب مرحوم و مغفور برادر زادہ حضرت میانصاحب نے بکثرت مکتوبات نذیریہ مورخہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۸۰ ہجری اپنے وطن بالوت موضع مولانا بنگر ڈاکخانہ سورجگڑھ ضلع مونگیر سے ارسال فرمائے تھے۔ اور اب جناب سید محمد عبد الحمید صاحب رضوی سپرنٹنڈنٹ رجسٹرار چیف کورٹ لکھنؤ خلف رشید جناب خان بہادر مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدی رح ضلع فرخ آباد نے اپنے والد محترم رح کے دست مبارک کے محفوظ مکتوبات نذیریہ کی بہت بڑی تعداد مرتب شدہ نذیریہ حبشری مورخہ

۱۹۳۶ء میں بغرض طاعت ارسال فرما کر مشکور فرمایا جس کو فقیر نے عرصہ ۴۸ سال کی سعی و کوشش کے بعد حاصل کئے ہیں۔ اور کچھ ذخیرہ مکتوبات نذیریہ کا فقیر کے پاس پہلے سے بھی موجود تھا۔ یہ جملہ مکتوبات طبع کر اگر اس فقیر نے اپنے محترم و مخدوم بزرگ کی علمی نیاہی کی پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے معزز حضرات شائقین کے لئے اپنی ناچیز خدمات۔ مکتوبات نذیریہ بطور پیش نذر کر کے دعا کا طالب ہے

تَوْفِیْهِ مُسْلِمًا وَ اَلْحَقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ؕ

نوٹ :- فقیر اپنے ان خالص معزز حضرات کا کیوں نہ دل سے شکریہ ادا کرے کہ جنہوں نے مجھ ناچیز کی مالی دشواری و حضرت میا نصاحب کی علمی نیاہی کی پیش نظر فرما کر اپنے گراں قدر عطیہ سے مکاتیب نذیریہ کی طاعت و اشاعت میں سرپرستی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو تاقیات و یتیمات و یتیمات کا ثواب ملتا رہے۔

اسمائے گرامی معطیان

۱	جناب ابو شیخ عبداللہ صاحب دارالحدیث مدینہ رحمانہ	۸	جناب مولوی عبدالحی حسینی۔ لے مستند انجمن ترقی اردو
۲	شیخ محمد احمد صاحب جناب شیخ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم	۹	سید محمد ہاشمی صاحب مدوگار مستند انجمن ترقی اردو
	و معذور بانی دارالحدیث رحمانہ دہلی	۱۰	مولانا دایت علیہ صاحب وظیفہ یاب لودھیانوی والد
۳	امیر ام عبدالغفار صاحب خلیفہ رشید حاجی فضل آبی مرحوم معذور		محترم مولوی محمود علی صاحب علوی ہتھم نظام پیلن نہروہی
۴	ڈاکٹر فرشتی رامپور شفا خانہ سرکار عالی	۱۱	شیخ محمد رفیق صاحب رئیس انارکلی لاہور
۵	مولانا قطب الدین عید الوالی صاحب فرنگی محل کھنؤ	۱۲	مولوی سید اسماعیل صاحب غزنوی دیر اخبار
۶	مولوی الطاف الرحمن صاحب تدوینی		خادم الحکیمین " امرتسر
۷	مفتی الدین احمد صاحب وظیفہ یافتہ سرکار نظام دریا گنج دہلی	۱۳	عالی مرتبت سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف فیس رامپور
۱۴	خان بہادر آدین بخش عبدالقادر صاحب ممبر کونسل جناب داسراے بہادر مستند القابہ گنگ ایودھ ڈرو کوٹھی مٹھی		

هَوَا لِرَوْفِ

دہلی دارالسلطنت ہی نہیں بلکہ دارالعلوم کابل کا بھی فخر حاصل ہے جس جگہ علامہ ہندوستان و دیگر ممالک کے طلباء بھی صد فیضیاب ہوتے رہے اور بنور ہو رہے ہیں۔ اور مدرس دینیات بھی بکثرت ہیں لیکن کوئی ایسا کتب خانہ عامہ موجود نہ تھا جس میں طلباء و علماء بلا تفریق عقائد یک جا جمع ہو کر اپنی اپنی معلومات میں اضافہ فرماتے رہیں۔ چنانچہ محقر نے اپنے محترم بزرگ شمس العسکری شیخ اکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (رحمہم اللہ) کی تاریخ وصال ۱۳ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ بمطابق ۱۹۵۱ء (سال) شاکرہ رشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد امجدی صاحب محدث دہلوی (رحمہم اللہ) صاحب مزین شریفین نمیبہ حضرت مولانا مولوی شہناہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی کے نام نامی سے موسوم کرتے ہوئے کتب خانہ نذیر دیکھ کر دیکھ عامہ کی بنیاد ڈالی جس کی افتتاح ۲۶ مئی ۱۹۵۱ء میں ادا کی گئی۔ بحمد اللہ اس وقت کتب خانہ نذیر دیکھ عامہ میں ساڑھے دس ہزار مختلف کتب موجود ہیں جو حضرات علماء و طلباء اس بحر علم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے دارالمطالعہ نذیر دیکھ عامہ میں بکثرت روزانہ ہر قوم و ملت اخبارات و رسائل سے مستفیض ہو رہے ہیں اور حضرات شایقین کا بہت بڑا ہجوم رہتا ہے۔ حضرات ممبران میونسپل کمیٹی اور وہ حضرات معاونین جو ہر طرح اپنی اپنی امداد علمی و مالی سے ایثار و قربانی ایک محدث کی درسگاہ علمی کو اپنی سرپرستی سے مشغول فرما رہے ہیں وہ معززین حضرات قابل صد مبارکباد ہیں اور فقیر بھی ان کے احسانات کا ممنون ہے اور ہمیشہ ہمیشہ ممنون احسان بیگا اللہ تعالیٰ انکی عمر دال و دولت و عمل و اخلاص میں روز بروز ترقی عطا فرمائے اور تاقیاء احرار دین ان کو ملتا رہے۔ آمین۔

اراکین مجلس انتظامیہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

جناب شیخ حاجی عبدالخالق صاحب ممبر بطیہ کالج و سابق میونسپل کمنشنریاں کتب خانہ نذیر دیکھ عامہ دہلی
جناب شیخ فضل مبین صاحب ممبر انجمن کونسل قوم پنجابیان درکن مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیر دیکھ عامہ دہلی
جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب طلع خان بہادر حاجی محمد یوسف پانی والے درکن منتظمہ کمیٹی دارالمطالعہ نذیر دیکھ عامہ دہلی
جناب شیخ محمد عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کمنشنریاں سکریٹری مسلم لیگ سکریٹری قوم پنجابیان میلا کھائی اسکول نمائندہ کتب خانہ نذیر دیکھ عامہ دہلی
جناب میونسپل کمیٹی دہلی جناب فصیح الدین احمد صاحب تھی ایم اے سکریٹری انگریزی ہائیڈرو گرافک لائبریری و گزٹ منتظمہ کتب خانہ نذیر دیکھ عامہ دہلی
جناب سید محمد جعفری صاحب سابق مدیر اخبار ملت دہلی۔
جناب سید محمد ضیاء الاسلام صاحب خلیفہ جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب فیض المعرف حضرت بیاضا غفران کان پراکھ صاحب خلیفہ
جناب شیخ لالہ ہومان برشااد صاحب میونسپل کمنشنریاں نمائندہ کتب خانہ نذیر دیکھ عامہ دہلی
جناب مولوی ہلال احمد صاحب دبیری بی۔ اے۔ میونسپل کمنشنریاں مدیر اخبار انصاری۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔
نمائندہ کمنشنریاں۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔

ALIGARI

ONE TIME



RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Rs. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over- due.

